بسم اللہ الرحمن الرحیم

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

القرآن

سنن نسائی شریف مترجم

جلد دوم

۵۷۶۴ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا مستند اور گرانبہا مجموعہ جس کو شیخ الاسلام زین المحدثین امام ابو عبد الرحمن نسائی نے پانچ لاکھ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مجموعے سے منتخب فرمایا تھا۔

ترجمہ و فوائد:

حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

اسلامی اکادمی

اردو بازار لاہور پاکستان

نام کتاب ــــــــ سنن نسائی
جلد ــــــــ جلد دوم
نام مؤلف ــــــــ امام ابو عبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ
نام مترجم ــــــــ علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب و تصحیح ــــــــ عبدالصمد ریالوی
طابع ــــــــ ابو مومن منصور احمد عفی عنہ
ناشر ــــــــ اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور۔ پاکستان
کتابت ــــــــ ایوب شہزاد ۔ نواز خرم
مطبع ــــــــ زاہد بشیر پرنٹرز۔ لاہور
تاریخ اشاعت اول ــــــــ ربیع الاول ۱۴۰۶ھ دسمبر ۱۹۸۵ء
قیمت ــــــــ مکمل سیٹ
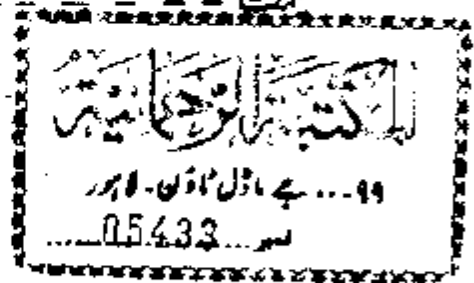
ہر قسم کی اسلامی کتب ملنے کا پتہ

اسلامی اکادمی ۔ اردو بازار ۔ لاہور ۔ پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم قارئین

موجودہ تاریکی کے دور میں ناول افسانے اور بے سروپا داستانوں کے علاوہ جدید سے جدید نظریات کے رسائل و کتب اور ڈائجسٹ اپنی آراستہ جلوہ دکھا رہے ہیں۔ ان حالات میں قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کو ہم نے اپنے لیے ایک عظیم سعادت سمجھتے ہوئے اس کام کے لیے آپ نے آپ کو وقف کر دیا ہے۔

چنانچہ ہم نے کتب تفاسیر اور احادیث کے تراجم شائع کرنے کی عظیم ذمہ داری اٹھائی۔ مولانا ابو الکلام آزاد کی تفسیر ترجمان القرآن مکمل تین جلد اور تفسیر فی ظلال القرآن مولانا سید قطب شہید کی مسلسل اشاعت اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

کتب احادیث کے تراجم کے سلسلہ کی پہلی کوشش موطا امام مالک مع ترجمہ و حواشی علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ ہے جس کو کئی ایڈیشن بہترین کتابت و طباعت کے ساتھ ہم شائع کر چکے ہیں۔ دوسری کتاب سنن ابی داؤد مع ترجمہ و حواشی علامہ صاحب موصوف نہایت بہترین انداز میں شائع کی۔

اب الحمد للہ صحاح ستہ میں سے تیسری کتاب سنن نسائی سابقہ روایات کے مطابق ہدیہ ناظرین کر رہے ہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ تعالیٰ جو جلیل القدر محدث فقیہ اور حافظ ہیں ان کی یہ کتاب "السنن" اپنی اہمیت کے لحاظ سے کتب اصول میں ممتاز مقام رکھتی ہے بلکہ حسن ترتیب طریق استدلال، صحت نقل، توضیح مہملات اور بیان علل کے پیش نظر بعض محدثین نے اس کو تمام صحاح ستہ پر اولیت دی ہے۔

اس سے قبل یہ کتاب علامہ وحید الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ کے نہایت سلیس ترجمہ اور بریکٹوں میں تشریح کے علاوہ مفید حواشی کے ساتھ شائع ہو چکی ہے مگر ہم اس کتاب کو مزید مندرجہ ذیل زیورات سے آراستہ کر کے شائع کر رہے ہیں جن سے پہلے یہ کتاب محروم تھی۔

(۱) علامہ صاحب مرحوم کے ترجمہ و تشریح میں حتی الامکان صحت اور صفائی کو مد نظر رکھا گیا۔

(۲) علامہ صاحب رحمہ اللہ کے فوائد و حواشی نیچے لگا دیئے گئے۔ اس سے قبل حواشی بین الترجمہ اور ترجمہ کے آخر میں ہوتے تھے۔

(۳) احادیث کے ساتھ ان کے حواشی لگا دیئے گئے۔ اس سے پہلے اسانید کے اہمال و حذف سے یہ کتاب شائع ہوتی رہی۔ علامہ صاحب نے چونکہ متعدد نسخوں کو سامنے رکھ کر تمام احادیث کو جمع کر دیا تھا اس لیے مختلف نسخوں سے ہم نے اسانید تلاش کر کے احادیث کے ساتھ لگا دی ہیں۔

(۴) مختلف نسخوں کو سامنے رکھ کر کچھ احادیث اور تراجم جو دوسرے نسخوں میں موجود تھے شامل کر دیئے گئے۔

(۵) احادیث کو شمار کر دیا گیا ہے اور ہر حدیث کے شروع میں نمبر لگا دیئے گئے ہیں۔

(۶) ابواب کو بھی شمار کر کے نمبر لگائے گئے ہیں۔

(۷) شروع میں ابواب کی مکمل فہرست لگا دی گئی تاکہ آسانی ہو جائے۔ نیز مولانا محمد عبدہٗ دامت فیوضہم سے مقدمہ بطور تلخیص

اور جامعیت کا حامل ہے دو چند کر دیا گیا اس کے علاوہ کتابت و طباعت اور کاغذ وغیرہ امور کو بھی اس عظیم کتاب کی شان کے مطابق کرنے کی کوشش کی ہے اس کتاب کی ترتیب و تصحیح میں میرے فاضل دوست مولانا عبد الصمد صاحب ریالوی نے بہت محنت کی اللہ تعالیٰ جزاء خیر دے۔

اب آپ ہی اس کا فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کس حد تک ہم اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں اور ہم اپنے تمام کارئین سے یہ امید رکھتے ہیں کہ مفید مشوروں اور اپنے قیمتی آراء سے نوازنے کے ساتھ ساتھ ان نقائص کی بھی نشاندھی کریں گے جو ہم سے رہ گئے ہوں تاکہ آئندہ ایڈیشنوں میں ان کی تلافی بھی کی جا سکے۔

اصل کام خدمت دین اسلام ہے اور ہمارا نقطہ نظر بھی اس کتاب کی اشاعت سے محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے۔ شاید یہ کتاب ہی ہمارے گناہوں کی معافی کا سبب بن کر اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرو ہونے کے اسباب مہیا کر دے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم سے اپنے دین کی خدمت کے کام لے۔

ابو مومن منصور احمد عفی عنہ

امام ابو عبدالرحمٰن نسائی

۲۱۴ھ، ۲۱۵ھ ... متوفی ۳۰۳ھ

نام ونسب: آپ کا نام احمد اور ابو عبدالرحمٰن کنیت تھی۔ سلسلہ نسب یہ ہے: احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار بن نسائی الخراسانی[1] — لیکن بعض نے احمد بن علی بن شعیب نام ذکر کیا ہے[2] یہ درست نہیں اس کے برعکس صحیح وہی ہے جسے اکثر اصحاب الطبقات اور مورخین نے نقل کیا ہے۔

پیدائش: اصحاب الطبقات اور مورخین نے آپ کے سن پیدائش میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے ۲۱۴ھ اور بعض نے ۲۱۵ھ بیان کیا ہے[3]۔ اور بعض نے ۲۲۵ھ بھی ذکر کیا ہے[4]۔ جیسا کہ مولانا حنیف الدین صاحب نے شذرات اور حسن المحاضرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ لیکن شذرات کا حوالہ دینا درست نہیں، کیونکہ علامہ ابن العماد نے امام نسائی رحمہ اللہ کی وفات ۳۰۳ھ ذکر کرتے ہوئے کہا ہے وله ثمان وثمانون سنة[5] اس لحاظ سے ان کی پیدائش ۲۲۵ھ میں کسی صورت میں بھی نہیں بنتی۔
محدث مبارکپوری رحمہ اللہ نے امام نسائی رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے۔
يشبه ان يكون مولدي في سنة ۲۱۵ هجرية[6]
جس سے ۲۱۴ھ یا ۲۱۵ھ کا تردد بھی ختم ہو جاتا ہے، غالباً لفظ "یشبہ" ہی سے بعض نے ان کی پیدائش ۲۱۴ھ میں بتائی ہے۔ واللہ اعلم۔

وطن: امام نسائی رحمہ اللہ نے اگرچہ بعد میں مستقل سکونت مصر ہی میں اختیار کر لی تھی، لیکن آپ کی پیدائش خراسان کے مشہور شہر "نسا" میں ہوئی۔ جو حرف نون اور سین کی فتح کے ساتھ اور ہمزہ مقصورہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ اور کبھی عرب لوگ اس ہمزہ کو واؤ بدل کر نسبت کرتے وقت "نسوی" بھی کہا کرتے ہیں۔ اور قیاس بھی یہی چاہتا ہے لیکن مشہور نسائی ہے (بستان)

رحلت وسفر: امام نسائی رحمہ اللہ کی ابتدائی تعلیم کا پتہ نہیں چل سکا، صرف آپ کے طلب حدیث کے لیے دور دراز کے اسفار کے تذکرے ملتے ہیں۔ جن میں حجاز، عراق، شام، جزائر اور خراسان شامل ہیں، آپ کا پہلا سفر خراسان کی طرف تھا، وہاں کے مشائخ سے استفادہ کے بعد بغداد کو شرف ورود بخشا، وہاں امام قتیبہ کے پاس ایک سال دو ماہ رہے

---

[1] التذکرہ ص۲۴۱ ج۲ طبقات الشافعیہ ص۸۳ ج۲ بستان ص۱۹۰ وغیرہ [2] البدایہ ص۱۲۳ ج۱۱ وفیات الاعیان ۱۲ [3] بستان البدایہ، التذکرہ، التہذیب طبقات شافعیہ وغیرہ [4] تذکرۃ المحدثین ص۲۷۳ [5] شذرات ص۲۳۹ ج۲ [6] مقدمہ تحفہ ص۵۵۔

لیکن اس رحلت کے سن میں اختلاف ہے محدث مبارکپوری امام نسائی رح سے نقل فرماتے ہیں :-

ان رحلتی الاولی الی قتیبۃ کانت فی سنۃ خمس وثلاثین۔[1]

علامہ سبکی طبقات شافعیہ میں لکھتے ہیں :-

رحل الی قتیبۃ وھو ابن خمسۃ عشرۃ سنۃ۔[2]

حافظ ابن کثیر آپ کی رحلت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں :- (البدایہ ص۱۲۳)

"رحل الی الآفاق واشتغل بسماع الحدیث والاجتماع بالائمۃ الحذاق" البدایہ ص۱۲۳ ج۱۱

اساتذہ کے اوطان سے اسفار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے، اور ان کے طبقات سے کچھ ترتیب بھی قائم کی جا سکتی ہے۔

شیوخ:- امام نسائی کو جن مشائخ سے استفادہ کا موقعہ میسر ہوا ہے۔ ان میں امام محمد بن اسمٰعیل بخاری، امام ابو داؤد، امام احمد وابنہ عبداللہ، الحارث بن مسکین، محمد بن عبدالاعلیٰ، علی بن خشرم، ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی، احمد بن بکار، عمرو بن زرارہ، محمد بن بشار، عمرو بن الفلاس، یعقوب بن ابراہیم الدورقی، عبداللہ بن سعید الکندی عباس بن عبدالعظیم العنبری، محمد بن المثنیٰ، زیاد بن یحییٰ الحسانی، اسحٰق بن راہویہ، قتیبہ بن سعید، علی بن حجر، ہشام بن عمار خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ:- امام نسائی کے حلقہ درس میں شریک ہونے والے اصحاب کو "امامت" کے سے ممتاز لقب کا شرف حاصل ہوا ہے۔ آپ کے مشہور تلامذہ میں (۱) ابو القاسم طبرانی، (۲) حافظ ابو عوانہ (۳) امام ابو جعفر طحاوی رح (۴) امام ابو بشر الدولابی (۵) امام ابو جعفر عقیلی (۶) امام ابراہیم بن محمد بن صالح (۷) ابو علی حسین بن محمد نیشاپوری (۸) حمزہ بن محمد الکنانی (۹) محمد بن عبداللہ بن حیویہ (۱۰) حسن بن الخضر السیوطی (۱۱) ابوبکر السنی، (۱۲) ابوبکر الحداد الفقیہ وغیرہم خاص نمایاں ہیں۔

موخر الذکر ابوبکر ابن الحداد المصری ایسے شخص ہیں۔ جنہوں نے امام نسائی رح کے علاوہ کسی اور سے روایت نہیں کی امام دارقطنی رح فرماتے ہیں۔

کان ابن الحداد کثیر الحدیث ولم یحدث عن غیر النسائی وقال جعلتہ حجۃ بینی وبین اللہ تعالیٰ۔ (طبقات الشافعیہ ص۱۱۳ ج۲، التذکرہ ص۲۲۳، البدایہ ص۲۴۳ ج۱۱)

علامہ سبکی رح نے ۲۰ صفحات میں ابن الحداد کا ترجمہ پھیلایا ہے۔

حفظ و اتقان:- قدرت نے امام نسائی رح کو غیر معمولی قوت حفظ سے نوازا تھا۔ یہاں تک کہ علامہ ذہبی رح نے انہیں امام مسلم رح سے احفظ کہا ہے۔ علامہ سبکی لکھتے ہیں۔

سألت شیخنا ابا عبداللہ الذھبی الحافظ وسألتہ ایہما احفظ مسلم بن الحجاج صاحب الصحیح او النسائی فقال النسائی۔ (طبقات الشافعیہ ص۸۳ ج۲)

---

[1] مقدمہ تحفہ ص۳۶ ومقدمہ نسائی ص۲ [2] طبقات الشافعیہ ص۸۳ التذکرہ ص۲۱۹ ج۲۔

علامہ سیوطی رحمہ نے آپ کو ان الفاظ سے خراج تحسین پیش کیا ہے۔

(الحافظ احد الحفاظ المتقنین" حسن المحاضرہ ص۱۲۱ ج۱، تذکرۃ المحدثین ص۲۶۲)

ابن یونس فرماتے ہیں:-

کان النسائی اماماً فی الحدیث ثقۃ ثبتاً حافظاً۔ (بدایہ ص۱۲۳)

اصحاب علم و کمال نے آپ کے علم کا اعتراف کیا ہے۔ اور آپ کو مسلمانوں کا مقتدیٰ و امام تسلیم کیا ہے امام دارقطنی رقمطراز ہیں:-

ابو عبد الرحمٰن مقدم علی کل من یذکر بہذا العلم من اہل عصرہ۔

(التذکرہ، البدایہ، التہذیب، طبقات الشافعیہ")

حافظ ابو علی فرماتے ہیں:-

"ہو الامام فی الحدیث بلا مدافعۃ"

امام حاکم ہارون مصری سے نقل کرتے ہیں۔

خرجنا مع ابی عبد الرحمٰن الی طرسوس سنۃ الفداء[1] فاجتمع جماعۃ من مشائخ الاسلام واجتمع من الحفاظ عبد اللہ بن احمد بن حنبل و محمد بن ابراہیم مربع و ابو الاذان و کیلجۃ و غیرہم فتشاوروا من ینتقی لہم علی الشیوخ فاجتمعوا علی ابی عبد الرحمٰن النسائی و کتبوا کلہم بانتخابہ۔ (معرفت علوم الحدیث ص۸۳)

ابن عدی کا بیان ہے کہ میں نے منصور فقیہ اور احمد بن محمد طحاوی سے سنا کہ وہ مسلمانوں میں سے یکتا ہیں۔ الغرض امام موصوف کے کمال و فضل کا اعتراف جملہ محدثین اور اصحاب الطبقات کے ہاں مسلم ہے۔ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں۔

وکذلک اثنی علیہ غیر واحد من الائمۃ وشہدوا لہ بالفضل والتقدم فی ہذا الشان۔

(علامہ ذہبی فرماتے ہیں)

ہو احذق بالحدیث وعللہ ورجالہ من مسلم والترمذی وابی داؤد وہو جار فی مضمار البخاری وابی زرعۃ۔ (توضیح الافکار امیر یمانی ص۲۲۳)

ورع و تقویٰ:- امام نسائی رحمہ کی عملی زندگی کا اندازہ محمد بن المظفر کے اس قول سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے جسے علامہ ذہبی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔

"سمعت مشائخنا بمصر یصفون اجتہاد النسائی فی العبادۃ باللیل والنہار وانہ خرج الی الغزو مع امیر مصر فوصف من شہامتہ واقامتہ السنن الماثورۃ فی فداء المسلمین واحترازہ عن مجالس السلطان الذی خرج معہ۔

(التذکرہ)

ابن اثیر جامع الاصول میں فرماتے ہیں کہ امام نسائی رحمہ کے ورع و تقویٰ پر اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اپنے استاذ حارث بن مسکین سے انہوں نے جس حالت میں سماع کیا اس کو اسی انداز میں یعنی "قرأۃ علیہ وانا اسمع" سے بیان کیا ہے

[1] رسالۃ الامام النسائی محمد عبد الحق محمد التراز" ص۸ بالاصل "مستخرج" کولا قال الاستاذ الشیخ السید معظم حسین تعلیقہ علی معرفۃ علوم الحدیث ۱۲۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مولانا نواب وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت و وفات مولانا موصوف بتاریخ ۱۷ رجب ۱۲۶۷ھ (۱۸۵۰ء) بمقام کانپور (صوبہ یوپی) ہندوستان پیدا ہوئے اور ۲۵ شعبان ۱۳۳۸ھ (۱۵ مئی ۱۹۲۰ء) کو ستر اکہتر برس کی مبارک عمر پاکر وقار آباد ضلع حیدر آباد دکن ہندوستان میں انتقال فرمایا اور وہیں مدفون ہوئے تغمدہ اللہ بغفرانہ و ادخلہ بحبوحۃ جنانہ۔

مولانا ایک علمی خاندان کے فرد فرید تھے۔ آباؤ اجداد ملتان سے لکھنؤ آئے۔ بعدہ کانپور سکونت اختیار کی۔

نام و نسب۔ وحید الزماں بن مسیح الزماں بن نور محمد بن شیخ احمد فاروقی ملتانی ثم حیدر آبادی "وقار نواز جنگ بہادر" خطاب۔

تعلیم و تربیت جیسا کہ اس زمانہ میں رواج تھا۔ قرآن مجید ناظرہ اور با ترجمہ، نیز اردو فارسی کی تعلیم اپنے والد مولانا مسیح الزماں (متوفی ۱۲۹۵ھ) سے آٹھ سال کی عمر تک حاصل کی۔ بعدہٗ درس نظامی کی ابتدائی کتابوں سے لے کر انتہائی عربی علوم و فنون کی اپنے ہاں کے مختلف ماہر فنون اساتذہ اور مدرسہ فیض عام کانپور سے تکمیل کی۔ پندرہ برس کی عمر میں فارغ التحصیل بھی ہو گئے۔

اساتذہ فنون مولانا مفتی عنایت احمد صاحب (مصنف علم الصیغہ وغیرہ) مولانا محمد سلامت اللہ صاحب کانپوری تلمیذ شاہ عبدالعزیز دہلوی، مولانا محمد بشیر الدین قنوجی (مصنف شرح مسلم الثبوت و تفہیم المسائل وغیرہ) مولانا محمد عبدالحی لکھنوی، مولانا عبدالحق بنارسی نیوتنوی تلمیذ مولانا محمد اسمٰعیل شہید و امام شوکانی، مولانا محمد یوسف اللہ علی گڑھی۔

مشائخ حدیث حضرت شیخ الکل فی الکل مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی عرف میاں صاحب، شیخ حسین بن محسن الانصاری الیمانی، مولانا محمد بشیر الدین قنوجی، شیخ احمد بن عیسیٰ الشرقی الحنبلی، مولانا حافظ عبدالعزیز صاحب محدث لکھنوی، مولانا الشیخ عبدالغنی المدنی، مولانا فضل الرحمٰن مراد آبادی، رحمہم اللہ اجمعین۔

تحصیل علوم کے بعد ۱۲۸۴ھ میں آپ کے والد مولانا مسیح الزماں نے ریاست حیدر آباد دکن (ہند) میں ملازم کرا دیا۔ ہم برس برابر نہ صرف ملازمت میں رہے بلکہ بعض مناصب پر بھی فائز ہوئے اور وہاں کے دستور کے مطابق "وقار نواز جنگ بہادر" سرکاری خطاب سے بھی نوازے گئے۔

علمی ذوق وراثت میں ملا تھا۔ طالب علمی کے زمانہ میں ذہین، مطالعہ کا شوقین۔ طبیعت نکتہ رس تھی۔ سرعت فہمی اور زود نویسی دونوں سے بہرہ ور حافظہ کی نعمت سے مالا مال۔ ان سارے اوصاف پر آپ کا کثیر التالیف ہونا بہترین شہادت ہے۔

تلاوتِ قرآن مجید سے شغف ملازمت ہی کے دوران ۳۲ سال کی عمر میں تھے کہ حفظِ قرآن کی طرف خیال گیا۔ کم و بیش ڈیڑھ سال کی مدت میں قرآن مجید بھی حفظ کر لیا۔ پھر ہر ماہ میں دو دفعہ ختم کرنے کا آخر عمر تک التزام رکھا۔

تصوف اپنے دور کے دستور کے مطابق سلسلۂ قادریہ پھر نقشبندیہ میں مولانا فضل الرحمٰن مراد آبادی سے بیعت تھے جن سے حدیثِ مسلسل بالمحبہ کی سند بھی حاصل کی۔

ذوقِ شاعری شعر و سخن کا ذوق بھی تھا۔ عربی اور اردو دونوں میں آپ کے اشعار ملتے ہیں۔ مثلاً تیسیر الباری کے آخر میں تاریخ کا آغاز و اختتام وغیرہ۔

انگریزی کی بھی [illegible] میں چھ ماہ کے عرصے میں اتنی استعداد پیدا کر لی تھی کہ قومی مجالس میں ضروری گفتگو تفصیل سے کر لیتے تھے۔

سفرِ حج تین دفعہ حج بیت اللہ اور زیارتِ مدینہ منورہ سے مشرف ہوئے۔ [illegible]، [illegible] اور [illegible] پہلے دو اپنے والد مولانا مسیح الزمان کی معیت میں۔ آخری سفر پر اپنی اہلیہ سمیت اس نیت سے گئے کہ مدینہ منورہ میں اب باقی رہیں گے لیکن بعض ایسے ناگزیر اسباب پیدا ہو گئے کہ وطن واپس آنا پڑا۔ بعد میں جنگِ عظیم چھڑ گئی۔ اس لیے پھر واپس مدینہ منورہ نہ پہنچ سکے۔

مجلسِ مدینہ یونیورسٹی کی رکنیت آخری مرتبہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران [illegible] میں عرب و ترک عمائد کی طرف سے مدینہ منورہ میں ایک یونیورسٹی بنانے کے لیے ایک مجلس ترتیب دی گئی جس کے ارکان میں نامور انقلابی صاحبِ علم و فکر مولانا سید جمال الدین افغانی بھی تھے۔ مولانا بھی اس کے رکن نامزد کیے گئے تھے۔ (تذکرۂ وحید الزماں)

قومی خدمات مولانا کو باوجود ہمہ شغفِ علمی و انہماکِ ترجمہ و تالیف اور منصبی مصروفیات، قومی اور ملکی حالات سے ہمیشہ دلچسپی رہی۔ چنانچہ ندوۃ العلماء لکھنؤ، علی گڑھ کالج (جو بعد میں یونیورسٹی کہلائی)، مدرسہ فیضِ عام کانپور، انجمن اخوان الصفا، جلسۂ خیر خواہ مسلمانان، انجمن اہلحدیث مدراس وغیرہ، سماجی اور مذہبی معاملات میں گرمجوشی سے حصہ لیتے تھے۔ اکثر مجالس میں وعظ اور تقریریں بھی کرتے تھے تاہم بحث و مناظرہ کو ناپسند کرتے تھے۔

مسلک مولانا شروع میں پکے حنفی تھے۔ کتاب "نور الہدایہ" ترجمہ و تشریح شرح وقایہ اسی دور کی تالیف ہے۔ اس کے دیباچے میں نہ صرف یہ کہ وجوبِ تقلیدِ شخصی پر تفصیلی دلائل دیے ہیں بلکہ دوسرے مقامات میں بھی اہلحدیث کے مسائل پر تنقید و جرح کی ہے لیکن اس کے بعد اپنے بڑے بھائی مولانا بدیع الزمان (جو واقعۃً بڑے پکے اہلِ حدیث تھے) تبادلۂ افکار و خیالات کے نتیجے میں آپ نے تقلیدِ شخصی ترک کر دی تھی اور اپنے علم و تحقیق کے مطابق دلیلِ صحیح کی پیروی کرتے تھے۔ مرحوم اپنے اس بھائی سے بہت متاثر تھے۔ چنانچہ ان کے بارے میں خود لکھا ہے۔

" [illegible] مولوی حاجی بدیع الزماں صاحب مرحوم و مغفور جنہوں نے [illegible] میں بمقام حیدر آباد بعمر شصت سال تخمیناً انتقال کیا اور اسی شہر میں مدفون ہوئے۔ واقعی بے نظیر تھے۔ ان کی شیریں کلامی کی تعریف مدراس، منگلور، حیدر آباد، بنگالہ، پنجاب، رنگون، کلکتہ، دہلی اور لکھنؤ ہر ایک شہر میں زبان زد خلائق ہے۔ ان کی تصنیفات و تالیفات یہ ہیں: ترجمہ قرآن مجید، کتاب الحدیث الوجیز، ترجمہ ترمذی، ہیئت، نصرۃ، ترجمہ [illegible] اسمائے زبان اردو وغیرہ۔"

تذکرۃ الوحید حیدرآباد دکن ۱۳۴۸ھ۔

صاحب نزہۃ الخواطر مولانا کے تذکرہ میں لکھتے ہیں۔

کان شدیداً فی التقلید فی بدایۃ امرہ ثم رفضہ وتحرر واختار مذہب اہل الحدیث مع شذوذ عنہم فی بعض المسائل (ج ۸ ص ۴۹۱) یعنی ابتداءً تقلید میں متشدد تھے پھر تقلید ترک کرکے آزاد فکر ہو گئے تھے اور مذہب اہل حدیث (اصولاً) اختیار کر لیا تھا، تاہم بعض مسائل میں اہل حدیث سے تفرد و شذوذ رکھتے تھے۔

اخلاق و عادات مولانا با اخلاق، منکسر المزاج اور متواضع تھے، لباس و طعام وغیرہ میں شب و روز کا پروگرام باقاعدہ رکھتے تھے، محنت و جفاکشی کے عادی، مہمان نواز اور ملنسار، نگر حق بات کہنے میں جری، عجز و عاجزی و تعبد گذاری کی بچپنے سے جو عادت ہوئی تو وہ آخری زندگی تک برقرار رہی۔ مزاج میں مجلست و ہمدردی تھی لیکن قلب رقیق اور دل درد مند پایا تھا۔ اخلاص، حسن نیت اور بے لوثی کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ اپنی تالیفات سے کوئی مالی منفعت حاصل نہیں کی، تبلیغ و اشاعت دین کے عشق کا یہ حال کہ انوار اللغۃ جیسی ۲۰ حصوں والی پر مشتمل کتاب کو بڑھاپے کی حالت میں اپنے ہاتھ سے کتابت کرا کے طبع کرا دیا۔

تالیف و تصنیف ترجمہ اور تالیف و تصنیف میں باعتبار کثرت، تنوع موضوعات اور مواد، مولانا نادرۂ روزگار تھے، مؤلفات کی تعداد سو کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے، اہم کتابوں کی فہرست یہ ہے۔

قرآن مجید موضح الفرقان (بامحاورہ ترجمہ قرآن مجید) تفسیر وحیدی (ترجمہ مذکورہ پر تفصیلی حواشی) لغات القرآن اور بشارۃ الاخوان بفضائل القرآن، یہ دونوں تفسیر وحیدی کے ساتھ مطبوع ہیں، تبویب القرآن لضبط مضامین الفرقان مع تفسیر وحیدی۔

حدیث تیسیر الباری ترجمہ صحیح البخاری مع حواشی، تسہیل القاری ترجمہ و شرح صحیح بخاری، اردو میں صحیح بخاری کی مبسوط شرح جو غالباً پانچ چھ پاروں تک پہنچ سکی جتنی ہے لاہور میں طبع ہوئی تھی۔ المعلم ترجمہ صحیح مسلم مع مختصر شرح، کشف المغطا ترجمہ و شرح موطا امام مالک، الہدی المحمود ترجمہ سنن ابی داؤد، روض الربی ترجمہ و شرح سنن نسائی، رفع العجاجہ ترجمہ سنن ابن ماجہ، اشراق الابصار فی تخریج احادیث نور الانوار (عربی)، احسن الفوائد فی تخریج احادیث شرح العقائد (عربی)، انوار اللغۃ واسرار اللغۃ یا وحید اللغات ۲۰ حصوں میں، کتب شیعہ کی کتابوں میں وارد احادیث کی لغات عربیہ کی اردو تشریحات۔

فقہ نور الہدایہ ترجمہ و شرح شرح وقایہ (فقہ حنفی) کنز الحقائق فی الفقہ خیر الخلائق (عربی، فقہ الحدیث) نزل الابرار من فقہ النبی المختار (عربی) موضوع نام سے ظاہر ہے، ہدیۃ المہدی من الفقہ المحمدی (عربی) اس کے سات حصے طبع ہوئے، پہلا عقائد میں، دوسرا اصول استدلال میں باقی چار حصے فقہی مسائل پر ہیں اور ہر ایک کا نام الگ ہے مثلاً ساتویں حصے کا نام تنقید الہدایہ قسم دوم الدرایۃ (اصلاح الہدایہ) موضوع نام سے ظاہر ہے، یہ حصہ شوال ۱۳۳۸ھ میں آپ کے صاحبزادے مولانا احسن الزمان مرحوم کے اہتمام سے مجتبائی لکھنؤ (ہند) میں طبع ہوا۔ (یعنی مولانا مرحوم کی وفات کے دو ماہ بعد) تشریح الحج والزیارۃ (اردو)

عقائد الاقتبار فی الاستواء (مسئلہ استواء علی العرش کے مبسوط کتاب) عقیدہ اہل سنت و استواء ہی کے بحث میں مختصر رسالہ فتاویٰ

لے صاحب تحریر نے مولانا بدیع الزماں کے شرح و شرح ترمذی کا ترجمہ مولانا کے دیباچے میں ماخوذ کیا ہے۔ نیز آپ سے ادعا داہل التوحید الی مزایا المقصود پیالتقلید بھی ترجمہ ترمذی کے بعد تالیف فرمائی تھی۔ جو مطبع محمدی لاہور میں طبع ہو گئی تھی۔ تاریخ طبع ۱۳۱۱ھ دو سو صفحات کی جمع نہایت عمدہ اور تحقیقی

بے نظیر و نفیس شرح (نحضرت بشیر و نذیر) اردو۔ الحاشیۃ الوحیدیہ علی الحاشیۃ الزاہدیہ در شرح مواقف کے امور عامہ کے سلسلہ میں)

متفرقات | رابونجات (اردو) وظیفہ نبی یا ورد وحیدی، وظائف (اردو) تذکرۃ الوحید خود نوشت سوانح حیات ۱۳۲۴ھ تک (اردو) تقریر دلپذیر ہند و مسلمان مضامین سید و سندرجہ رسالہ معلم نسواں، قواعد محمدی (اردو) مجموعہ قوانین مالی سرکار نظام (رپورٹ لوکل فنڈ و تاریخ ممالک محروسہ سرکار نظام حیدرآباد (دکن جغرافیہ)

تصحیح کنز العمال | علاوہ ازیں حدیث شریف کی ایک ضخیم کتاب کی تصحیح بھی آپ نے نہایت قابلیت اور جانفشانی سے کی جیسا کہ کتاب مذکور (طبع اول حیدرآباد) کے خاتمۃ الطبع میں ہے۔

تراجم صحاح ستہ نواب صدیق حسن کی تحریک تھی | موطا امام مالک کے ترجمہ کے دیباچے میں مولانا وحید الزماں کے ایک خط کا ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے بھوپال سے مولانا کو بھیجا تھا جس میں لکھا تھا کہ

"جناب فیض مآب ... محی السنۃ نواب والا جاہ ..... سید محمد صدیق حسن خاں بہادر .... ہمارے تمہارے مقصود بہت دنوں سے مطلع ہو کر بہت خوش ہوئے اور خدمت ترجمہ صحاح ستہ کی معاوضہ فرمائی اور واسطے گذر اوقات کے پچاس پچاس روپیہ ماہوار عین شریعت میں مقرر فرمائے، بھائی صاحب موصوف نے سنن ترمذی کا ترجمہ شروع کر دیا۔ فقیر نے موطا شریف کا۔ (ص ۲ طبع مرتضوی دہلی ۱۳۰۲ھ)

تلامذہ قیام حیدرآباد کے دوران ملازمت کے فرائض اور تالیف و ترجمہ کے مشاغل کے باوجود درس و تدریس کا سلسلہ کچھ نہ کچھ جاری رہا چنانچہ اس دور کے چند تلامذہ کا آپ نے تذکرۃ الوحید میں ذکر کیا ہے جن میں مولانا انوار اللہ خاں فضیلت یار جنگ بہادر مرحوم کا نام بھی ہے۔

عزلت کا زمانہ اور وفات | ۱۳۲۵ھ میں سرکاری ملازمت سے سبکدوشی کے بعد پورا وقت اللہ تعالیٰ کی یاد اور ترجمہ و تالیف میں صرف ہوتا تھا۔ آخری سفر حجاز سے وطن واپس ہوئے تو پھر بکرارادہ ہجرت گئے تھے حیدرآباد کی بجائے مدراس کے اس نواح (بنگلور وغیرہ) میں رہائش رکھ لی چنانچہ انوار اللغۃ اور کتب فقہ الحدیث غالباً اسی دور کی یادگار ہیں لیکن حالات پیش آمدہ کے سبب زندگی کے آخری سال ۱۳۳۸ھ/۱۹۲۰ء وقار آباد (ضلع حیدرآباد دکن) جہاں اصل سکونت تھی میں آ گئے اسی جگہ ۲ شعبان ۱۳۳۸ھ ۲۲ اپریل ۱۹۲۰ء کو آپ کا لڑکا محمد محسن کہ عین شباب میں، انتقال ہوا اور ۱۳ دن بعد یہ صدمہ دیکھ کر ۱۵ شعبان ۱۳۳۸ھ خود وفات پا گئے اور وہیں مدفون ہوئے۔ سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ۔

نوٹ:۔ حالات کی ترتیب میں مندرجہ ذیل مواد پیش نظر رہا (۱) تذکرۃ الوحید (۲) اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۸ جون ۱۹۲۰ء (۳) حیات وحید الزماں مرتبہ مولانا عبدالحلیم چشتی کراچی (۴) نزہۃ الخواطر (عربی) جلد ۸ ص ۵۱۲ تا ۵۱۵

ترتیب:۔ مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی مدیر "الاعتصام" لاہور
رکن وفاق مجلس شوریٰ پاکستان

لے تمام جامع الترمذی اس کے بعد سنن ابن ماجہ کا ترجمہ شروع کیا تھا۔ باب ما جاء فی التوقیت للمسح للمقیم والمسافر تک پہنچے تھے کہ آپ کی وفات ہو گئی۔

فہرست جلد دوم ابواب سنن النسائی مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ الصِّيَامِ

کتاب روزوں کے بیان میں

۱۱۴۸۔ بَابُ وُجُوبِ الصِّيَامِ

روزوں کی فرضیت

۲۰۹۲۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ قَالَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكٰوةِ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ۔

حضرت طلحہؓ بن عبیداللہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جس کے بال پریشان تھے (یعنی سر بکھرا ہوا تھا) اس نے کہا یا رسول اللہ مجھے بتلایئے اللہ نے کتنی نماز مجھ پر فرض کی ہے آپ نے فرمایا پانچ نمازیں اور اس سے زیادہ نفل ہیں پھر اس نے کہا مجھے بتلایئے اللہ نے کتنے روزے مجھ پر فرض کیے ہیں آپ نے فرمایا رمضان کے روزے اور اس کے سوا نفل ہیں پھر اس نے کہا مجھے بتلایئے زکوٰۃ اللہ نے کتنی فرض کی ہے آپ نے اس کو اسلام کے احکام بتلائے وہ بولا قسم اس شخص کی جس نے آپ کو بزرگی دی میں اس سے زیادہ نہیں کروں گا نہ اس سے کم جتنا اللہ نے فرض کیا ہے آپ نے فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو نجات پائی یا جنت میں جائے گا۔ ف

ف۔ اس حدیث سے روزے کی فرضیت ثابت ہوئی اور کلام اللہ کی آیت بھی فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ یعنی جو شخص تم میں سے رمضان کو پاوے وہ روزے رکھے فرضیت پر دال ہے اور اس سے منسوخ ہوگیا وہ حکم جو ابتداء اسلام میں تھا کہ جو شخص مالدار ہو وہ روزے رکھے یا فدیہ دیوے کیونکہ اللہ تعالٰے نے یہاں اختیار نہیں دیا اور جو فدیے کا اختیار باقی ہوتا تو مریض اور مسافر زیادہ حقدار تھے ان کو قضا کرنے کا کیوں حکم ہوا اب بعض ملحدوں نے جو روزے کو فرض اختیاری قرار دیا ہے یہ ابطال ہے آیت اور احادیث متواترہ کا اور خرق ہے اجماع اور صحابہ اور تابعین کا۔

٢٠٩١ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نُهِينَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيءَ الرَّجُلُ الْعَاقِلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْأَلَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَانَا رَسُولُكَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ فَقَالَ فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَمَنْ نَصَبَ فِيهَا الْجِبَالَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللَّهُ قَالَ فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَنَصَبَ فِيهَا الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ آللَّهُ أَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةَ أَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي كُلِّ سَنَةٍ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي

حضرت انس سے روایت ہے ہم کو ممانعت تھی قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھنے کی (یعنی بلا ضرورت سوال کرنے کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (یعنی اے ایمان والو مت پوچھو وہ باتیں کہ اگر کھولی جائیں تم پر برا لگے تم کو) تو ہم کو بھلا معلوم ہوتا اگر کوئی شخص عقلمند گاؤں سے آوے اور آپ سے کچھ پوچھے اتفاقاً ایک شخص جنگل کا رہنے والا آیا اور بولا اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارا پیام پہنچانے والا ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا تم کہتے ہو کہ اللہ جل جلالہ نے مجھ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا اس نے سچ کہا وہ شخص بولا آسمان کو کس نے پیدا کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر وہ بولا پہاڑوں کو زمین میں کس نے جمایا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر وہ بولا ان میں فائدے (یعنی طرح طرح کے پھل اور میوے) کس نے پیدا کیے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پھر وہ بولا قسم ہے اس شخص کی جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا پھر زمین میں پہاڑ کھڑے کیے پھر ان میں طرح طرح کے فائدے رکھے کیا اللہ تعالیٰ نے تم کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر وہ بولا تمہارے پیام پہنچانے والے نے ہم سے کہا کہ ہم پر پانچ نمازیں ہیں ہر دن رات میں آپ نے فرمایا سچ کہا وہ بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے ان نمازوں کا آپ نے فرمایا ہاں پھر وہ بولا آپ کے پیام پہنچانے والے نے کہا ہم پر ہر سال میں ایک مہینے کے روزے ہیں آپ نے فرمایا سچ کہا وہ بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے روزوں کا آپ نے فرمایا ہاں پھر وہ بولا آپکے پیام پہنچانے والے نے ہم سے کہا ہم پر حج ہے بیت اللہ کا جو جانے کا راستہ پاوے آپ نے فرمایا سچ کہا وہ بولا قسم ہے

بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.

اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا کیا اللہ نے آپ کو حج کا حکم کیا ہے آپ نے فرمایا ہاں وہ بولا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں ان باتوں کو پورا کروں گا نہ زیادہ نہ کم جب وہ پیٹھ موڑ کر چلا آپ نے فرمایا اگر سچ بولا تو جنت میں جائے گا۔ ف

۲۰۹۲ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ فَقَالَ لَهُمْ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهُ هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي سَائِلُكَ يَا مُحَمَّدُ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ فِي نَفْسِكَ قَالَ سَلْ مَا بَدَا لَكَ فَقَالَ الرَّجُلُ نَشَدْتُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص اونٹ پر سوار آیا اور مسجد میں اونٹ کو بٹھایا پھر اس کو باندھا پھر لوگوں سے بولا محمد تم میں سے کون ہیں اور آپ صحابہ کے بیچ تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے کہا یہ شخص ہیں گورے رنگ کے تکیہ لگائے ہوئے وہ شخص بولا اے عبدالمطلب کے بیٹے آپ نے فرمایا میں نے تجھے جواب دیا (یعنی میں موجود ہوں پکارتا کیا ضرور ہے) وہ شخص بولا اے محمد میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور زور سے پوچھوں گا تو تم برا نہ ماننا آپ نے فرمایا پوچھ تو جو چاہے وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں تمہارے پروردگار کی اور تم سے پہلے جو لوگ گزرے ان کے پروردگار کی کیا اللہ نے تم کو سب آدمیوں کی طرف بھیجا ہے آپ نے فرمایا ہاں اے خدا (یعنی خدا کو گواہ کیا اپنے اس کہنے پر) پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے پانچ نمازیں پڑھنے کا دن رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اے خدا پھر وہ بولا میں تم کو قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے تم کو حکم کیا ہے ہر سال اس مہینے میں (یعنی رمضان میں) روزے رکھنے کا آپ نے فرمایا ہاں یا اللہ۔ تب وہ شخص بولا میں نے یقین کیا اس دین پر جس کو تم لائے اور میں قاصد ہوں اپنی قوم کے لوگوں کا جو میرے پیچھے ہیں اور میں ضمام ہوں ثعلبہ کا بیٹا

ف۔ یہ پوچھنے والا ضمام بن ثعلبہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف فرض ادا کرنا جنت کے استحقاق کیلئے کافی ہے اگرچہ سنت و نوافل ادا نہ کرے

رَسُوْلُ مَنْ وَرَائِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُوْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ خَالَفَهُ يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ۔

بنی سعد بن بکر کی قوم میں سے۔

۲۰۹۷ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ مِنْ كِتَابِهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَغَيْرُهُ مِنْ إِخْوَانِنَا عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ نَمِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوْسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهُ هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ قَالَ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُوْمَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلٰى فُقَرَائِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّيْ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَرَائِيْ مِنْ قَوْمِيْ وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُوْ بَنِيْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ خَالَفَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۰۹۸ أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ [illegible] ثَنَا أَبُوْ عُمَارَةَ حَمْزَةُ بْنُ الْحٰرِثِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ يَذْكُرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيْدٍ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص جنگل کا رہنے والا آیا اور پوچھا

أَبِي أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ أَيُّكُمْ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالُوا هَذَا الْأَمْغَرُ الْمُرْتَفِقُ قَالَ حَمْزَةُ الْأَمْغَرُ الْأَبْيَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةً فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ وَرَبِّ مَنْ بَعْدَكَ آللَّهُ أَرْسَلَكَ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ أَمْوَالِ أَغْنِيَائِنَا فَتَرُدَّهُ عَلَى فُقَرَائِنَا قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ يَحُجَّ هَذَا الْبَيْتَ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي آمَنْتُ وَصَدَّقْتُ وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ ۔

تم میں سے کون عبدالمطلب کا بیٹا ہے لوگوں نے کہا یہ شخص جو گورے رنگ کے سرخ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے ہیں وہ بولا میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں اور ذرا سختی سے پوچھوں گا آپ نے فرمایا پوچھ جو تیرا جی چاہے وہ بولا میں آپ سے پوچھتا ہوں اس ذات کی قسم دے کر جو آپ کا پروردگار ہے اور آپ سے پہلے لوگوں کا بھی پروردگار ہے اور آپ کے بعد کے لوگوں کا بھی پروردگار ہے کیا اللہ نے آپ کو بھیجا ہے آپ نے فرمایا اے اللہ ہاں پھر وہ بولا میں آپ کو قسم دیتا ہوں اسی ذات کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے ہر دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا آپ نے فرمایا اے اللہ ہاں پھر وہ بولا میں آپ کو قسم دیتا ہوں اسی ذات کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے صدقہ لینے کا مالداروں کے مال میں سے اور فقیروں کو بانٹنے کا آپ نے فرمایا یا اللہ ہاں پھر وہ بولا میں آپ کو قسم دیتا ہوں اسی ذات کی کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے کہ بیت اللہ کا حج کرے جو شخص وہاں تک جا سکے آپ نے فرمایا اے اللہ ہاں وہ بولا میں ایمان لایا اور سچ جانا اور میں ضمام ثعلبہ کا بیٹا ہوں۔

۱۱۲ بَابُ الْفَضْلِ وَالْجُودِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

۲۰۹۹ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ

رمضان میں زیادہ سخاوت کرنے کا بیان

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور سب وقتوں سے زیادہ آپ رمضان میں سخاوت کرتے تھے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ سے ملتے اور حضرت جبرائیل رمضان کی ہر رات میں آپ سے ملا کرتے اور قرآن کا ورد کرتے۔ راوی نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرائیل ملتے تو آپ سخاوت کرتے مال کی چھٹی ہوئی

جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ۔

ہوا سے بھی زیادہ ہوتے۔ ف

۲۱۰۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ الْبُخَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَعْنَةٍ تُذْكَرُ كَانَ إِذَا كَانَ قَرِيْبَ عَهْدٍ بِجِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُدَارِسُهُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ وَأَدْخَلَ هٰذَا حَدِيْثًا فِيْ حَدِيْثٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی لعنت ایسی نہیں کی جو بیان کی جائے اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دور کا زمانہ آتا تو آپ چھٹی ہوئی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے ابو عبدالرحمٰن نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے اور صحیح انس بن یزید کی روایت ہے جو اوپر گزری اور اس روایت میں ایک دوسری حدیث ملا دی گئی ہے۔

بَابُ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان کی فضیلت کا بیان

۲۱۰۱ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان باندھے جاتے ہیں۔

۲۱۰۲ أَخْبَرَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ الْجَوْزَجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ أَنْبَأَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان باندھے جاتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيْهِ

حدیث ہذا میں راویوں نے جو زہری پر اختلاف کیا اس کا بیان

۲۱۰۳ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت

ف۔ یعنی جیسی بے روک ہوا نکل جاتی ہے اس طرح مال آپ کے ہاتھ سے نکلتا رہتا جو آتا بانٹ دیتے۔

حدثنا عمي قال حدثنا أبي عن صالح عن ابن شهاب قال أخبرني نافع بن أبي أنس أن أباه حدثه أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل رمضان فتحت أبواب الجنة وغلقت أبواب جهنم وسلسلت الشياطين.

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان باندھے جاتے ہیں۔

۲۱۰۴ أخبرنا محمد بن خالد قال حدثنا بشر بن شعيب عن أبيه عن الزهري قال حدثني ابن أبي أنس مولى التيميين أن أباه حدثه أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا جاء رمضان فتحت أبواب الرحمة وغلقت أبواب جهنم وسلسلت الشياطين.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان باندھے جاتے ہیں۔

۲۱۰۵ أخبرنا الربيع بن سليمان في حديثه عن ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن ابن أبي أنس أن أباه حدثه أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان رمضان فتحت أبواب الجنة وغلقت أبواب جهنم وسلسلت الشياطين. رواه ابن إسحق عن الزهري.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان باندھے جاتے ہیں۔

۲۱۰۶ أخبرنا عبيد الله بن سعد قال حدثنا عمي قال حدثنا أبي عن ابن إسحق عن الزهري عن ابن أبي أنس عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا دخل شهر رمضان فتحت أبواب الجنة وغلقت أبواب النار وسلسلت الشياطين. قال أبو عبد الرحمن هذا يعني حديث ابن إسحق خطأ ولم يسمعه ابن إسحق من الزهري والصواب ما تقدم ذكرنا له.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان باندھے جاتے ہیں۔

۲۱۰۷ أخبرنا عبيد الله بن سعد قال حدثنا عمي قال أبي عن ابن إسحق قال وذكر محمد بن مسلم عن أويس بن أبي أويس عديد بني تيم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ رمضان کا مہینہ آ پہنچا تمہارے اوپر

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا رَمَضَانُ قَدْ جَاءَكُمْ تُفَتَّحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغَلَّقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُسَلْسَلُ فِيهِ الشَّيَاطِينُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيثُ خَطَأٌ۔

اس میں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں سے باندھے جاتے ہیں۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَعْمَرٍ فِيهِ

اس حدیث میں معمر پر راویوں کے اختلاف کا بیان

۲۱۰۸ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيمَةٍ وَقَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَسُلْسِلَتْ فِيهِ الشَّيَاطِينُ أَرْسَلَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں تراویح پڑھنے کی رغبت دلاتے تھے مگر واجب نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں سے باندھے جاتے ہیں۔

۲۱۰۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ ابْنُ مُوسٰى خُرَاسَانِيٌّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا
صرف جنت کی جگہ لفظ رحمت کا ہے یعنی جب رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں۔

۲۱۱۰ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَحِيمِ وَتُغَلُّ فِيهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِينِ لِلّٰهِ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس رمضان آیا مبارک مہینہ ہے اللہ نے اس کے روزے تم پر فرض کیے ہیں اس مہینے میں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شریر شیطان باندھے جاتے ہیں اس میں ایک رات ہے جو ہزار راتوں سے بہتر ہے جو شخص محروم رہا اس کے ثواب سے وہ محروم رہا۔

۲۱۱۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا

عرفجہ سے روایت ہے ہم عتبہ بن فرقد کی

سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ عُدْنَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ فَتَذَاكَرْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ.

عیادت (بیمار پرسی) کو گئے وہاں رمضان کا ذکر کرنے لگے انہوں نے کہا کس چیز کا ذکر کرتے ہو ہم نے کہا رمضان کے مہینے کا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے رمضان میں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور شیطان باندھے جاتے ہیں اور ہر رات ایک پکارنے والا پکارتا ہے اے نیکی کے چاہنے والے نیکی کر اور اے بدی کے چاہنے والے بدی کم کر۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث میں خطا ہوئی ہے۔

۲۱۱۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتٍ فِيهِ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ أَوْلَى بِالْحَدِيثِ مِنِّي فَحَدَّثَ الرَّجُلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَمَضَانَ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَيُصَفَّدُ فِيهِ كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا طَالِبَ الشَّرِّ أَمْسِكْ.

حضرت عرفجہ سے روایت ہے میں ایک گھر میں تھا جس میں عتبہ بن فرقد تھے تو میں نے چاہا ایک حدیث بیان کرنا اور ایک شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے وہ زیادہ مستحق تھا حدیث بیان کرنے کا اس نے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا رمضان کے بارے میں کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کیے جاتے ہیں اور ہر ایک شیطان سرکش قید کیا جاتا ہے اور ہر رات ایک پکارنے والا پکارتا ہے اے نیکی چاہنے والے نیکی کر اور اے بدی کے چاہنے والے بدی کم کر۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي أَنْ يُقَالَ لِشَهْرِ رَمَضَانَ رَمَضَانُ

رمضان کے مہینے کو صرف رمضان کہنے کی اجازت[1]

۲۱۱۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

[1] اس مسئلہ میں تین قول ہیں ایک یہ فقط رمضان نہیں کہنا چاہیے بلکہ ماہ رمضان کہنا چاہیے اس لیے کہ رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے دوسرے یہ کہ جہاں یہ قرینہ ہو کہ مراد ماہ رمضان ہے وہاں صرف رمضان بھی کہنا درست ہے جیسے ہم نے رمضان کے روزے رکھے اور یہ نہیں کہنا چاہیے کہ رمضان آیا یا گیا تیسرے یہ کہ صرف رمضان کہنے میں کچھ قباحت نہیں اور یہی مذہب ہے بخاری اور محققین علماء کا۔

ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُهَلَّبُ بْنُ أَبِي حَبِيبَةَ ح وَأَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ وَلَا قُمْتُهُ كُلَّهُ وَلَا أَدْرِي كَرِهَ التَّزْكِيَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ غَفْلَةٍ وَرَقْدَةٍ اللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ -

علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے کہ میں نے سارے رمضان کے روزے رکھے اور عبادت کی راوی نے کہا میں نہیں جانتا آپ نے یہ کہنا کیوں بُرا جانا شاید اس وجہ سے کہ اپنی تعریف کرنا بُرا سمجھا یا ضرور کچھ نہ کچھ غفلت ہوئی ہوگی (پھر سارے رمضان میں عبادت کہاں ہوئی۔

۲۱۱۴ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُخْبِرُنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فِيهِ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت سے فرمایا جب رمضان آوے تو اس میں عمرہ کر اس لیے کہ رمضان میں ایک عمرہ حج کے برابر ہے۔ ؎۱

بَابُ اخْتِلَافِ أَهْلِ الْآفَاقِ فِي الرُّؤْيَةِ

اگر چاند کے دیکھنے میں ملکوں میں اختلاف ہو

۲۱۱۵ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمْ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ فَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لَكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوَلَا نَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَ

کریب سے روایت ہے ام الفضل نے ان کو معاویہ بن ابی سفیان کے پاس بھیجا شام میں انہوں نے کہا میں شام میں آیا اور ان کا کام پورا کیا اتنے میں رمضان کا چاند آیا اور میں شام ہی میں تھا تو میں نے جمعے کی رات کو چاند دیکھا پھر میں مدینے میں آن پہنچا رمضان کے اخیر میں عبداللہ بن عباس نے مجھ سے پوچھا اور چاند کا ذکر کیا تم نے کب چاند دیکھا میں نے کہا ہم نے دیکھا جمعے کی رات کو انہوں نے کہا تم نے جمعے کی رات کو دیکھا میں نے کہا ہاں اور لوگوں نے بھی دیکھا اور روزہ رکھا سب نے اور معاویہ نے انہوں نے کہا ہم نے تو ہفتے کی رات کو دیکھا اور برابر روزے رکھے جائیں گے یہاں تک کہ تیس دن پورے ہوں یا چاند دکھلائی دے میں نے کہا

؎۱۔ تو ان دونوں حدیثوں میں آپ نے صرف رمضان کہا اور شہر رمضان نہیں فرمایا۔

أَصْحَابِهِ قَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تم معاویہ اور ان کے لوگوں کے چاند دیکھنے میں خیال نہ کرو گے انہوں نے کہا نہیں ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم کیا ہے ف۱

بَابُ قَبُولِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ عَلٰى هِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ

ایک شخص کی گواہی رمضان کا چاند دیکھنے پر مقبول ہے

۲۱۱۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمْ فَنَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ صُومُوا۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے ایک گاؤں والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے چاند دیکھا آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سچا سوا اللہ کے اور محمد اس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں وہ بولا ہاں آپ نے منادی کرا دی کہ روزے رکھو۔

۲۱۱۷ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے رات کو چاند دیکھا آپ نے فرمایا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے اور حضرت محمدؐ اس کے بندے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا اے بلال پکار دے لوگوں میں کل روزہ رکھیں۔

۲۱۱۸۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ۔

۲۱۱۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ مِصِّيصِيٌّ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ۔

۲۱۲۰ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَبُو عُثْمَانَ وَكَانَ شَيْخًا صَالِحًا بِطَرَسُوسَ

حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب نے خطبہ پڑھا شک کے روز یعنی جس دن شبہ تھا کہ یہ پہلی

ف۱ کہ چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر موقوف کرو اگر چاند نہ دکھلائی دے تو تیس دن پورے کر لو۔ مدینے سے شام کا ملک دو سو کوس ہے اور اتنی دور میں اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اور ملکوں کی رویت کا اعتبار نہیں جو فاصلے پر واقع ہوں البتہ اگر نزدیک ہوں تو اعتبار ہو سکتا ہے۔

قال أنبأنا ابن أبي زائدة عن حسين بن الحارث الجدلي عن عبد الرحمن بن زيد بن الخطاب أنه خطب الناس في اليوم الذي يشك فيه فقال ألا إني جالست أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وسألتهم وإنهم حدثوني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته وانسكوا لها فإن غم عليكم فأكملوا ثلاثين فإن شهد شاهدان فصوموا وأفطروا۔

تاریخ ہے یا ماہ کا ختم ہے) تو کہا میں صحبت میں رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی اور ان سے پوچھا انہوں نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر اور اسی طرح حج میں عمل کرو اگر آسمان پر ابر ہو تو تیس دن پورے کرو البتہ اگر دو گواہ گواہی دیں چاند دیکھنے کی جب آسمان پر ابر ہو، تو روزے رکھو اور روزے چھوڑو۔

باب إكمال شعبان ثلاثين إذا كان غيم وذكر اختلاف الناقلين عن أبي هريرة

جب ابر ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرنا اور بیان راویوں کے اختلاف کا ابوہریرہ سے

۲۱۲۱ أخبرنا مؤمل بن هشام عن إسمعيل عن شعبة عن محمد بن زياد عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته فإن غم عليكم الشهر فعدوا ثلاثين

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھ کر اور روزے موقوف کرو چاند دیکھ کر اگر ابر ہو تو تیس دن پورے کر لو۔

۲۱۲۲ أخبرنا محمد بن عبد الله بن يزيد قال حدثنا أبي قال حدثنا ورقاء عن شعبة عن محمد بن زياد عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤيته وأفطروا لرؤيته فإن غم عليكم فاقدروا ثلاثين۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھ کر اور روزے موقوف کرو چاند دیکھ کر اگر ابر ہو تو تیس دن پورے کر لو۔

باب ذكر الاختلاف على الزهري في هذا الحديث

اس حدیث میں زہری پر اختلاف

۲۱۲۳ أخبرنا محمد بن يحيى بن عبد الله النيسابوري قال حدثنا سليمان بن داود قال حدثنا إبراهيم عن محمد بن مسلم عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا رأيتم الهلال فصوموا وإذا رأيتموه

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو پھر جب چاند دیکھو تو روزے موقوف کرو اگر ابر آجائے تو تیس روزے رکھ لو۔

فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا

٢١٢٤ اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمُوا الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر ابر آجاوے تو اندازہ کرلو یعنی تیس دن پورے کرلو۔

٢١٢٥ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کا بیان کیا تو فرمایا مت روزے رکھو جب تک چاند نہ دیکھو اور مت روزے موقوف کرو جب تک چاند نہ دیکھو اگر ابر آجاوے تو اندازہ کرلو۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

اس حدیث میں عبیداللہ بن عمر پر راویوں کے اختلاف کا بیان

٢١٢٦ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو اور مت روزے موقوف کرو یہاں تک کہ چاند دیکھو اگر ابر آجاوے تو اس کا اندازہ کرلو۔

٢١٢٧ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ صَاحِبُ حُمْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِلَالَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا ذکر کیا تو فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر چاند چھپ جاوے تو تیس دن پورے کرلو۔

بَابُ ۱۵۹ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فِي حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

راویوں کے اختلاف کا بیان ابن عباسؓ کی حدیث میں عمرو بن دینار پر

۲۱۲۸ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَوْزَاءِ وَهُوَ ثِقَةٌ بَصْرِيٌّ أَخُو أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ أَنْبَأَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھ کر اور موقوف کرو چاند دیکھ کر اگر ابر آجاوے تو تیس دن کا شمار پورا کر لو۔

۲۱۲۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَجِبْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَإِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَأَفْطِرُوْا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا میں تعجب کرتا ہوں اس شخص سے جو مہینہ ہونے سے پہلے روزے رکھتا ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو موقوف کرو اگر ابر آجاوے تو تیس دن کا شمار پورا کرو۔

بَابُ ۱۶۰ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مَنْصُوْرٍ فِي حَدِيْثِ رِبْعِيٍّ فِيْهِ

راویوں کا اختلاف منصور پر ربعی کی روایت میں

۲۱۳۰ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَهُ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ۔

حضرت حذیفہؓ بن الیمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو رمضان کے آگے جب تک چاند نہ دیکھو یا شعبان کے تیس دن پورے نہ کر لو پھر روزے رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو یا تیس روزے پورے کر لو۔

۲۱۳۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ أَوْ تَرَوُا الْهِلَالَ ثُمَّ صُوْمُوْا وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا مت روزے رکھو رمضان کے آگے جب تک شمار پورا نہ کرو یا چاند نہ دیکھو پھر روزے رکھو اور موقوف مت کرو روزوں کو جب تک چاند نہ دیکھو

أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ أَوْ سَلَّمَهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ۔

یا شمار پورا کرو۔

۲۱۳۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ إِلَّا أَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ ثُمَّ صُومُوا رَمَضَانَ ثَلَاثِينَ إِلَّا أَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذَلِكَ۔

حضرت ربعیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند پھر دیکھو تو روزے موقوف کرو اگر چاند چھپ جاوے تو شعبان کے تیس دن پورے کرلو مگر جب چاند اس سے پہلے دیکھو پھر رمضان کے تیس روزے رکھو مگر یہ کہ چاند اس سے پہلے دیکھو۔

۲۱۳۳ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزے رکھو چاند دیکھ کر اور موقوف کرو چاند دیکھ کر اگر تمہارے اور چاند کے بیچ میں ابر آجاوے تو تیس دن کا شمار پورا کرلو اور مہینے کے آگے مت روزے رکھو۔

۲۱۳۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا لِلرُّؤْيَةِ وَأَفْطِرُوا لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَايَةٌ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو رمضان سے پہلے (ایک دو روز رمضان کے استقبال کے لیے) بلکہ روزے رکھو چاند دیکھ کر اور موقوف کرو چاند دیکھ کر اگر ابر حائل ہوجائے تو تیس دن پورے کرلو۔

بَابُ كَمِ الشَّهْرُ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ عَنْ عَائِشَةَ

مہینہ کتنے روز کا ہوتا ہے اور حضرت عائشہ کی حدیث میں زہری پر راویوں کے اختلاف کا بیان

۲۱۳۵ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا

ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ اپنی عورتوں کے پاس نہ جائیں گے ایک مہینے تک پھر آپ انتیس روز تک ٹھہرے رہے یہی کہا آپ نے

فَلَبِثَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ اَلَيْسَ قَدْ كُنْتَ اٰلَيْتَ شَهْرًا فَعَدَدْتُ الْاَيَّامَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ -

۲۱۳۶ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ حَدَّثَهٗ ح وَاَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ ابْنُ نَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ لَهُمَا اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ فَاعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ اَفْشَتْهُ حَفْصَةُ اِلٰى عَائِشَةَ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَالَ مَا اَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِّنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ حَدَّثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَدِيْثَهُنَّ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَدَاَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ اِنَّكَ قَدْ كُنْتَ اٰلَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّاِنَّا

قسم کھائی تھی ایک مہینے کے لیے اور شمار سے ابھی انتیس روز ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے۔ ف

حضرت ابن عباس سے روایت ہے میں نہایت مشتاق تھا کہ حضرت عمر سے پوچھوں اُن دو بی بیوں کو جن کا ذکر اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں کیا ہے اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا یعنی اگر تم توبہ کرو اللہ کی طرف تو تمہارے دل بگڑ گئے ہیں اور بیان کیا حدیث کو آخر تک اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دیا اپنی عورتوں کو اس بات کی وجہ سے جو حضرت حفصہ نے ظاہر کر دی حضرت عائشہ سے انتیس راتوں تک حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان عورتوں کے پاس نہیں جاؤں گا ایک مہینے تک اس لیے کہ آپ کو بہت غصّہ تھا اُن پر جب اللہ نے ان کا حال آپ کو بتلا دیا جب انتیس راتیں گزریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حضرت عائشہ کے پاس گئے انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے قسم کھائی تھی ایک مہینے تک نہ آنے کی اور ابھی انتیسویں رات کی صبح ہوئی ہے ہم گنتے جاتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ

ف ۔ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بھید کی بات حضرت ام المؤمنین حفصہ سے کہی اور ان سے کہا کسی سے ظاہر نہ کرنا انہوں نے حضرت عائشہ سے کہدی اور رفتہ رفتہ وہ بات فاش ہو گئی اللہ تعالےٰ نے آپ کو بتلا دیا کہ ام المؤمنین حفصہ نے اس بات کو ظاہر کردیا آپ بہت ناراض ہوئے اور ام المؤمنین عائشہ اور حفصہ کو دونوں کو توبہ کا حکم ہوا۔ وہ بات یہ تھی کہ حضرت نے اپنی لونڈی کو اپنے اوپر حرام کر لیا تھا، یا خلافت کی بات کہی تھی کہ بعد میرے ابوبکر کو خلافت ہو گی پھر عمر کو۔

أَصْبَحْنَا مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً نَعُدُّهَا عَدَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً۔

انتیس روز کا ہوتا ہے

بَابُ ذِكْرِ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما فِيْهِ

اس باب میں ابن عباسؓ کی حدیث کا بیان

۲۱۳۷ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ هُوَ أَبُو يَزِيْدَ الْجَرْمِيُّ بَصْرِيٌّ عَنْ بَهْزٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے انہوں نے کہا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے۔

۲۱۳۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى إِسْمَاعِيْلَ فِيْ خَبَرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فِيْهِ

سعد بن مالک کی روایت میں اسماعیل پر اختلاف

۲۱۳۹ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ أَبِيْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرٰى وَقَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے اور اخیر میں ایک انگلی کم کر لی (یعنی انتیس روز کا)۔

۲۱۴۰ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تِسْعَةً وَّعِشْرِيْنَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهُ عَنْ إِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے (آپ نے انگلیوں سے بتلایا اور تیسری بار میں ایک انگلی کو کم کر لیا) یعنی انتیس روز کا۔

۲۱۴۱ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَصَفَّقَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بِيَدَيْهِ يَنْعَتُهَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَبَضَ فِي الثَّالِثَةِ الْإِبْهَامَ فِي الْيُسْرَى قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قُلْتُ لِإِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ -

حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے محمد بن عبید اس حدیث کے راوی نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر تین بار بتلایا پھر تیسری بار میں بائیں ہاتھ کا انگوٹھا بند کر لیا۔

بَابُ ذِكْرِ الِاخْتِلَافِ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ فِي خَبَرِ أَبِي سَلَمَةَ فِيهِ

ابوسلمہ کی حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر پر اختلاف

۲۱۴۲ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُونُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ وَيَكُونُ ثَلَاثِينَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ -

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے موقوف کرو اگر ابر آجاوے تو شمار پورا کر لو۔

۲۱۴۳ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ح وَأَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ -

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے۔

۲۱۴۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ الشَّهْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا حَتَّى ذَكَرَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ -

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم امی امت ہیں (یعنی ان پڑھ ہیں) نہ لکھتے ہیں نہ حساب کرتے ہیں مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور یہ ہے انتیس دنوں کو فرمایا۔

۲۱۴۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَحْسِبُ وَلَا نَكْتُبُ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا تَمَامَ الثَّلَاثِينَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوگ امی امت ہیں نہ حساب کرتے ہیں نہ لکھتے ہیں مہینہ یہ ہے اور یہ ہے اور تیسری بار میں انگوٹھے کو بند کر لیا اور مہینہ یہ ہے اور یہ اور یہ پورے تیس بتلائے یعنی کبھی انتیس روز کا ہوتا ہے اور کبھی تیس روز کا ہوتا ہے۔

۲۱۳۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَوَصَفَ شُعْبَةُ عَنْ صِفَةِ جَبَلَةَ عَنْ صِفَةِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فِيمَا حَكَى مِنْ صَنِيعِهِ مَرَّتَيْنِ بِأَصَابِعِ يَدَيْهِ وَنَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ إِصْبَعًا مِنْ أَصَابِعِ يَدَيْهِ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ یہ ہے اور شعبہ نے جبلہ بن سحیم سے نقل کیا انہوں نے ابن عمر سے کہ مہینہ انتیس روز کا ہے اس طرح پر کہ دوبارہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں سے اشارہ کیا اور تیسری بار میں ایک انگلی بند کر لی۔

۲۱۳۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ يَعْنِي ابْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے۔

بَابُ الْحَثِّ عَلَى السَّحُورِ

سحری کھانے کی فضیلت

۲۱۳۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً وَقَفَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کرو اس لیے کہ سحری میں برکت ہے۔

۲۱۳۹ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ تَسَحَّرُوا قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ لَا أَدْرِي كَيْفَ لَفْظُهُ۔

اس روایت میں یہ عبداللہ بن مسعود کا قول بیان کیا ہے کہ انہوں نے کہا سحری کرو۔

۲۱۵۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

اس حدیث میں عبدالملک بن ابی سلیمان پر راویوں کا اختلاف

۲۱۵۱ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَرِيرٍ نَسَائِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۱۵۲ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً رَفَعَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى۔

اس روایت میں یہ قول ابوہریرہ کا بیان کیا کہ سحری کرو اس لیے کہ سحری میں برکت ہے۔ ف

۲۱۵۳ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۱۵۴ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۱۵۵ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

ف۔ کیونکہ سحری کھانے سے طاقت ہوتی ہے اور روزہ دار خوش رہتا ہے اور سحری کا وقت عبادت اور دعا کے لیے بھی موزوں ہے۔

فِي السَّحُورِ بَرَكَةً " قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِيثُ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ هٰذَا إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَهُوَ مُنْكَرٌ وَأَخَافُ أَنْ يَكُونَ الْغَلَطُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ "

امام نسائی نے فرمایا یحییٰ بن سعید کی اس حدیث کی سند تو حسن ہے مگر یہ منکر ہے اور مجھے ڈر ہے کہ غلطی محمد بن فضیل کی طرف سے ہے

بَابُ ۱۱۷ تَأْخِيرِ السَّحُورِ

سحری میں دیر کرنے کی فضیلت

۲۱۵۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ أَيَّ سَاعَةٍ تَسَحَّرْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ النَّهَارُ إِلَّا أَنَّ الشَّمْسَ لَمْ تَطْلُعْ ۔

حضرت زر سے روایت ہے ہم نے حذیفہ سے کہا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کی انہوں نے کہا دن ہو گیا تھا مگر آفتاب نہیں نکلا تھا (مطلب یہ ہے کہ فجر بہت قریب تھی گویا ہو گئی تھی اور بعضوں کے نزدیک طلوع آفتاب تک کھانا درست ہے لیکن یہ قول مردود ہے اور مخالف ہے کتاب اللہ کے)

۲۱۵۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَسْجِدَ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا إِلَّا هُنَيْهَةٌ ۔

حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے میں نے سحری کھائی حذیفہ کے ساتھ پھر ہم نکلے نماز کے لیے تو فجر کی سنتیں پڑھیں اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی تھوڑی دیر کے بعد۔

۲۱۵۸ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ تَسَحَّرْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّيْنَا ۔

حضرت صلہ بن زفر سے روایت ہے میں نے سحری کھائی حذیفہ کے ساتھ پھر ہم نکلے نماز کے لیے تو فجر کی سنتیں پڑھیں اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی ہم نے نماز پڑھی۔

بَابُ ۱۱۸ قَدْرِ مَا بَيْنَ السَّحُورِ وَبَيْنَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

فجر کی نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ ہو

۲۱۵۹ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً ۔

حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے سحری کھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر نماز کو کھڑے ہوئے انس نے کہا میں نے زید بن ثابت سے پوچھا نماز میں اور سحری میں کتنا فاصلہ تھا انہوں نے کہا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ هِشَامٍ وَسَعِيدٍ عَلَى قَتَادَةَ فِيهِ

۲۱۶۰ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّ أَنَسًا الْقَائِلُ مَا كَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِينَ آيَةً.

۲۱۶۱ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ثُمَّ قَامَا فَدَخَلَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقُلْنَا لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا وَدُخُولِهِمَا فِي الصَّلَاةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ خَمْسِينَ آيَةً.

قتادہ کی روایت میں ہشام اور سعید کا اختلاف

حضرت زید بن ثابت سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی پھر ہم نماز کو اٹھے شاید انس نے کہا کتنا فاصلہ دونوں میں تھا انہوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

حضرت انس سے روایت ہے زید بن ثابت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی پھر دونوں کھڑے ہوئے اور صبح کی نماز پڑھنے لگے قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا کتنا فاصلہ تھا کھانے سے فراغت اور نماز میں انہوں نے کہا اتنا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیتیں پڑھے۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ فِي حَدِيثِ عَائِشَةَ فِي تَأْخِيرِ السُّحُورِ وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِهِمْ

۲۱۶۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِينَا رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُورَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السُّحُورَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُورَ قُلْتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ.

۲۱۶۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِينَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا

اس حدیث میں سلیمان بن مہران پر راویوں کا اختلاف۔

حضرت ابو عطیہ سے روایت ہے میں نے عائشہ سے کہا ہم میں دو آدمی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے (یعنی قریب فجر کے) اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے اور سحری جلد کھاتا ہے انہوں نے کہا وہ کون شخص ہے جو افطار جلدی کرتا ہے اور سحر دیر میں کھاتا ہے میں نے کہا عبداللہ بن مسعود رضی انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

حضرت ابو عطیہ سے روایت ہے میں نے عائشہ سے کہا ہم میں دو آدمی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے

يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُورَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ السُّحُورَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُورَ قُلْتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ.

اور سحری دیر میں کھاتا ہے (یعنی قریب فجر کے) اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے اور سحری جلد کھاتا ہے انہوں نے کہا وہ کون شخص ہے جو افطار جلدی کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے میں نے کہا عبداللہ بن مسعودؓ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

۲۱۶۴ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ وَالْآخَرُ يُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْفِطْرَ قَالَتْ عَائِشَةُ هَكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو عطیہؓ سے روایت ہے میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہ کے پاس گئے مسروق نے کہا دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے لیکن ایک نماز بھی دیر سے پڑھتا ہے اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے حضرت عائشہ نے کہا وہ کون شخص ہے جو نماز بھی جلد پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے مسروق نے کہا عبداللہ بن مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۲۱۶۵ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلَاةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

حضرت ابو عطیہؓ سے روایت ہے میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہ کے پاس گئے مسروق نے کہا دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہیں اور دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے لیکن ایک نماز بھی دیر سے پڑھتا ہے اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے حضرت عائشہ نے کہا وہ کون شخص ہے جو نماز بھی جلد پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے حضرت عائشہ نے کہا وہ کون شخص ہے جو نماز بھی جلد پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے مسروق نے کہا عبداللہ بن مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے دوسرے صحابی ابو موسیٰ اشعری تھے۔

باب فضل السحور

۲۱۶۶ أخبرنا إسحق بن منصور قال أنبأنا عبد الرحمن قال حدثنا شعبة عن عبد الحميد صاحب الزيادي قال سمعت عبد الله بن الحارث يحدث عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتسحر فقال إنها بركة أعطاكم الله إياها فلا تدعوه۔

سحری کھانے کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ سحری کھا رہے تھے آپ نے فرمایا یہ برکت ہے جو اللہ نے تم کو دی ہے تو تم مت چھوڑو اس کو۔

باب دعوة السحور

۲۱۶۷ أخبرنا شعيب بن يوسف بصري قال حدثنا عبد الرحمن عن معاوية بن صالح عن يونس بن سيف عن الحارث بن زياد عن أبي رهم عن العرباض بن سارية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يدعو إلى السحور في شهر رمضان وقال هلموا إلى الغداء المبارك۔

سحری کھانے کے لیے بلانا

حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بلاتے تھے سحری کے لیے رمضان کے مہینے میں تو فرماتے آؤ صبح کے مبارک کھانے کے لیے۔

باب تسمية السحور غداء

۲۱۶۸ أخبرنا سويد بن نصر قال أنبأنا عبد الله عن بقية بن الوليد قال أخبرني بحير بن سعد عن خالد بن معدان عن المقدام بن معديكرب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عليكم بغداء السحور فإنه هو الغداء المبارك۔

۲۱۶۹ أخبرنا عمرو بن علي قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا سفيان عن ثور عن خالد بن معدان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل هلم إلى الغداء المبارك يعني السحور۔

سحری کو صبح کا کھانا کہنا

حضرت مقدام بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم کرو اپنے اوپر صبح کا کھانا یعنی سحری کرو کیونکہ وہ مبارک کھانا ہے صبح کا۔

حضرت خالد بن معدان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے آ صبح کے کھانے کے لیے جو مبارک ہے (یعنی سحری کے لیے)

بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ

۲۱۷۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أَكْلَةُ السَّحُورِ۔

ہمارے اور اہل کتاب (یعنی یہود اور نصاریٰ) کے روزے میں کیا فرق ہے

حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق یہی ہے سحری کھانا (وہ سحری نہیں کھاتے)۔

بَابُ السَّحُورِ بِالسَّوِيقِ وَالتَّمْرِ

۲۱۷۱ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ عِنْدَ السَّحُورِ يَا أَنَسُ إِنِّي أُرِيدُ الصِّيَامَ أَطْعِمْنِي شَيْئًا فَأَتَيْتُهُ بِتَمْرٍ وَإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَذَّنَ بِلَالٌ فَقَالَ يَا أَنَسُ انْظُرْ رَجُلًا يَأْكُلْ مَعِي فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيقٍ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَتَسَحَّرَ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

ستو اور کھجور کھا کر سحری کرنا!

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے وقت انسؓ سے کہا اے انس میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں مجھے کچھ کھلاؤ میں کھجور لایا اور ایک برتن پانی کا اس وقت بلال اذان دے چکے تھے آپ نے فرمایا اے انس کسی شخص کو ڈھونڈ جو میرے ساتھ کھانے میں نے زید بن ثابت کو بلایا وہ آئے انہوں نے کہا میں نے ایک گھونٹ ستو کا پی لیا ہے اور میری نیت روزے کی ہے آپ نے فرمایا میری بھی نیت روزے کی ہے پھر زید نے آپ کے ساتھ سحری کھائی بعد اس کے آپ اٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر نماز کے لیے نکلے۔

بَابُ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

۲۱۷۲ أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ أَحَدَهُمْ كَانَ إِذَا نَامَ قَبْلَ أَنْ يَتَعَشَّى لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا وَلَا يَشْرَبَ لَيْلَتَهُ وَيَوْمَهُ مِنَ الْغَدِ

اللہ تعالیٰ کے فرمان كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ اخیر تک کی تفسیر

براءؓ بن عازب سے روایت ہے پہلے یہ دستور تھا کہ اگر روزہ دار شام کو کھانا کھانے سے پہلے سو جاتے پھر اس کو رات بھر کھانا پینا درست نہ ہوتا دوسرے دن آفتاب کے ڈوبتے تک یہاں تک یہ آیت اتری وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ یعنی کھاؤ

حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا اِلَى الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ وَنَزَلَتْ فِيْ اَبِيْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو اَتٰى اَهْلَهٗ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتِ امْرَاَتُهٗ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ وَلٰكِنْ اَخْرُجُ اَلْتَمِسُ لَكَ عَشَاءً فَخَرَجَتْ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ فَرَجَعَتْ اِلَيْهِ فَوَجَدَتْهُ نَائِمًا وَاَيْقَظَتْهُ فَلَمْ يَطْعَمْ شَيْئًا وَبَاتَ وَاَصْبَحَ صَائِمًا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الْاٰيَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ۔

اور پیو یہاں تک کہ دکھلائی دیوے تم کو سفید دھاری فجر کی سیاہ دھاری سے انہوں نے کہا یہ آیت ابو قیس بن عمرو کے باب میں اتری وہ اپنی بی بی کے پاس آئے مغرب کے بعد اور وہ روزے سے تھے پوچھا کچھ کھانے کو ہے بی بی نے کہا ہمارے پاس کچھ نہیں ہے لیکن میں جاتی ہوں تیرے لیے کچھ کھانا ڈھونڈ لاتی ہوں وہ باہر گئی اور یہ لیٹ کر سو گئے جب وہ لوٹ کر آئی تو ان کو دیکھا سو رہے ہیں اس نے جگایا لیکن انہوں نے کچھ نہ کھایا (اس وجہ سے کہ سونے کے بعد کھانا پینا درست نہ تھا) اور رات بھر یوں ہی رہے پھر صبح کو روزہ رکھا جب دوپہر ہوئی تو ان کو غش آگیا اس وقت تک یہ آیت نہیں اتری تھی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

۲۱۶۲ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهٗ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ قَالَ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

حضرت عدی بن حاتم سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سفید دھاری اور سیاہ دھاری سے کیا مراد ہے اس آیت میں آپ نے فرمایا سیاہ دھاری رات کی سیاہی ہے اور سفید دھاری دن کی سفیدی۔

بَابٌ كَيْفَ الْفَجْرُ

فجر کیوں کر نکلتی ہے

۲۱۶۳ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَيُرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِكَفِّهٖ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَتَيْنِ۔

ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رات کو اذان دیتے ہیں (یعنی رات باقی رہتی ہے) تاکہ تم میں سے جو سوتا ہو وہ ہوشیار ہو (تہجد پڑھے یا سحری کھائے اور جو جاگتا ہے وہ لوٹ جائے (تھوڑی دیر سونے کے لیے یا کھانا کھانے کے لیے یا وتر پڑھنے کے لیے) اور فجر اس طرح نہیں ہے اور اشارہ کیا اپنی ہتھیلی سے بلکہ فجر اس طرح ہے اور اشارہ کیا دونوں کلمے کی انگلیوں سے ف۔

ف۔ پہلے ایک روشنی لمبی ہوتی ہے بھیڑیے کی دم کی طرح وہ فجر نہیں ہے بلکہ صبح کاذب ہے اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا درست ہے دوسری روشنی آسمان کے کنارے میں پورب کی طرف پھیلی ہوئی نکلتی ہے وہ صبح صادق ہے اسوقت روزہ دار کو کھانا پینا منع ہوتا ہے۔

٢١٧٥ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنْبَأَنَا سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هَذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي مُعْتَرِضًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَبَسَطَ بِيَدَيْهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مَادًّا يَدَيْهِ.

حضرت سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت دھوکہ دیوے تم کو بلال کی اذان اور نہ یہ سفیدی جب تک فجر کی روشنی نہ پھوٹے اس طرح یعنی چوڑان میں ابو داؤد نے کہا شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھ داہنے اور بائیں پھیلائے کھینچ کر۔

بَابُ التَّقَدُّمِ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان کا استقبال کرنا کیسا ہے

٢١٧٦ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا قَبْلَ الشَّهْرِ بِصِيَامٍ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا أَتَى ذَلِكَ الْيَوْمُ عَلَى صِيَامِهِ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزے رکھو مہینے سے پہلے مگر وہ شخص رکھے جس کا دن روزے کا آجائے یعنی کسی شخص کی عادت تھی ایک دن روزہ رکھنے کی اب وہ دن رمضان سے پہلے آن پہنچا تو روزہ رکھ لے اس لیے کہ اس کی نیت استقبال کی نہیں ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الِاخْتِلَافِ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَلَى أَبِي سَلَمَةَ فِيهِ

اس حدیث میں ابی سلمہ پر راویوں کا اختلاف

٢١٧٧ أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدٌ الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَحَدٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا قَبْلَهُ فَلْيَصُمْهُ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت روزہ رکھے کوئی رمضان سے ایک روز یا دو روز آگے مگر وہ شخص جو پہلے سے اس دن روزہ رکھا کرتا تھا وہ رکھے

٢١٧٨ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ يَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ.

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت رکھو روزہ رمضان سے ایک دن یا دو دن پہلے مگر جب وہ دن آجائے جس دن تم میں سے کوئی روزہ رکھا کرتا تھا تو روزہ رکھے۔ امام نسائیؒ نے کہا یہ حدیث خطا ہے۔

بَابُ ۱۱۸۲ ذِكْرُ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ فِي ذٰلِكَ

۲۱۷۹ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ اللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

اس بارے میں ابوسلمہ کی حدیث

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پے درپے دو مہینے کے روزے رکھتے نہیں دیکھا مگر آپ شعبان کو رمضان سے ملا دیتے (یعنی شعبان میں برابر روزے رکھتے کہ وہ رمضان کے روزوں سے مل جاتا)

بَابُ ۱۱۸۳ الْاِخْتِلَافُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فِيهِ

۲۱۸۰ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ.

محمد بن ابراہیم پر راویوں کا اختلاف

حضرت ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان کو رمضان سے ملا دیتے۔

۲۱۸۱ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ شَعْبَانَ أَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ.

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو انہوں نے کہا آپ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے روزے نہ رکھیں گے اور آپ سارے شعبان یا اکثر شعبان میں روزے رکھتے تھے۔

۲۱۸۲ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ ابْنَ الْهَادِ حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ. أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَمَا تَقْدِرُ عَلَى أَنْ تَقْضِيَ حَتّٰى يَدْخُلَ شَعْبَانُ وَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ فِي شَهْرٍ مَا يَصُومُ فِي شَعْبَانَ

حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے ہم میں سے (یعنی حضرت کی بیویوں میں سے) رمضان میں کوئی افطار کرتی (یعنی روزے نہ رکھتی) پھر اس کو قضا کرنے کی مہلت نہ ملتی یہاں تک کہ شعبان آتا اور جتنے روزے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں رکھتے اتنے کسی مہینے میں نہ رکھتے آپ اکثر شعبان بلکہ سارے شعبان میں روزے رکھتے۔

كان يصومه كله إلا قليلا بل كان يصومه كله.

٢١٨٣ أخبرنا محمد بن عبد الله بن يزيد قال حدثنا سفيان عن عبد الله بن أبي لبيد عن أبي سلمة قال سألت عائشة فقلت أخبريني عن صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت كان يصوم حتى نقول قد صام ويفطر حتى نقول قد أفطر ولم يكن يصوم شهرا أكثر من شعبان كان يصوم شعبان إلا قليلا كان يصوم شعبان كله.

حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کو انہوں نے کہا آپ روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب روزے ہی رکھے جائیں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار ہی کریں گے اور کسی مہینے میں آپ شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ اکثر شعبان میں یا کل شعبان میں روزے رکھتے۔

٢١٨٤ أخبرنا إسحق بن إبراهيم قال أنبأنا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن يحيى بن أبي كثير قال حدثني أبو سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم في شهر من السنة أكثر صياما منه في شعبان كان يصوم شعبان كله.

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ شعبان کے سارے مہینے میں روزے رکھتے۔

٢١٨٥ أخبرنا أحمد بن سليمان قال حدثنا أبو داود عن سفيان عن منصور عن خالد بن سعد عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شعبان.

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھتے۔

٢١٨٦ أخبرنا هرون بن إسحق عن عبدة عن سعيد عن قتادة عن زرارة بن أوفى عن سعد بن هشام عن عائشة قالت لا أعلم رسول الله صلى الله عليه وسلم قرأ القرآن كله في ليلة ولا قام ليلة حتى الصباح ولا صام شهرا كاملا قط غير رمضان.

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک رات میں سارا قرآن پڑھا ہو یا کسی رات میں ساری رات عبادت کی ہو یا کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے ف۱

٢١٨٧ أخبرنا محمد بن أحمد بن أبي يوسف الصيدلاني حراني قال حدثنا محمد بن سلمة

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم

ف۱۔ پھر اوپر کی حدیثوں میں جو آیا ہے کہ آپ سارے شعبان کے روزے رکھتے مراد اس سے یہ ہے کہ اکثر دنوں میں رکھتے اور بہت کم ناغہ کرتے۔

عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُهَا عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا مُنْذُ أَتَى الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ.

کہتے تھے اب روزے رکھے جائیں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار کیے جائیں گے اور آپ نے کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے جب سے مدینے میں آئے مگر رمضان میں۔

۲۱۸۸ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ لَا مَا عَلِمْتُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ.

حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھا کرتے انہوں نے کہا نہیں مگر جب باہر سے آتے (یعنی سفر سے) میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے انہوں نے کہا نہیں مگر رمضان کے اور نہ کسی مہینے میں پورا افطار کرتے (یعنی ایک روزہ بھی نہ رکھیں) یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی۔

۲۱۸۹ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ صَوْمٌ مَعْلُومٌ سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللَّهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ.

حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے انہوں نے کہا نہیں مگر جب سفر سے آتے میں نے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی روزہ معین تھا سوا رمضان کے انہوں نے کہا قسم اللہ کی آپ نے کسی معین مہینے کے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے یہاں تک کہ وفات ہوئی اور نہ افطار کیا کسی مہینے میں (بالکل) بلکہ روزہ رکھا ہر ایک مہینے میں۔

باب ۱۸۲ ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس حدیث میں خالد بن معدان پر راویوں کا اختلاف

۲۱۹۰ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا

حضرت جبیر بن نفیر سے روایت ہے ایک شخص نے حضرت عائشہ سے پوچھا روزوں کو انہوں نے

سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَيَتَحَرَّى صِيَامَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

۲۱۹۱ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَيَتَحَرَّى الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ۔

بَابُ ۱۱۸۲ صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ

۲۱۹۲ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَشَجُّ عَنْ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوا فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۲۱۹۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عِكْرِمَةَ فِي يَوْمٍ قَدْ أُشْكِلَ مِنْ رَمَضَانَ هُوَ أَمْ مِنْ شَعْبَانَ وَهُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا وَلَبَنًا فَقَالَ لِي هَلُمَّ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ وَحَلَفَ بِاللَّهِ لَتُفْطِرَنَّ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا رَأَيْتُهُ يَحْلِفُ لَا يَسْتَثْنِي تَقَدَّمْتُ قُلْتُ هَاتِ الْآنَ مَا عِنْدَكَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابَةٌ أَوْ ظُلْمَةٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ عِدَّةَ شَعْبَانَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا وَلَا تَصِلُوا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ۔

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان میں روزے رکھتے اور خیال رکھتے پیر اور جمعرات کے روزے کا۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے شعبان اور رمضان میں اور خیال رکھتے تھے پیر اور جمعرات کا

شک کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے یعنی جس دن شبہ ہو کہ یہ رمضان کا پہلا دن ہے یا شعبان کا اخیر دن

حضرت صلہ سے روایت ہے ہم عمار کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک بکری بھنی ہوئی آئی انہوں نے کہا کھاؤ بعض لوگوں نے کنارہ کیا اور کہنے لگے ہم روزہ دار ہیں عمار نے کہا جس نے شک کے دن روزہ رکھا اس نے نافرمانی کی ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

حضرت سماکؓ سے روایت ہے میں عکرمہ کے پاس گیا ایک دن جس میں شک تھا رمضان کا ہے یا شعبان کا وہ روٹی اور ترکاری اور دودھ کھا رہے تھے انہوں نے کہا آؤ میں نے کہا میں روزے سے ہوں انہوں نے اللہ کی قسم کھائی تم روزہ توڑو گے میں نے دو بار کہا سبحان اللہ جب میں نے دیکھا وہ قسم کھائے جاتے ہیں اور ان شاء اللہ بھی نہیں کہتے میں نے کہا لاؤ جو تمہارے پاس ہے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور افطار کرو چاند دیکھ کر اگر تمہارے اور چاند کے بیچ میں ابر آجائے یا تاریکی تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو اور رمضان سے پہلے روزے

نہ رکھو نہ رمضان کو شعبان سے ملاؤ۔

بَابُ التَّسْهِيلُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ

شک کے دن روزہ رکھنا کس کو جائز ہے

۲۱۹۴ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ اَلَا لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ اَوِ اثْنَيْنِ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مت روزے رکھو رمضان سے ایک یا دو دن پہلے مگر وہ شخص جو ہمیشہ اس دن روزہ رکھا کرتا تھا وہ رکھے۔

بَابُ ثَوَابِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَصَامَهُ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا

جو شخص رمضان میں دن کو روزہ رکھے اور رات کو عبادت کرے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اسکو کیا ثواب ملے گا

۲۱۹۵ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں رات کو عبادت کرے (یعنی تراویح پڑھے) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

۲۱۹۶ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةِ اَمْرٍ فِيْهِ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رغبت دیتے تھے رمضان میں عبادت کرنے کی لیکن زور سے کسی بات کا حکم نہیں کرتے تھے (ورنہ واجب ہو جاتی) آپ فرماتے تھے جو شخص کھڑا ہو رمضان کی راتوں میں (یعنی تراویح پڑھے) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے سب گناہ بخشے جائیں گے۔

۲۱۹۷ اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَتْ فَكَانَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ وَيَقُولُ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ ۔

۲۱۹۸ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

۲۱۹۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةِ أَمْرٍ فِيهِ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

۲۲۰۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ

صلی اللہ علیہ وسلم رات کو باہر نکلے مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے پھر نماز پڑھائی اور بیان کیا حدیث کو یہاں تک کہ کہا حضرت عائشہ نے آپ لوگوں کو رغبت دیتے تھے رمضان کی راتوں میں کھڑے ہونے کی (نماز تراویح میں) مگر زور سے حکم نہیں دیتے تھے اور فرماتے تھے جو شخص شب قدر میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور حکم ایسا ہی رہا۔ ف

حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان کے باب میں فرماتے تھے جو شخص کھڑا ہوا اس مہینہ میں ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تھے لوگوں کو رمضان میں عبادت کرنے کی مگر زور سے حکم نہیں دیتے تھے آپ فرماتے تھے جو شخص رمضان میں کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا آپ رمضان کے واسطے فرماتے تھے جو شخص کھڑا ہو ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے

ف۔ یعنی رمضان کا قیام مستحب اور سنت رہا کچھ واجب اور فرض نہ تھا۔

إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

٢٢٠١ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہوا ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

٢٢٠٢ أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تھے رمضان میں کھڑے ہونے کی مگر زور سے حکم نہ دیتے تھے آپ نے فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہوا ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

٢٢٠٣ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

٢٢٠٤ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھڑا ہوا رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

٢٢٠٥ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کھڑا ہوا رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

٢٢٠٦ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

شخص کھڑا ہوا رمضان کی راتوں میں ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے جو شخص قدر کی رات کو کھڑا ہو (عبادت کے لیے) ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

٢٢٠٧ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

٢٢٠٨ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

٢٢٠٩ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

ذِكْرُ اخْتِلَافِ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ وَالنَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ فِيهِ

اس حدیث میں یحییٰ ابن ابی کثیر اور نضر بن شیبان پر راویوں کا اختلاف

٢٢١٠ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَمُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الْأَشْعَثِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالُوا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۲۱۱- أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَرْوَانَ أَنْبَأَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من صام یعنی جو شخص روزے رکھے یا من قام یعنی جو شخص کھڑا ہو کر عبادت کرے رمضان میں اس کے اگلے گناہ بخشے جائیں گے۔

۲۲۱۲- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ شَيْبَانَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ حَدِّثْنِي بِأَفْضَلِ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ يُذْكَرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

حضرت نضر بن شیبان سے روایت ہے کہ وہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے ملے اور ان سے کہا بیان کرو مجھ سے سب سے عمدہ فضیلت رمضان کی جو تم نے سنی ہو ابوسلمہ نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبدالرحمٰن بن عوف نے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے رمضان کا ذکر کیا تو سب مہینوں پر اس کو فضیلت دی پھر فرمایا جو شخص رمضان میں کھڑا ہوا ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے وہ گناہوں سے ایسا نکلے گا جیسے اس روز جس دن ماں نے اسکو جنا تھا (اس دن وہ گناہوں سے صاف اور پاک تھا) امام نسائیؒ نے کہا یہ روایت غلط ہے صحیح یوں ہے کہ ابوسلمہ نے ابوہریرہؓ سے سنا۔

۲۲۱۳- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ وَقَالَ مَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے لیکن اس میں یوں ہے من صامہ وقامہ ایمانا واحتسابا جو شخص روزے رکھے اور کھڑا ہووے رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کے لیے۔

۲۲۱۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِيكَ

حضرت نضر بن شیبان سے روایت ہے میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہا مجھ سے کوئی حدیث ایسی بیان کرو جو تم نے اپنے باپ سے سنی ہو اور تمھارے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سَمِعَهُ أَبُوكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنَ أَبِيكَ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ نَعَمْ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

سنی ہو بیچ میں اور کوئی واسطہ نہ ہو انہوں نے کہا اچھا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے فرض کیے روزے رمضان کے اور سنت ہے کھڑا ہونا اس میں جو شخص رمضان میں روزے رکھے اور راتوں کو کھڑا ہو وہ گناہوں سے ایسا نکل جائے گا جیسے اس روز تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

١١٨٧۔ فَضْلُ الصِّيَامِ

روزے کی فضیلت کا بیان

٢٢١٥۔ أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ حِينَ يُفْطِرُ وَحِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے روزہ خاص میرے لیے ہے (یعنی ایسی عبادت ہے جو سوائے خدا کے اور کسی کے لیے نہیں ہوتی اگرچہ مسلمان کی سب عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں مگر روزہ مشرکوں نے بھی ہمیشہ اللہ ہی کے لیے رکھا ہے یا روزہ ایسی عبادت ہے جس میں ریا نہیں ہو سکتی اس لیے وہ خاص خدا کے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی جس وقت روزہ کھولتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہو گی جب اپنے پروردگار سے ملیگا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو زیادہ پسند ہے مشک کی خوشبو سے۔

٢٢١٦۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ إِفْطَارِهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

عبداللہ بن مسعود سے ایسی ہی روایت ہے۔

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى أَبِي صَالِحٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس حدیث میں ابوصالح پر راویوں کا اختلاف

٢٢١٧ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سِنَانٍ ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ -

حضرت ابوسعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ فرماتا ہے روزہ خاص میرے لیے ہے (یعنی ایسی عبادت ہے جو سوائے خدا کے اور کسی کے لیے نہیں ہوئی اگرچہ مسلمان کی سب عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں مگر روزہ مشرکوں نے بھی ہمیشہ اللہ ہی کے لیے رکھا ہے یا روزہ ایسی عبادت ہے جس میں ریا نہیں ہو سکتی اس لیے وہ خاص خدا کے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک خوشی جس وقت روزہ کھولتا ہے اور دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب اپنے پروردگار سے ملیگا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو زیادہ پسند ہے مشک کی خوشبو سے۔

٢٢١٨ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَذَكَرَ أَنَّ الْمُنْذِرَ بْنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصَّائِمُ يَفْرَحُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ فِطْرِهِ وَيَوْمَ يَلْقَى اللَّهَ وَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ -

ابوہریرہؓ سے ایسی ہی روایت ہے۔

٢٢١٩ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ حَسَنَةٍ عَمِلَهَا ابْنُ آدَمَ إِلَّا كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ جُنَّةٌ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهِ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهِ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ -

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیکی آدمی کرتا ہے اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں سات سو نیکیوں تک اللہ جل جلالہ نے فرمایا مگر روزہ وہ خاص میرے لیے ہے میں اس کا بدلہ دونگا اپنی خواہش کو اور کھانے کو چھوڑتا ہے میرے لیے روزہ ڈھال ہے جیسے ڈھال لڑائی میں زخموں سے بچاتی ہے اسی طرح روزہ شیطان کے حملوں کو روکتا ہے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک روزہ کھولتے وقت دوسری پروردگار سے ملتے وقت البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو زیادہ

پسند ہے مشک کی خوشبو سے۔

۲۲۲۰- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ إِذَا كَانَ يَوْمُ صِيَامِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ شَاتَمَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرِحَ بِصَوْمِهِ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کام آدمی کا اس کے لیے ہے مگر روزہ وہ میرا ہے میں اس کا بدلہ دوں گا روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو بیہودہ نہ بکے (یعنی جھوٹ نہ بولے غیبت نہ کرے) نہ چلاوے اگر کوئی اسے گالی دیوے یا اس سے لڑے تو کہہ دیوے میں روزہ دار ہوں قسم ہے اس شخص کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے البتہ روزہ دار کو دوہری خوشی ہے ایک جس وقت روزہ کھولتا ہے خوش ہوتا ہے روزہ کھولنے سے دوسرے جب اللہ سے ملے گا خوش ہوگا اپنے روزے سے۔

۲۲۲۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ الزَّيَّاتُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ شَاتَمَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۲۲۲- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلْفَةُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ نے فرمایا ہر کام آدمی کا اس کے لیے ہے مگر روزہ وہ میرے لیے ہے میں اس کا بدلہ دوں گا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک

عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

بہتر ہے مشک کی خوشبو سے۔

۲۲۲۳ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا ابْنُ آدَمَ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا إِلَّا الصِّيَامَ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اللہ تعالٰے فرماتا ہے) ہر نیکی کے بدلے آدمی کو دس نیکیوں کا ثواب ملے گا مگر روزہ وہ میرے لیے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى مُحَمَّدِ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ فِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ أُمَامَةَ فِيْ فَضْلِ الصَّائِمِ

ابوامامہ کی حدیث محمد بن ابی یعقوب پر اختلاف

۲۲۲۴ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مُرْنِيْ بِأَمْرٍ آخُذُهُ عَنْكَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ۔

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھ کو ایک کام بتلائیے جس کو میں حاصل کروں آپ سے آپ نے فرمایا تو روزے کو اختیار کر اس کے برابر کوئی (عبادت) نہیں ہے۔

۲۲۲۵ أَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ الضَّبِّيَّ حَدَّثَهُ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِأَمْرٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِ قَالَ عَلَيْكَ بِالصِّيَامِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهُ۔

حضرت ابوامامہ باہلی سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ کو ایسا کام بتائیے جس سے اللہ مجھ کو نفع دے آپ نے فرمایا روزہ لازم کرلے اس کے برابر کوئی کام نہیں ہے۔

۲۲۲۶ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّعِيْفُ شَيْخٌ صَالِحٌ وَالضَّعِيْفُ لَقَبٌ لِكَثْرَةِ عِبَادَتِهِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ يَعْقُوْبَ عَنْ أَبِيْ نَصْرٍ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ۔

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے اس نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا کام افضل ہے آپ نے فرمایا روزہ اس کے برابر دوسرا کام نہیں ہے۔

۲۲۲۷ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ السَّكَنِ أَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

حضرت ابوامامہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ مجھے کسی کام کا

مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيِّ عَنْ أَبِي نَصْرٍ الْهِلَالِيِّ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَا عِدْلَ لَهُ۔

حکم دیجئے آپ نے فرمایا روزہ رکھا کر اسکے برابر دوسرا کام نہیں ہے۔

۲۲۲۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ فِطْرٍ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمُ جُنَّةٌ۔

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۲۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ وَالْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمُ جُنَّةٌ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۲۲۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ النَّزَّالِ يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمُ جُنَّةٌ۔

حضرت معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے۔

۲۲۲۳ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ الْحَكَمُ سَمِعْتُهُ مِنْهُ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ قَالَ الْحَكَمُ وَحَدَّثَنِي بِهِ مَيْمُونُ بْنُ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۲۲۴ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے (یعنی گناہوں سے باز رکھتا ہے اور شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے)

۲۲۲۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ أَنْبَأَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے

عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً عَنْ عَطَاءٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَطَاءٌ الزَّيَّاتُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ سپر ہے۔

۲۲۲۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّفًا رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ دَعَا لَهُ بِلَبَنٍ لِيَسْقِيَهُ فَقَالَ مُطَرِّفٌ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصِّيَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ۔

حضرت مطرف سے روایت ہے جو عامر بن صعصعہ کی اولاد میں سے ہیں ایک شخص عثمان بن العاص نے ان کے پلانے کے لیے دودھ منگوایا انہوں نے کہا میں روزے سے ہوں عثمان نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جیسی تم میں سے کسی کے پاس لڑائی کی سپر ہوتی ہے۔

۲۲۲۵ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ فَدَعَا بِلَبَنٍ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ۔

حضرت مطرف سے روایت ہے میں عثمان بن ابی العاص کے پاس گیا انہوں نے دودھ منگوایا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جہنم کی آگ سے جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی کی سپر ہو۔

۲۲۲۶ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ دَخَلَ مُطَرِّفٌ عَلَى عُثْمَانَ نَحْوَهُ مُرْسَلٌ۔

۲۲۲۷ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَبِي سَيْفٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ غُطَيْفٍ قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا۔

حضرت ابوعبیدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے روزہ سپر ہے جب تک اس کو نہ پھاڑے (یعنی جب تک غیبت نہ کرے یا جھوٹ نہ بولے کیونکہ اس سے روزہ بگڑ جاتا ہے جیسے ڈھال پھٹ جاتی ہے۔

۲۲۲۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَدَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ فَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلَا

ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے آگ کی (یعنی جہنم کی آگ سے بچاوے گا) جو شخص صبح کو روزہ دار اٹھے وہ جہالت نہ کرے اگر کوئی شخص اس سے جہالت

يَجْهَلْ يَوْمَئِذٍ وَإِنِ امْرُؤٌ جَهِلَ عَلَيْهِ فَلَا يَشْتِمْهُ وَلَا يَسُبَّهُ وَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ

کہے تو اس کو گالی نہ دے برا نہ کہے بلکہ یوں کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی بو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

۲۲۳۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُنَا عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ مَا لَمْ يَخْرِقْهَا۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا روزہ ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑے نہیں۔

۲۲۴۰ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلصَّائِمِينَ بَابٌ فِي الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ أُغْلِقَ مَنْ دَخَلَ فِيهِ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا۔

حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریّان کہتے ہیں اس میں کوئی نہ جائے گا سوا روزہ داروں کے جب سب روزہ دار یہاں تک کہ اخیر شخص اس کے اندر جاوے گا تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا جو شخص اس کے اندر جائیگا وہ پیئے گا (وہاں کے پانی کو) اور جو پیئے گا وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

۲۲۴۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلٌ أَنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يُقَالُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَيْنَ الصَّائِمُونَ هَلْ لَكُمْ إِلَى الرَّيَّانِ مَنْ دَخَلَهُ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَدْخُلْ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ۔

حضرت سہل نے کہا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کو ریان کہتے ہیں قیامت کے روز پکارا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں آتے ہو ریان کی طرف جو شخص اس کے اندر جائے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا جب سب اس کے اندر چلے جائیں گے تو وہ دروازہ بند ہو جائے گا پھر کوئی اس کے اندر نہ جائے گا۔

۲۲۴۲ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ يُدْعَى مِنْ بَابِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جوڑا (دو اشرفیاں یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں یا دو غلام یا دو لونڈیاں) دے اللہ کی راہ میں جنت میں پکارا جائے گا اے اللہ کے بندے یہ تیری نیکی ہے تو جو شخص نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص جہادی ہوگا (غازی) وہ جہاد کے

الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ يُدْعَى مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ يُدْعَى مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ دار ہوگا وہ روزے کے دروازے سے بلایا جائے گا ابوبکر صدیقؓ نے کہا یا رسول اللہ جو شخص سب دروازوں سے بلایا جائے گا اس کو کیا تکلیف ہوگی کوئی ایسا بھی ہوگا جو سب دروازوں سے بلایا جاوے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی لوگوں میں سے ہوگے ف۱

۲۲۴۲۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ نکلے اور ہم جوان تھے تاب نہ رکھتے تھے آپ نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے تم نکاح کرلو اس لیے کہ نکاح کر لینے سے نظر نیچی رہتی ہے (یعنی عورتوں کے گھورنے سے بچاتا ہے) اور شرمگاہ بچتی ہے (زنا سے) اور جو شخص نکاح کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے روزہ اس کو خصی بنا دے گا۔ ف۲

۲۲۴۳۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَقِيَ عُثْمَانَ بِعَرَفَاتٍ فَخَلَا بِهِ فَحَدَّثَهُ وَإِنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ لَكَ فِي فَتَاةٍ أُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللَّهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ۔

حضرت علقمہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عثمانؓ سے ملے عرفات میں اور تنہائی میں ان سے باتیں کیں حضرت عثمانؓ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا میں تمہارا نکاح ایک جوان عورت سے کردوں عبداللہ بن مسعودؓ نے علقمہ کو بلا بھیجا اور یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے نکاح کا مقدور رکھے وہ نکاح کرے پیر اس کی نگاہ کو روکے گا اور شرمگاہ کو اچھا رکھے گا اور جو شخص نکاح کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کو خصی بنا دے گا۔

ف۱ جو سب دروازوں سے بلائے جاویں گے اس حدیث سے فضیلت اور بزرگی حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معلوم ہوئی روزے اور نماز اور صدقہ اور جہاد سب باتوں میں ابوبکر صدیق کامل تھے پھر ان کے جنتی ہونے میں کیا شک ہے۔

ف۲۔ یعنی جیسے خصی کر ڈالنے سے شہوت جاتی رہتی ہے اسی طرح روزہ رکھنے سے شہوت کم ہو جائے گی۔

۲۲۴۳- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص تم میں سے نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے جس کو اتنا مقدور نہ ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کو خصی بنا دے گا۔

۲۲۴۴- أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ وَمَعَنَا عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثٍ مَا رَأَيْتُهُ حَدَّثَ بِهِ الْقَوْمَ إِلَّا مِنْ أَجْلِي لِأَنِّي كُنْتُ أَحْدَثَهُمْ سِنًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ قَالَ عَلِيٌّ وَسُئِلَ الْأَعْمَشُ عَنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ قَالَ نَعَمْ۔

عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے ہم عبداللہ ابن مسعود کے پاس گئے ہمارے ساتھ علقمہ تھے اور اسود اور کئی ایک لوگ انہوں نے ایک حدیث بیان کی میں سمجھتا ہوں میرے لیے بیان کی کیونکہ میں ان میں کمسن تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے جو شخص تم میں سے مقدور رکھے نکاح کا وہ نکاح کر لے اس لیے کہ نکاح روکتا ہے نگاہ کو اور اچھا رکھتا ہے فرج کو (شرمگاہ کو)

۲۲۴۵- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو مَعْشَرٍ هَذَا اسْمُهُ زِيَادُ بْنُ كُلَيْبٍ وَهُوَ ثِقَةٌ وَهُوَ صَاحِبُ إِبْرَاهِيمَ رَوَى عَنْهُ مَنْصُورٌ وَمُغِيرَةُ وَشُعْبَةُ وَأَبُو مَعْشَرٍ الْمَدَنِيُّ اسْمُهُ نَجِيحٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَمَعَ ضَعْفِهِ أَيْضًا كَانَ قَدِ اخْتَلَطَ عِنْدَهُ أَحَادِيثُ مَنَاكِيرُ مِنْهَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ وَمِنْهَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

علقمہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن مسعود کے پاس تھا اور وہ حضرت عثمان کے پاس بیٹھے تھے حضرت عثمان نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان عورت پر گزرے آپ نے فرمایا جو شخص تم میں سے طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو روکے رکھتا ہے اور شرمگاہ کو بچائے رکھتا ہے اور جو شخص اتنا مقدور نہ رکھے وہ روزہ رکھے روزہ اس کو خصی بنا دیگا۔ امام نسائی نے کہا اس حدیث میں جو ابو معشر راوی ہے اس کا نام زیاد بن کلیب ہے اور وہ ثقہ ہے صاحب تھا ابراہیم نخعی کا اس سے منصور اور مغیرہ اور شعبہ نے روایت کیا اور ایک ابو معشر مدینے کا رہنے والا ہے اس کا نام نجیح ہے وہ ضعیف ہے اور ضعف کے ساتھ منکر حدیثیں اس نے ملالیں اس کی منکر حدیثوں میں سے ایک وہ ہے جو اس نے روایت کی

عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ وَلٰكِنِ انْهَسُوْا نَهْسًا۔

محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بین المشرق و المغرب قبلة یعنی درمیان پورب اور پچھم کے قبلہ ہے اور ایک وہ ہے جو ہشام بن عروہ سے روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کاٹو گوشت کو چھری سے لیکن اس کو نوچ کر کھاؤ۔

باب ۱۹ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ فِي الْخَبَرِ فِيْ ذٰلِكَ جو شخص اللہ کی راہ میں ایک روزہ رکھے اور سہیل پر اختلاف۔

۲۲۴۸۔ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ زَحْزَحَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد کے سفر میں یا حج کے سفر میں) اللہ تعالےٰ اس کو جہنم سے اس روزے کی وجہ سے ستر برس کی راہ دور کر دے گا۔

۲۲۴۹۔ اَخْبَرَنَا دَاوٗدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ الضَّرِيْرُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۲۲۵۰۔ اَخْبَرَنَا اِبْرٰهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۲۲۵۱۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِيْنَ عَامًا۔

۲۲۵۲۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَّا بَعَّدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۲۲۵۳۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَ اللّٰهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۲۲۵۴- اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ وَسُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

باب ۱۹۱ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِيْهِ — اس حدیث میں سفیان ثوری پر اختلاف

۲۲۵۵- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُنِيْرٍ نَيْسَابُوْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ الْعَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ عَبْدٌ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِذٰلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۲۲۵۶- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ حَرَّ جَهَنَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۲۲۵۷- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى اَبِيْ حَدَّثَكُمْ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهٖ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

۲۲۵۸- اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ الْحٰرِثِ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بَاعَدَ اللّٰهُ مِنْهُ جَهَنَّمَ مَسِيْرَةَ مِائَةِ عَامٍ۔

ان سب احادیث کے لفظوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے لیکن مطلب وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب ۱۹۲ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ — سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے!

۲۲۵۹- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

کعب بن عاصم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے ف۱

ف۱ علماء نے اختلاف کیا ہے سفر میں رمضان کے روزے رکھنا کیسا ہے بعض ظاہریہ کے نزدیک جائز ہی نہیں بلکہ اگر رکھے تو روزہ درست نہ ہوگا اور قضا لازم ہوگی اور جمہور علماء کے نزدیک جائز ہے لیکن مالکؒ اور ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کے نزدیک روزہ رکھنا بہتر ہے اگر تکلیف نہ ہو نہیں تو افطار بہتر ہے اور سعید بن المسیبؒ اور اوزاعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کے نزدیک روزہ نہ رکھنا بہتر ہے اور یہ حدیث محمول ہے اس صورت پر جب روزے سے ضرر کا احتمال ہو۔

۲۲۶۰- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ الَّذِي قَبْلَهُ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَ ابْنَ كَثِيرٍ عَلَيْهِ۔

کعب بن عاصم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔ امام نسائیؒ نے کہا یہ روایت خطا ہے (یعنی سعید بن المسیب سے مرسلاً) اور ٹھیک پہلی روایت ہے اس روایت میں ابن کثیر کا کسی نے ساتھ نہیں دیا۔

بَابُ ۱۱۹۳ الْعِلَّةِ الَّتِي مِنْ أَجْلِهَا قِيلَ ذَلِكَ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي ذَلِكَ

جس وجہ سے آپ نے اس طرح فرمایا اس کا بیان اور جابر کی حدیث میں محمد بن عبدالرحمٰن پر اختلاف

۲۲۶۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَاسًا مُجْتَمِعِينَ عَلَى رَجُلٍ فَسَأَلَ فَقَالُوا رَجُلٌ أَجْهَدَهُ الصَّوْمُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا ایک شخص پر جمع ہیں آپ نے پوچھا کیا کیا ہے لوگوں نے کہا روزے سے پریشان ہو گیا ہے (اور یہ واقعہ سفر میں تھا) آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

۲۲۶۲- أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ يُرَشُّ عَلَيْهِ الْمَاءُ قَالَ مَا بَالُ صَاحِبِكُمْ هَذَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَائِمٌ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ أَنْ تَصُومُوا فِي السَّفَرِ وَعَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللَّهِ الَّتِي رَخَّصَ لَكُمْ فَاقْبَلُوهَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گزرے جو درخت کے سائے میں اس پر پانی ڈال رہے تھے آپ نے فرمایا اس کو کیا ہوا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ روزے دار ہے آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے تم قبول کرو اللہ کی رخصت کو جو اس نے تم کو دی ہے۔

۲۲۶۳- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي

مَنْ سَمِعَ جَابِرًا نَحْوَهُ۔

باب ۱۱۹۴ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ

۲۲۶۴۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ عَلَيْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَاقْبَلُوْهَا۔

۲۲۶۵۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ

باب ۱۱۹۵ ذِكْرُ اسْمِ الرَّجُلِ

۲۲۶۶۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَخَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى رَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

۲۲۶۷۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فِيْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ فَصَامَ النَّاسُ فَبَلَغَهُ اَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنَ الْمَاءِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ فَاَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضٌ فَبَلَغَهُ

اس حدیث میں علی بن مبارک پر اختلاف

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر گزرے جو درخت کے سائے میں اس پر پانی ڈال رہے تھے آپ نے فرمایا اس کو کیا ہوا ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ روزہ دار ہے آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے تم قبول کرو اللہ کی رخصت کو جو اس نے تم کو دی ہے۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

گزشتہ حدیث میں جس آدمی کا ذکر ہے اس کا نام

حضرت جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا سفر میں اس پر سایہ کیا گیا تھا آپ نے فرمایا سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا مکے کی طرف چلے رمضان میں تو روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ پہنچے کراع الغمیم دو لفظ ہیں ایک کراع یعنی ندی دوسری غمیم جو ایک وادی کا نام ہے اور دونوں مل کر ایک موضع کا نام ہے جو مدینے سے سات منزل پر ہے اور مکہ سے دو منزل پر) اور لوگ بھی جو آپ کے ساتھ تھے روزے رکھتے رہے آپ کو خبر پہنچی کہ روزہ لوگوں پر بھاری ہو گیا ہے آپ نے ایک پیالہ

أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ۔

پانی کا منگوایا عصر کے بعد اور پی لیا لوگ دیکھ رہے تھے اس پر بعض لوگوں نے روزہ کھول ڈالا آپ کو دیکھ کر اور بعضوں نے روزہ رکھا جب آپ کو یہ خبر پہنچی کہ بعض لوگوں نے روزہ رکھا ہے آپ نے فرمایا وہ گنہ گار ہیں۔ ف۱

۲۲۶۸- أَخْبَرَنَا هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ أَدْنِيَا فَكُلَا فَقَالَا إِنَّا صَائِمَانِ فَقَالَ ارْحَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ اعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا لایا گیا مرالظہران (ایک مقام کا نام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) میں آپ نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا نزدیک آؤ اور کھاؤ ان دونوں نے کہا ہم روزے سے ہیں آپ نے فرمایا لوگوں کو اپنے دونوں یاروں کی سواری تیار کرو اور کام کرو ان کے حصہ کا اس لیے کہ وہ روزہ دار ہیں۔

۲۲۶۹- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَدّٰى بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ الْغَدَاءَ مُرْسَلٌ۔

حضرت ابوسلمہ سے بھی حدیث مرسلاً روایت کی گئی ہے کہ آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے مرالظہران میں آپ کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے آپ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ سے فرمایا نزدیک آؤ کھاؤ ان دونوں نے کہا ہم روزے سے ہیں آپ نے فرمایا لوگوں کو اپنے دونوں یاروں کی سواری تیار کرو اور کام کرو ان کے حصہ کا اس لیے کہ وہ روزہ دار ہیں۔

۲۲۷۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ مُرْسَلٌ۔

ترجمہ اوپر گزرا۔

بَابُ ۱۱۹۶ ذِكْرِ وَضْعِ الصِّيَامِ عَنِ الْمُسَافِرِ وَالْاخْتِلَافِ عَلَى الْأَوْزَاعِيِّ فِي خَبَرِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ فِيهِ

مسافر کو روزہ معاف ہونا!

۲۲۷۱- أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمرو بن امیہ ضمری سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفر سے آیا اور آپ نے فرمایا صبح کو کھانے کے لیے ٹھہرو میں نے کہا میں روزے سے ہوں

ف۱۔ اس لیے کہ جب روزہ سفر میں شاق ہو تو افطار بہتر ہے خصوصاً جہاد کے سفر میں جہاں روزے سے ضعیف ہو جانے کا احتمال ہو۔

مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ ادْنُ مِنِّي حَتَّى أُخْبِرَكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

آپ نے فرمایا ادھر آ میرے پاس میں تجھ کو مسافر کا حکم بتاؤں اللہ جل جلالہٗ نے روزہ اور آدھی نماز کو معاف کر دیا ہے مسافر پر۔

۲۲۷۲۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

۲۲۷۳۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأَخْرُجَ قَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

ترجمہ: اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میں سفر سے آیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا جب میں جانے لگا تو آپ نے فرمایا ٹھہر و کھانے کے لیے۔ اخیر تک۔

۲۲۷۴۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُهَاجِرِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَيَّةَ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۲۷۵۔ أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ أَنَّ أَبَا أُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ.

بَابُ ۱۱۹۶ ذِكْرُ اخْتِلَافِ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ وَعَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

اس حدیث میں معاویہ بن سلام اور علی بن مبارک کا اختلاف۔

۲۲۷۶۔ أَخْبَرَنَا مُعَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ

بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنُ أَخِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ أَبَا أُمَيَّةَ الضَّمْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَاءَ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

٢٢٧٧- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَلِيٌّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ أَبَا أُمَيَّةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ نَحْوَهُ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا

٢٢٧٨- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ التَّلِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَعَنِ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ۔

حضرت انس ؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالٰے نے معاف کر دیا مسافر کو روزہ اور آدھی نماز اور حاملہ اور دودھ پلانیوالی عورت کو۔ ف

٢٢٧٩- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ قُشَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنَا ثُمَّ أَلْفَيْنَاهُ فِي إِبِلٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو قِلَابَةَ حَدِّثْهُ فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِي عَمِّي أَنَّهُ ذَهَبَ فِي إِبِلٍ لَهُ فَانْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ أَوْ قَالَ يَطْعَمُ فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ أَوْ قَالَ ادْنُ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامَ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ

حضرت ابو ایوب ؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک بڈھے سے قشیر کے (قشیر ایک قبیلے کا نام ہے) اس نے سنا اپنے چچا سے۔ ایوب نے کہا پہلے اس بڈھے نے ہم سے حدیث بیان کی تھی پھر ہم نے اس کے اونٹوں میں اسکو دیکھا تو ابو قلابہ نے کہا حدیث بیان کر اس سے! اس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے چچا نے وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا نزدیک آ اور کھا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ نے معاف کر دیا ہے مسافر سے آدھی نماز کو اور روزے کو اسی طرح پیٹ والی عورت اور دودھ پلانے والی کو روزہ معاف کر دیا ہے۔

٢٢٨٠- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ هَذَا الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي

حضرت ایوب ؓ سے روایت ہے ابو قلابہ نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی پھر کہا تم اس حدیث کے بیان کرنے والے سے ملو گے پھر مجھ سے اس کا نشان بتایا

ف۔ اگر روزے سے نقصان کا ڈر ہو تو نہ رکھیں پھر قضا کر لیں۔

صَاحِبِ الْحَدِيْثِ فَدَلَّنِيْ عَلَيْهِ فَلَقِيْتُهُ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ قَرِيْبٌ لِّيْ يُقَالُ لَهُ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ إِبِلٍ كَانَتْ لِيْ أُخِذَتْ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ يَأْكُلُ فَدَعَانِيْ إِلَى طَعَامِهِ فَقُلْتُ إِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ اُدْنُ أُخْبِرْكَ عَنْ ذٰلِكَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ۔

میں اس سے ملا اس نے کہا مجھ سے میرے ایک عزیز نے بیان کیا جس کو انس بن مالک کہتے تھے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ لے کر گیا جب میں آپ کے پاس گیا تو آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے مجھے بلایا کھانے کے لیے میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا نزدیک آجا میں تجھ سے بیان کروں اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی نماز اور روزہ معاف کر دیا ہے۔

۲۲۸۱۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَةٍ فَإِذَا هُوَ يَتَغَدّٰى قَالَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ فَقُلْتُ إِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ هَلُمَّ أُخْبِرْكَ عَنِ الصَّوْمِ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ وَرَخَّصَ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ۔

ایک شخص سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کام کو آیا آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا آ کھا میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا ادھر آ میں تجھے روزے کا حکم بتاؤں اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی نماز معاف کر دی ہے اور روزہ معاف کر دیا ہے اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی کو رخصت دی ہے۔

۲۲۸۲۔ أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ نَحْوَهُ۔

۲۲۸۳۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيْشٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا صَائِمٌ وَهُوَ يَأْكُلُ قَالَ هَلُمَّ قُلْتُ إِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ تَعَالَ أَلَمْ تَعْلَمْ مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَنِصْفَ الصَّلَاةِ۔

ہانی بن شخیر سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شخص سے جو بلحریش میں سے تھا اس نے سنا اپنے باپ سے کہا میں مسافر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں روزے سے تھا آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا آ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا آ تو نہیں جانتا جو اللہ تعالیٰ نے معاف کیا ہے مسافر کو میں نے کہا کیا معاف کیا ہے آپ نے فرمایا روزہ اور آدھی نماز۔

۲۲۸۴۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيْشٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

ہانی بن عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے اس نے سنا بلحریش کے ایک شخص سے اس نے سنا اپنے باپ سے کہا ہم سفر میں رہا کرتے تھے جب تک اللہ چاہتا تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ۔

پاس آئے آپ کھانا کھا رہے تھے آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا میں تمہیں روزے کے بارے میں بتلاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ معاف کردیا ہے اور آدھی نماز معاف کر دی ہے۔

٢٢٨٥ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ أَتَدْرِي مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٢٢٨٦ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُوسَى هُوَ ابْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ غَيْلَانَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قِلَابَةَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقَالَ لِرَجُلٍ ادْنُ فَاطْعَمْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامَ فِي السَّفَرِ فَادْنُ فَاطْعَمْ فَدَنَوْتُ فَطَعِمْتُ۔

حضرت غیلان سے روایت ہے میں ابو قلابہ کے ساتھ نکلا سفر میں انہوں نے کھانا سامنے رکھا میں نے کہا میں روزے سے ہوں ابو قلابہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نکلے آپ کے سامنے کھانا آیا آپ نے ایک شخص سے کہا آؤ اور کھاؤ وہ بولا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر کو آدھی نماز اور روزہ سفر میں معاف کردیا ہے تو آ اور کھا میں گیا اور کھایا۔

بَابُ ١١٩٠ فَضْلُ الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ عَلَى الصِّيَامِ

سفر میں روزہ نہ رکھنے کی فضیلت

٢٢٨٧ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَاتَّخَذْنَا ظِلَالًا فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَسَقَوُا الرِّكَابَ

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا اور بعضوں نے افطار کیا ایک دن بہت گرمی تھی ہم اترے اور سایہ لگانے روزہ دار تھک کر گر پڑے اور بے روزہ اٹھے اور اونٹوں کو پانی پلایا رسول اللہ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، آج کا ثواب سب روزہ خور لوگ لے گئے۔

باب ۱۱۹۹ ـ ذِكْرُ قَوْلِهِ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ

روزہ رکھنا سفر میں ایسا ہے جیسے بے روزہ ہونا گھر میں۔

۲۲۸۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ كَالْإِفْطَارِ فِي الْحَضَرِ.

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالٰے عنہ بن عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا لوگ کہتے تھے سفر میں روزہ رکھنا ایسا ہے جیسے حضر میں افطار کرنا۔ ف۱

۲۲۸۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْخَيَّاطِ وَأَبُو عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا سفر میں روزہ رکھنا ایسا ہی ہے جیسے حضر (یعنی گھر) میں افطار کرنا۔

۲۲۹۰۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا سفر میں روزہ رکھنے والا ایسا ہے جیسے حضر میں افطار کرنے والا۔

باب ۱۲۰۰ ـ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيهِ

سفر میں روزہ رکھنے کا بیان

۲۲۹۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى أَتَى قُدَيْدًا ثُمَّ أُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ وَأَفْطَرَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ.

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں (سفر پر) نکلے تو روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ قدید (ایک مقام ہے مدینہ سے سات منزل پر مکہ کی طرف) میں پہنچے پھر دودھ کا ایک پیالہ آپ کے سامنے آیا آپ نے اور آپ کے صحابہ نے پی لیا۔ ف۲

ف۱۔ یعنی سفر میں روزہ رکھنے کا کچھ ثواب نہیں ہے یا روزہ رکھنا گناہ ہے یعنی جس صورت میں ضرر کا احتمال ہو۔ یہ حدیث ابن ماجہ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے مرفوعاً روایت کی ہے۔

ف۲۔ حدیث ابذا سے معلوم ہوا کہ اگر کسی نے سفر میں روزہ رکھا ہو پھر تکلیف معلوم ہو تو توڑ سکتا ہے۔

۲۲۹۲- اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى أَتَى قُدَيْدًا ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى أَتَى مَكَّةَ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا جب مدینے سے نکلے یہاں تک کر قدید میں پہنچے پھر افطار کی یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے۔

۲۲۹۳- اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي السَّفَرِ حَتَّى أَتَى قُدَيْدًا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ فَأَفْطَرَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا یہاں تک کہ قدید میں آئے پھر ایک پیالہ دودھ کا منگوایا آپ نے پیا اور آپ کے اصحاب نے پیا۔

بَابُ ۱۲۰ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى مَنْصُورٍ

منصور پر اختلاف

۲۲۹۴ اَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ فَصَامَ حَتَّى أَتَى عُسْفَانَ فَدَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ قَالَ شُعْبَةُ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے کی طرف نکلے تو روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ عسفان میں پہنچے وہاں ایک پیالہ منگوایا اور پیا رمضان میں ابن عباس کہتے تھے جو چاہے سفر میں روزے رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

۲۲۹۵ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا رمضان میں تو روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ عسفان میں پہنچے پھر ایک برتن منگوایا اور دن کو پانی پیا لوگ دیکھتے رہے پھر روزہ نہیں رکھا۔

۲۲۹۶- اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ وَيُفْطِرُ۔

حضرت عوام بن حوشب سے روایت ہے کہ میں نے مجاہد سے کہا سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے اور افطار کرتے تھے۔

۲۲۹۷- اَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ

حضرت مجاہد سے روایت ہے رسول اللہ

قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُجَاهِدٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَفْطَرَ فِي السَّفَرِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں روزے رکھے پھر افطار کیا سفر میں۔

باب ۱۲۰۲ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ فِي حَدِيْثِ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو فِيْهِ

حمزہ بن عمرو کی حدیث میں سلیمان بن یسار کے بارے میں راویوں کا اختلاف

۲۲۹۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا إِنْ شِئْتَ صُمْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَفْطَرْتَ۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عمرو اسلمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے روزہ رکھ جی چاہے تو نہ رکھ۔

۲۲۹۹- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِثْلَهُ مُرْسَلٌ۔

۲۳۰۰- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ تَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفْطِرَ فَأَفْطِرْ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ ان سب روایتوں کا معنی ایک ہے لیکن لفظوں میں کچھ کچھ اختلاف ہے۔

۲۳۰۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ

حضرت حمزہ بن عمرو سے روایت ہے میں پے در پے روزے رکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں میں نے کہا

يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفْطِرَ فَأَفْطِرْ۔

یا رسول اللہ میں روزے رکھوں برابر سفر میں آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے تو افطار کر۔

۲۳۰۲ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ فَذَكَرَ آخَرَ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۳۰۳ أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفْطِرَ فَأَفْطِرْ۔

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ جی چاہے تو نہ رکھ۔

۲۳۰۴ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ وَحَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَانِي جَمِيعًا عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَسْرُدُ الصِّيَامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْرُدُ الصِّيَامَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

حضرت حمزہؓ بن عمرو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں اپنے اندر روزے کی طاقت دیکھتا ہوں سفر میں کیا مجھ پر کچھ گناہ ہے (روزہ رکھنے سے) آپ نے فرمایا یہ ایک رخصت ہے اللہ جل جلالہ کی جو شخص اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو روزہ رکھنا چاہے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔

۲۳۰۵ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحٰقَ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصِّیَامَ فَاَصُوْمُ فِی السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

پوچھا کیا سفر میں روزہ رکھوں آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو رکھ جی چاہے تو نہ رکھ۔

۲۳۰۶ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عِمْرَانُ بْنُ اَبِیْ اَنَسٍ اَنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا مُرَاوِحٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ رَجُلًا یَصُوْمُ فِی السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا سفر میں روزہ رکھوں آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو رکھ جی چاہے نہ رکھ۔

۱۰۳ ذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی عُرْوَةَ فِیْ حَدِیْثِ حَمْزَةَ فِیْهِ

حمزہ کی حدیث میں عروہ پر اختلاف

۲۳۰۷ اَخْبَرَنَا الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرٌو وَّذَکَرَ اٰخَرَ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْ مُرَاوِحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجِدُ فِیَّ قُوَّةً عَلَی الصِّیَامِ فِی السَّفَرِ فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ قَالَ هِیَ رُخْصَةٌ مِّنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَّمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ۔

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی سفر میں روزہ رکھا کرتے ہیں اپنے اندر روزے کی طاقت دیکھتا ہوں سفر میں کیا مجھ پر کچھ گناہ ہے (روزہ رکھنے سے) آپ نے فرمایا یہ ایک رخصت ہے اللہ جل جلالہ کی جو شخص اس رخصت کو لیوے تو اچھا ہے اور جو روزہ رکھنا چاہے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔

۱۰۴ ذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ فِیْهِ

اس حدیث میں ہشام بن عروہ پر اختلاف

۲۳۰۸ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصُوْمُ فِی السَّفَرِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا سفر میں روزہ رکھوں آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو رکھ جی چاہے نہ رکھ۔

۲۳۰۹- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اللَّانِيُّ بِالْكُوفَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۳۱۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے حمزہ نے کہا یا رسول اللہ میں سفر میں روزہ رکھوں اور وہ بہت روزے رکھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھ اور جی چاہے تو نہ رکھ۔

۲۳۱۱- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۳۱۲- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ رَجُلًا يَسْرُدُ الصِّيَامَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب ۱۲۰۵ ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى أَبِي نَضْرَةَ الْمُنْذِرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ قُطَعَةَ فِيهِ

اس حدیث میں ابی نضرہ پر اختلاف

۲۳۱۳- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ

حضرت ابوسعید سے روایت ہے ہم

حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ لَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا يَعِيبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

رمضان میں سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، کوئی ہم میں سے روزہ رکھتا کوئی نہ رکھتا اور کوئی دوسرے کو عیب نہ لگاتا۔

٢٢١٤ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ وَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا يَعِيبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٢٢١٥ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَأَفْطَرَ بَعْضُنَا۔

جابر سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا اور بعضوں نے نہیں رکھا۔

٢٢١٦ أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَافَرَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ وَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

حضرت ابوسعید اور جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے ان دونوں نے سفر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کوئی روزہ رکھتا تھا کوئی افطار کرتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ لگاتا۔

بَابُ ١٢٠٦ الرُّخْصَةُ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَصُومَ بَعْضًا وَيُفْطِرَ بَعْضًا

مسافر کو اختیار ہے رمضان میں کچھ دن روزے رکھے اور کچھ دن افطار کرے

٢٢١٧ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ صَائِمًا فِي رَمَضَانَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْكَدِيدِ أَفْطَرَ۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح ہوا رمضان میں نکلے (مدینے سے) روزے رکھتے ہوئے جب قدید میں پہنچے تو افطار کیا۔

بَابُ ۲۰۷ الرُّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِمَنْ حَضَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَصَامَ ثُمَّ سَافَرَ

۲۲۱۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ فَافْتَتَحَ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

جو شخص رمضان میں روزہ رکھے پھر سفر کو جاوے تو روزہ توڑ سکتا ہے

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا تو روزہ رکھا جب عسفان (ایک مقام ہے مکے سے دوسری منزل پر) میں پہنچے تو ایک برتن پانی کا منگوایا اور دن کو پانی پیا اس لیے کہ لوگ دیکھیں پھر روزہ نہ رکھا یہاں تک کہ مکے میں پہنچے رمضان میں ابن عباس نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا سفر میں اور افطار بھی کیا اب جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے افطار کرے۔

بَابُ ۲۰۸ وَضْعِ الصِّيَامِ عَنِ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ

۲۲۱۹ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وُهَيْبِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ لِلْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ

حاملہ اور دودھ پلانیوالی کو روزے معاف ہونا

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ کھانا کھا رہے تھے دن کا آپ نے فرمایا آؤ کھانا کھاؤ انس نے کہا میں روزہ دار ہوں آپ نے فرمایا اللہ نے معاف کر دیا ہے مسافر کو روزہ اور آدھی نماز اسی طرح پیٹ والی اور دودھ پلانیوالی عورت کو روزہ معاف ہے (جب ضرر کا احتمال ہو) لیکن پھر قضا کرنا ضرور ہے۔

بَابُ ۲۰۹ تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ

۲۲۲۰ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِي بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

آیت وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ آخیر تک کی تفسیر

حضرت سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے جب یہ آیت اتری وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ یعنی جو شخص طاقت رکھتا ہو روزے کی وہ ایک مسکین کا کھانا دے اگر روزہ نہ رکھنا چاہے تو جو شخص چاہتا روزے رکھتا اور جو چاہتا وہ فدیہ دیتا یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت اتری

فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ اور پہلی آیت منسوخ ہو گئی ۔ ف

۲۳۲۱ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ يُطِيْقُوْنَهٗ يُكَلَّفُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ وَاحِدٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا طَعَامُ مِسْكِيْنٍ اٰخَرَ لَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ فَهُوَ خَيْرٌ لَهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَكُمْ لَا يُرَخَّصُ فِيْ هٰذَا اِلَّا لِلَّذِيْ لَا يُطِيْقُ الصِّيَامَ اَوْ مَرِيْضٌ لَا يُشْفٰى ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ کے معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں کو تکلیف ہے روزے کی (یعنی روزہ ان پر فرض ہے) ایک مسکین کو کھانا دینا چاہیے اگر کوئی ایک اور مسکین کو دیوے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے لیکن روزہ رکھنا بہتر ہے یہ آیت منسوخ نہیں ہے بلکہ رخصت ہے اس شخص کیلئے جو روزے کی طاقت نہیں رکھتا جیسے ضعیف ناتواں جسکو روزہ ضرر کرتا ہے یا بیمار جو چنگا نہیں ہوتا ف۲

بَابُ ۱۲۱۰ وَضْعِ الصِّيَامِ عَنِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت کو روزے معاف ہونا

۲۳۲۲ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ عَائِشَةَ اَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلٰوةَ اِذَا طَهُرَتْ قَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ كُنَّا نَحِيْضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا يَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ ۔

معاذہ عدویہ سے روایت ہے ایک عورت نے حضرت عائشہ سے پوچھا کیا حائضہ عورت جب حیض سے پاک ہو تو نماز کی قضا کرے انہوں نے کہا تو حروری تو نہیں، ہم کو حیض آتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھر ہم پاک ہوتی تھیں تو آپ ہم کو حکم کرتے روزے کی قضا رکھنے کی اور نماز کے قضا پڑھنے کا حکم نہ کرتے ۔ ف۳

ف۱ ۔ اب سب کو روزہ رکھنا ضرور ہے مگر مسافر اور مریض کو رخصت رہی کہ وہ روزہ نہ رکھیں پھر قضا کر لیویں اور بعضوں نے کہا کہ پہلی آیت منسوخ نہیں ہے بلکہ معنی اس کے یہ ہیں کہ جو لوگ پہلے روزے کی طاقت رکھتے تھے لیکن اب بے طاقت ہو گئے ہیں (جیسے بوڑھا) ان کو اختیار ہے فدیہ دیں یا روزہ رکھیں ۔

ف۲ ۔ اور بعض کہتے ہیں کہ يطيقونه میں لا مقدر ہے یعنی لا يطيقونه جیسے اس آیت میں يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا یعنی اَنْ لَا تَضِلُّوْا اور بعض کہتے ہیں کہ يطيقونه اطاقة سے ہے جس کے معنی سلب طاقت ہیں تو معنی یہ ہیں جو لوگ طاقت نہیں رکھتے روزے کی وہ فدیہ دیں یا روزہ رکھیں بہرحال اچھے بھلے چنگے موٹے تازے طاقت دار شخص کو کسی نے رخصت نہیں دی فدیہ کی بلکہ بالاتفاق اہل اسلام شرقاً و غرباً اس پر روزہ رکھنا فرض ہے ۔

ف۳ ۔ حروری نسبت ہے حرور کی طرف جو ایک مقام کا نام تھا قریب کوفے کے خارجی وہیں پر اکھٹے ہوئے تھے اور حضرت علی مرتضٰے نے ان کو قتل کیا تھا وہ لوگ تشدد کرتے تھے دین کے مسائل میں حد سے زیادہ تو حضرت عائشہ نے اسی عورت سے کہا کیا تو بھی حروریہ ہے یعنی خارجی ہے ۔

۲۳۲۳- اخبرنا عمرو بن علي قال حدثنا يحيى قال حدثنا يحيى بن سعيد قال سمعت ابا سلمة يحدث عن عائشة قالت ان كان ليكون علي الصيام من رمضان فما اقضيه حتى يجيء شعبان۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے مجھ پر رمضان کے روزے ہوتے پھر میں ان کی قضا نہیں کرتی یہاں تک کہ شعبان آجاتا۔

باب ۱۲۱۱ اذا طهرت الحائض او قدم المسافر في رمضان هل يصوم بقية يومه

جب عورت حیض سے پاک ہو یا مسافر سفر سے آئے رمضان میں اور دن باقی ہو تو کیا کرے؟

۲۳۲۴- اخبرنا عبد الله بن احمد بن عبد الله بن يونس ابو حصين قال حدثنا عبثر قال حدثنا حصين عن الشعبي عن محمد بن صيفي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم عاشوراء امنكم احد اكل اليوم فقالوا منا من صام ومنا من لم يصم قال فاتموا بقية يومكم وابعثوا الى اهل العروض فليتموا بقية يومهم۔

محمد بن صیفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عاشورا کے روز کسی نے تم میں سے کچھ کھایا ہے آج کے روز لوگوں نے کہا بعضوں نے ہم میں سے روزہ رکھا ہے اور بعضوں نے نہیں رکھا آپ نے فرمایا تو باقی دن پورا کرو (یعنی اب باقی دن کچھ کھاؤ پیو نہیں) اور کہلا بھیجا ان لوگوں کو جو شہر کے کنارے رہتے ہیں (یعنی قریب قریب گاؤں والوں کو) پورا کریں باقی دن کو۔ [1]

باب ۱۲۱۲ اذا لم يجمع من الليل هل يصوم ذلك اليوم من التطوع

اگر رات کو روزے کی نیت نہ کی ہو تو کیا دن کو نفلی روزہ رکھ سکتا ہے؟

۲۳۲۵- اخبرنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى عن يزيد قال حدثنا سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لرجل اذن يوم عاشوراء من كان اكل فليتم بقية يومه ومن لم يكن اكل فليصم۔

سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا پکار دے عاشورا کے روز جس شخص نے کھانا کھا لیا ہے وہ باقی دن کچھ کھائے پیئے نہیں اور جس شخص نے نہیں کھایا ہے وہ روزہ رکھ لے۔

باب ۱۲۱۳ النية في الصيام والاختلاف على طلحة بن يحيى بن طلحة في خبر عائشة فيه

روزے کی نیت کا بیان!

۲۳۲۶- اخبرنا عمرو بن منصور قال حدثنا عاصم بن يوسف قال حدثنا ابو الاحوص عن طلحة

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے

[1] اس حدیث سے مؤلف نے یہ بات نکالی کہ جب عاشورا میں امساک کا حکم ہوا تو رمضان میں بھی امساک کرنا لازم ہوگا۔

بن يحيى بن طلحة عن مجاهد عن عائشة قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال هل عندكم شيء فقلت لا قال فإني صائم ثم مر بي بعد ذلك اليوم وقد أهدي إلي حيس فخبأت له منه وكان يحب الحيس قالت يا رسول الله إنه أهدي لنا حيس فخبأت لك منه قال أدنيه أما إني قد أصبحت وأنا صائم فأكل منه ثم قال إنما مثل صوم المتطوع مثل الرجل يخرج من ماله الصدقة فإن شاء أمضاها وإن شاء حبسها۔

اور پوچھا کچھ ہے کھانے کو میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں روزے سے ہوں پھر دوسرے دن آئے اور میرے پاس حصہ آیا تھا حیس کا (حیس ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور پنیر اور گھی اور آٹے سے بنتا ہے) میں نے آپ کے لیے چھپا رکھا تھا اس لیے کہ آپ حیس کو چاہتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس حیس کا حصہ آیا ہے تو میں نے آپ کے لیے چھپا رکھا ہے آپ نے فرمایا لا اس کو میں نے روزہ رکھا تھا پھر آپ نے کھایا اس کو بعد اس کے فرمایا نفل روزے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی اپنے مال میں سے (نفل) صدقہ نکالے اب اسکو اختیار ہے چاہے دیوے یا نہ دیوے۔

۲۳۲۷- أخبرنا أبو داود قال حدثنا يزيد أنبأنا شريك عن طلحة بن يحيى بن طلحة عن مجاهد عن عائشة قالت دار علي رسول الله صلى الله عليه وسلم دورة قال أعندك شيء قالت ليس عندي شيء قال فأنا صائم قالت ثم دار علي الثانية وقد أهدي لنا حيس فجئت به فأكل فعجبت منه فقلت يا رسول الله دخلت علي وأنت صائم ثم أكلت حيسا قال نعم يا عائشة إنما منزلة من صام في غير رمضان أو غير قضاء رمضان أو في التطوع بمنزلة رجل أخرج صدقة ماله فجاد منها بما شاء فأمضاه وبخل منها بما بقي فأمسكه۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پھیرا کیا میرے پاس اور پوچھا کچھ کھانے کو ہے میں نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے آپ نے فرمایا تو میں روزے سے ہوں پھر دوسرا پھیرا کیا آپ نے جس وقت میرے پاس حصہ آیا تھا حیس کا میں اس کو لے کر آئی آپ نے کھایا میں نے تعجب کیا اور کہا یا رسول اللہ پہلے آپ آئے تھے تو آپ روزے سے تھے اب آپ نے حیس کھایا آپ نے فرمایا ہاں اے عائشہ جو شخص روزہ رکھے لیکن رمضان کا نہ ہو نہ رمضان کی قضا کا یا نفل روزہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اپنے مال میں سے صدقہ نکالا پھر جتنا چاہا سخاوت کر کے اس میں سے دے دیا اور جتنا چاہا بخیلی کر کے اس میں سے رکھ لیا۔

۲۳۲۸- أخبرنا عبد الله بن الهيثم قال حدثنا أبو بكر الحنفي قال حدثنا سفيان عن طلحة بن يحيى عن مجاهد عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجيء ويقول هل عندكم غداء فنقول لا فيقول إني صائم فأتانا يوما

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے اور پوچھتے تھے تمہارے پاس کھانا ہے ہم کہتے نہیں آپ فرماتے میں روزے سے ہوں پھر ایک روز آئے تو ہمارے پاس حیس آیا تھا آپ نے پوچھا

وَقَدْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ قَدْ اَصْبَحْتُ اُرِيْدُ الصَّوْمَ فَاَكَلَ خَالَفَهُ قَاسِمُ بْنُ يَزِيْدَ۔

کچھ ہے ہم نے کہا ہاں حیس کا حصہ آیا ہے آپ نے فرمایا میں نے صبح کو روزے کی نیت کی تھی پھر کھایا۔

۲۳۲۹۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقُلْنَا اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ قَدْ جَعَلْنَا لَكَ مِنْهُ نَصِيْبًا فَقَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ فَاَفْطَرَ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک دن تشریف لائے ہم نے کہا ہمارے پاس حیس کا حصہ آیا تھا ہم نے آپ کا حصہ رکھ چھوڑا ہے آپ نے فرمایا میں روزے سے ہوں پھر روزہ توڑ ڈالا۔

۲۳۳۰۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ اَصْبَحَ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ تُطْعِمِيْنِيْهِ فَنَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ مَا هِيَ قَالَتْ حَيْسٌ قَالَ قَدْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا فَاَكَلَ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آتے روزہ رکھ کر اور پوچھتے کچھ کھانے کو ہے ہم کہتے نہیں آپ فرماتے میں روزے سے ہوں ایک روز بعد اس کے آئے میں نے کہا ہمارے پاس حصہ آیا ہے آپ نے فرمایا کیا چیز ہے میں نے کہا حیس ہے آپ نے فرمایا میں نے تو روزہ رکھا تھا پھر کھایا۔

۲۳۳۱۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ۔

ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ ہے ہم نے کہا نہیں آپ نے فرمایا میں روزے سے ہوں۔

۲۳۳۲۔ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مَعْنٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ وَمُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا آخَرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا قَدْ اُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَدَعَا بِهِ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ قَدْ اَصْبَحْتُ

ام المؤمنین عائشہ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا میں روزے سے ہوں پھر ایک اور دن آپ تشریف لائے حضرت عائشہ نے کہا ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے حیس کا وہ منگوایا گیا آپ نے فرمایا میں نے تو صبح کو روزے کی نیت کی تھی

صَائِمًا فَأَكَلَ۔

پھر کھایا آپ نے۔

۲۲۲۳ - اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ یَحْیَى عَنْ مُجَاهِدٍ وَاُمِّ كُلْثُوْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَقَدْ رَوَاهُ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ۔

مجاہدؒ اور ام کلثومؒ نے بھی حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے۔

۲۲۲۴ - اَخْبَرَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَجُلٌ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ قُلْتُ لَا قَالَ اِذًا اَصُوْمُ قَالَتْ وَدَخَلَ عَلَیَّ مَرَّةً اُخْرٰى فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اُهْدِیَ لَنَا حَیْسٌ فَقَالَ اِذًا اُفْطِرُ الْیَوْمَ وَقَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے میں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو میں روزہ رکھ لیتا ہوں پھر ایک بار اور آئے تو میں نے کہا یارسول اللہ ہمارے پاس حیس آیا ہے حیس کا آپ نے فرمایا تو میں افطار کرتا ہوں آج اور میں روزہ کو فرض کر چکا تھا۔

بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِیْنَ لِخَبَرِ حَفْصَةَ فِیْ ذٰلِكَ

حفصہؓ کی حدیث میں راویوں کا اختلاف

۲۲۲۵ - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِیَّا بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ شُرَحْبِیْلَ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَى بْنِ اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ یُبَیِّتِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَهٗ

ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزے کی نیت نہ کرے فجر نکلنے سے پہلے اس کا روزہ نہ ہو گا۔ ف

۲۲۲۶ - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَى بْنُ اَیُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ یُبَیِّتِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِیَامَ لَهٗ۔

ترجمہ وہی ہے جو اُوپر گزرا۔

ف - ظاہر یہ حدیث مخالف ہے حضرت عائشہ کی حدیث کے جو اُوپر گزری مگر شاید یہ فرض روزے میں ہو یا قضا اور کفارے کے روزوں میں اور امام مالک کے نزدیک ہر طرح کے روزے میں رات سے نیت کرنا ضرور ہے۔

۲۳۳۷۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ أَشْهَبَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَذَكَرَ آخَرَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حَدَّثَهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلَا يَصُومُ۔

ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزے کی نیت نہ کرے فجر نکلنے سے پہلے وہ روزہ نہ رکھے۔

۲۳۳۸۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۳۳۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُومُ۔

ام المؤمنین حفصہ نے کہا جو شخص روزے کی نیت رات سے نہ کرے وہ روزہ نہ رکھے۔

۲۳۴۰۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ام المؤمنین حفصہ نے کہا جو شخص نیت نہ کرے فجر سے پہلے اس کا روزہ نہیں ہے۔

۲۳۴۱۔ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۳۴۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَمَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۳۴۳۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

ام المؤمنین عائشہ اور حفصہ سے روایت ہے ان دونوں نے کہا روزہ نہ رکھے

عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

مگر وہ شخص جس نے نیت کی ہو روزے کی فجر سے پہلے۔

۲۳۴۴۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حَمْزَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ أَرْسَلَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ

۲۳۴۵۔ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ مِثْلَهُ لَا يَصُوْمُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۲۳۴۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا لَمْ يُجْمِعِ الرَّجُلُ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُمْ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بھی ایسا ہی کہا۔

بَابُ ۲۱۵ صَوْمِ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کا بیان

۲۳۴۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ سُدُسَهُ۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب روزوں سے زیادہ اللہ کو حضرت داؤد کا روزہ پسند ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور سب نمازوں میں سے اللہ کو حضرت داؤد کی نماز پسند ہے وہ آدھی رات تک سوتے تھے اور تہائی رات تک جاگتے پھر چھٹے حصے میں رات کے سوتے (یعنی رات کے بارہ گھنٹوں میں سے چھ گھنٹے تک سوتے پھر تین گھنٹے جاگتے پھر دو گھنٹے سوتے)۔

باب ۲۱۶ صَوْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَبِي هُوَ وَأُمِّي وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کا بیان میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں!

۲۳۴۹ - أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ أَيَّامَ الْبِيضِ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں (یعنی ہر مہینے کی ۱۳ - ۱۴ - ۱۵ - میں افطار نہیں کرتے تھے نہ سفر میں نہ حضر میں۔

۲۳۵۰ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا غَيْرَ رَمَضَانَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے روزے نہ رکھیں گے اور کبھی آپ نے ایک مہینے تک پے درپے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے جب سے مدینے میں آئے۔ ف۱

۲۳۵۱ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَرْوَانَ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے تھے اب روزہ نہ رکھیں گے۔

۲۳۵۲ - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے میں نہیں جانتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا قرآن ایک رات میں پڑھا ہو یا ساری رات صبح تک عبادت کی ہو یا کسی مہینے کے پورے روزے رکھے ہوں سوا رمضان کے۔

۲۳۵۳ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ

حضرت عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کو انہوں نے کہا آپ روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب آپ

ف۱۔ یعنی کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے۔

يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا تَامًّا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلَّا رَمَضَانَ۔

روزے ہی رکھیں گے پھر افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار ہی نہ کریں گے اور کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھے سوا رمضان کے جب سے مدینے میں تشریف لائے۔

۲۳۵۴۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَيْسٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ أَحَبَّ الشُّهُورِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُومَهُ شَعْبَانُ بَلْ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب مہینوں میں روزہ رکھنے کے لیے شعبان کا مہینہ پسند تھا بلکہ آپ اس کو ملا دیتے تھے رمضان کے ساتھ۔

۲۳۵۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُمَا أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا يَصُومُ وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے روزے نہ رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

۲۳۵۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔

ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی دو مہینے پے در پے روزے نہ رکھتے مگر شعبان اور رمضان کے۔

۲۳۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَصُومُ مِنَ السَّنَةِ شَهْرًا تَامًّا إِلَّا شَعْبَانَ وَيَصِلُ بِهِ رَمَضَانَ۔

ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال بھر میں کسی مہینے کے پورے روزے نہیں رکھتے تھے مگر شعبان کے اس کو رمضان سے ملا دیتے۔

۲۳۵۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِشَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ لِشَعْبَانَ كَانَ يَصُومُهُ أَوْ عَامَّتَهُ ۔

شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے آپ سارے شعبان میں روزے رکھتے یا اکثر شعبان میں ۔

۲۳۵۹ - أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيلًا ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں روزے رکھتے مگر کچھ تھوڑے دن نہ رکھتے ۔

۲۳۶۰ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ ۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان میں روزے رکھتے ۔

۲۳۶۱ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَبُو الْغُصْنِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَرَكَ تَصُومُ شَهْرًا مِنَ الشُّهُورِ مَا تَصُومُ مِنْ شَعْبَانَ قَالَ ذَلِكَ شَهْرٌ يَغْفُلُ النَّاسُ عَنْهُ بَيْنَ رَجَبٍ وَرَمَضَانَ وَهُوَ شَهْرٌ تُرْفَعُ فِيهِ الْأَعْمَالُ إِلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُرْفَعَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ ۔

حضرت اسامہ بن زید نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کو سب مہینوں سے زیادہ شعبان میں روزے رکھتا دیکھتا ہوں آپ نے فرمایا یہ وہ مہینہ ہے جس سے لوگ غافل ہیں رجب اور رمضان کے بیچ میں یہ وہ مہینہ ہے جس میں آدمی کے اعمال پروردگار کے پاس اٹھائے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں میرا عمل اس وقت جاوے جب میں روزے سے ہوں ۔

۲۳۶۲ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَبُو الْغُصْنِ شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ تُفْطِرُ وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيُّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الْاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ ۔

حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ روزے رکھتے ہیں اس قدر کہ افطار نہیں کرتے پھر افطار کرتے ہیں اس قدر کہ روزے نہیں رکھتے مگر دو دن اگر آپ کے روزوں میں بیچ میں آجاتے ہیں تو بہتر ورنہ آپ ان دونوں میں ضرور روزہ رکھتے ہیں آپ نے فرمایا وہ کونسے دن ہیں میں نے کہا پیر اور جمعرات آپ نے فرمایا یہ وہ دو دن ہیں جن میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں پروردگار کے پاس تو میں چاہتا ہوں میرا عمل اس وقت پیش کیا جائے جب میں روزے سے ہوں ۔

۲۳۶۳- أخبرنا أحمد بن سليمان قال حدثنا زيد بن الحباب قال أخبرني ثابت بن قيس الغفاري قال حدثني أبو سعيد المقبري قال حدثني أبو هريرة عن أسامة بن زيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يسرد الصوم فيقال لا يفطر ويفطر فيقال لا يصوم۔

حضرت اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر روزے رکھتے تھے لوگ کہتے تھے اب افطار نہ کریں گے پھر افطار کرتے تو لوگ کہتے اب روزہ نہ رکھیں گے۔

۲۳۶۴- أخبرنا عمرو بن عثمان عن بقية قال حدثنا بحير عن خالد بن معدان عن جبير بن نفير أن عائشة قالت إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يتحرى صيام الاثنين والخميس۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال رکھتے تھے پیر اور جمعرات کے روزے کا۔

۲۳۶۵- أخبرنا عمرو بن علي قال حدثنا عبد الله بن داود قال أخبرني ثور عن خالد بن معدان عن ربيعة الجرشي عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحرى يوم الاثنين والخميس

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۳۶۶- أخبرنا إسحق بن إبراهيم قال أنبأنا عبيد الله بن سعيد الأموي قال حدثنا سفيان عن ثور عن خالد بن معدان عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحرى الاثنين والخميس

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۳۶۷- أخبرنا أحمد بن سليمان قال حدثنا أبو داود عن سفيان عن منصور عن خالد بن سعد عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحرى يوم الاثنين والخميس۔

ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیال رکھتے پیر اور جمعرات کا۔

۲۳۶۸- أخبرنا إسحق بن إبراهيم بن حبيب بن الشهيد قال حدثنا يحيى بن يمان عن سفيان عن عاصم عن المسيب بن رافع عن سواء الخزاعي عن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم الاثنين والخميس۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے۔

۲۳۶۹- أخبرني أبو بكر بن علي قال حدثنا أبو نصر التمار قال حدثنا حماد بن سلمة عن عاصم

ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین تین روزے

عَنْ سَوَاءٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ مِنْ هٰذِهِ الْجُمُعَةِ وَالْاِثْنَيْنِ مِنَ الْمُقْبِلَةِ۔

رکھتے دو ایک ہفتے میں پیر اور جمعرات کو اور ایک دوسرے ہفتے کے پیر کو۔

۲۳۷۰۔ اَخْبَرَنِیْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ اَبِی النَّجُوْدِ عَنْ سَوَاءٍ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ۔

ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے کو پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے پھر دوسرے ہفتے کے پیر کو رکھتے۔

۲۳۷۱۔ اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَكَانَ يَصُوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسَ

ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تو اپنی داہنی ہتھیلی کو داہنے گال کے تلے رکھتے اور پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے۔

۲۳۷۲۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ اَبِیْ اَنْبَاَنَا اَبُوْ حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ وَقَلَّمَا يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں غرہ سے (یعنی پہلی تاریخ سے) تین روزے رکھتے تھے اور جمعے کے دن کم افطار کرتے۔

۲۳۷۳ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَیِ الضُّحٰى وَاَنْ لَا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے کا مجھے حکم دیا اور فرمایا مت سو جب تک وتر نہ پڑھ لے اور حکم دیا تین روزے رکھنے کا ہر مہینے میں۔

۲۳۷۴۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ

حضرت عبیداللہ سے روایت ہے ابن عباس سے کسی نے پوچھا عاشورا کے روزے کو یعنی

عَنْ صِيَامِ عَاشُوْرَاءَ قَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرَّى فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ وَيَوْمَ عَاشُوْرَاءَ۔

محرم کی دسویں تاریخ کو؟ انہوں نے کہا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دن کا روزہ اور دنوں سے بہتر جان کے رکھا ہو مگر رمضان کا اور عاشورہ کا

٢٣٧٥۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُوْمَ فَلْيَصُمْ۔

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے میں نے معاویہ بن ابی سفیان سے سنا عاشورہ کے روز وہ منبر پر تھے اور کہتے تھے اے مدینے والو کہاں ہیں علماء تمہارے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ آج کے دن فرماتے تھے میں روزے سے ہوں جس کا جی چاہے روزہ رکھے۔

٢٣٧٦۔ أَخْبَرَنِي زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَأَتِهِ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَتِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيْسَيْنِ۔

حضرت ہنیدہ بن خالد نے اپنی بی بی سے سنا انہوں نے کہا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی نے بیان کیا کہ آپ روزہ رکھتے تھے عاشورا کے روز اور ذوالحجہ کے نو دنوں میں اور ہر مہینے کے تین دنوں میں ایک پہلے پیر کو اور دو جمعراتوں کو۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَطَاءٍ فِي الْخَبَرِ فِيْهِ [١٢١]

اس حدیث میں عطاء پر اختلاف

٢٣٧٧۔ أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحٰرِثُ بْنُ عَطِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہیں رکھا۔ ف۱

٢٣٧٨۔ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ مُسَاوِرٍ عَنِ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا

ف۱۔ بلکہ وہ عادی ہو گیا دن کو بھوکے رہنے کا اور روزے سے جو غرض تھی فوت ہو گئی۔ ہر ایک خواہش توڑنے اور چھوڑنے کا ثواب جب ہی ہے جب اسے خواہش استعمال بھی جاری ہو ورنہ نفس پر دشواری نہ ہو گی۔

۲۳۷۹۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَعُقْبَةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا۔

۲۳۸۰۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۳۸۱۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۳۸۲۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں پھر بیان کیا حدیث کو عطاء نے کہا مجھے یاد نہیں رہا کیونکر بیان کیا ہمیشہ کے روزے رکھنے کو مگر اتنا یاد ہے کہ یوں کہا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزے نہیں رکھے۔

بَابُ ۲۱۸ النَّهْيِ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ وَذِكْرِ الِاخْتِلَافِ عَلَى مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي الْخَبَرِ فِيهِ

ہمیشہ روزہ رکھنے کی ممانعت

۲۳۸۳۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَخِيهِ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارًا الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

حضرت عمران سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ فلاں شخص کبھی دن کو افطار نہیں کرتا ہے آپ نے فرمایا اس نے نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا۔

۲۳۸۴۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا

حضرت عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے

مُحَمَّدٌ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَخْبَرَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ کے پاس ایک شخص کا ذکر ہوا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا آپ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔

۲۳۸۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشِّخِّيرِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

حضرت عبداللہ بن شخیر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ روزہ رکھنے کے بارے میں نہ وہ روزہ ہے نہ افطار ہے۔

باب ۱۲۱۹ ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى غَيْلَانَ عَنْ جَرِيرٍ فِيهِ

اس حدیث میں غیلان پر اختلاف

۲۳۸۶ أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ وَهُوَ ابْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيُّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَا يُفْطِرُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

حضرت عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک شخص پر سے گزرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ شخص افطار نہیں کرتا اتنی مدت سے آپ نے فرمایا نہ اس نے روزہ رکھا نہ افطار کیا۔

۲۳۸۷۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَسُئِلَ عَمَّنْ صَامَ الدَّهْرَ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ۔

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ کتنے روزے رکھتے ہیں آپ غصے ہوئے (اسلیئے کہ یہ سوال بے محل تھا پوچھنا یہ چاہیے تھا کہ میں کتنے روزے رکھوں تاکہ اس کی طاقت کے موافق آپ جواب دیتے) حضرت عمر نے آپ کا غصّہ کم کرنے کے لیے کہا ہم راضی ہیں اللہ جل جلالہ کے پروردگار ہونے پر اور اسلام کو دین کرنے پر اور محمد کے رسول ہونے پر پھر آپ سے پوچھا گیا ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا جو کوئی ایسا کرے اس نے روزہ نہیں رکھا نہ افطار کیا۔

باب ۱۲۲ سَرْدِ الصِّيَامِ

۲۳۸۸- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ أَوْ أَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ.

پے در پے روزے رکھنا

حضرت عائشہ سے روایت ہے حمزہ بن عمر واسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں کیا سفر میں بھی رکھوں آپ نے فرمایا تیرا جی چاہے تو رکھ چاہے تو افطار کر۔

باب ۱۲۳ صَوْمِ ثُلُثَيِ الدَّهْرِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

۲۳۸۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ قَالُوا فَثُلُثَيْهِ قَالَ أَكْثَرَ قَالُوا فَنِصْفَهُ قَالَ أَكْثَرَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آیا ایک شخص کا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا آپ نے فرمایا اگر وہ کبھی کچھ نہ کھاتا تو بہتر تھا (یعنی جب ہمیشہ روزے رکھتا ہے تو رات کو بھی کھانا کیا ضرور ہے) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپنے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ایک دن روزہ رکھے اور ایکدن افطار کرے آپنے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے پھر آپنے فرمایا میں تمکو بتاؤں اتنے روزے جن سے سینے کی جلن جاتی رہے (یعنی دل کی بیماریاں کم ہوں جیسے حسد اور بغض اور شہوت) ہر مہینے میں تین روزے ہیں۔

۲۳۹۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں

رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ فَثُلُثَيْهِ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ فَنِصْفَهُ قَالَ أَكْثَرَ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ قَالُوا بَلَى قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

جو ہمیشہ روزے رکھے اخیر تک۔

۲۳۹۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ أَوَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي أُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ هٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ

ابو قتادہ سے روایت ہے حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے آپ نے فرمایا نہ روزہ ہے نہ افطار ہے پھر انہوں نے کہا یا رسول اللہ جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا اس کی کوئی طاقت رکھتا ہے پھر انہوں نے کہا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ روزہ ہے حضرت داؤد پیغمبر کا پھر انہوں نے کہا جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں اتنی طاقت رکھوں پھر آپ نے فرمایا تین روزے ہر مہینے میں رکھنا اور رمضان کے روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں۔

بَابُ ۲۲۳ صَوْمِ يَوْمٍ وَإِفْطَارِ يَوْمٍ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِي ذٰلِكَ الْخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيهِ

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

۲۳۹۲- قَالَ وَفِيمَا قَرَأَ عَلَيْنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا حُصَيْنٌ وَمُغِيرَةُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر روزوں کا روزہ داؤد کا ہے ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

۲۳۹۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَأْتِيهَا فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے میرے باپ نے میرا نکاح ایک عالی خاندان کی عورت سے کر دیا تو وہ اس عورت کے پاس آتے اور اسکے خاوند کا حال یعنی میرا حال پوچھتے وہ بولی بہت اچھا آدمی ہے آج تک ہمارے بچھونے کو نہیں روندا اور ہمارے پائخانے کو نہیں ٹٹولا[1]

[1] یعنی کبھی ہمارے ساتھ سویا بیٹھا نہیں تاکہ بچھونا روندا جاتا اور کبھی کھایا نہیں کہ پائخانے کی حاجت پڑتی۔

وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ مَعَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قُلْتُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَأَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْمَ يَوْمٍ وَفِطْرَ يَوْمٍ۔

جب سے ہم اس کے پاس آئے ہیں میرے باپ نے اس کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے آؤ میں اپنے باپ کے ساتھ آپ کے پاس گیا آپ نے فرمایا تو کسطرح روزے رکھتا ہے میں نے کہا ہر روز آپ نے فرمایا ہر ہفتے میں تین روزے رکھا کر میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو دو دن روزہ رکھ اور ایکدن افطار کر میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا سب روزوں سے زیادہ افضل روزے رکھ داؤد علیہ السلام کے روزے یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کر۔

۲۳۹۴ أَخْبَرَنَا أَبُو حَصِينٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ زَوَّجَنِي أَبِي امْرَأَةً فَجَاءَ يَزُورُهَا فَقَالَ كَيْفَ تَرَيْنَ بَعْلَكِ فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَا يَنَامُ اللَّيْلَ وَلَا يُفْطِرُ النَّهَارَ فَوَقَعَ بِي وَقَالَ زَوَّجْتُكَ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَضَلْتَهَا قَالَ فَجَعَلْتُ لَا أَلْتَفِتُ إِلَى قَوْلِهِ مِمَّا أَرَى عِنْدِي مِنَ الْقُوَّةِ وَالْاِجْتِهَادِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لٰكِنِّي أَنَا أَقُومُ وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ فَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقُلْتُ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا قُلْتُ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثُمَّ انْتَهَى إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ وَأَنَا أَقُولُ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میرے باپ نے میرا نکاح ایک عورت سے کر دیا پھر وہ اس کو دیکھنے کو آئے اور اس سے پوچھا تیرا خاوند کیسا ہے وہ بولی واہ کیا اچھا آدمی ہے رات کو سوتا نہیں دن کو افطار نہیں کرتا وہ مجھ سے لڑنے لگے اور کہنے لگے ایک مسلمان عورت کو تو نے تکلیف میں ڈال رکھا ہے میں نے ان کی بات کا خیال نہیں کیا۔ اسلیئے کہ میں اپنے آپ میں بہت قوت اور طاقت پاتا ہوں یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا میں تو رات کو عبادت بھی کرتا ہوں سوتا بھی ہوں روزہ بھی رکھتا ہوں افطار بھی کرتا ہوں تو بھی عبادت کر اور سو اور روزہ رکھ اور افطار کر آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ ایکدن روزہ اور ایکدن افطار میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا ایک مہینے میں قرآن ختم کر پھر آپ (کم کرتے کرتے) پندرہ دن تک پہنچے اور میں یہی کہتا جاتا تھا کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے۔

۲۳۹۵ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمٰعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں آئے اور فرمایا مجھے

أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجْرَتِي فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلَنَّ نَمْ وَقُمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجَتِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِصَدِيقِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّهُ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّهُ حَسْبُكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثًا فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ وَمَا كَانَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

خبر پہنچی ہے تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو میں نے کہا ہاں سچ ہے آپ نے فرمایا ایسا مت کرو سو اور عبادت کرو اور روزہ رکھو اور افطار کرو اس لیے کہ تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے (وہ سونا چاہتی ہیں) اور تمہارے بدن کا تم پر حق ہے وہ آرام چاہتا ہے اور تمہاری بی بی کا تم پر حق ہے اور تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے اور تمہاری عمر شاید بہت ہو گی ایسا ہی ہوا (عبداللہ بن عمرو بہت بوڑھے ہو کر مرے) تم کو کافی ہے ہر مہینے میں تین روزے رکھنا (جب عمر بڑی ہے تو اتنے ہی روزے بہت ہو جائیں گے) اور یا برابر ہیں ہمیشہ روزہ رکھنے کے (یعنی اتنا ہی ثواب ہے) اس لیے کہ ہر ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے (تو یہ تین روزے تیس روزے ہو گئے) میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی آپ نے بھی سختی کی اور فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھو! میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے اور میں نے اپنے اوپر سختی کی آپ نے بھی سختی کی اور فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو میں نے کہا وہ کیسا ہے آپ نے فرمایا آدھا زمانہ (یعنی ایکدن روزہ اور ایک دن افطار)

۲۳۹- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے بیان کیا۔ میں کہتا ہوں کہ رات بھر عبادت کروں گا اور دن کو روزہ رکھوں گا جب تک جیوں گا آپ نے مجھ سے فرمایا تو یہ کہتا تھا میں نے کہا یا رسول اللہ بے شک میں نے یہ کہا آپ نے فرمایا تو اتنی طاقت نہیں رکھتا روزہ رکھ اور افطار کر اور سو اور عبادت کر اور ہر مہینے میں تین روزے رکھا کر اس لیے کہ نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے میں نے کہا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے آپ نے فرمایا

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذَلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذَلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي.

۲۳۹۷۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قُلْتُ أَيْ عَمِّ حَدِّثْنِي عَمَّا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَجْمَعْتُ عَلَى أَنْ أَجْتَهِدَ اجْتِهَادًا شَدِيدًا حَتَّى قُلْتُ لَأَصُومَنَّ الدَّهْرَ وَلَأَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ فِي دَارِي فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ لَأَصُومَنَّ الدَّهْرَ وَلَأَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ قَدْ قُلْتُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ يَوْمَيْنِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ قُلْتُ فَإِنِّي أَقْوَى عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ أَعْدَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمًا صَائِمًا

اچھا ایک دن روزہ رکھ اور دو دن افطار کر میں نے کہا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ یہ بہت معتدل ہے میں نے کہا مجھے اس سے بہتر کی طاقت ہے آپ نے فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں ہے عبداللہ بن عمرو نے کہا اگر میں پہلی بات آپ کی قبول کر لیتا یعنی تین دن ہر مہینے میں روزے رکھتا تو وہ بہت پسند ہوتا مجھے اپنے گھربار اور مال سے۔ ف

حضرت عبدالرحمن سے روایت ہے میں عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا اور کہا اے چچا بیان کر مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے فرمایا ہو۔ انہوں نے کہا اے بھتیجے میرے میں نے قصد کیا کہ بہت کوشش کروں گا عبادت میں یہاں تک کہ میں نے کہا میں ساری عمر روزہ رکھوں گا اور قرآن ہر ایک رات دن میں پڑھا کروں گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو میرے پاس آئے اور میرے گھر کے اندر آئے اور فرمایا میں نے سنا ہے تم نے کہا ہے میں ساری عمر روزہ رکھوں گا اور قرآن پڑھوں گا میں نے کہا یا رسول اللہ بیشک میں نے ایسا ہی کہا ہے آپ نے فرمایا ایسا مت کر ہر مہینے کے تین روزے رکھ میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا تو ہر ہفتہ میں دو دن پیر اور جمعرات کا روزہ رکھ لیا کر میں نے کہا مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا تو حضرت داؤد

ف۔ یعنی پہلے تو جوانی اور زور کے جوش میں میں نے آپ کا کہنا نہ مانا اور اپنے نفس پر سختی کی اب قدر معلوم ہوئی اور ایک دن روزہ اور ایک دن افطار بھی شاق ہو گیا اب افسوس آتا ہے کہ میں نے پہلی بات کیوں قبول نہ کی۔

وَيَوْمًا مُفْطِرًا وَإِنَّهُ كَانَ إِذَا وَعَدَ لَمْ يُخْلِفْ وَإِذَا لَاقَى لَمْ يَفِرَّ

باب ۱۲۲۳ ذِكْرُ الزِّيَادَةِ الصِّيَامِ وَالنُّقْصَانِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيهِ

۲۳۹۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

۲۳۹۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ ابْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمَ فَقَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ التِّسْعَةِ فَقُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ تِسْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ الثَّمَانِيَةِ فَقُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ السَّبْعَةِ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا۔

۲۴۰۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

علیہ السلام کا روزہ رکھو وہ سب روزوں سے زیادہ معتدل ہے اللہ کے پاس وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب وعدہ کرتے تو خلاف نہ کرتے اور جب لڑائی شروع کرتے تو میدان سے نہ بھاگتے۔

روزوں کی کمی اور زیادتی کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے ایک روزہ رکھو اور تجھے ثواب ملے گا باقی نو دن کے روزوں کا (یعنی دس دن میں سے ایک دن روزہ رکھو) انہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا دو دن روزہ رکھو اور باقی دنوں کا تجھے ثواب ملیگا انہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو اور تجھے باقی دنوں کا ثواب ملیگا۔ انہوں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا سب روزوں میں افضل روزہ رکھ داؤد علیہ السلام کا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کا بیان کیا آپ نے فرمایا ہر دس دن میں ایک روزہ رکھو اور تجھے باقی نو روزوں کا ثواب ملے گا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا اچھا ہر نو دن میں ایک دن روزہ رکھو اور تجھے ثواب باقی آٹھ روزوں کا ملے گا میں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا ہر آٹھ دن میں ایک دن روزہ رکھ اور تجھے باقی سات دنوں کے بھی روزے کا ثواب ملے گا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے پھر آپ اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ

قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَأَنْبَأَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ عَشَرَةٍ فَقُلْتُ زِدْنِي فَقَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ ثَمَانِيَةٍ قَالَ ثَابِتٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُطَرِّفٍ فَقَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا يَزْدَادُ فِي الْعَمَلِ وَيَنْقُصُ مِنَ الْأَجْرِ اللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ دس دن کے روزوں کا ثواب ملے گا میں نے کہا اور زیادہ کیجیے آپ نے فرمایا دو دن روزہ رکھ تجھے نو روزوں کا ثواب ملے گا میں نے کہا اور زیادہ کیجئے آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھ تجھے آٹھ روزوں کا ثواب ملے گا۔

ثابت نے کہا میں نے مطرف سے یہ حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جتنا عمل بڑھتا جائے گا اتنا ثواب گھٹتا جائے گا ف۔

بَابُ ۲۲۳ صَوْمِ عَشَرَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ وَاخْتِلَافُ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فِيهِ

مہینے میں دس دن روزے رکھنا

۲۴۰۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ أَسْبَاطٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ وَلَكِنْ أَدُلُّكَ عَلَى صَوْمِ الدَّهْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ خَمْسَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ عَشْرًا فَقُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا میں نے سنا ہے تو رات بھر عبادت کرتا ہے اور ہر دن روزہ رکھتا ہے میں نے کہا یارسول اللہ میری نیت نہ تھی مگر ثواب کی (یعنی بہتر جان کر یہ کرتا ہوں) آپ نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہیں رکھا لیکن میں تجھ کو ہمیشہ روزے کا ثواب بتاتا ہوں ہر مہینے میں تین دن روزے رکھ میں نے کہا یارسول اللہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں پانچ دن روزے رکھ میں نے کہا یارسول اللہ مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا ہر مہینے میں دس دن روزے رکھ میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

ف۔ اور مقصود اس سے یہ ہے کہ لوگ روزے کم رکھیں اور افطار زیادہ کریں اس لیے کہ جب بہت روزے رکھیں گے تو نفس کو بھوک اور پیاس کی عادت ہو جائے گی علاوہ اس کے خوف ہے اس بات کا کہ کہیں بہت روزوں سے ضعف نہ ہو جاوے اور پھر دوسری عبادتوں میں خصوصاً کافروں سے جہاد کرنے میں خلل پڑے۔

۲۴۰۲ - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْعَبَّاسِ وَكَانَ شَاعِرًا وَكَانَ صَدُوقًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے یہ بھی سابقہ روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۴۰۳ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ هُوَ الشَّاعِرُ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ صَوْمُ الدَّهْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ لَهُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى.

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبداللہ تو ہمیشہ روزے رکھتا ہے اور رات بھر عبادت کرتا ہے جب ایسا کرے گا تو آنکھیں اندر بیٹھ جائیں گی اور طبیعت تھک جائے گی جس نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ نہیں رکھا ہر مہینے میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے کے برابر ہے میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر جیسے داؤد علیہ السلام کرتے تھے اور وہ لڑائی سے نہ بھاگتے تھے۔

۲۴۰ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ حَتَّى قَالَ فِي خَمْسَةِ أَيَّامٍ وَقَالَ صُمْ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے قرآن کو ایک مہینے میں پڑھ میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے پھر میں آپ سے یہی کہتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا پڑھ پانچ دن میں آپ نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے پھر میں یہی کہتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا سب روزوں میں اللہ کو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ پسند ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔

---

۲۴۰ - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ إِنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ

عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پہنچی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں اور رات کو نماز پڑھتا ہوں

ابن عمرو بن العاص قال بلغ النبي صلى الله عليه وسلم أني أصوم أسرد الصوم وأصلي الليل فأرسل إلي وإما لقيه فقال ألم أخبر أنك تصوم ولا تفطر وتصلي الليل فلا تفعل فإن لعينك حظا ولنفسك حظا ولأهلك حظا وصم وأفطر وصل ونم وصم من كل عشرة أيام يوما ولك أجر تسعة قال إني أقوى لذلك يا رسول الله قال صم صيام داود إذا قال وكيف كان صيام داود يا نبي الله قال كان يصوم يوما ويفطر يوما ولا يفر إذا لاقى قال ومن لي بهذا يا نبي الله.

آپ نے مجھ کو بلا بھیجا یا آپ خود مجھ سے ملے آپ نے فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے تم روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے اور رات بھر نماز پڑھتے ہو تو ایسا مت کرو اس لیے کہ تمہاری آنکھوں کا بھی ایک حصہ ہے اور تمہارے نفس کا بھی ایک حصہ ہے اور تمہاری بی بی کا بھی ایک حصہ ہے روزہ رکھ اور افطار کر اور سو پھر دس دن میں ایک روزہ رکھ اور تجھے باقی نو دنوں کے روزوں کا بھی ثواب ملے گا میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا تو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھ میں نے کہا ان کا روزہ کیسا تھا اے نبی اللہ کے آپ نے فرمایا وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے اور جب لڑائی میں مقابلہ ہوتا تو نہ بھاگتے میں نے کہا کون ایسا کر سکتا ہے اے نبی اللہ کے۔

باب ۲۲۵ صيام خمسة أيام من الشهر

مہینے میں پانچ روزے رکھنے کا بیان

۲۴۰۶ أخبرنا زكريا بن يحيى قال حدثنا وهب ابن بقية قال أنبأنا خالد عن خالد وهو الحذاء عن أبي قلابة عن أبي المليح قال دخلت مع أبيك زيد على عبد الله بن عمرو فحدث أن رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكر له صومي فدخل علي فألقيت له وسادة أدم ربعة حشوها ليف فجلس على الأرض وصارت الوسادة فيما بيني وبينه فقال أما يكفيك من كل شهر ثلاثة أيام قلت يا رسول الله قال خمسا قلت يا رسول الله قال سبعا قلت يا رسول الله قال تسعا قلت يا رسول الله قال إحدى عشرة قلت يا رسول الله فقال

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر آیا میرے روزوں کا آپ تشریف لائے میرے پاس میں نے آپ کے لیے ایک تکیہ بچھایا چمڑے کا جس کے اندر خرما کی چھال بھری تھی آپ زمین پر بیٹھے اور تکیہ میرے اور آپ کے بیچ میں ہو گیا آپ نے فرمایا کیا تجھے ہر مہینے میں تین روزے کافی نہیں ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پانچ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا سات میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نو میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا گیارہ میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزہ سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَ فِطْرُ يَوْمٍ .

بَابُ ١٢٦ صِيَامِ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

٢٤٠٠ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عِيَاضٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ وَ لَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ دَاوُدَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

بَابُ ١٢٧ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ

٢٤٠ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةٍ لَا أَدَعُهُنَّ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى أَبَدًا أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحٰى وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ .

٢٤٠ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثٍ بِنَوْمٍ عَلٰى

ہے وہ آدھے زمانہ میں روزہ رکھتے تھے اسطرح سے کہ ایکدن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے .

مہینے میں چار روزے رکھنا

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے ہر مہینے میں ایک روزہ رکھ اور تجھے باقی نو دنوں کا ثواب ملے گا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تو دو دن روزہ رکھ اور تجھے باقی دنوں کے روزے کا ثواب ملے گا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا تین دن روزے رکھ اور تجھے باقی دنوں کے روزے کا ثواب ملیگا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا چار دن روزے رکھ اور تجھے باقی دنوں کے روزے کا ثواب ملے گا میں نے کہا مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا . سب روزوں میں بہتر داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے .

ہر مہینے میں تین روزے رکھنا

حضرت ابو ذر سے روایت ہے مجھے وصیت کی میرے حبیب نے اللہ ان پر رحمت بھیجے اور سلام تین باتوں کی میں ان کو نہیں چھوڑتا وصیت کی مجھ کو چاشت کی نماز پڑھنے کی اور سونے سے پہلے وتر پڑھ لینے کی اور ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کی .

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم دیا ایک تو وتر پڑھ کر سونا دوسرے جمعے کے دن غسل کرنا تیسرے ہر مہینے میں

وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصَوْمِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

تین روزے رکھنا۔

۲۴۱۰۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ لاَ أَنَامَ إِلاَّ عَلَى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا دو رکعتیں چاشت کی پڑھنے کا اور بغیر وتر پڑھے نہ سونے کا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا۔

۲۴۱۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ هِلاَلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصِيَامِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم کیا وتر پڑھ کر سونے کا اور جمعے کے دن غسل کرنے کا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کا۔

بَاب ۲۲۸ ذِكْرِ الاِخْتِلاَفِ عَلَى عُثْمَانَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي صِيَامِ ثَلاَثَةِ أَيَّامٍ

ابوہریرہؓ کی حدیث میں عثمان پر اختلاف

۲۴۱۲۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَهْرُ الصَّبْرِ وَثَلاَثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ رمضان کے مہینے میں اور ہر مہینے میں تین دن روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے۔

۲۴۱۳۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ اللاَّنِيُّ بِالْكُوفَةِ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا.

حضرت ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے اس نے ہمیشہ روزے رکھے پھر کہا سچ فرمایا اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں جو کوئی ایک نیکی لاوے اس کو دس گن ثواب ہوگا۔

۲۴۱۴۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ أَبُو ذَرٍّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مہینے میں تین روزے رکھے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ تَمَّ صَوْمُ الشَّهْرِ أَوْ فَلَهُ صَوْمُ الشَّهْرِ شَكَّ عَاصِمٌ۔

اس کو پورے مہینے کے روزوں کا ثواب ہے۔

۲۴۱۵۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أَنَّ مُطَرِّفًا حَدَّثَهُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صِيَامٌ حَسَنٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

حضرت عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اچھے روزے ہر مہینے میں تین روزے ہیں۔

۲۴۱۶۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ نَحْوَهُ مُرْسَلًا۔

۲۴۱۷۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شَرِيكٍ عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے۔

بَابٌ ۲۳۹ كَيْفَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ لِلْخَبَرِ فِي ذَلِكَ

ہر مہینے میں تین روزے کس طرح رکھے

۲۴۱۸۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ شَرِيكٍ عَنِ الْحُرِّ ابْنِ صَيَّاحٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ وَالْخَمِيسَ الَّذِي يَلِيهِ ثُمَّ الْخَمِيسَ الَّذِي يَلِيهِ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے ایک پہلے پیر کو دوسرے اس کے بعد کی جمعرات کو تیسرے اس کے بعد کی جمعرات کو۔

۲۴۱۹۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيَّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

حضرت ہنیدہ خزاعی سے روایت ہے میں ام المؤمنین (حفصہ) کے پاس گیا وہ کہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے میں تین روزے رکھتے تھے ایک پہلے پیر کو دوسرے جمعرات کو پھر ایک دوسری

أول اثنين من الشهر ثم الخميس ثم الخميس الذي يليه۔

جمعرات کو۔

۲۴۲۰۔ أخبرنا أبو بكر بن أبي النضر قال حدثني أبو النضر قال حدثنا أبو إسحق الأشجعي كوفي عن عمرو بن قيس الملائي عن الحر بن الصياح عن هنيدة بن خالد الخزاعي عن حفصة قالت أربع لم يكن يدعهن النبي صلى الله عليه وسلم صيام عاشوراء والعشر وثلاثة أيام من كل شهر وركعتين قبل الغداة۔

ام المؤمنین حفصہ سے روایت ہے چار باتوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہیں چھوڑتے تھے ایک تو عاشورا کے روزے کو دوسرے ذی حجہ کے دس روزوں کو تیسرے ہر مہینے کے تین روزوں کو چوتھے فجر سے پہلے دو رکعتوں کو۔

۲۴۲۱۔ أخبرني أحمد بن يحيى عن أبي نعيم قال حدثنا أبو عوانة عن الحر بن الصياح عن هنيدة بن خالد عن امرأته عن بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم كان يصوم تسعًا من ذي الحجة ويوم عاشوراء وثلاثة أيام من كل شهر أول اثنين من الشهر وخميسين۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے روایت ہے آپ ذالحجہ میں نو روزے رکھتے (پہلی تاریخ سے لے کر نویں تاریخ تک) اور عاشورا کے روز (یعنی دسویں محرم کو) روزہ رکھتے اور ہر مہینے میں تین روزے رکھتے ایک پیر کو اور دو دو جمعراتوں کو۔

۲۴۲۲۔ أخبرنا محمد بن عثمان بن أبي صفوان الثقفي قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا أبو عوانة عن الحر بن الصياح عن هنيدة بن خالد عن امرأته عن بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم يصوم العشر وثلاثة أيام من كل شهر الاثنين والخميسين۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی سے روایت ہے آپ ذالحجہ کے دس دنوں میں روزہ رکھتے اور ہر مہینے میں تین دن ایک پیر کو اور دو دو جمعراتوں کو۔

۲۴۲۳۔ أخبرنا إبراهيم بن سعيد الجوهري قال حدثنا محمد بن فضيل عن الحسن بن عبيد الله عن هنيدة الخزاعي عن أمه عن أم سلمة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بصيام ثلاثة أيام أول خميس والاثنين والاثنين۔

ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دن روزہ رکھنے کا حکم کرتے ایک تو پہلی جمعرات کو دوسرے پیر کو تیسرے پیر کو۔

۲۴۲۴۔ أخبرنا مخلد بن الحسن قال حدثنا عبيد الله عن زيد بن أبي أنيسة عن أبي إسحق عن جرير بن عبد الله عن النبي صلى

حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن ہر مہینے میں روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے اور

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صِيَامُ الدَّهْرِ وَأَيَّامُ الْبِيضِ صَبِيحَةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

ایام بیض تیرھویں شب کی فجر سے چودھویں پندرھویں تک ہیں (ان کو ایام بیض اس لیے کہتے ہیں کہ انکی راتیں چاندنی سے سفید اور روشن ہوتی ہیں۔)

بَابُ ١٢٣ ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ فِي الْخَبَرِ فِي صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ

اس حدیث میں موسیٰ بن طلحہ پر اختلاف

۲۲۲۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَأَمْسَكَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْكُلَ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ.

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور ایک خرگوش بھون کر لایا اس کو آپ کے سامنے رکھا آپ اس کے کھانے سے رکے اور نہیں کھایا لیکن لوگوں کو حکم کیا انہوں نے کھایا اور گنوار بھی کھانے سے رکا آپ نے فرمایا تو کیوں نہیں کھاتا وہ بولا میں ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تو روزے رکھتا ہے تو چاندنی کے دنوں میں رکھ یعنی ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵ کو۔

۲۲۲۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ فِطْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُومَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامِ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

حضرت ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہم کو مہینے میں تین روزے رکھنے کا ایام بیض کے یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو۔

۲۲۲۷۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُومَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامِ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۲۲۸۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا

حضرت ابوذر سے روایت ہے

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَامٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صُمْتَ شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو مہینے میں روزہ رکھے تو تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو رکھ۔

۲۴۲۹۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ بَيَانِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْكَ بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ لَيْسَ مِنْ حَدِيْثِ بَيَانٍ وَلَعَلَّ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اثْنَانِ فَسَقَطَ الْاَلِفُ فَصَارَ بَيَانٌ۔

حضرت ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا تو لازم کرلے اپنے اوپر روزہ تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو۔

۲۴۳۰۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلَانِ مُحَمَّدٌ وَحَكِيْمٌ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

حضرت ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ایک شخص کو تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کے روزے کا۔

۲۴۳۱۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ بَكْرٍ عَنْ عِيْسٰى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ قَالَ اَبِيْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ اَرْنَبٌ قَدْ شَوَاهَا وَخُبْزٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ وَجَدْتُهَا تَدْمٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِهٖ لَا يَضُرُّ كُلُوْا وَقَالَ لِلْاَعْرَابِيِّ كُلْ قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ صَوْمُ مَاذَا قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنَ الشَّهْرِ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَعَلَيْكَ بِالْغُرِّ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّوَابُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ وَيُشْبِهُ اَنْ

حضرت یزید بن حوتکیہ سے روایت ہے میرے باپ نے کہا ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک خرگوش لئے ہوئے جس کو اس نے بھونا تھا اور روٹی بھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا اور کہا میں نے دیکھا یہ خون بہا رہا تھا (یعنی حیض کا خون اس میں سے نکلتا تھا جیسے کہ خرگوش کو حیض آتا ہے) آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کچھ نقصان نہیں کھاؤ اور گنوار سے فرمایا تو بھی کھا اس نے کہا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا کیسے روزے اس نے کہا مہینے کے تین روزے آپ نے فرمایا اگر تو یہ روزے رکھے تو سفید روشن راتوں میں رکھ یعنی تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو۔ (امام نسائی نے کہا

تَكُوْنَ وَقَعَ مِنَ الْكُتَّابِ ذَرٍّ فَقِيْلَ أُبَيٍّ.

صحیح یہ ہے کہ ابن حوتکیہ نے ابی ذر سے سنا لیکن شاید لکھنے والے سے بجائے ابی ذر کے ابی لکھا گیا ہو)

۲۴۳۲ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ أَبُوْ مَعْدَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا فَقَالَ الَّذِي جَاءَ بِهَا إِنِّي رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَكَفَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوْا وَكَانَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مُنْتَبِذٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا ثَلَاثَ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خرگوش لایا آپ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف لمبا کیا (کھانے کو) وہ شخص بولا میں نے دیکھا تھا اس کو خون آتا تھا آپ نے ہاتھ روک لیا اور لوگوں کو حکم دیا اس کے کھانے کو ایک شخص دور علیحدہ بیٹھا تھا آپ نے اس سے پوچھا تجھے کیا ہوا ہے وہ بولا میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا ایام بیض کے کیوں روزے نہیں رکھتا۔ تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو۔

۲۴۳۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا رَجُلٌ فَلَمَّا قَدَّمَهَا إِلَيْهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ بِهَا دَمًا فَتَرَكَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْهَا وَقَالَ لِمَنْ عِنْدَهُ كُلُوْا فَإِنِّي لَوِ اشْتَهَيْتُهَا أَكَلْتُهَا وَرَجُلٌ جَالِسٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ادْنُ فَكُلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ فَهَلَّا صُمْتَ الْبِيْضَ قَالَ وَمَا هُنَّ قَالَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

حضرت موسیٰ بن طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک خرگوش آیا جس کو ایک شخص بھون کر لایا تھا جب آپ کے سامنے رکھا تو بولا یا رسول اللہ میں نے دیکھا اس کو خون آتا تھا آپ نے یہ سن کر اسے چھوڑ دیا اور نہ کھایا اور جو لوگ آپ کے پاس بیٹھے تھے ان سے کہا کھاؤ اس لئے اگر میرا جی چاہتا تو میں بھی کھاتا ایک شخص اور بیٹھا تھا آپ نے اس سے فرمایا نزدیک آ اور لوگوں کے ساتھ شریک ہو کھانے میں وہ بولا یا رسول اللہ میں روزے سے ہوں آپ نے فرمایا تو نے بیض کے روزے کیوں نہ رکھے پوچھا بیض کے روزے کیسے آپ نے فرمایا تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو۔

۲۴۳۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَنَسُ بْنُ سِيرِيْنَ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ

حضرت عبد الملک سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روزے ایام بیض میں رکھنے کا حکم کرتے اور فرماتے یہ مہینے کے

بِهٰذِهِ الْاَيَّامِ الثَّلَاثِ الْبِيضِ وَيَقُولُ هُنَّ صِيَامُ الشَّهْرِ۔

روزے کے برابر ہیں۔

۲۴۳۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ اَبِي الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامِ الْبِيضِ قَالَ هِيَ صَوْمُ الشَّهْرِ۔

حضرت عبدالملک بن ابی المنہال نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لوگوں کو ایام بیض کے تین روزوں کا فرمایا اجر ان کا ایک ماہ کامل کا ہے۔

۲۴۳۶- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ سِيرِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ ابْنِ مِلْحَانَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا بِصَوْمِ اَيَّامِ اللَّيَالِي الْغُرِّ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

حضرت عبدالملک بن قدامہ بن لمحان سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ قدامہ بن ملحان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے چاند کی سفید راتوں میں روزے رکھنے کا تیرھویں اور چودھویں اور پندرھویں کو۔

باب ۲۲۱ صَوْمِ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ

مہینے میں دو دن روزہ رکھنا

۲۴۳۷- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي سَيْفُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ مِنْ خِيَارِ الْخَلْقِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ اَبِي نَوْفَلِ بْنِ اَبِي عَقْرَبٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي قَالَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ زِدْنِي زِدْنِي اِنِّي اَجِدُنِي قَوِيًّا فَقَالَ زِدْنِي زِدْنِي اَجِدُنِي قَوِيًّا فَسَكَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ لَيَرُدُّنِي

حضرت ابوعقرب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو آپ نے فرمایا ہر مہینے ایک روزہ رکھ میں نے کہا یا رسول اللہ بڑھائیے بڑھائیے کہا یا رسول اللہ بڑھائیے دو دن ہر مہینے میں میں نے کہا یا رسول اللہ بڑھائیے بڑھائیے میں اپنے تئیں زور آور پاتا ہوں کہا بڑھائیے بڑھائیے میں اپنے تئیں زور آور پاتا ہوں آپ چپ ہو رہے یہاں تک کہ میں سمجھا آپ مجھے جواب دیں گے۔ یعنی نہیں بڑھائیں گے آپ نے فرمایا تین

قَالَ صُوْمُوا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

روزے رکھ ہر مہینے میں۔

۲۴۳۸- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي نَوْفَلِ بْنِ أَبِي عَقْرَبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَاسْتَزَادَهُ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَزَادَهُ فَقَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَمَا كَادَ أَنْ يَزِيدَهُ فَلَمَّا أَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ.

حضرت ابو عقرب سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا روزے کو آپ نے فرمایا ایک روزہ رکھ ہر مہینے میں اور زیادہ چاہا ابو عقرب نے تو کہا فدا ہوں آپ پر ماں باپ میرے میں اپنے تئیں طاقتور پاتا ہوں آپ نے زیادہ کیا اور فرمایا ہر مہینے میں دو روزے رکھ اس نے کہا فدا ہوں آپ پر ماں باپ میرے میں اپنے تئیں طاقتور پاتا ہوں طاقتور پاتا ہوں پھر آپ نے اسے زیادہ نہ کیا جب اس نے بہت عاجزی کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مہینے میں تین روزے رکھ۔

كِتَابُ الزَّكوٰةِ

کتاب زکوٰۃ کے بیان میں (جو ایک رکن اسلام ہے جیسے نماز)

بَابُ وُجُوبِ الزَّكوٰةِ

زکوٰۃ فرض ہے

۲۴۳۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ عَنِ الْمُعَافَى عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ الْمَكِّيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ يَعْنِي أَطَاعُوكَ بِذَلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذَلِكَ فَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو ان سے کہا تمہارا گذر ہوگا ایک قوم پر جو اہل کتاب ہیں (یعنی یہود اور نصاریٰ) پھر جب تو ان کے پاس پہنچے تو بلا ان کو گواہی دیں اس بات کی سوا خدا کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمدؐ اس کے بندے ہیں اور بھیجے ہوئے ہیں اگر وہ تیرا کہنا مان لیں پھر ان سے کہہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں ایک دن رات میں اگر وہ اس کو مان لیں پھر ان سے کہہ اللہ نے ان پر صدقہ (زکوٰۃ) کو فرض کیا ہے جو مالداروں سے لیا جاتا ہے اور انہی میں کے مفلسوں اور محتاجوں کو دیا جاتا ہے اگر وہ اس کو بھی مان لیں تو بچارہ مظلوم کی بددعا سے ف

۲۴۴۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَنْ لَا آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِينَكَ وَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَحْيِ اللَّهِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَى اللَّهِ

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے اس کے دادا سے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے پاس نہیں آیا یہاں تک کہ میں نے قسمیں کھائی تھیں اپنی انگلیوں سے زیادہ کہ آپ کے پاس نہ آؤں گا اور کبھی آپ کا دین قبول نہ کروں گا اور میں ایک آدمی تھا جس کو کچھ عقل نہ تھی مگر جو اللہ نے اور اس کے رسول نے سکھلایا اور میں آپ سے پوچھتا ہوں اللہ کی وحی کی قسم دے کر اللہ نے کس چیز کے ساتھ آپ کو بھیجا

ف: صحیحین کی روایت میں ہے اگر وہ اس کو بھی یعنی صدقہ دینے کو بھی مان لیں تو بچارہ ان کے عمدہ اور بہتر بہتر مالوں سے یعنی زکوٰۃ میں متوسط بیچ کا مال لے نہ عمدہ اور نہ خراب اور بچارہ مظلوم کی بددعا سے اس لیے کہ مظلوم کی دعا میں اور اللہ تعالیٰ میں کوئی روک نہیں ہے یعنی وہ برابر حق سبحانہ وتعالیٰ تک پہنچتی ہے کہیں نہیں رکتی ایسا نہ ہو کہ تو ان پر ظلم کرے اور زکوٰۃ عمدہ عمدہ مال سے لیوے اور وہ تیرے لیے بددعا کریں۔

وَتَحُجَّ وَتُقِيمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ.

۲۴- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ أَخِيهِ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ أَنَّ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَالصَّلٰوةُ نُورٌ وَالزَّكٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ.

۲۴۴۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ أَنْبَأَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِي صُهَيْبٌ أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمِنْ أَبِي سَعِيدٍ يَقُولَانِ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَبْكِي لَا نَدْرِي عَلَى مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فِي وَجْهِهِ الْبُشْرَى فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكٰوةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلَامٍ.

ہماری طرف آپ نے فرمایا اسلام کے ساتھ میں۔ میں نے کہا اسلام کی نشانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا تو کہہ میں نے اپنا منہ رکھ دیا اللہ کی طرف (یعنی جو اس کا حکم ہوگا سو بجا لاؤں گا اور اسی کا ہو گیا) اور نماز ادا کرے اور زکوٰۃ دیوے۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا کرنا وضو کا آدھا ایمان ہے (کیونکہ ایمان سے سب گناہ بخشے جاتے ہیں اور وضو سے صغائر یعنی چھوٹے بخشے جاتے ہیں) اور الحمد للہ کہنا بھر دیوے گا ترازو کو اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر بھر دیتے ہیں آسمان اور زمین کو (اپنے ثواب سے) اور نماز نور ہے (قیامت میں) اور زکوٰۃ دلیل ہے (اللہ کے پاس خلوص اور نجات کی) اور صبر روشنی ہے (یعنی عقل کی روشنی ہے جس کی بدولت وہ صبر کرتا ہے اور جو اس کی روشنی سے محروم ہے وہ صبر نہیں کرتا) اور قرآن دلیل ہے تیرے لیے (اگر تو حق پر ہے) یا دلیل ہے تجھ پر (اگر تو باطل پر ہے)

حضرت ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک روز خطبہ سنایا ہم کو تو فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تین بار پھر آپ جھک گئے اور ہر شخص ہم میں سے جھک کر رونے لگا لیکن ہم کو معلوم نہیں آپ نے کیا قسم کھائی پھر آپ نے سر اٹھایا اور آپ کے چہرے پر خوشی تھی ہم کو بھلا معلوم ہوا لال اونٹ ملنے سے زیادہ اور لال اونٹ قیمتی ہوتے ہیں پھر آپ نے فرمایا جو بندہ پانچوں نمازیں پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور زکوٰۃ نکالے اور ساتوں بڑے گناہوں سے بچے (یعنی شرک اور جادو اور خون ناحق اور سود خوری اور یتیم کے مال کھا جانے اور جہاد سے بھاگنے اور پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانے سے) اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔ اور کہا جاوے گا جا اندر سلامتی کے ساتھ۔

۲۴۴۲۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هٰذَا خَيْرٌ لَكَ وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ عَلَى مَنْ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَإِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا صرف کرے اللہ کی راہ میں وہ جنت کے دروازوں سے بلایا جائیگا اے بندے اللہ کے یہ دروازہ بہتر ہے اور جنت کے دروازے ہیں جو نمازی ہوگا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو صدقہ دینے والا ہوگا وہ صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو روزہ دار ہوگا وہ باب الریان سے بلایا جائے گا۔ ابوبکر صدیق نے کہا یارسول اللہ جو شخص ان دروازوں سے بلایا جائے اس کو کچھ فکر نہیں لیکن کوئی ایسا بھی ہوگا جو سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ان ہی میں سے ہوگے۔

بَابُ ۲۲۳ التَّغْلِيظِ فِي حَبْسِ الزَّكٰوةِ

۲۴۴۳۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِي مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ مَا لِي لَعَلِّي أُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا حَتَّى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ إِبِلًا أَوْ بَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا

زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ کعبے کے سائے میں بیٹھے تھے جب مجھے آتے دیکھا تو فرمایا وہی لوگ ٹوٹے والے ہیں قسم ہے کعبہ کے پروردگار کی میں نے کہا کیا ہے شاید میرے باب میں کچھ اترا میں نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں قربان ہوں آپ پر ماں باپ میرے آپ نے فرمایا جو بہت مال رکھتے ہیں مگر جو ایسے ہیں اور اشارہ کیا اس طرف یہاں تک کہ سامنے اور داہنے اور بائیں بھی دیتے ہر طرف سے محتاجوں کی خبر لیتے ہیں پھر فرمایا قسم ہے اس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص مرے اونٹ اور بیل چھوڑ کر جن کی زکوٰۃ نہ دی ہو تو وہ اونٹ اور بیل قیامت میں بڑے ہوکر آئیں گے اور موٹے اور روندیں گے

نُفِدَتْ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ ۔

۲۴۲۱۔ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّ مَالِهِ إِلَّا جُعِلَ لَهُ طَوْقًا فِي عُنُقِهِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ ثُمَّ قَرَأَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْآيَةَ ۔

۲۴۲۲۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْغُدَانِيِّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَجْدَتُهَا وَرِسْلُهَا قَالَ فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنِهِ وَآشَرِهِ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا إِذَا جَاءَتْ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى سَبِيلَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ بَقَرٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَغَذَّ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ وَآشَرَهُ

لگے اس کو کھروں سے اور ماریں گے اس کو سینگوں سے جب اخیر جانور اس کا اس طرح کر دے گا تو پھر سرے سے لاویں گے یہی ہوتا رہے گا یہاں تک کہ ختم ہو آدمیوں میں یعنی ان کا فیصلہ ہو کہ یہ جنتی ہیں اور یہ دوزخی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مالدار ہو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مال اس کی گردن کا طوق ہوگا ایک گنجا سانپ بن کر وہ اس سے بھاگے گا اور یہ اس کے ساتھ ہوگا پھر اس کی تصدیق کے لیے کلام اللہ کی یہ آیت پڑھی مت سمجھو ان لوگوں کو جو بخیلی کرتے ہیں اس مال کے ساتھ جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے یہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ برا ہے ان کے لیے نزدیک ہے جس کے ساتھ وہ بخیلی کرتے ہیں وہ ان کا طوق بنایا جائے قیامت کے روز۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ ان کی زکوٰۃ نہ دے تنگی اور کشادگی میں (یعنی جب اونٹ موٹے تازے ہوں تو زکوٰۃ نہ دے ان میں سے کیونکہ اچھے موٹے اونٹ کا خدا کی راہ میں دینا دشوار ہے اور جب دبلے ہوں تو برا سمجھ کر زکوٰۃ میں دے دے یا جب قحط اور تنگی کا زمانہ ہو تو زکوٰۃ نہ نکالے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ تنگی اور کشادگی کیا ہے آپ نے فرمایا دشواری اور آسانی کے زمانے میں تو وہ اونٹ قیامت کے روز خوب تیز اور موٹے اور چالاک بن کر آئیں گے اور ان کا مالک ان اونٹوں کے سامنے ایک صاف برابر میدان میں اوندھا لٹایا جائے گا وہ اونٹ اس کو روندیں گے اپنے کھروں سے جب اخیر کا اونٹ روند چکے گا تو پھر سرے سے پہلے اونٹ کو لاویں گے دن بھر اسی طرح جو پچاس

يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا وَتَطَؤُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى سَبِيلَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَكْثَرِهِ وَأَسْمَنِهِ وَآشَرِهِ ثُمَّ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ فَتَطَؤُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا وَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى سَبِيلَهُ ۔

ہزار برس کے برابر ہوگا یہاں تک کہ فیصلہ ہو لوگوں کا اور وہ اپنی راہ دیکھ لیں اور جس شخص کے پاس بکریاں ہوں اور وہ ان کی زکوٰۃ تنگی اور آسانی کے وقت ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ بکریاں تیز اور موٹی اور چالاک ہو کر آئیں گی پھر اس کے مالک کو اوندھا لٹایا جائے گا ایک برابر کھلے میدان میں اور ہر ایک کھر والی بکری اس کو اپنے کھروں سے روندے گی اور سینگوں والی سینگوں سے مارے گی اور کوئی ان میں مڑے ہوئے سینگ کی یا ٹوٹے ہوئے سینگ کی نہ ہوگی (بلکہ سب کے سینگ سیدھے اور مضبوط ہوں گے تاکہ مالک کو تکلیف پہنچائیں) جب اخیر کی بکری نکل جائے گی تو پھر سرے سے پہلی کو لائیں گے دن بھر جو پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا یہاں تک کہ فیصلہ ہو لوگوں کا اور وہ اپنی راہ دیکھ لیں۔

بَابُ ٢٢٣ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

جو شخص زکوٰۃ نہ دے اس کا بیان

٢٤٤٣۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابو بکر خلیفہ ہوئے اور جو لوگ عربوں میں سے کافر ہوگئے وہ کافر ہوگئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا تم کیسے لڑو گے لوگوں سے (جو زکوٰۃ نہیں دیتے) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ کہیں کوئی معبود سچا نہیں ہے سوائے خدا کے تو جس نے یہ کہا اس نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے بچا لیا مگر کسی حق کے بدلے میں (یعنی اگر کسی کو مارے گا تو وہ بھی مارا جائے گا یا کسی کا مال لے لے گا تو اس کا بھی مال لیا جائے گا) اور اس کا

يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِيْ بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں لڑوں گا اس شخص سے جو فرق کرے گا نماز اور زکوٰۃ میں (یعنی نماز پڑھے اور زکوٰۃ نہ دے) اس کی فرضیت کا انکار کرے) کیونکہ زکوٰۃ حق ہے مال کا (جیسے نماز حق ہے نفس کا) قسم خدا کی اگر ایک بکری کا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتے تھے اور مجھ کو نہ دیں گے تو میں اس سے لڑوں گا اس کے نہ دینے پر حضرت عمرؓ نے کہا قسم ہے اللہ کی کچھ نہ تھا مگر میں جانتا ہوں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکرؓ کا سینہ کھول دیا لڑنے کے لیے پھر میں نے جانا کہ یہی حق ہے ف

باب ۱۲۳۵

عُقُوْبَةِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

جو شخص زکوٰۃ نہ دے اس کی سزا کا بیان!!

۲۲۲۸- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ اِبِلٍ سَائِمَةٍ فِيْ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ لَا يُفَرَّقُ اِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ اَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهٗ اَجْرُهَا وَمَنْ اَبٰى فَاِنَّا اٰخِذُوْهَا وَشَطْرَ اِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے اس نے اس کے دادا سے اس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چالیس اونٹ میں جو جنگل میں چرائے جاتے ہوں ایک دو برس کی اونٹنی ہے اونٹ جدا نہ کیے جائیں گے اپنے حساب سے (زکوٰۃ سے بچنے کے لیے) جو شخص زکاۃ دے گا ثواب کے لیے اس کو ثواب ملے گا اور جو شخص انکار کرے گا ہم زکوٰۃ بھی لیں گے اور آدھے اونٹ اس کے لے لیں گے یہ ایک سزا ہے ہمارے رب کی سزاؤں میں سے۔ اس مال میں سے محمد کی آل کو کچھ درست نہیں ہے۔

ف: اس لیے کہ اسلام میں صرف لا الٰہ الا اللہ کہنا کافی نہیں بلکہ اسلام کے ارکان میں سے پہلا رکن توحید ہے پھر نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج یہ بھی ارکان ہیں جو کوئی ان کے فرض ہونے سے انکار کرے وہ مسلمان نہیں اس سے لڑنا چاہیے۔

باب ٥ زكوة الإبل

٢٢٤٩ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى ح وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ وَمَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق سے کم غلے میں (جو زمین سے پیدا ہو) زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ (ف)

٢٢٥٠ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ابْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

٢٢٥١ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ مُدْرِكٍ أَبُو كَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَخَذْتُ هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُمْ إِنَّ هٰذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِ وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق نے ان کے لیے لکھا کہ یہ فرض ہیں زکوٰۃ کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے مسلمانوں پر جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا جس مسلمان سے مانگا جاوے ان کے موافق وہ دیوے اور جس سے مانگا جاوے اس سے زیادہ وہ نہ دیوے۔ پچیس اونٹوں سے کم میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو اس میں ایک برس کی اونٹنی ہے پینتیس تک اگر ایک برس کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس کا اونٹ جب چھتیس اونٹ ہوں تو ان میں دو

ف: وسق چار صاع کا اور ایک صاع آٹھ رطل کا تو پانچ رطل کا ہوتا ہے اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے پانچ اوقیے سے دو سو درہم ہوئے اور درہم تین ماشے اور ایک رتی اور پانچویں حصے رتی کے برابر ہوتا ہے اگر تولہ پورا ماشہ کا ہو تو دو سو درہم میں ساڑھے باون تولے چاندی ہوتی ہے اور جو کمی بیشی ہو تو اسی حساب سے لگا سکتے ہیں۔

ذٰلِكَ فَلَا يُعْطِ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسٍ ذَوْدٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْفَحْلِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ فَإِذَا تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ

دو برس کی اونٹنی ہے پینتالیس اونٹوں تک جب چھیالیس اونٹ ہوں تو ان میں تین برس کی اونٹنی ہے (جو نر کو ملنے کے لائق جوان ہو گئی ہو) ساٹھ اونٹوں تک جب اکسٹھ اونٹ ہو جائیں تو ان میں چار برس کی اونٹنی ہے (جو پانچویں سال میں لگی ہو) پچھتر اونٹوں تک جب چھہتر ہوں تو ان میں دو اونٹنیاں ہیں۔ دو دو برس کی نوے اونٹوں تک جب اکانوے اونٹ ہوں تو ان میں دو اونٹنیاں ہیں تین تین برس کی جن پر نر کود سکے ایک سو بیس اونٹ تک جب ایک سو بیس سے زیادہ اونٹ ہوں تو ہر چالیس اونٹ میں ایک اونٹنی ہے دو برس کی اور ہر پچاس میں ایک اونٹنی ہے تین برس کی۔ اگر اونٹوں کے دانتوں میں اختلاف ہو یعنی زکوٰۃ کے لائق اونٹ نہ ہو اس سے بڑا یا چھوٹا ہو مثلاً جس شخص پر چار برس کی اونٹنی لازم آوے اور اس کے پاس نہ ہو لیکن تین برس کی اونٹنی ہو تو وہ اس کو دے دے اور دو بکریاں دیدے اگر اس سے ہو سکیں نہیں تو بیس درہم دیدے اور جس شخص کو تین برس کی اونٹنی دینا ہو اور اس کے پاس چار برس کی اونٹنی ہو تو لے لیں گے اور زکوٰۃ لینے والا (یعنی مصدق جو امام کی طرف سے مقرر ہوتا ہے زکوٰۃ کی تحصیل کے لیے) اس کو بیس درہم پھیر دیگا یا دو بکریاں دیدے گا اور جس شخص کو تین برس کی اونٹنی دینا ہو اور اس کے پاس نہ ہو تو دو برس کی اونٹنی دیدے اور دو بکریاں اس کے ساتھ دیدے یا بیس درہم دیدے اور جس کو دو برس کی اونٹنی دینا ہو اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی ہو تو لے لیں گے اور مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دیدے گا اور جس کو دو برس کی اونٹنی دینا ہو اور اس کے پاس نہ ہو لیکن ایک برس کی اونٹنی ہو تو لے لیں گے اور دو بکریاں لے لیں گے اگر اس سے ہو سکیں نہیں تو بیس درہم لے لیں گے اور جس شخص کے اوپر ایک برس کی اونٹنی ہو لیکن اس کے پاس دو برس کا اونٹ ہو تو لے لیں گے اور کچھ نہ دیں گے نہ لیں گے۔

وَيُجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِيْنَ دِرْهَمًا وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ مَخَاضٍ وَلَيْسَ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُوْنٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا شَاةٌ إِلَى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةٌ فَفِيْهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَّدِّقُ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا۔

(اس لیے کہ ایک اونٹ کی قیمت مادہ سے نصف ہے) اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے اور بکریاں جو جنگل سے چرائی جاتی ہوں جب چالیس ہوں تو ان میں ایک بکری ہے زیادہ ہو تو دو سو تک اس میں دو بکریاں ہیں جب دو سو سے ایک بکری بھی زیادہ ہو تو تین بکریاں ہیں تین سو تک پھر ہر ایک سینکڑے میں ایک بکری ہے لیکن زکوٰۃ میں بوڑھے اور کانے اور عیب دار نہ لیے جائیں اور نہ نر مگر جب مصدق لینا چاہے (کسی مصلحت سے مثلاً اس کے پاس سب عیب دار یا بوڑھے جانور ہوں یا سب نر ہوں یا زکوٰۃ کے جانوروں کے لیے نر کی ضرورت ہو) اور زکوٰۃ کے ڈر سے دو جدا مالوں کو ایک جگہ نہ کریں۔ (مثلاً چالیس چالیس بکریاں دو شخصوں کی ہوں تو ہر ایک سے ایک ایک بکری لینی چاہیے وہ دونوں ملا دیں تاکہ ایک ہی بکری دینی پڑے) اور ملے ہوئے مالوں کو جدا نہ کریں (مثلاً کسی کے پاس چالیس بکریاں ہوں وہ بیس بیس الگ کر دیوے تاکہ مصدق نصاب سے کم سمجھے اور زکوٰۃ نہ لے دو شخصوں کا مال سمجھ کر) ف۔ اور جب مال دو شریکوں کا ہو تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے حساب برابر کر لیں۔ ف۲۔ اور جب بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں کچھ نہیں ہے مگر جب ان کا مالک خوشی سے کچھ دینا چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا ہے۔ (جب دو سو درہم کے برابر ہو) اگر ایک سو نوّے درہم ہوں تو ان میں کچھ نہیں ہے۔ مگر جب مالک خوشی سے کچھ دینا چاہے۔

ف: اور بعض کہتے ہیں کہ یہ نہی مصدق کے لیے ہے یعنی وہ ظلم نہ کرے زکوٰۃ لینے میں اور متفرق مالوں کو ایک جگہ نہ کرے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے۔

ف۲: مثلاً دو سو بکریاں دو شخصوں کی ہوں ایک چوتھائی کا شریک ہو اور ایک تین ربع کا تو مصدق دو بکریاں لے لے۔ پھر چوتھائی والا آدمی بکری کے دام دوسرے شریک سے مجرا لیوے۔

بَابُ ۱۲۳۷ مَانِعِ زَكٰوةِ الْإِبِلِ

۲۴۵۲۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هِيَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى رَبِّهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا قَالَ وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ أَلَا لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ قَالَ وَيَكُونُ كَنْزُ أَحَدِهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَيَطْلُبُهُ أَنَا كَنْزُكَ فَلَا يَزَالُ حَتّٰى يُلْقِمَهُ إِصْبَعَهُ۔

اونٹوں کی زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹ اپنے مالک کے پاس آئیں گے اچھے حال میں ہوکر (یعنی جیسے دنیا میں جس وقت موٹے تازے تھے) جب اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا (یعنی ان کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی) روندیں گے اپنے پاؤں سے اسی طرح بکریاں اپنے مالک کے پاس آئیں گی اچھے حال میں ہوکر جبکہ اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا روندیں گی اس کو اپنے کھروں سے اور ماریں گی اس کو اپنے سینگوں سے' ایک حق ان کا یہ بھی ہے دوسرا زکوٰۃ کے سوا زکوٰۃ فرض ہے اور یہ مستحب ہے کہ ان کو دوہے جاویں جب پانی پینے آویں ف۔ خبردار ہو جاؤ کوئی تم میں سے قیامت کے روز اپنے اونٹ کو گردن پر سوار کرکے نہ لا دے وہ آواز کرتا ہوگا اسے محمد (بچاؤ اس عذاب سے مجھ کو) میں کہوں گا میں تیرے لیے کچھ نہیں کرسکتا میں کہہ چکا تھا تم میں سے ایک کو خزانہ (جس کی وہ زکوٰۃ ادا کرتا تھا) قیامت کے روز ایک گنجا اژدھا بن کر آئے گا اور مالک اس کو دیکھ کر بھاگے گا وہ اس کے پیچھے ہوگا اور کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں یہاں تک کہ مالک اپنی انگلی اس کے منہ میں دے دیگا۔

بَابُ [illegible] سُقُوطِ الزَّكٰوةِ عَنِ الْإِبِلِ إِذَا كَانَتْ رِسْلًا لِأَهْلِهَا وَلِحَمُولَتِهِمْ

۲۴۵۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ بَهْزَ بْنَ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ مِنْ كُلِّ

کام کاج کے لیے پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے اس نے دادا سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جب جنگل سے چرنے والے اونٹ ہوں تو ہر چالیس اونٹ میں ایک دو برس کی اونٹنی ہے

ف: عرب میں دستور تھا کہ لوگ اپنے جانوروں کو جب پانی پلانے لاتے تو وہاں جو لوگ جمع ہو جاتے ان کو دودھ دوہ کر پلاتے اگرچہ یہ مستحب ہے مگر مروت اور احسان کے لحاظ سے ضرور ہے اس واسطے اس کو بھی حق قرار دیا)

أَرْبَعِينَ ابْنَةُ لَبُونٍ لَا تُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا لَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ مَنَعَهَا فَإِنَّا آخِذُوهَا وَشَطْرَ إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

اونٹ جدا نہ کیے جائیں گے اپنے حساب سے جو شخص زکوٰۃ دے گا ثواب کے لیے اس کو ثواب ملے گا اور جو شخص نہ دیگا تو ہم زبردستی لیں گے اور آدھے اونٹ اور لے لیں گے (سزا کے لیے) یہ ایک حکم ہے ہمارے پروردگار کے حکموں میں سے محمد کی آل کو اس میں سے کچھ درست نہیں ہے۔

بَاب ۱۱ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

گائے بیل کی زکوٰۃ کا بیان

۲۲۵۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهِلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ وَمِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کی طرف بھیجا اور حکم کیا ہر بالغ سے ایک دینار لینے کا (جزیہ میں) یا اس کی قیمت کا کپڑا اور ہر تیس گائے بیلوں سے ایک بیل برس روز کا یا گائے برس روز کی اور ہر چالیس گائے بیلوں سے ایک گائے دو برس کی۔

۲۲۵۵ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَا قَالَ مُعَاذٌ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً ثَنِيَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی طرف بھیجا اور حکم کیا ہر چالیس بیلوں میں سے ایک گائے دو برس کی لینے کا اور ہر تیس میں سے ایک برس کی لینے کا اور ہر بالغ سے ایک دینار یا اس قیمت کے کپڑے لینے کا۔

۲۲۵۶ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

۲۲۵۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلِ بْنِ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مجھ کو یمن کی طرف بھیجا تو حکم دیا گائے بیلوں سے کچھ نہ لینے کا جب تک وہ تیس کو نہ پہنچیں جب تیس کو پہنچیں

سَلَمَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ أَنْ لَا آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتَّى تَبْلُغَ ثَلَاثِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِينَ فَفِيهَا عِجْلٌ تَابِعٌ جَذَعٌ أَوْ جَذَعَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا بَقَرَةٌ مُسِنَّةٌ۔

تو ان میں سے ایک گائے کا بچہ ہے ایک سال کا نر یا مادہ چالیس تک پھر جب چالیس ہوں تو ان میں ایک گائے دو برس کی۔

بَابُ ۱۲۴ مَانِعِ زَكَاةِ الْبَقَرِ

گائے بیل کی زکوٰۃ نہ دے تو کیا سزا ہے؟

۲۴۵۸- أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا وُقِفَ لَهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الْأَظْلَافِ بِأَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقُرُونِ بِقُرُونِهَا لَيْسَ فِيهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُورَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَاذَا حَقُّهَا قَالَ إِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَإِعَارَةُ دَلْوِهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّي حَقَّهُ إِلَّا يُخَيَّلُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ يَقُولُ لَهُ هَذَا كَنْزُكَ الَّذِي كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَإِذَا رَأَى أَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اونٹ یا بیل یا بکریاں رکھتا ہو اور ان کا حق نہ دیوے تو قیامت کے روز وہ کھڑا کیا جائے گا ایک صاف ہموار میدان میں کھروالے جانور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گے اور سینگ والے اپنے سینگوں سے اس کو ماریں گے کوئی ان میں لنگڑی اور سینگ ٹوٹی نہیں ہو گی ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا نر کو جفتی کے لیے دینا (اور اس پر اجرت نہ لینا) اور پانی پلانے کو ڈول مانگنے والے کو دینا اور خدا کی راہ میں (یعنی جہاد میں سواری اور بوجھ لادنے کو دینا) اور جو مال والا اس کا حق ادا نہ کرے گا قیامت کے دن وہ مال اس کا ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا مالدار اس کو دیکھ کر بھاگے گا وہ سانپ پیچھا کرے گا اور کہے گا یہ تیرا خزانہ ہے جس پر تو بخیل کرتا تھا جب دیکھے گا کوئی علاج نہیں (یعنی بھاگنے سے بچاؤ نہیں ہو سکتا) تو لاچار ہو کر اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دیگا اور وہ اس کو چبا ڈالیگا اونٹ کی طرح۔

بَابُ ۱۲۵ زَكَاةِ الْغَنَمِ

بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

۲۴۵۹- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّسَائِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا شُرَيْحُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکر صدیق نے ان کے لیے یہ لکھا یہ فرض ہیں زکوٰۃ کے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیے مسلمانوں پر جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا اخیر حدیث تک ف۔

ف! جو اوپر گزری کامل میں بیان ہے اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ کا مولف نے اس حدیث کو دوبارہ ذکر کیا اور ہم نے طول کے ڈر سے چھوڑ دیا

رضي الله عنه كتب له ان هذه فرائض الصدقة
التي فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم على
المسلمين التي امر الله بها رسوله صلى
الله عليه وسلم فمن سئلها من المسلمين
على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعطه
فيما دون خمس وعشرين من الابل في خمس
ذود شاة فاذا بلغت خمسا وعشرين ففيها بنت
مخاض الى خمس وثلاثين فان لم تكن
ابنة مخاض فابن لبون ذكر فاذا بلغت
ستة وثلاثين ففيها بنت لبون الى خمس
واربعين فاذا بلغت ستة واربعين ففيها حقة
طروقة الفحل الى ستين فاذا بلغت احدى وستين
ففيها جذعة الى خمسة وسبعين فاذا بلغت
ستة وسبعين ففيها ابنتا لبون الى تسعين فاذا
بلغت احدى وتسعين ففيها حقتان طروقتا الفحل
الى عشرين ومائة فاذا زادت على عشرين
ومائة ففي كل اربعين ابنة لبون وفي كل
خمسين حقة فاذا تباين اسنان الابل في فرائض
الصدقات فمن بلغت عنده صدقة الجذعة
وليست عنده جذعة وعنده حقة فانها تقبل منه
الحقة ويجعل معها شاتين ان استيسرتا له او عشرين
درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة
وليست عنده الا جذعة فانها تقبل منه ويعطيه
المصدق عشرين درهما او شاتين ومن
بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده وعنده
ابنة لبون فانها تقبل منه ويجعل معها
شاتين ان استيسرتا له او عشرين درهما ومن
بلغت عنده صدقة بنت لبون وليست عنده
الا حقة فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين

دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ
بِنْتِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ بِنْتُ
مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ
إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا
وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ
مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنُ لَبُونٍ
ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ
وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعَةٌ مِنَ الْإِبِلِ
فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي صَدَقَةِ
الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ فَفِيهَا
شَاةٌ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً
فَفِيهَا شَاتَانِ إِلَى مِائَتَيْنِ فَإِذَا زَادَتْ
وَاحِدَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ
فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ
وَلَا تُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ
عَوَارٍ وَلَا تَيْسُ الْغَنَمِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَّدِّقُ
وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ
مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ
مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا
بِالسَّوِيَّةِ وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ
نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ
فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ
رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَالُ إِلَّا تِسْعِينَ
وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ
رَبُّهَا.

بَابُ مَانِعِ زَكَوٰةِ الْغَنَمِ

۲۴۴۰ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا عَادَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ.

بکریوں کی زکوٰۃ نہ دینے والے کا بیان

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اونٹ اور گائے اور بکریاں رکھتا ہو اور ان کی زکوٰۃ نہ دیوے تو قیامت کے روز وہ جانور خوب بڑے اور موٹے بن کر آئیں گے اور سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے جب اخیر جانور نکل جائے گا تو پھر پہلا آئے گا اسی طرح لوگوں کا فیصلہ ہونے تک۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَالتَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ

۲۴۴۱ - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ مَيْسَرَةَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ لَا نَأْخُذَ رَاضِعَ لَبَنٍ وَلَا نَجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا نُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْهَا فَأَبَى.

مال کو ملانا اور ملے ہوئے مال کو جدا کرنا منع ہے

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مصدق (زکوٰۃ تحصیل کرنے والا) ہمارے پاس آیا میں اس کے پاس جا کر بیٹھا اور سنا وہ کہتا تھا ہم سے قرار لیا گیا ہے کہ ہم دودھ پلانے والے جانور کو نہ لیں گے اور جدا مال کو ایک جگہ نہ کریں گے اور ملے ہوئے مال کو جدا نہ کریں گے (زکوٰۃ بڑھانے کے لیے) وف ایک شخص ان کے پاس اونچی کوہان کی اونٹنی زبردستی لیکر آیا اور کہنے لگا لے اس نے انکار کیا۔

۲۴۴۲ - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَاعِيًا فَأَتَى رَجُلًا فَآتَاهُ فَصِيلًا مَخْلُولًا فَقَالَ

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بھیجا زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے وہ گیا ایک شخص کے پاس اس نے ایک دبلا اونٹ کا بچہ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم نے اللہ اور اس کے رسول کے مصدق کو بھیجا فلانے شخص کو ایک

وف: مثلاً دو اونٹ ایک کے تھے اور تین ایک کے کسی پر زکوٰۃ نہ تھی دونوں کو ملا دیا اور ایک بکری زکوٰۃ کی لے لی یا اسی بکریاں ایک شخص یا دو شخص کی ملی ہوئی تھیں ان میں ایک بکری تھی اب چالیس چالیس الگ کر کے دو بکریاں ہیں۔

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثْنَا مُصَدِّقَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنَّ فُلَانًا أَعْطَاهُ فَصِيلًا مَخْلُولًا اللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيهِ وَلَا فِي إِبِلِهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَجَاءَ بِنَاقَةٍ حَسْنَاءَ فَقَالَ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَفِي إِبِلِهِ۔

اونٹ کا دبلا بچہ دیا یا اللہ مت برکت دے اس میں اور اس کے اونٹ میں یہ خبر اس کو پہنچی وہ ایک اچھی اونٹنی لے کر آیا۔ اور کہنے لگا میں نے توبہ کی اللہ اور اس کے رسول کی طرف آپ نے فرمایا یا اللہ برکت دے اس میں اور اس کے اونٹوں میں۔

بَابُ ۲۴۴ صَلٰوةِ الْإِمَامِ عَلٰى صَاحِبِ الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ دینے والے کے لیے دُعا کرنا

۲۴۶۳- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی قوم زکوٰۃ لے کر آتی آپ فرماتے یا اللہ رحمت بھیج فلانے کی آل پر میرا باپ زکوٰۃ لے کر آیا تو آپ نے فرمایا یا اللہ رحمت بھیج ابی اوفیٰ کی آل پر۔

بَابُ ۲۴۵ إِذَا جَاوَزَ فِي الصَّدَقَةِ

جب صدقہ میں مصدّق زیادتی کرے

۲۴۶۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي إِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ جَرِيرٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَأْتِينَا نَاسٌ مِنْ مُصَدِّقِيكَ يَظْلِمُونَ قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا وَإِنْ ظَلَمَ قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ ثُمَّ قَالُوا وَإِنْ ظَلَمَ قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالَ جَرِيرٌ فَمَا صَدَرَ عَنِّي مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ہلال رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے جریرؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عرب کے چند لوگ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! آپ کی طرف سے مصدق لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم کرتے ہیں آپ نے فرمایا راضی کرو اپنے مصدقوں کو لوگوں نے عرض کیا اگر چہ وہ ظلم کرے آپ نے فرمایا راضی کرو اپنے مصدق کو پھر لوگوں نے کہا اگر چہ وہ ظلم کرے آپ نے فرمایا راضی کرو اپنے مصدقوں کو جریرؓ نے کہا اس روز سے کوئی مصدق میرے پاس سے نہیں گیا مگر راضی ہو کر۔ جب سے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا۔

۲۴۶۵- أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَنْبَأَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ

فَلْيَصْدُرْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ.

بَابُ (۱۳۶) إِعْطَاءِ السَّيِّدِ الْمَالَ بِغَيْرِ اخْتِيَارِ الْمُصَدِّقِ.

۲۴۶۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ ابْنُ عَلْقَمَةَ أَبِي عَلَى عِرَافَةِ قَوْمِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ فَبَعَثَنِي أَبِي إِلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ لِآتِيَهُ بِصَدَقَتِهِمْ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ يُقَالُ لَهُ سَعْرٌ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي بَعَثَنِي إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ ابْنَ أَخِي وَأَيَّ نَحْوٍ تَأْخُذُونَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتَّى إِنَّا لَنَتَبَيَّنُ ضُرُوعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ أَخِي فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ أَنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَنَمٍ لِي فَجَاءَنِي رَجُلَانِ عَلَى بَعِيرٍ فَقَالَا إِنَّا رَسُولَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ فَقَالَ قُلْتُ وَمَا عَلَيَّ فِيهَا قَالَا شَاةٌ فَأَعْمِدُ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةٍ مَحْضًا وَشَحْمًا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَ هَذِهِ الشَّافِعُ وَالشَّافِعُ الْحَائِلُ وَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَأْخُذَ شَافِعًا قَالَ فَأَعْمِدُ إِلَى عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِي لَمْ تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَرَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلَى بَعِيرِهِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا.

مالک مال خود زکوٰۃ نکال کر دے سکتا ہے اگر مصدق نہ نکالے

حضرت مسلم بن ثفنہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابن علقمہ نے میرے باپ کو اپنی قوم کی عرافت پر مقرر کیا (عرافت ایک خدمت ہے جو ہر ایک قوم میں ایک شخص کو دی جاتی ہے وہ ان کے برے بھلے کی خبر رکھتا ہے اور حاکم سے ہر ایک کا حال کہتا رہتا ہے یہاں اس کو اخباری اور پرچہ نویس کہتے ہیں) اور حکم کیا ان کو صدقہ وصول کرنے کا میرے باپ نے مجھ کو ایک گروہ کی طرف بھیجا ان کی زکوٰۃ لانے کو میں نکلا اور ایک بڈھے شخص کے پاس گیا جس کو سعر کہتے تھے میں نے کہا میرے باپ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم اپنی بکریوں کا صدقہ ادا کرو وہ بولا اے میرے بھتیجے تم کس طرح صدقہ لیتے ہو میں نے کہا ہم چھانٹ لیتے ہیں بکریوں کے تھنوں کو (یعنی عمدہ مال ڈھونڈ لیتے ہیں۔ اس نے کہا اسے بھتیجے میرے میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں ایک بار میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انہی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اپنی بکریاں لیے رہتا تھا اتنے میں دو شخص ایک اونٹ پر سوار آئے اور کہنے لگے ہم بھیجے ہوئے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس لیے کہ تو اپنی بکریوں کی زکوٰۃ ادا کرے میں نے کہا میرے اوپر ان بکریوں میں کتنی زکوٰۃ ہے انہوں نے کہا ایک بکری میں نے قصد کیا ایک بکری کی طرف جس کا مرتبہ میں جانتا تھا بھری ہوئی تھی دودھ سے (یعنی بہت دودھ دیتی تھی) اور چربی سے اور اس کو نکال لایا ان کی طرف انہوں نے کہا یہ بچے والی ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا ہے بچے والی بکری کے لینے سے پھر میں نے قصد کیا ایک اور بکری کی طرف جو ایک برس کی تھی گابھن اس نے کبھی بچہ نہ جنا تھا لیکن جننے والی تھی میں اس کو نکال

۲۴۰ اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ ثَفِنَةَ اَنَّ ابْنَ عَلْقَمَةَ اسْتَعْمَلَ اَبَاهُ عَلٰى صَدَقَةِ قَوْمِهٖ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

کرلایا انھوں نے کہا ہمیں مرید و میں نے اطلاع کرا ان کو دی، انھوں نے اونٹ پر اپنے رکھ لی اور چلے گئے۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

---

۲۴۱ اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيْلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَاَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ وَاَعْتُدَهٗ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم کیا تو آپ سے کہا گیا (تین آدمی صدقہ نہیں دیتے) ابن جمیل اور خالد بن الولید اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن جمیل ناشکری کرتا ہے پہلے وہ محتاج تھا پھر اللہ نے اس کو مالدار کر دیا (تو زکوٰۃ دیتا تھا) اور خالد بن ولید پر تم ظلم کرتے ہو اس لیے کہ انھوں نے اپنی زرہیں اور اسباب اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں (پھر ان میں زکوٰۃ کہاں ہے) اور عباس بن عبد المطلب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ان کی زکوٰۃ رسول اللہ پر ہے اور اتنی اور[1]

۲۴۲ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ مِثْلَهٗ سَوَاءً.

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایسی ہی ہے۔

۲۴۳ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِدْتُ اُقْتَلُ بَعْدَكَ فِيْ عَنَاقٍ اَوْ شَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّهَا تُعْطٰى فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ مَا اَخَذْتُهَا.

حضرت عبداللہ بن ہلال ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ قریب تھا کہ میں مارا جاؤں بعد آپ کے ایک بکری کے بچے یا ایک بکری میں (یعنی اس کے لینے میں زکوٰۃ کے) آپ نے فرمایا اگر زکوٰۃ مہاجرین کے فقیروں کو نہ دی جاتی تو میں نہ لیتا (یعنی زکوٰۃ میں اپنے لیے نہیں لیتا بلکہ انھی کے

بَابُ زَكٰوةِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

---

[1] ف: اس لیے کہ آپ ان سے دو سال پیشگی زکوٰۃ لے چکے تھے۔

۲۴۷۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ وَسُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲۴۷۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا زَكَاةَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ۔

۲۴۷۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

۲۴۷۴- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ خُثَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي مَمْلُوكِهِ صَدَقَةٌ۔

۱۴۴ بَابُ زَكٰوةِ الرَّقِيقِ

غلاموں کی زکوٰۃ کا بیان

۲۴۷۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

٢٤٧٢. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي غُلَامِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ.

ترجمہ وہی جو سابقہ صفحہ پہ گزرا۔ یعنی گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ف۱۔

١٢٤٩ بَابُ زَكٰوةِ الْوَرِقِ

چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

٢٤٧٣. أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ف۲۔

٢٤٧٤. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

٢٤٧٥. أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَدَقَةَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسَاقٍ مِنْ تَمْرٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنْ وَرِقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ.

ترجمہ اوپر گزر چکا۔

ف۱: یہ جب ہے کہ خدمت کے لیے ہوں اور جو تجارت کیلئے ہوں تو ان میں زکوٰۃ ہے مگر بعض لوگوں کے نزدیک سوا اونٹ اور گائے اور بکری اور چاندی سونے کے کسی مال میں زکوٰۃ نہیں ہے اگرچہ تجارت کے لیے ہو اور یہ قول شاذ ہے۔

ف۲: اوقیے اور وسق کے معنے اوپر گزر چکے۔

۲۴۸۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ وَكَانَا ثِقَةً عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنٍ وَعَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ وَكَانَا ثِقَةً عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۲۴۸۱- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ فَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے معاف کر دی زکوٰۃ گھوڑوں اور غلاموں کی تو ادا کرو زکوٰۃ مالوں کی دو سو میں سے پانچ، (یعنی چالیسواں حصّہ)۔

۲۴۸۲- أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ مِائَتَيْنِ زَكَاةٌ۔

حضرت امیر المومنین علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے معاف کر دی زکوٰۃ گھوڑوں اور غلاموں کی اور دو سو درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

بَابُ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

زیور کی زکوٰۃ کا بیان

۲۴۸۳- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتٌ لَهَا فِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَتُؤَدِّينَ زَكَاةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت یمن کی رہنے والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی اس کے ہاتھ میں دو کنگن تھے موٹے موٹے سونے کے۔ آپ نے فرمایا کیا تم زکوٰۃ دیتی ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم کو بھلا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہٗ قیامت کے روز تم کو دو کنگن آگ کے پہنا دے اس عورت نے یہ سن کر کنگن

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کو اتارا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈال دیا اور کہا یہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

۲۴۸۴۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ حُسَيْنًا قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا بِنْتٌ لَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ نَحْوَهُ مُرْسَلٌ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ خَالِدٌ أَثْبَتُ مِنَ الْمُعْتَمِرِ۔

ترجمہ عمرو بن شعیب سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے۔

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ مَالِهٖ

جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دیوے

۲۴۸۵۔ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِيْ لَا يُؤَدِّيْ زَكَاةَ مَالِهٖ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ قَالَ فَيَلْتَزِمُهٗ أَوْ يُطَوِّقُهٗ قَالَ يَقُوْلُ أَنَا كَنْزُكَ أَنَا كَنْزُكَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز اس کا مال ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا اس کی آنکھوں پر دو نقطے سیاہ ہوں گے (اس قسم کا سانپ بہت زہر دار ہوتا ہے) وہ اس سے چمٹ جائے گا یا اس کو لپٹ لے گا اسے کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں۔

۲۴۸۶۔ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ ابْنُ مُوْسَى الْأَشْيَبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْآيَةَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ مال دے پھر وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز اس کا مال ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا جس کی آنکھوں پر دو کالے نقطے ہوں گے اور اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ یعنی بخیل نہ سمجھیں کہ بخل ان کے لیے بہتر ہے بلکہ بری ہے ان کے لیے قیامت کے روز جس مال سے بخیل کرتے تھے وہی ان کا طوق ہوگا۔

۱۵۲ بَابُ زَكٰوةِ التَّمْرِ

کھجوروں کی زکوٰۃ کا بیان

۲۴۸۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ حَبٍّ أَوْ تَمْرٍ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ وسق غلے سے کم میں زکوٰۃ نہیں یا پانچ وسق کھجور سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۲۵۳ بَابُ زَكَاةِ الْحِنْطَةِ

گیہوں کی زکوٰۃ کا بیان

۲۴۸۸- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوَاقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي إِبِلٍ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گیہوں اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک پانچ وسق نہ ہوں اور چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک پانچ اوقیہ نہ ہو اور اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک پانچ اونٹ نہ ہوں۔

۱۲۵۴ بَابُ زَكَاةِ الْحُبُوبِ

غلوں کی زکوٰۃ کا بیان

۲۴۸۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی دانے اور کھجور میں صدقہ (زکوٰۃ) نہیں جب تک پانچ وسق نہ ہوں اور پانچ اونٹوں سے کم میں اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۲۵۵ الْقَدْرُ الَّذِي تَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ

کتنے مال میں زکوٰۃ واجب ہے؟

۲۴۹۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

زکوٰۃ نہیں ہے۔

۲۴۹۰۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی چاندی میں) اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

۱۲۵۶ بَابُ مَا يُوجِبُ الْعُشْرَ وَمَا يُوجِبُ نِصْفَ الْعُشْرِ

دسواں حصہ کس میں ہے اور بیسواں حصہ کس میں ہے؟

۲۴۹۱۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْهَيْثَمِ أَبُو جَعْفَرٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي وَالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلہ بارش اور نہر اور چشموں کے پانی سے پیدا ہو یا زمین کی تری سے پیدا وار ہو اس میں دسواں حصہ لیا جائے گا اور جو اونٹوں سے سینچا جاوے یا ڈولوں سے اس میں بیسواں حصہ لیا جائے گا۔

۲۴۹۲۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو پیداوار آسمان یا نہر یا چشموں کے پانی سے ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے اور جو پیداوار جانوروں پر پانی لانے سے ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور جو پیداوار جانوروں پر پانی لانے سے ہو اس میں بیسواں حصہ ہے۔

۲۴۹۴ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِي نِصْفَ الْعُشْرِ.

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور حکم کیا جو بارش کے پانی سے پیدا ہو اس میں سے دسواں حصہ لینے کا اور جو ڈولوں کے پانی سے پیدا ہو اس میں سے بیسواں حصہ لینے کا۔

۱۲۵۰ كَمْ يَتْرُكُ الْخَارِصُ

اندازہ کرنیوالا کتنا چھوڑ دے

۲۴۹۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خُبَيْبَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ نِيَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ أَتَانَا وَنَحْنُ فِي السُّوقِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَإِنْ لَمْ تَأْخُذُوا أَوْ تَدَعُوا الثُّلُثَ شَكَّ شُعْبَةُ فَدَعُوا الرُّبُعَ.

حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اندازہ کرو پھلوں کا درختوں پر (معمول ہے کہ جب پھل درخت پر ہوتے ہیں تو ان کا اندازہ کر لیتے ہیں اور اتر نے کے بعد اسی کا دسواں حصہ مالک سے لیتے ہیں یا جو مقرر ہو) تو تیسرا حصہ چھوڑ دو اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو تو چوتھا حصہ چھوڑ دو رعایت کے طور پر تاکہ مالک کو گنجائش رہے ہمسایہ اور دوستوں کو کھلانے کی۔

۱۲۵۱

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ.

اس آیت کی تفسیر ولا تیمموا الخبیث

۲۴۹۶ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصُبِيُّ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِي الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ هُوَ الْجُعْرُورُ وَلَوْنُ حُبَيْقٍ فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ الرُّذَالَةُ.

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس آیت میں وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ یعنی مت قصد کرو برے مال دینے کا اس کو خرچ کرتے ہو لیکن لیتے نہیں اگر چشم پوشی نہ کرو۔ خبیث سے مراد جعرور اور لون حبیق ہیں (یہ دونوں قسمیں کھجور کی جو بہت خراب ہوتی ہیں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زکوٰۃ میں برے مال کے لینے سے۔

۲۴۹۷۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَبِي عَرِيبٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَ حَشَفٍ فَجَعَلَ يَطْعُنُ فِي ذَلِكَ الْقِنْوِ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هَذَا إِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے آپ کے ہاتھ میں لکڑی تھی۔ ایک شخص سوکھی بری کھجور لٹکا گیا تھا (مسجد میں دستور تھا کہ صدقے کی کھجور کو مسجد سے لٹکا دیتے تھے مسکین ان کو کھاتے) آپ اس گچھا میں لکڑی مارتے تھے اور فرماتے اگر اس کا مالک چاہتا تو اچھی کھجور دے سکتا تھا بے شک اس کا قیامت کے روز ایسی خراب کھجور کھائے گا۔

۱۲۵۹ بَابُ الْمَعْدِنِ

کان کا بیان

۲۴۹۸۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ مَا كَانَ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ أَوْ فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَعَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَلَكَ وَمَا لَمْ يَكُنْ فِي طَرِيقٍ مَأْتِيٍّ وَلَا فِي قَرْيَةٍ عَامِرَةٍ فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا پڑی ہوئی چیز کو آپ نے فرمایا جو آمد و رفت کی راہ میں یا آباد گاؤں میں ملے تو ایک برس تک اس کو بتلا اگر اس کا مالک آئے دیدے نہیں تو تیری ہے اور جو راستہ آباد نہ ہو یا گاؤں آباد نہ ہو تو اس میں سے اور کان میں سے پانچواں حصہ لیا جائے گا (باقی سب پانے والے کا ہے

۲۴۹۹۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور کنواں کھودنے میں اگر مزدور مر جائے تو بدلہ نہیں اور اگر کان کھودتے میں مزدور مرے تو بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑے خزانے میں (یا کان میں) پانچواں حصہ ہے بیت المال کا۔

۲۵۰۰۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۲۵۰۱۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ جَرْحُ الْعَجْمَاءِ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۲۵۰۲- اَخْبَرَنَا یَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاہِیمَ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ اَنْبَاَنَا مَنْصُورٌ وَھِشَامٌ عَنِ ابْنِ سِیرِینَ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ۔

بَابُ زَکٰوۃِ النَّحْلِ[۲۶۰]

شہد کے چھتوں کی زکوٰۃ

۲۵۰۳- اَخْبَرَنِی الْمُغِیرَۃُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِی شُعَیْبٍ عَنْ مُوسَی بْنِ اَعْیَنَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیہِ عَنْ جَدِّہِ قَالَ جَاءَ ھِلَالٌ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعُشُورِ نَحْلٍ لَہُ وَسَاَلَہُ اَنْ یَحْمِیَ لَہُ وَادِیًا یُقَالُ لَہُ سَلَبَۃُ فَحَمَی لَہُ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ الْوَادِیَ فَلَمَّا وُلِّیَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ کَتَبَ سُفْیَانُ بْنُ وَھْبٍ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ یَسْاَلُہُ فَکَتَبَ عُمَرُ اِنْ اَدّٰی اِلَیْکَ مَا کَانَ یُؤَدِّی اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عُشْرِ نَحْلِہِ فَاحْمِ لَہُ سَلَبَۃَ ذٰلِکَ وَاِلَّا فَاِنَّمَا ھُوَ ذُبَابُ غَیْثٍ یَاْکُلُہُ مَنْ شَاءَ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہلال آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شہد کا دسواں حصہ لے کر اور درخواست کی آپ کو ایک جنگل مقرر کر دیجیے کہ جس کا نام سلبہ تھا اپنے لیے (یعنی اور کوئی وہاں کے چھتے نہ لے سکے۔) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ جنگل اس کے لیے مقرر کر دیا جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو سفیان بن وہب نے ان کو لکھا پوچھتے تھے (اسی بات کو کہ وہ جنگل اس پر مقرر رہے یا نہ رہے) حضرت عمرؓ نے جواب لکھا اگر وہ تجھ کو دیتا رہے دسواں حصہ شہد کا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتا تھا تو وہ جنگل اسی کے علاقے میں رہنے دے اور جو نہ دے تو مکھیاں بارش کی شہد دیتی ہیں جس کا جی چاہے اسے کھائے (بارش کی مکھیاں اس لیے کہ وہ بارش سے جو پھول اور گھانس اور درخت اگتے ہیں ان کو کھاتی ہیں پھر ان کے منہ سے شہد نکلتا ہے۔

بَابُ فَرْضِ زَکٰوۃِ رَمَضَانَ[۲۶۱]

رمضان کی زکوٰۃ (یعنی صدقۂ فطر) کا بیان

۲۵۰۴- اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰی عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ رَمَضَانَ عَلَی الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کی زکوٰۃ فرض کی۔ آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا پھر لوگوں نے آدھا صاع گیہوں کا ٹھہرا لیا (کیونکہ وہ قیمت میں جو

صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

کے ایک صاع کے برابر ہے اور ابن عمر کا یہی مذہب ہے اور ایک ضعیف روایت میں گیہوں کا آدھا صاع بھی حضرت سے منقول ہے۔

۱۲۶۲ بَابُ فَرْضِ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمَمْلُوكِ

رمضان کی زکوٰۃ غلام لونڈی پر فرض ہے

۲۵۰۴ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۱۲۶۳ فَرْضُ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّغِيرِ

چھوٹے نابالغ پر رمضان کی زکوٰۃ

۲۵۰۵۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَاُنْثٰى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض کی رمضان کی زکوٰۃ ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے (لیکن نابالغ اگر مالدار ہو تو اس کے مال میں سے زکوٰۃ دی جائے اور جو مفلس ہو تو اس کا ولی دے اسی طرح لونڈی غلام کی طرف سے اس کا مالک دے۔

۱۲۶۴ فَرْضُ زَكٰوةِ رَمَضَانَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ دُونَ الْمُعَاهِدِينَ

رمضان کی زکوٰۃ مسلمانوں پر ہے نہ کافروں پر۔

۲۵۰۶ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى النَّاسِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر فرض کیا لوگوں پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو ہر آزاد اور غلام مرد اور عورت پر مسلمانوں میں سے ہے۔

ف: تو اگر غلام لونڈی کافر ہوں ان کی طرف سے صدقہ دینا ضروری نہیں۔

۲۵۰۰- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فطر کی زکوٰۃ مقرر کی ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا آزاد اور غلام اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں میں سے اور حکم کیا اس کو ادا کرنے کا عید کی نماز کو جانے سے پہلے۔

۱۲۶۵ كَمْ فُرِضَ

صدقہ فطر کتنا فرض ہے

۲۵۰۹- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۱۲۶۶ بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ نُزُولِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے صدقہ فطر فرض تھا

۲۵۱۰- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كُنَّا نَصُومُ عَاشُورَاءَ وَنُؤَدِّي زَكَاةَ الْفِطْرِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ وَنَزَلَتِ الزَّكَاةُ لَمْ نُؤْمَرْ بِهِ وَلَمْ نُنْهَ عَنْهُ وَكُنَّا نَفْعَلُهُ ـ

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم عاشورے کا روزہ رکھتے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتے یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض ہوئے اور زکوٰۃ فرض ہوئی اس وقت سے نہ ہم کو حکم ہوا عاشورے کے روزے اور صدقہ فطر کا نہ ممانعت ہوئی۔ ف

۲۵۱۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا صدقہ فطر کا زکوٰۃ فرض ہونے

ف: بلکہ دونوں چیزیں سنت رہ گئیں جیسے بعض علماء کا مذہب ہے لیکن جمہور علماء کے نزدیک صدقہ فطر کی فرضیت باقی ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک واجب ہے۔

كُهَيْلٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ الزَّكَاةُ فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكَاةُ لَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عَمَّارٍ اسْمُهُ عَرِيبُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَمْرُو بْنُ شُرَحْبِيلَ يُكْنَى أَبَا مَيْسَرَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ خَالَفَ الْحَكَمَ فِي إِسْنَادِهِ وَالْحَكَمُ أَثْبَتُ مِنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ۔

سے پہلے پھر جب زکوٰۃ فرض ہوئی تو نہ ہم کو حکم کیا نہ منع کیا ہم اسی کو کرتے رہے۔

۱۲۶ مَكِيلَةُ زَكَاةِ الْفِطْرِ

۲۵۱۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ فِي آخِرِ الشَّهْرِ أَخْرِجُوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هَهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُومُوا فَعَلِّمُوا إِخْوَانَكُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّ هَذِهِ الزَّكَاةَ فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ فَقَامُوا خَالَفَهُ هِشَامٌ فَقَالَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ۔

۲۵۱۱ أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مَخْلَدٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذُكِرَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ۔

۲۵۱۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِكُمْ يَعْنِي مِنْبَرَ الْبَصْرَةِ يَقُولُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا أَثْبَتُ الثَّلَاثَةِ۔

صدقہ فطر میں کتنا اناج دینا چاہیے

حضرت حسن بصری سے روایت ہے عبداللہ بن عباس جب امیر تھے بصرہ کے تو انھوں نے رمضان کے اخیر مہینے میں کہا اپنے روزوں کی زکوٰۃ نکالو لوگوں نے دیکھنا شروع کیا ایک کو ایک نے۔ انھوں نے کہا یہاں مدینے والوں میں سے کون ہے اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ وہ نہیں جانتے اس زکوٰۃ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا ہر مرد اور عورت آزاد اور غلام پر ایک صاع جو سے اور ایک صاع کھجور سے یا آدھا صاع گیہوں سے پھر وہ لوگ اٹھے اور سب لوگوں کو سمجھانے لگے۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابن عباس نے صدقہ فطر میں بیان کیا ایک صاع گیہوں کا یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا ایک صاع سلت کا (ایک قسم ہے جو کی)۔

حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے میں نے سنا وہ خطبہ پڑھتے تھے تمہارے منبر پر یعنی بصرے کے منبر پر کہتے تھے صدقہ فطر ایک صاع ہے غلے کا۔

بَابُ ۱۲۷ التَّمْرِ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ

۲۵۱۳ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بْنُ الْوَضَّاحِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ابْنُ أُمَيَّةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ۔

صدقہ فطر میں کھجور دینا

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر مقرر کیا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے۔

۱۲۶۹ اَلزَّبِيبُ

۲۵۱۱- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَرْحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ

انگور صدقۂ فطر میں دینا

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم صدقۂ فطر نکالتے تھے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم میں موجود تھے ایک صاع گیہوں کا ایک صاع جَو کا یا ایک صاع انگور کا یا ایک صاع پنیر کا۔ ف۱

۲۵۱۲- اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ اِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ وَكَانَ فِيمَا عَلَّمَ النَّاسَ اَنَّهُ قَالَ مَا اَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ اِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هٰذَا فَاَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے زکوٰۃ نکالتے تھے ایک صاع گیہوں سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جَو سے یا ایک صاع پنیر سے پھر ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہے یہاں تک کہ معاویہ شام سے آئے اور انھوں نے لوگوں کو جو سکھایا اس میں یہ بھی ایک تھا کہ شام کے گیہوں کے دو مد (یعنی نصف صاع کیونکہ صاع کے چار مد ہوتے ہیں) اس کے ایک صاع کے برابر ہیں (جس کو تم نکالتے ہو قیمت میں) اس روز سے لوگوں نے اس پر عمل شروع کیا (گیہوں کا آدھا صاع دینے لگے)

۱۲۷۰ اَلدَّقِيقُ

۲۵۱۳- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُخْبِرُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمْ نُخْرِجْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ اَوْ صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ اَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ ثُمَّ شَكَّ سُفْيَانُ فَقَالَ دَقِيقٍ اَوْ سُلْتٍ۔

آٹا صدقۂ فطر میں دینا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نہیں نکالتے تھے صدقۂ فطر میں مگر ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جَو کا یا ایک صاع خشک انگور کا یا ایک صاع آٹے کا یا ایک صاع پنیر کا یا ایک صاع جَو کا۔

ف۱: طعام کا ترجمہ گیہوں صحیح ہے اس لیے کہ اہل حجاز کی عرف میں طعام گیہوں کو کہتے ہیں اور جمہور علماء جیسے شافعی اور مالک وغیرہم کا یہی قول ہے کہ صدقۂ فطر ایک صاع سے کم نہیں ہے اگرچہ گیہوں یا انگور ہوں اور ابو حنیفہؒ حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں۔

١٢٧١ - اَلْحِنْطَةُ

٢٥١٩ - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ اَدُّوْا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا اِلٰى اِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى نِصْفَ صَاعِ بُرٍّ اَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ شَعِيْرٍ قَالَ الْحَسَنُ فَقَالَ عَلِيٌّ اَمَّا اِذَا اَوْسَعَ اللّٰهُ فَاَوْسِعُوْا اَعْطُوْا صَاعًا مِنْ بُرٍّ اَوْ غَيْرِهِ۔

صدقہ فطر میں گیہوں دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے خطبہ پڑھا بصرے میں تو کہا ادا کرو زکوٰۃ اپنے روزوں کی لوگ یہ سن کر ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے (حیران ہو کر روزوں کی زکوٰۃ کیسی) انھوں نے کہا کہ یہاں مدینے والوں میں کون کون ہے۔ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھاؤ وہ نہیں جانتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرض کیا صدقہ فطر کو چھوٹے اور بڑے اور آزاد اور غلام پر اور مرد اور عورت پر آدھا صاع گیہوں کا۔ یا ایک صاع کھجور کا یا جَو کا۔ حسنؓ نے کہا حضرت علیؓ نے کہا جب اللہ نے تم کو گنجائش دی تو تم بھی گنجائش کرو۔ ایک صاع دو گیہوں کا یا اور چیزوں کا اور نہیں سُنا بصری نے حضرت علیؓ سے کچھ بھی۔

١٢٧٢ - اَلسُّلْتُ

٢٥٢٠ - اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُوْنَ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ سُلْتٍ اَوْ زَبِيْبٍ۔

سلت صدقہ فطر میں دینا (سلت ایک قسم کا جَو ہے سفید اس کا پوست نہیں ہوتا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ صدقہ فطر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نکالتے تھے ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور۔

١٢٧٣ - اَلشَّعِيْرُ

٢٥٢١ - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيَاضٌ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ

جو صدقہ فطر میں دینا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک صاع جَو یا کھجور یا انگور یا پنیر کا نکالتے تھے پھر ایسا ہی کرتے رہے یہاں

کے نزدیک گیہوں اور انگور میں نصف صاع اور باقی چیزوں میں ایک صاع ہے۔ (حاشیہ صفحہ سابقہ)

رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ اَوْ تَمْرٍ اَوْ زَبِیْبٍ اَوْ اَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ کَذٰلِکَ حَتّٰی کَانَ فِیْ عَھْدِ مُعَاوِیَۃَ قَالَ مَا اَرٰی مُدَّیْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ اِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ۔

تک کہ معاویہ کا زمانہ ہوا انہوں نے کہا میرے نزدیک شام کے گیہوں کے دو مد (یعنی نصف صاع) جو کے ایک صاع کے برابر ہے۔

۱۲۷۴۔ اَلْاَقِطُ

صدقہ فطر میں پنیر دینا

۲۵۲۲۔ اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عِیَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَہٗ اَنَّ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ کُنَّا نُخْرِجُ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ اَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَیْرَہٗ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک صاع کھجور کا نکالتے یا ایک صاع جو کا یا ایک صاع پنیر (صدقہ فطر میں) ان کے سوا اور چیزیں نہ دیتے۔

۱۲۷۵۔ کَمِ الصَّاعُ

صاع کتنا ہوتا ہے۔

۲۵۲۳۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَۃَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْقَاسِمُ وَھُوَ ابْنُ مَالِکٍ عَنِ الْجُعَیْدِ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ یَزِیْدَ قَالَ کَانَ الصَّاعُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَّثُلُثًا بِمُدِّکُمُ الْیَوْمَ وَقَدْ زِیْدَ فِیْہِ قَالَ اَبُوْعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحَدَّثَنِیْہِ زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صاع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تمہارے ایک مد اور تہائی مد کا تھا۔ اب مد زیادہ ہو گیا ہے۔ ف

ف : صاع دو ہیں ایک حجازی اور ایک عراقی۔ ہر ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے لیکن ابوحنیفہؒ کے نزدیک عراقی مد کا اعتبار ہے اور جمہور علماء کے نزدیک وہی مد معتبر ہے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھا۔ آپ کے زمانے میں مد ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا جس کے تخمیناً اٹھاون تولے چھ ماشے ہوئے اسی حساب سے صاع دو سو چونتیس تولہ کا ہوا یعنی اسی تولہ کے سیر سے چھ تولہ کم تین سیر چونکہ تین سیر رکھو اس لیے کہ کبھی تولہ اللہ کا ہوتا ہے اور کبھی سیر اسی روپیہ کا اور روپیہ تولے سے کم ہوتا ہے۔ ابوحنیفہؒ کے نزدیک مد دو رطل کا ہوتا ہے تو صاع کے آٹھ رطل ہوئے یعنی چار سیر۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ مد اب بڑھ گیا ہے۔ تمہارے زمانے میں اتنا کہ صاع نبوی ایک مد اور تہائی مد کا ہو گیا۔

۲۵۱۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَحَدَّثَنِيهِ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ لَهُ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ماپ مدینے کا معتبر ہے اور تول مکے والوں کی۔

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ تُؤَدَّى صَدَقَةُ الْفِطْرِ فِيهِ

کون سے وقت صدقہ فطر ادا کرنا بہتر ہے۔

۲۵۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى ح قَالَ وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ ابْنُ بَزِيعٍ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا صدقہ فطر ادا کرنے کا نماز کو جانے سے پہلے۔

إِخْرَاجُ الزَّكٰوةِ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ

ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر میں بھیجنا کیسا ہے[1]

۲۵۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحٰقَ وَكَانَ ثِقَةً عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا تم جاتے ہو ایک قوم کے پاس جو اہل کتاب ہیں تو ان کو گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور میں اللہ کا رسول ہوں اگر وہ تیرا کہنا مان لیں پھر ان کو بتلا کہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں ہر دن اور ہر رات میں اگر وہ مان لیں پھر ان کو بتلا کہ اللہ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے ان کے مالوں میں جو لیا جائے گا ان کے مالداروں سے اور دیا جائے گا ان کے محتاجوں کو پھر اگر وہ مان لیں تو تو بچ ان کے عمدہ مالوں سے اور بچ مظلوم کی بد دعا سے اس لیے کہ مظلوم کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے بیچ میں کوئی

[1] اس سے معلوم ہوا کہ ہر ایک شہر کی زکوٰۃ وہیں کے محتاجوں کو دینا بہتر ہے البتہ دوسرے شہر میں بھیجے اگر وہاں محتاج نہ ہوں یا ان سے بھی زیادہ مستحق ہوں۔

تَرُدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ بِذَلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حِجَابٌ .

آڑ نہیں ہے

۱۲۶۸ بَابُ إِذَا أَعْطَاهَا غَنِيًّا وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

۲۵۲۷ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى سَارِقٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ تُقُبِّلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ بِهِ مِنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ السَّارِقَ أَنْ يَسْتَعِفَّ بِهِ عَنْ سَرِقَتِهِ وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

جب زکوٰۃ مالدار کو دیدے اور معلوم نہ ہو کہ یہ مالدار ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے کہا کہ میں صدقہ دوں گا پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک چور کے ہاتھ میں رکھ آیا فجر کو لوگ کہنے لگے چور کو صدقہ ملا وہ شخص بولا اللہ تیرا شکر ہے چور کے صدقے پر (یعنی اگرچہ چور کو پہنچا پر میں تیرا شکر کرتا ہوں تو نے مجھ کو صدقہ کی توفیق دی) میں اور صدقہ دوں گا پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ رکھ آیا۔ صبح کو لوگ کہنے لگے رات کو ایک بدکار عورت کو صدقہ ملا وہ شخص بولا یا اللہ تیرا شکر ہے بدکار عورت کے صدقے پر میں اور صدقہ دوں گا پھر وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک مالدار کے ہاتھ رکھ آیا۔ صبح کو لوگ کہنے لگے ایک مالدار کو صدقہ ملا اس شخص نے کہا یا اللہ تیرا شکر ہے بدکار اور چور اور مالدار کی خیرات پر پھر خواب میں اس سے کہا گیا تیرا صدقہ قبول ہو گیا۔ بدکار کا اس لیے کہ شاید وہ بدکاری سے بچے اور چور کا اس لیے کہ شاید وہ چوری سے بچے۔ اور مالدار کا اس لیے کہ شاید وہ سوچے اور شرمائے اور خرچ کرے اس مال میں سے جو اللہ نے اس کو دیا ہے ۔ف

۱۲۶۹ بَابُ الصَّدَقَةِ مِنَ الْغُلُولِ

۲۵۲۸ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّارِعُ قَالَ

چوری کے مال میں سے صدقہ دینا

حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے

ف : معلوم ہوا کہ صدقے اور خیرات کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا اگرچہ ناواقفی سے غیر مستحق (حاشیہ صفحہ ہذا آگے صفحہ پر دیکھیں)

حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَأَنْبَأَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاللَّفْظُ لِبِشْرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ ۔

سنا اپنے باپ سے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا نماز بغیر طہارت کے اور نہ صدقہ چوری کے مال میں سے ۔

۲۵۱۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صدقہ دیوے حلال میں سے اور اللہ نہیں قبول کرتا مگر حلال مال کو تو پروردگار اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لیتا ہے اگرچہ ایک ہی کھجور ہو پھر وہ بڑھتا ہے اس کی ہتھیلی میں یہاں تک کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے بچھیرے کو پالتا ہے ف

۱۲۸۰۔ جُهْدُ الْمُقِلِّ

کم مال والا کوشش کر کے صدقہ دے تو اس کا ثواب

۲۵۲۰۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْأَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قِيلَ فَأَيُّ

حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا کام افضل ہے آپ نے فرمایا ایمان جس میں کسی طرح کا شک نہ ہو اور جہاد جس میں چوری نہ ہو غنیمت کے مال کی اور حج مبرور یعنی جس میں گناہ نہ ہو۔ پھر پوچھا گیا کون سی نماز افضل ہے آپ نے فرمایا جس میں قیام دیر تک ہو پھر پوچھا گیا کون سا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا جو کم مال والا (غریب) محنت اٹھا کر دیوے۔ پھر پوچھا گیا کونسی ہجرت افضل ہے آپ نے فرمایا جو چھوڑ دے حرام کاموں کو پھر پوچھا گیا کونسا جہاد افضل

کو دیوے بشرطیکہ نیت خالص ہو اور چور بچے گا چوری سے بسبب اس مال کے اور زانی نصیحت پکڑے گا اور غنی خرچ کرے گا اس مال سے جو دیا اس کو اللہ جل جلالہ نے ۔ " حاشیہ صفحہ سابقہ "

ف: یعنی اگر حلال مال تھوڑا سا بھی خدا کی راہ میں دے تو اس کا ثواب بہت ہے ۔

الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَشْرَفُ قَالَ مَنْ أُهْرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ.

٢٥٣١- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ وَالْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ قَالُوا وَكَيْفَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ دِرْهَمَانِ تَصَدَّقَ بِأَحَدِهِمَا وَانْطَلَقَ رَجُلٌ إِلَى عُرْضِ مَالِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا.

٢٥٣٢- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ قَالَ رَجُلٌ لَهُ دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَأَخَذَ مِنْ عُرْضِ مَالِهِ مِائَةَ أَلْفٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا

٢٥٣٣- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ فَمَا يَجِدُ أَحَدُنَا شَيْئًا يَتَصَدَّقُ بِهِ حَتَّى يَنْطَلِقَ إِلَى السُّوقِ فَيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَجِيءَ بِالْمُدِّ فَيُعْطِيَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ الْيَوْمَ رَجُلًا لَهُ مِائَةُ أَلْفٍ مَا كَانَ لَهُ يَوْمَئِذٍ دِرْهَمٌ.

٢٥٣٤- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ

ہے فرمایا جو شخص جہاد کرے مشرکوں سے اپنے مال اور جان کو صرف کر کے پھر پوچھا گیا کون سا مارا جانا افضل ہے فرمایا جس کا خون بہایا گیا اور اس کا گھوڑا مارا گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم لاکھ درہم سے زیادہ ہے لوگوں نے کہا کیسے آپ نے فرمایا ایک شخص کے دو درہم تھے اور وہ ایک درہم صدقہ دے (تو یہ ایک درہم بہتر ہے) اور ایک شخص اپنے مال کے ایک طرف جائے اور لاکھ درہم نکالے اور صدقہ دے یعنی مال دار آدمی کے لاکھ درہم کے برابر محتاج کا ایک درہم ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک درہم لاکھ درہم سے بڑھ گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر آپ نے فرمایا ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم لے کر صدقہ دیا اور ایک شخص کے پاس بہت مال تھا اس نے اپنے مال کے ایک حصہ میں سے لاکھ درہم اٹھائے اور صدقہ دیے تو اس کے لاکھ درہم سے اس کا ایک درہم بہتر ہے۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقہ کا حکم کرتے اور ہمارے پاس کچھ نہ ہوتا جو صدقہ دیں تو ہم میں سے کوئی بازار میں جاتا۔ اور بوجھ اٹھاتا پھر ایک مد کھانا لاتا مزدوری کر کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیتا۔ ابومسعود نے کہا میں ایک شخص کو جانتا ہوں جس کے پاس اب ایک لاکھ درہم ہیں اور اس وقت ایک درہم نہ تھا۔

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہم کو صدقے کا حکم کیا تو ابوعقیل نصف صاع لیکر آئے اور ایک شخص زیادہ لے کر آیا منافقوں نے کہا اس کے (یعنے ابوعقیل) کے صدقے سے تو اللہ غنی

وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتْ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ.

سے یعنی تھوڑے سے صدقے کی اس کو کیا پرواہ ہے) اور دوسرے نے لوگوں کو دکھلانے کیلئے صدقہ دیا ہے تب یہ آیت اتری: الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ آخیر تک یعنی جو لوگ طعن کرتے ہیں دل کھول کر خیرات دینے والے مسلمانوں پر اور ان پر جو نہیں رکھتے مگر اپنی محنت اور مزدوری پھر ان پر ٹھٹھے کرتے ہیں اللہ نے ان سے ٹھٹھہ کیا اور ان کو دکھ کی مار ہے۔ ف

۱۲۸۱ اَلْيَدُ الْعُلْيَا

۲۵۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَعُرْوَةُ سَمِعَا حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) کیسا ہے؟

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ نے مجھے دیا پھر مانگا پھر آپ نے دیا پھر فرمایا مال سرسبز اور شیریں ہے جو شخص اس کو خوشی سے لے گا اس کو برکت ہوگی اور جو شخص حرص سے لے گا (یعنی اس کا انتظار کر کے طمع سے) اس کو برکت نہ ہوگی وہ اس کی طرح ہوگا جو کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے کے ہاتھ (لینے والے) سے بہتر ہے۔ ف۲

۱۲۸۲ بَابٌ أَيَّتُهُمَا الْيَدُ الْعُلْيَا؟

۲۵۳۶ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَنْبَأَنَا

اوپر والا ہاتھ کونسا ہے؟

حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم مدینے

ف۱: وہ دوسرے شخص عبدالرحمٰن بن عوف تھے جو چار ہزار درہم لے کر آئے تھے کافروں نے کہا انھوں نے ریا کے لیے دیا ہے)

ف۲: بخاری میں ہے حضرت نے جب یہ حدیث فرمائی تو میں نے کہا قسم ہے اس کی جس نے آپ کو پیغمبر کیا میں زندگی بھر کبھی کسی سے کچھ نہ مانگوں گا چنانچہ حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی نہ لیا ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما اپنی خلافت میں انکو بلاتے تھے حصہ لینے کو اور وہ نہ لیتے۔

الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ مُخْتَصَرٌ۔

میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھ رہے تھے آپ فرماتے تھے دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے اور شروع کر صدقہ ان لوگوں سے جن کی روٹی تجھ پر ہے ان کی اور باپ کی اور بہن کی اور بھائی کی پھر اسی طرح اور رشتے والے کی اور نزدیک کی (یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے)

بَابُ ۱۲۸۳ الْيَدُ السُّفْلٰى

نیچے والا ہاتھ

۲۵۳۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى السَّائِلَةُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صدقے کا ذکر کرتے تھے اور سوال سے بچنے کا تو فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اوپر والا ہاتھ وہ ہے جو خرچ کرے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے جو مانگے۔

بَابُ ۱۲۸۴ الصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

ایسا صدقہ دینا کہ آدمی مالدار رہے بہتر ہے!

۲۵۳۸- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جو آدمی اس کے بعد مالدار رہے (یعنی سب مال نہ دیوے بلکہ بقدر اپنی حاجت کے رکھ لے تاکہ خود اس کو مانگنا نہ پڑے) اور بلند ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع کر اس سے جس کی پرورش تجھ پر ہے۔

بَابُ ۱۲۸۵ تَفْسِيرُ ذٰلِكَ

اس حدیث کی تفسیر

۲۵۳۹- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دو ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک اشرفی ہے۔ آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنے اوپر (یعنی اپنے کاموں میں صرف کر) وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنے لڑکے پر وہ بولا ایک اور ہے آپ نے فرمایا صدقہ کر اپنے خدمت گار پر وہ بولا ایک اور ہے

ى زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى
لِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلَى خَادِمِكَ
عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ ۔

آپ نے فرمایا اب تو خود سمجھ لے (یعنی جو مستحق ہو اس کو دے)

بَابُ ۱۲۸۶ إِذَا تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ هَلْ يُرَدُّ عَلَيْهِ

٢٥ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ عِيَاضٍ عَنْ أَبِي ...يْدٍ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ...سُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ ...صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ ...بِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ...جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ ...قُوا فَتَصَدَّقُوا فَأَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوا ...حَ أَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ ...لَمْ تَرَوْا إِلَى هَذَا إِنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ...ئَةٍ بَذَّةٍ فَرَجَوْتُ أَنْ تَفْطُنُوا لَهُ فَتَصَدَّقُوا ...فَلَمْ تَفْعَلُوا فَقُلْتُ تَصَدَّقُوا فَتَصَدَّقْتُمْ فَأَعْ...طَيْتُهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ تَصَدَّقُوا فَطَرَحَ أَحَدَ ...يْهِ خُذْ ثَوْبَكَ وَانْتَهَرَهُ

اگر کوئی شخص صدقہ دیوے اور خود محتاج ہو تو صدقہ اس کا پھیر دیا جائے

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں جمعے کے روز آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ پھر وہ دوسرے جمعے میں آیا اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے آپ نے فرمایا دو رکعتیں پڑھ پھر فرمایا صدقہ دو لوگوں نے صدقہ دیا آپ نے اس شخص کو دو کپڑے دیئے پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا صدقہ دو اس شخص نے ایک کپڑا نکال کر ڈال دیا (ان دو کپڑوں سے جو ابھی آپ نے اس کو دیئے تھے)[1] فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم نہیں دیکھتے اس شخص کو یہ مسجد میں آیا بیٹھے حال سے تو میں سمجھا تم اس کا حال دیکھ کر پہچان لوگے اور اس کو صدقہ دو گے لیکن تم نے نہ دیا تو میں نے ہی کہا صدقہ دو جب تم نے صدقہ دیا تو میں نے اس کو دو کپڑے دیئے پھر میں نے کہا صدقہ دو تو اس نے ایک کپڑا نکال کر ڈال دیا اپنا کپڑا اٹھا لے اور جھڑکا آپ نے اس کو۔

بَابُ ۱۲۸۷ صَدَقَةِ الْعَبْدِ

٢٥ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ ...دَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَيْرًا مَوْلَى أَبِي ...حْمِ قَالَ أَمَرَنِي مَوْلَايَ أَنْ أُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَ ...كِينٌ فَأَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذَلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِي

غلام صدقہ دیوے

حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو غلام تھا ابی اللحم کا مجھ کو میرے مالک نے حکم کیا گوشت خشک کرنے کا اتنے میں ایک مسکین آیا میں نے اس کو تھوڑا سا گوشت کھلایا جب مالک کو یہ خبر ہوئی تو اس نے مجھ کو مارا۔ میں رسول اللہ صلے

---

[1] اس وجہ سے کہ وہ خود محتاج تھا اس کے پاس کپڑے نہ تھے پھر اس کو صدقہ دینا لے جانا تھا کیونکر پہلے اپنی ضرورت رفع کرنا ضروری ہے۔

فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ فَقَالَ يُطْعِمُ طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى بِغَيْرِ أَمْرِي قَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا ۔

اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے میرے مالک کو بلا بھیجا اور پوچھا تو نے کیوں مارا اس کو وہ بولا میرا کھانا لوگوں کو کھلا دیتا ہے بغیر میرے پوچھے یا بغیر میرے حکم کے آپ نے فرمایا ثواب اس کا تم دونوں کو ملے گا یعنی جب غلام مالک کے مال میں سے یا جورو خاوند کے مال میں سے صدقہ دیوے تو ثواب غلام اور مالک اور جورو اور خاوند دونوں کو ملے گا۔

۲۵۴۲۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْهَا قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قِيلَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ ۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر نہ پاوے (یعنی مفلس ہو) آپ نے فرمایا اپنے ہاتھوں سے محنت کرے پھر اپنے تئیں فائدہ پہنچاوے یہ بھی صدقہ ہے اپنے نفس پر) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسا بھی نہ کر سکے آپ نے فرمایا مدد کرے محتاج پریشان کی لوگوں نے کہا اگر ایسا بھی نہ کر سکے۔ آپ نے فرمایا حکم کرے نیک باتوں کا لوگوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے فرمایا باز رہے برائی سے یہ بھی ایک صدقہ ہے۔

بَابُ ۶۸ صَدَقَةِ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

عورت اپنے خاوند کے مال سے صدقہ دیوے

۲۵۴۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا أَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لِلزَّوْجِ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جورو خاوند کے مال میں سے صدقہ دیوے تو اس کو ثواب ملے گا اور اتنا ہی ثواب اس کے خاوند کو ملے گا اور اتنا ہی ثواب خزانچی کو ملے گا اور کوئی ان میں سے دوسرے کا ثواب کم نہ کرے گا خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور عورت کو خرچنے کی وجہ سے ثواب ملے گا۔

بَابُ ۶۹ عَطِيَّةِ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

عورت بغیر اجازت خاوند کے نہ دیوے

۲۵۴۴۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلعم نے مکہ کو فتح کیا تو خطبہ کے لیے کھڑے

عمرو بن شعیب ان اباہ حدثہ عن عبد اللہ بن عمرو قال لما فتح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ قام خطیبا فقال فی خطبتہ لا یجوز لامرأۃ عطیۃ الا باذن زوجہا۔ مختصر

ہوئے اور فرمایا خطبہ میں عورت کو صدقہ دینا جائز نہیں ہے مگر اپنے شاوند کی اجازت سے

باب ۱۲۹ فضل الصدقۃ

صدقے کی فضیلت

۲۵۴۵ اخبرنا ابو داؤد قال حدثنا یحیی بن حماد قال انبانا ابو عوانۃ عن فراس عن عامر عن مسروق عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجتمعن عندہ فقلن ایتنا بک اسرع لحوقا فقال اطولکن یدا فاخذن قصبۃ فجعلن یذرعنہا فکانت سودۃ اسرعہن بہ لحوقا فکانت اطولہن یدا فکان ذلک من کثرۃ الصدقۃ۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں آپ کے پاس اکٹھی ہوئیں ہم نے کہا کونسی بیوی آپ سے جلد ملے گی آپ نے فرمایا جو تم میں سے لمبے ہاتھ والی ہے (یعنی بہت سخی ہے) انھوں نے ایک لکڑی لی اور ہاتھ ناپنے لگیں (وہ سمجھیں کہ مراد آپ کی یہی ہے جس کا ہاتھ لمبا ہو) تو سب سے جلدی (حضرت کی بیویوں میں) سودہ وف آپ سے ملیں (یعنی ان کی وفات سب بیویوں سے پہلے ہوئی وہ سب میں لمبے ہاتھ والی تھیں یعنی صدقہ بہت دیتی تھیں لیکن دوسری روایتوں میں ہے کہ سب بیویوں میں پہلے آں حضرت کی بیوی حضرت زینب کا انتقال ہوا اور وہ سب میں زیادہ سخی تھیں اور یہی صحیح ہے۔

باب ۱۳۱ ای الصدقۃ افضل

کون سا صدقہ افضل ہے؟

۲۵۴۶ اخبرنا محمود بن غیلان قال حدثنا وکیع قال حدثنا سفیان عن عمارۃ بن القعقاع عن ابی زرعۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال ان تصدق وانت صحیح شحیح تامل العیش وتخشی الفقر۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کونسا صدقہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا صدقہ دینا اس وقت جب تو تندرست ہو مال کی حرص رکھتا ہو عیش کی آرزو رکھتا ہو محتاجی سے ڈرتا ہو۔ ف

۲۵۴۷ اخبرنا عمرو بن علی قال حدثنا یحیی قال حدثنا عمرو بن عثمان قال سمعت موسی بن طلحۃ ان حکیم بن حزام حدثہ قال قال

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی مالدار رہے اور اوپر والا ہاتھ بہتر ہے نیچے والے ہاتھ سے اور شروع

ف: اور نہیں تو بیماری میں یا مرتے وقت جب سب آرزوئیں پوری ہو جاتی ہیں سب ہی صدقہ دیتے ہیں۔

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ

کر صدقہ ان سے جن کی پرورش تجھ پر ہے۔

٢٥٤٨- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرد صرف کرے اپنی بیوی پر ثواب کے واسطے (یعنی خدا کے حکم کو بجا لانے کی نیت سے) تو اس کو صدقہ کا ثواب حاصل ہوگا۔

٢٥٤٩- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی مالدار رہے اور شروع کر صدقہ اس سے جس کی پرورش تجھ پر ہے۔

٢٥٥٠- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ عَنْ أَهْلِكَ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بنی عذرہ میں سے اپنے غلام کو آزاد کیا اپنے مرنے کے بعد یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس اور کچھ مال ہے سوا اس غلام کے۔ وہ بولا نہیں۔ آپ نے فرمایا کون خریدتا ہے اس غلام کو نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درہموں کو وہ غلام خرید لیا۔ آپ ان درہموں کو اس شخص کے پاس لائے جس کا وہ غلام تھا پھر فرمایا شروع کر اپنی ذات سے پہلے اس پر صدقہ کر (یعنی اپنے نفس کو آرام دے) اگر اس سے کچھ بچے تو اپنی بیوی کو دے اگر اس سے کچھ بچے تو اپنے ناتے والے کو دے اگر اس سے کچھ بچے تو اس طرح اور اس طرح یعنی سامنے سے اور داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے (فقیروں کو دے)

بَابُ ١٢٩٢ صَدَقَةِ الْبَخِيلِ

بخیل کے صدقے کا بیان

٢٥٥١- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچنے والے خیرات کرنے والے

طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الْمُنْفِقِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُنْفِقَ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ أَوْ مَرَّتْ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى إِذَا أَخَذَتْهُ بِتَرْقُوَتِهِ أَوْ بِرَقَبَتِهِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ قَالَ طَاوُسٌ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِيَدِهِ وَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ۔

کی اور بخیل کی مثال ایسی ہے جیسے دو مردوں کی جن پر دو کرتے ہوں یا دو زرہیں ہوں لوہے کی چھاتی سے لے کر ہنسلی تک۔ اب خرچ کرنے والا (سخی) جب خرچ کرنا چاہے تو اس کی زرہ کشادہ ہو جاتی ہے اور چلی جاتی ہے یہاں تک کہ اس کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے پھر اس کے چلنے کا نشان مٹ جاتا ہے (یعنی اس کے ڈھیلے ہونے کے لیے زمین پر اس کے قدم کا نشان نہیں رہتا) اور بخیل جب خرچ کرنے کا قصد کرتا ہے تو وہ زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر ایک حلقہ اس کے دوسرے سے چپک کر چمٹ جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی ہنسلی یا گردن پکڑ لیتی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں گواہ ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اس کو کشادہ کرتے تھے وہ کشادہ نہ ہوتی تھی۔ طاؤس نے کہا میں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا دونوں ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے کشادہ کرنے کے لیے وہ کشادہ نہ ہوتی تھی۔ ف

۲۵۵۳۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطُرَّتْ أَيْدِيهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيلُ بِصَدَقَةٍ تَقَبَّضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی (یعنی سخی کی) ان دو شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے دو جبے پہنے ہوں اور ان کے ہاتھ چمٹا لیے گئے ہوں ہنسلی سے تو جب صدقہ دینے والا قصد کرتا ہے صدقہ دینے کا وہ جبہ کشادہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے پاؤں کا نشان مٹاتا ہے (یعنی جبہ کشادہ ہو کے اور زمین پر اس کے لٹکنے سے) اور جب بخیل قصد کرتا ہے صدقے کا تو ہر ایک حلقہ اس کا دوسرے سے پیوست ہو جاتا ہے اور جبہ سمٹ جاتا ہے اور دونوں ہاتھوں کو ہنسلی پر جکڑ دیتا ہے۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے وہ کوشش کرتا ہے کشادہ کرنے کی لیکن کشادہ نہیں ہوتا۔

ف: اس حدیث کے الفاظ اور معانی میں اور ترغیب میں راویوں کو بہت اختلاف ہوا ہے یہاں تک کہ بعض روایتوں میں بوجہ تقدیم و تاخیر اور تحریف الفاظ کے مطلب بگڑ گیا ہے مگر جو روایت اوپر مذکور ہوئی ہے قریب صواب کے ہے۔ حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں۔

بَابُ ١٢٩٣ الْإِحْصَاءِ فِي الصَّدَقَةِ

بغیر گننے کے (بے حساب) صدقہ دینا

٢٥٥٣- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ هِنْدٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسًا وَنَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى عَائِشَةَ لِيَسْتَأْذِنَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ سَائِلٌ مَرَّةً وَعِنْدِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ لَهُ بِشَيْءٍ ثُمَّ دَعَوْتُ بِهِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُرِيدِينَ أَنْ لَا يَدْخُلَ بَيْتَكِ شَيْءٌ وَلَا يَخْرُجَ إِلَّا بِعِلْمِكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكِ.

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ایک روز مسجد میں بیٹھے تھے اور کئی مہاجر اور انصار بیٹھے تھے ایک شخص کو ہم نے بھیجا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اجازت چاہنے کو پھر ہم گئے ان کے پاس انھوں نے کہا ایک بار ایک فقیر میرے پاس آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے میں نے حکم کیا اس کو کچھ دینے کا پھر میں نے منگوا کر اس کو دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو چاہتی ہے تیرے گھر میں کچھ نہ آوے نہ جاوے بغیر تیرے جانے ہوئے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا چھوڑ اے عائشہ مت گن پھر اللہ بھی تجھے گن کر دے گا (یعنی بے حساب نہ دی جائے گی)۔

٢٥٥٤- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكِ.

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا مت گن نہیں تو اللہ بھی تجھے گن کر دے گا۔

٢٥٥٥- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فِي أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ

اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر جو زبیر (ان کے خاوند) مجھے دیتے ہیں رکھنے کو یا خرچ کرنے کو کیا مجھے گناہ ہوگا اگر میں اس سے کچھ دیا کروں (فقیروں کو اور محتاجوں کو) آپ نے فرمایا دیا کرو جہاں تک تجھ سے ہو سکے

اور حاصل اس کا یہ ہے کہ سخی خرچ کرنے میں خوش رہتا ہے اور دل اس کا کشادہ ہوتا ہے اور نقصان مٹنے سے بے غرض ہے کہ مال کا نقصان صدقے سے مٹ جاتا ہے اور وہ مال رجوع کر لیتا ہی یا اس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے برخلاف بخیل کے وہ خرچ کرنے میں دل تنگ ہوتا ہے بقول شخصے کہ چمڑی جائے پر دمڑی نہ جائے۔ (حاشیہ صفحہ سابقہ)

فَقَالَ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوْكِي فَيُوكِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْكِ.

اور دے جو کچھ کہ لائق ہمت ہو روک کے مت رکھ نہیں تو اللہ بھی روک رکھے گا تجھ پر۔

بَابُ ۱۲۹۴ اَلْقَلِيلُ فِي الصَّدَقَةِ

تھوڑے صدقے کا بیان

۲۵۵۶- اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحِلٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ.

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم جہنم سے صدقہ دے کر اگرچہ کھجور کا ایک ہی ٹکڑا ہو۔

۲۵۵۷- اَنْبَانَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ حَدَّثَهُمْ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَاَشَاحَ بِوَجْهِهِ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا ذَكَرَ شُعْبَةُ اَنَّهُ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ التَّمْرَةِ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ.

عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر کیا تو اپنے منہ کو پھیر لیا (ہم سمجھے کہ آپ جہنم کو دیکھ رہے ہیں) اور پناہ مانگی جہنم سے۔ شعبہ نے کہا تین بار آپ نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا بچو تم آگ سے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا دے کر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات کہہ کر۔

بَابُ ۱۲۹۵ اَلتَّحْرِيضُ عَلَى الصَّدَقَةِ

صدقے کی فضیلت

۲۵۵۸- اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ ذَكَرَ عَوْنُ بْنُ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُنْذِرَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ فَجَاءَ قَوْمٌ عُرَاةً حُفَاةً مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَاَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ فَاَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے ابھی دن شروع ہوا تھا اتنے میں کچھ لوگ آئے ننگے بدن ننگے پاؤں تلواریں لٹکائے ہوئے اکثر ان میں مضر کے قبیلے سے تھے بلکہ سب مضر تھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا چہرہ بدل گیا ان کی محتاجی دیکھ کر پھر اندر گئے پھر نکلے پھر بلال کو حکم دیا اذان دینے کا انہوں نے اذان دی اور تکبیر کہی آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا اور فرمایا یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ اخیر تک یعنی اے ایمان والو! اپنے مالک سے ڈرو جس نے تم کو پیدا کیا ایک جان سے پھر اس کی بیوی اسی میں سے پیدا کی پھر پھیلایا ان دونوں سے بہت مرد اور عورتوں کو مطلب یہ ہے کہ انسانی ہمدردی

ف: یعنی سائل جب سوال کرے اگر کچھ میسر ہو تو دیدے تھوڑا ہو یا بہت جو کچھ نہ ہو سکے تو جواب دیدے مگر نرمی سے کہ سائل کا دل خوش رہے اس میں بھی صدقے کا ثواب ہے۔

رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا ۔

پر بزرگ مستعد ہوں یہ خیال کر کے کہ آدمی سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں ڈرو اس اللہ سے جس کے نام کے ذریعہ سے تم مانگتے ہو ایک دوسرے سے اور ناتوں کے ذریعے سے بلاشبہ اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے ڈرو اللہ سے اور دیکھے ہر آدمی جو اس نے بھیجا ہے کل کے روز کے لیے (یعنی قیامت کے لیے کیا سامان کیا ہے) صدقہ دے آدمی اشرفی سے، روپیہ سے، کپڑے سے، ایک صاع گیہوں سے، ایک صاع جو سے یہاں تک کہ کھجور کے ٹکڑے سے۔ پھر ایک شخص انصاری ایک تھیلی روپوں کی لایا جو اس کی ہتھیلی میں نہیں سماتی تھی پھر اور لوگوں کا تار بندھ گیا یہاں تک کہ دو ڈھیر اونچے اونچے کھانے اور کپڑے کے ہو گئے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ کو دیکھا چمک رہا تھا جیسے سونا (خوشی سے اور فرحت سے اس لیے کہ آپ کی نصیحت کی تاثیر ہوئی اور خیر کا کام نکلا وہ بھی فصاحت اور بلاغت اسی کا نام ہے جو آپ میں تھی) تب آپ نے فرمایا جو شخص اسلام میں نیک راہ نکالے (جس سے مسلمانوں کا فائدہ ہو یا اسلام کی ترقی ہو) اس کو اس کے نکالنے کا ثواب ہے اور ان لوگوں کا ثواب بھی ملے گا جو اس پر عمل کرتے جاویں گے مگر عمل کرنے والے کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص اسلام میں بری بات نکالے (جس سے مسلمانوں کو نقصانات پہنچے اسلام کو ضعف ہو) تو اس پر اسکے نکالنے کا عذاب ہے اور ان لوگوں کا عذاب بھی اسی پر ہے جو اس پر عمل کریں گے مگر عمل کرنے والوں کا عذاب کم نہ ہوگا۔ [1]

۲۵۵۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے صدقہ کرو اس لیے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب آدمی اپنا صدقہ ایک شخص کو دینے جائے گا وہ کہے گا کل لاتا تو میں لے لیتا آج

لہ: یہاں بھی انصاری نے راہ نکالی کہ سب سے پہلے صدقہ لایا پھر اور لوگ بھی اس کے دیکھا دیکھی لائے چونکہ یہ بات نیک تھی، اس انصاری کو اپنے صدقے کا ثواب بھی ملا اور ان کا بھی ثواب ہوا۔

زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُولُ الَّذِي يُعْطَاهَا لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ قَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا

نہیں رہے گا اس لیے کہ آج مالدار ہوگیا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ روپیہ اخیر زمانے میں بہت جلد ہاتھ آ جائے گا بر سبب استغنای اور لوٹ کھسوٹ اور مضار کے یا زمین کے خزانے کھل جائیں گے اور دولت کو بہت ترقی ہوگی لینے والے کم ہوں گے۔

بَابُ ۱۲۹۶ الشَّفَاعَةِ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ دینے کی سفارش کرنا

۲۵۶۰ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوا تُشَفَّعُوا وَيَقْضِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفارش کرو اور سفارش قبول کرو۔ (کسی مسلمان کے فائدے کے لیے) اللہ اپنے پیغمبر کی زبان سے جو چاہے گا حکم کرے گا (یعنی ہوگا وہی جو خدا کا حکم ہے پھر سفارش میں کیا نقصان ہے!

۲۵۶۱ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْأَلُنِي الشَّيْءَ فَأَمْنَعُهُ حَتَّى تَشْفَعُوا فِيهِ فَتُؤْجَرُوا وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا۔

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے کوئی شخص مانگتا ہے میں نہیں دیتا جب تک تم سفارش نہیں کرتے جب تم سفارش کرتے ہو تم کو ثواب ہوتا ہے تو سفارش کرو ثواب پاؤ گے

بَابُ ۱۲۹۷ الِاخْتِيَالُ فِي الصَّدَقَةِ

صدقے میں فخر کرنا

۲۵۶۲ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک غیرت وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور ایک غیرت وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے اسی طرح ایک فخر وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے دوسرا فخر وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے۔ وہ غیرت جو اللہ کو پسند ہے یہ ہے کہ انسان غیرت کرے تہمت کی جگہ میں (یعنی اس جگہ جہاں بدنامی کا خوف ہو جیسے شراب خانہ میں بیٹھنا غیر محرم عورت کے ساتھ تنہا رہنا جب غیرت کرے گا تو گناہوں سے بچے گا) اور جو ناپسند ہے

فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَالْاِخْتِيَالُ الَّذِي يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ وَالْاِخْتِيَالُ الَّذِي يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخُيَلَاءُ فِي الْبَاطِلِ۔

وہ یہ ہے کہ انسان غیرت کرے اس مقام میں جہاں تہمت کا خوف نہیں ہے اور جو فخر اللہ کو پسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان فخر کرے اپنے ساتھ لڑائی کے وقت تاکہ شجاعت زیادہ ہو اور دوسرے لوگوں کو بھی رغبت ہو (لڑنے میں) یا صدقہ دیتے وقت اور جو فخر اللہ کو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان لغو یا گناہ کے کاموں میں فخر کرے۔ ف

۲۵۶۳ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور صدقہ دو اور کپڑا پہنو لیکن اسراف (یعنی بے فائدہ خرچ کرنا) اور غرور سے بچو۔

بَابٌ ۱۲۹۸ أَجْرِ الْخَازِنِ إِذَا تَصَدَّقَ بِإِذْنِ مَوْلَاهُ

جب نوکر یا غلام اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دیوے

۲۵۶۴ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَقَالَ الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے مثل عمارت کے ہے جیسے اس میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کیے رہتی ہے (اسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے دوسرے مسلمان کو سنبھالے رہے اور مضبوط کیے رہے) اور فرمایا کہ خزانہ دار امانت دار جو اپنے مالک کے حکم سے خوش ہو کر دیتا ہے (خدا کی راہ میں) صدقہ دینے والے کے برابر ہے۔

بَابٌ ۱۲۹۹ الْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

چپکے سے صدقہ دینے والا۔

۲۵۶۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ف: یہ حدیث حکمت کے چشموں سے ایک بڑا چشمہ ہے جس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پیغمبر حکمت میں بڑے اعلیٰ درجے پر ہوتے ہیں۔ نیک باتوں میں فخر اور ناموری سب کو جائز کر دیا تاکہ ہر نیکی کی ترقی ہو اور لوگ رغبت کریں اور دین پھیلے اور برے کاموں میں فخر کرنے سے منع کیا۔

بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ ـ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پکار کر پڑھنے والا ایسا ہے جیسے سب کے سامنے صدقہ دینے والا یعنی اس کا ثواب کم ہے) اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا۔

بَابُ الْمَنَّانِ بِمَا أَعْطٰى

صدقہ دے کر احسان جتانے والا

۲۵۶۶۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوثُ وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطٰى ـ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کی طرف اللہ نہیں دیکھے گا قیامت کے روز ایک وہ جو نافرمانی کرے (دنیا کے کاموں میں) والدین کی (ماں باپ کی) دوسری وہ عورت جو مرد کی شبیہ بنا وے تیسرے دیوث (جو اپنی عورت کو دوسرے کے پاس لے جاوے) اور تین آدمی جنت میں نہ جاویں گے ایک نافرمانی کرنے والا ماں باپ کی اور دوسرے ہمیشہ شراب پینے والا اور تیسرا احسان کر کے جتانے والا۔

۲۵۶۷۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُدْرِكِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ ـ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کریگا قیامت کے روز ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کو دکھ کا عذاب ہوگا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔ ابوذر نے کہا وہ لوگ ٹوٹے میں پڑے اور ان کو نقصان ہوا آپ نے فرمایا ازار لٹکانے والا (ٹخنوں سے نیچے غرور سے) اور اپنے اسباب کو چلنے والا جھوٹی قسم کھا کر اور دیکر احسان رکھنے والا۔

۲۵۶۸۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ وَهُوَ الْأَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمَنَّانُ بِمَا أَعْطٰى وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ ـ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب ۱۳۱ ردّ السائل

۲۵۵۶- أخبرني هارون بن عبد الله قال حدثنا معن قال حدثنا مالك ح وأنبأنا قتيبة بن سعيد عن مالك عن زيد بن أسلم عن ابن بجيد الأنصاري عن جدته أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ردوا السائل ولو بظلف في حديث هارون محرق۔

مانگنے والے کو جو میسّر ہو دیدے

حضرت ابن بجید انصاری رضی اللہ عنہ سے اپنی دادی سے سُنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رخصت کرو مانگنے والے کو کچھ دے کر اگرچہ کھر ہو جلا ہوا۔

باب ۱۳۲ من يسأل ولا يعطي

۲۵۵۷- أخبرنا محمد بن عبد الأعلى قال حدثنا المعتمر قال سمعت بهز بن حكيم يحدث عن أبيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يأتي رجل مولاه يسأله من فضل عنده فيمنعه إياه إلا دعي له يوم القيامة شجاع أقرع يتلمظ فضله الذي منع ۔

جس سے مانگا جائے اور وہ نہ دے

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سُنا اپنے باپ سے انھوں نے دادا سے انھوں کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے مالک کے پاس آوے اور فاضل چیز (حاجت سے بچی ہوئی بیکار) چیز مانگے پھر نہ دے تو وہ قیامت کے روز ایک گنجا سانپ بن کر آئیگا جو اپنی زبان سے اس چیز کو چباتا ہوگا۔

باب ۱۳۳ من سأل بالله عز وجل

۲۵۵۸- أخبرنا قتيبة قال حدثنا أبو عوانة عن الأعمش عن مجاهد عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استعاذ بالله فأعيذوه ومن سألكم بالله فأعطوه ومن استجار بالله فأجيروه ومن أتى إليكم معروفا فكافئوه فإن لم تجدوا فادعوا له حتى تعلموا أن قد كافأتموه ۔

جو شخص اللہ کے نام پر مانگے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پناہ مانگے اللہ کی اس کو پناہ دیدو اور جو شخص امان چاہے تم سے اللہ کے نام پر اس کو امان دو اور جو شخص امان چاہے اللہ کے نام پر اس کو امان دو اور جو شخص تمہارے ساتھ سلوک کرے تو اس کا بدلہ دو۔ اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھو بدلہ ہو چکا۔

باب ۱۳۴ من سأل بوجه الله عز وجل

۲۵۵۹- أخبرنا محمد بن عبد الأعلى قال حدثنا المعتمر قال سمعت بهز بن حكيم يحدث عن

اللہ کی ذات کا وسیلہ دیکر سوال کرنا

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اپنے اپنے باپ سے اس نے دادا سے اس نے کہا میں نے

أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ هِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَلَّا آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِينَكَ وَإِنِّي كُنْتُ امْرَأً لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُولَ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ كُلُّ مُسْلِمٍ عَلَى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ أَخَوَانِ نَصِيرَانِ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مُشْرِكٍ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ عَمَلًا أَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ ۔

عرض کیا اے نبی اللہ کے میں آپ کے پاس نہیں آیا یہاں تک کہ میں نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے زیادہ قسمیں کھائی تھیں کہ آپ کے پاس نہ آؤں گا نہ آپ کا دین قبول کروں گا اور میں ایک بے عقل آدمی تھا اب بھی کچھ نہیں جانتا مگر جو اللہ اور اس کے رسول نے سکھلایا میں اللہ تعالیٰ کے منہ مبارک کا وسیلہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں اللہ نے کیا حکم دے کر بھیجا ہے آپ نے فرمایا اسلام کا میں نے کہا اسلام کی نشانیاں کیا ہیں آپ نے فرمایا تو کہو میں نے اپنا منہ رکھ دیا اللہ جل جلالہ کے سامنے (جو فرمادیگا اسکو مانوں گا) اور خالی ہوا میں اللہ کے سوا اور کسی کے خیال سے (یعنی شرک سے بیزار ہوا) اور ادا کرے تو نماز کو اور زکوٰۃ دیوے ہر مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام ہے وہ مسلمان ایک دوسرے کے بھائی ہیں اور ایک دوسرے کے مددگار اللہ نہیں قبول کرے گا مشرک کا کوئی کام اگرچہ وہ مسلمان ہو جاوے جب تک وہ مشرکوں کو چھوڑ کر مسلمانوں میں نہ چلا جاوے ف ۔

بَابُ ۱۴۵ مَنْ يُسْأَلُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُعْطِي بِهِ

جو شخص اللہ کے نام پر نہ دیوے

۲۵۴۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ الْقَارِظِيِّ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يُقْتَلَ وَأُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تم کو نہ بتلاؤں وہ شخص جو اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ بہتر ہے ہم نے کہا کیوں نہیں بتائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو شخص اپنے گھوڑے کو لیے ہوئے اللہ کی راہ میں جائے۔ (یعنی کافروں سے جہاد کے لیے) یہاں تک کہ مر جاوے یا قتل کیا جاوے پھر میں اس شخص کو بتاؤں جو اس کے قریب ہے ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو شخص لوگوں سے جدا ہو کر ایک گھاٹی میں مر جاوے اور نماز ادا کرے اور زکوٰۃ دیوے

ف: اس حدیث سے ہجرت کا فرض ہونا پایا جاتا ہے۔ بعضوں نے کہا یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا جب مسلمانوں کی تعداد کم تھی اور ان کو ایک جگہ ہونا ضرور تھا تاکہ سب مل کر کافروں کا مقابلہ کریں۔

يَعْتَزِلُ شُرُورَ النَّاسِ وَأُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي يُسْأَلُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُعْطِي بِهِ۔

اور لوگوں کی برائیوں سے بچے پھر میں تم کو بتاؤں جو سب سے بدتر ہے ہم نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا وہ شخص جو اللہ کے نام پر اس سے مانگا جاوے اور وہ نہ دیوے

بَابُ ۳۰۶ ثَوَابِ مَنْ يُعْطِي

دینے والے کا ثواب

۲۵۷۴۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيًّا يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ظَبْيَانَ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوهُ فَتَخَلَّفَهُ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي أَعْطَاهُ وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهُزِمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يَفْتَحَ اللّٰهُ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ۔

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں کو اللہ چاہتا ہے اور تین سے دشمنی رکھتا ہے جن کو چاہتا ہے وہ یہ ہیں ایک شخص لوگوں کے پاس آیا اور اللہ کے نام پر ان سے کچھ مانگا کچھ رشتہ ناتہ نہ رکھتا تھا ان سے ان لوگوں نے نہ دیا ایک شخص ان میں سے چپکے سے اٹھا اور لوگوں کو پیچھے چھوڑ کر چپکے سے اس کو کچھ دے آیا جس کو کوئی نہیں جانتا مگر اللہ یا وہ دینے والا کچھ لوگ ساری رات چلے جب نیند سب برابر والی چیزوں سے ان کو بھلی معلوم ہوئی تو اتر کر سو رہے ایک شخص ان میں سے اٹھا اور میرے سامنے گڑگڑانے لگا اور آیتیں پڑھنے لگا۔ ایک وہ شخص جو لشکر کے ایک ٹکڑے میں تھا جب دشمن سے لڑائی ہوئی تو سب بھاگے مگر وہ سینہ سامنے کر کے آیا یہاں تک کہ مارا گیا یا اللہ نے اس کو فتح دی۔ وہ تین لوگ جن سے اللہ تعالےٰ کو دشمنی ہے یہ ہیں۔ ایک بوڑھا بدکار۔ دوسرے مفلس غرور کرنے والا۔ تیسرے مالدار ظلم کرنے والا۔

بَابُ ۳۰۷ تَفْسِيرِ الْمِسْكِينِ

مسکین کسے کہتے ہیں!

۲۵۷۵۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ إِنَّ الْمِسْكِينَ الْمُتَعَفِّفُ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو ایک نوالہ دو نوالے یا ایک کھجور یا دو کھجور اس کو پھراتے ہیں بلکہ مسکین وہ ہے جو سوال نہیں کرتا پڑھو اگر چاہو تم اس آیت کو: لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا نہیں مانگتے لوگوں سے گڑگڑا کر۔

۲۵۷۶۔ أخبرنا قتيبة عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس المسكين بهذا الطواف الذي يطوف على الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان قالوا فما المسكين قال الذي لا يجد غنى يغنيه ولا يفطن له فيتصدق عليه ولا يقوم فيسأل الناس۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس مانگتا پھرتا ایک نوالہ یا دو نوالے ایک کھجور یا دو کھجور اس کو پھیرا دیتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا پھر مسکین کون ہے؟ مسکین وہ ہے جس کے پاس دولت نہیں ہے جو اسکو بے پرواہ کرے نہ اس کا حال کسی کو معلوم ہے تاکہ لوگ اس کو صدقہ دیں نہ وہ کھڑا ہوتا ہے لوگوں سے مانگنے کیلئے۔

۲۵۷۷۔ أخبرنا نصر بن علي قال حدثنا عبد الأعلى قال حدثنا معمر عن الزهري عن أبي سلمة عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليس المسكين الذي ترده الأكلة والأكلتان والتمرة والتمرتان قالوا فما المسكين يا رسول الله قال الذي لا يجد غنى ولا يعلم الناس حاجته فيتصدق عليه۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۲۵۷۸۔ أخبرنا قتيبة قال حدثنا الليث عن سعيد بن أبي سعيد عن عبد الرحمن بن بجيد عن جدته أم بجيد وكانت ممن بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم أنها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم إن المسكين ليقوم على بابي فما أجد له شيئا أعطيه إياه فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم إن لم تجدي شيئا تعطينه إياه إلا ظلفا محرقا فادفعيه إليه۔

ام بجید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کے ساتھ بیعت کی تھی۔ عرض کیا یا رسول اللہ مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہوتا اس کے دینے کو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیرے پاس کچھ نہ ہو اسکے دینے کو سوا ایک جلے کھر کے تو وہی دیدے اس کو یعنی حتیٰ المقدور سائل کو محروم نہ کر جو کچھ ہو سکے دے۔

باب ۱۳۸ الفقير المختال

متکبر فقیر کا بیان

۲۵۷۹۔ أخبرنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى عن ابن عجلان قال سمعت أبي يحدث عن أبي هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا يكلمهم الله عز وجل يوم القيامة الشيخ الزاني والعائل المزهو والإمام الكذاب۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیوں سے اللہ بات نہیں کرے گا قیامت کے روز ایک بوڑھا بدکار (زنا کرنے والا) دوسرے بال بچے والا مغرور کہ باوجود محتاجی کے نوکری اور محنت نہ کرے گھمنڈ سے تیسرے بادشاہ جھوٹا۔

۲۵۸۰۔ أخبرنا أبو داود قال حدثنا عارم قال حدثنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِي وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ۔

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار آدمیوں کو اللہ دشمن رکھتا ہے ایک تو بیچنے والا قسمیں کھا کر دوسرے محتاج مغرور تیسرے بوڑھا بدکار۔ چوتھے حاکم ظلم کرنے والا۔

بَابُ ٣٠٩ فَضْلِ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ

بیوہ عورتوں کیلئے محنت کرنیوالے کی فضیلت

٢٥٨١۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محنت کرنے والا بیوہ عورتوں کے لیے (جو محتاج ہوں ان کا پرورش کرنے والا کوئی نہ ہو) مثل اس شخص کے ہے ثواب میں جو جہاد کرتا ہے اللہ کی راہ میں۔

بَابُ ٣١٠ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ

ان کافروں کا بیان جن کو ملانے کے لیے روپیہ دیا جاتا تھا[1]

٢٥٨٢ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ بِتُرْبَتِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى صَنَادِيدُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے یمن سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک سونے کا ٹکڑا بھیجا مٹی کے ساتھ (یعنی کچا سونا مٹی ملا ہوا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو بانٹ دیا چار آدمیوں میں اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور علقمہ بن علاثہ عامری کو جو بنی کلاب میں سے تھا اور زید طائی کو جو بنی نبہان میں سے تھا یہ دیکھ کر قریش کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے تم نجد کے سرداروں کو دیتے ہو اور ہم کو چھوڑ دیتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] ف! ابتدائے اسلام میں کافر مسلمانوں کے دشمن تھے اور مسلمان شمار میں بہت کم تھے بعض کافر ایسے تھے کہ اگر ان کو روپیہ دیا جائے تو وہ مسلمانوں کو تکلیف نہ دیں اور بعض ایسے بھی تھے کہ روپیہ کے طمع سے مسلمان ہو جائیں اور بعض ایسے تھے کہ مسلمان برائے نام ہو چکے تھے لیکن ڈگمگاتے تھے اگر روپیہ ان کو نہ ملتا تو وہ پھر کافروں میں شریک ہو جاتے آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے ان سب قسم کے کافروں کو روپیہ دینے کو روا رکھا اور اموال غنیمت اور صدقات میں سے ایک حصہ ان کے لیے بھی مقرر کیا۔

قُرَيْشٌ فَقَالُوا تُعْطِي صَنَادِيدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا فَقَالَ إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِينِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ يَرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

فرمایا میں نے ان کو دیا دل ملانے کے لیے (کیونکہ یہ ابھی نئے مسلمان ہیں ان کا اعتبار نہیں تو شاید مال کی طمع سے اسلام پر جمے رہیں)۔ اتنے میں ایک شخص آیا گھنی داڑھی والا گال ابھرے ہوئے آنکھیں بیٹھی ہوئی پیشانی بلند سر گھٹا ہوا اور کہنے لگا خدا سے ڈر اے محمدؐ۔ آپ نے فرمایا پھر کون اللہ کی تابعداری کرے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں اللہ نے مجھے امین (یعنی اپنا معتمد بنایا ہے) زمین والوں پر اور تم مجھے امین نہیں سمجھتے (میرا اعتبار نہیں کرتے) پھر وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا ایک شخص نے آپ سے اجازت مانگی اس کے مار ڈالنے کی لوگ جانتے ہیں وہ خالد بن الولید تھے (یا عمر بن الخطاب انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ منافق معلوم ہوتا ہے فرمائیے تو قتل کریں آپ نے فرمایا نہیں لوگ کہیں گے محمد اپنے لوگوں کو قتل کرتے ہیں) پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں مگر حلق کے نیچے نہ اترے گا (یعنی دل میں ان کے قرآن کی کوئی تاثیر نہ ہوگی) قتل کریں گے مسلمانوں کو اور چھوڑ دیں گے بت پرستوں کو نکل جائیں گے وہ لوگ اسلام سے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے (یعنی جانور کے لگ کر اس میں سے پار ہو جاتا ہے اور تیر میں کچھ نہیں لگتا وہ صاف کا صاف رہتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی اسلام میں آئے اور پھر نکلے مگر اسلام کا ذرا نشان بھی ان پر نہ پڑا) اگر میں ان لوگوں کو پاؤں گا تو ایسا قتل کروں گا جیسے عاد کی قوم قتل ہوئی۔ (کہ ان کا نام و نشان تک نہ رہا) ف

ف: مراد ان لوگوں سے خارجی تھے جو حضرت علی مرتضےٰ کی خلافت میں ظاہر ہوئے۔ ظاہر میں بڑے متقی پرہیزگار تھے۔ قرآن پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے مگر دلوں میں ایمان کا ذرہ نہ تھا۔ مسلمانوں سے لڑنے کو مستعد ہوئے ان کو کافر کہتے۔

بَابُ ۱۳۱ الصَّدَقَةُ لِمَنْ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ

جو شخص کسی کے قرض کا ضامن ہو جائے پھر اس سے نہ ہو سکے (ادا) تو اس کو صدقہ دینا درست ہے۔

۲۵۸۳ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ ح وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ هَارُونَ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فِيهَا فَقَالَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ بَيْنَ قَوْمٍ فَسَأَلَ فِيهَا حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ۔

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ایک قرض اپنے ذمے پر لیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے سوال کیا اس کے ادا ہونے کے لیے۔ آپ نے فرمایا سوال درست نہیں ہے مگر تین آدمیوں کے لیے ایک وہ شخص جس نے ضمانت کی ایک قوم کے قرضے کی پھر مانگ کر اس کو ادا کیا پھر باز رہا سوال سے جب قرضہ ادا ہو گیا۔

۲۵۸۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ بْنُ نُعَيْمٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَا مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَى هَذَا مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ضامن ہوا میں ایک قرضے کا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا مانگنے کو آپ نے فرمایا ٹھہر جا اے قبیصہ جب تک ہمارے پاس صدقہ آئے ہم تجھے دلوا دیں گے بعد اس کے آپ نے فرمایا اے قبیصہ صدقہ کسی کے لیے درست نہیں مگر تین میں سے ایک کے لیے ایک تو وہ شخص جو ضامن ہوا قرضے کا (مثلاً دیت اپنے ذمے کر لی لوگوں کو قتل اور خون سے بچانے کے لیے) اس کو صدقہ درست ہے یہاں تک کہ حاجت اس کی نکل جائے اور ایک وہ شخص جس کو آفت آئی اور اس کا مال تباہ کر دیا اس کو سوال کرنا درست ہے یہاں تک کہ اس کی معیشت سنبھل ہو۔ ایک وہ شخص جس کو کوئی احتیاج پیش آئے اور تین عقلمند آدمی اس کی قوم میں سے گواہی دیں کہ بیشک یہ محتاج ہے اس کو بھی سوال درست ہے یہاں تک کہ حاجت روائی ہو اس کی اور گزران کا ایک ذریعہ حاصل کرے اس کے سوا سوال کرنا حرام ہے اور جو کوئی سوال کرتا ہے حرام کھاتا ہے۔

بَابُ ١٣١٢ الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتِيْمِ

٢٥٨٥- أَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِيْ مَا يُفْتَحُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةٍ وَذَكَرَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيْلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ قَالَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَشَاهِدٌ السَّائِلُ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيْعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتّٰى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ ثُمَّ بَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ إِنْ أَعْطَى مِنْهُ الْيَتِيْمَ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَإِنَّ الَّذِيْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُوْنُ عَلَيْهِ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

یتیم کو صدقہ دینے کا بیان

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھے۔ آپ نے فرمایا میں ڈرتا ہوں جو تم پر کھل جاوے گی دنیا کی خوبی اور زینت سے (یعنی بعد میرے جو فتوحات تم کو حاصل ہونگی اور مال و دولت ملے گا) ایک شخص بولا کیا نیکی برائی لائے گی (یعنی ہم مال پیدا کریں گے نیک ذریعوں سے جہاد سے یا تجارت سے پھر اس سے برائی کیونکر پیدا ہوگی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر چپ ہو رہے لوگوں نے اس شخص سے کہا تجھے کیا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں کرتا ہے اللہ آپ بات نہیں کرتے ہم دیکھ رہے تھے کہ اس وقت آپ پر وحی اتر رہی تھی جب وحی موقوف ہوئی تو آپ نے پسینہ پونچھا اور فرمایا وہ پوچھنے والا حاضر ہے بے شک نیکی سے برائی نہیں ہوتی (یعنی حلال مال برا نہیں) مگر دیکھو فصل جو اگتا ہے کھا کر اکثر مار ڈالتی ہے یا قریب مارنے کے کر دیتی ہے (حالانکہ گھاس بہتر چیز ہے مگر جب جانور بہت کھا جاتا ہے تو بدہضمی ہو کر مرنے لگتا ہے یا مر جاتا ہے) مگر وہ اب (یعنی ہری نرم گھاس کھانیوالا جانور کھاتا ہے جب اس کی کوکھیں ابھر جاتی ہیں تو آفتاب کے سامنے جاتا ہے اور لگتا موتتا ہے پھر چرتا ہے۔ اسی طرح مال حلال ہے جب اس کو اعتدال سے موقعے دیکھ کر حاصل کرے گا تو کام آئے گا اور جو حرص کرے گا تو ضرور بدہضمی ہوگی آفت لائے گی) کیا اچھا ساتھی ہے مسلمان کا مال حلال اگر اس میں دیا جائے یتیم اور مسکین اور مسافر کو جو شخص ناحق مال حاصل کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی کھاتا کھاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کے روز اس پر گواہی دیگا۔

بَابُ ١٣١٣ الصَّدَقَةِ عَلَى الْأَقَارِبِ

٢٥٨٦- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا

عزیزوں کو صدقہ دینا

حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ الرَّائِحِ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ ۔

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسکین پر صدقہ کرنے کا ایک ثواب اور ناتے والے پر صدقہ کرنا جو مسکین ہو دو ثواب رکھتا ہے ایک صدقہ دوسرے ناتے ملانے کا ۔

۲۵۸۷ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ خَفِيفَ ذَاتِ الْيَدِ فَقَالَتْ لَهُ أَيَسَعُنِي أَنْ أَضَعَ صَدَقَتِي فِيكَ وَفِي بَنِي أَخٍ لِي يَتَامَى فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَلِي عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ تَسْأَلُ عَمَّا أَسْأَلُ عَنْهُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ عَنْ ذَلِكَ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللّٰهِ وَزَيْنَبُ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَ نَعَمْ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ ۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو بیوی تھیں عبداللہ بن مسعودؓ کی کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دو اے عورتو اگرچہ اپنے زیوروں میں سے ہو۔ زینب نے کہا عبداللہ میرے خاوند مفلس تھے میں نے ان سے کہا کیا ہو سکتا ہے کہ میں اپنا صدقہ تم کو اور اپنے بھائی کے یتیم لڑکوں کو دوں ۔ عبداللہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھ میں آپ کے پاس آئی دیکھا تو ایک عورت جس کا نام بھی زینب تھا آپ کے دروازے پر یہی مسئلہ پوچھنے کو کھڑی ہے اتنے میں بلال اندر سے نکلے ہم نے کہا تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور آپ سے یہ مسئلہ پوچھو لیکن ہمارا نام مت لینا وہ گئے اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا وہ عورتیں کون ہیں ۔ انھوں نے کہا ایک زینب تو عبداللہ کی جورو اور دوسری ایک زینب انصار کی قوم میں سے ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک یہ صدقہ درست ہے اور ان کو دوہرا ثواب ہے ایک رشتے کا اور دوسرے صدقے کا ۔

باب ۳۱۴ الْمَسْأَلَةِ

سوال کرنا کیسا ہے

۲۵۸۸ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَزِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةَ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی ایک گٹھا لکڑیوں کا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر بیچے تو بہتر ہے اس سے کہ سوال کرے پھر کوئی دیوے کوئی نہ دیوے ۔

۲۵۸۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ آدمی مانگتا رہے یہاں تک کہ قیامت کے روز آئے گا اور اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا (یعنی قیامت کے روز ذلیل و خوار ہو کر آئے گا)۔

۲۵۹۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بِسْطَامِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى أُسْكُفَّةِ الْبَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا مَشَى أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ يَسْأَلُهُ شَيْئًا۔

حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے دیا جب پاؤں چوکھٹ پر رکھا (یعنی لوٹ کر چلا) تو آپ نے فرمایا اگر تم جانتے جو مانگنے میں خرابی ہے البتہ کوئی کسی کے پاس مانگنے نہ جاتا۔

بَابُ ۱۳۱۵ سُؤَالِ الصَّالِحِينَ

نیک لوگوں سے مانگنا چاہیئے

۲۵۹۱۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ مَخْشِيٍّ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ۔

حضرت ابن فراسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فراسی نے کہا یا رسول اللہ میں مانگوں آپ نے فرمایا نہیں اگر بے مانگے نہ رہ سکے تو نیک لوگوں سے مانگ۔ ف۔

بَابُ ۱۳۱۶ الِاسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال سے بچنا کیسا ہے

۲۵۹۲۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کچھ انصار کے لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔ آپ نے ان کو دیا پھر سوال کیا پھر دیا جب آپ کے پاس کچھ نہ رہا

ف: کیونکہ وہ رحم کریں گے اور تیرا راز فاش نہ کریں گے اور احسان نہ جتائیں گے مثل مشہور ہے خدا نکچڑے کے احسان سے بچاوے۔ فراسی جو راوی ہے اس حدیث کا صحابی ہے پر اس کا نام معلوم نہیں ہوا نہ اس کے بیٹے کا۔

وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔

تو آپ نے فرمایا میرے پاس جو مال ہوگا میں تم سے اٹھا نہ رکھوں گا اور جو شخص سوال سے بچے اللہ اس کو بچائے گا اور جو شخص صبر کرے اللہ اس کو صبر دے گا اور کوئی بخشش بہتر اور بڑی صبر سے زیادہ نہیں ہے۔

۲۵۹۳- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْنٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں سے اپنی رسی لے کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لادے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ ایک شخص کے پاس جاوے جس کو اللہ نے اپنے فضل سے دیا ہے اور اس سے مانگے پھر وہ دیوے یا نہ دیوے۔

بَابُ ۳۱۷ فَضْلِ مَنْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا

جو شخص لوگوں سے کچھ نہ مانگے اس کی فضیلت

۲۵۹۴ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنْ لِي وَاحِدَةً وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَ يَحْيَى هَاهُنَا كَلِمَةٌ مَعْنَاهَا أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ضامن ہو میرے لیے ایک بات کا اسے جنت ملے گی وہ یہ ہے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے

۲۵۹۵- أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصْلُحُ الْمَسْأَلَةُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ أَصَابَتْ مَالَهُ جَائِحَةٌ فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ سَدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَيَسْأَلُ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَيْهِمْ حَمَالَتَهُمْ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَرَجُلٍ يَحْلِفُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ

حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سوال درست نہیں مگر تین آدمیوں کو ایک تو وہ شخص جس کے مال پر آفت آئی وہ مانگے یہاں تک کہ گزران کا ایک مضبوط ذریعہ حاصل کرے پھر باز رہے اور ایک وہ شخص جس نے کسی کا قرض اپنے ذمے لیا وہ مانگے یہاں تک کہ وہ قرضہ ادا ہو پھر باز رہے سوال سے اور ایک وہ شخص جس کی قوم کے تین عقل مند آدمی گواہی دیں یا اللہ کا نام لے کر بے شک اس کو مانگنا درست ہے وہ مانگے یہاں تک کہ گزران چلنے لگے اس کی پھر باز رہے

مِنْ ذَوِي الْحِجَا بِاللَّهِ لَقَدْ حَلَّتِ الْمَسْأَلَةُ لِفُلَانٍ فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ مَعِيشَةٍ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَمَا سِوَى ذَلِكَ سُحْتٌ ۔

سوال سے اس کے سوا مانگنا حرام ہے۔

بَابُ ۱۲۱۸ حَدِّ الْغِنَى

۲۵۹۶ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ خُمُوشًا أَوْ كُدُوحًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَاذَا يُغْنِيهِ أَوْ مَاذَا أَغْنَاهُ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ قَالَ يَحْيَى قَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ۔

مالدار کس کو کہتے ہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جس کی وجہ سے وہ غنی ہو تو اس کا منہ چھلا ہوا ہوگا قیامت کے روز لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کتنا مال اس کو غنی کرتا ہے آپ نے فرمایا پچاس درہم یا اس کی قیمت کا سونا[ف۱]۔

بَابُ ۱۲۱۹ الْإِلْحَافِ فِي الْمَسْأَلَةِ

۲۵۹۷ - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَخِيهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ وَلَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ ۔

چمٹ کر مانگنا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت گڑگڑا کر اور چمٹ کر مانگو جو کوئی تم میں سے مجھ سے مانگتا ہے اور میں دل میں ناراض ہوتا ہوں تو اللہ برکت نہ دے گا اس میں جو میں اس کو دیتا ہوں اس کے چمٹنے کی وجہ سے۔

بَابُ ۱۲۲۰ مَنِ الْمُلْحِفُ

۲۵۹۸ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ دَاوُدَ

چمٹ کر مانگنے والا کون ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سوال کرے

ف۱: پچاس درہم کے پندرہ روپے کے قریب ہوئے جس کے پاس اتنا مال ہو اس پر سوال حرام ہے اگرچہ بے سوال کے اس کو زکوٰۃ لینا درست ہے دوسری حدیث میں ہے کہ اگر صبح شام کا کھانا بھی اس کے پاس موجود ہے تو سوال جائز نہیں۔

بن شابور عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل وله أربعون درهما فهو الملحف۔

۲۵۹۹ أخبرنا قتيبة قال حدثنا ابن أبي الرجال عن عمارة بن غزية عن عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري عن أبيه قال سرحتني أمي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتيته وقعدت فاستقبلني وقال من استغنى أغناه الله عز وجل ومن استعف أعفه الله عز وجل ومن استكفى كفاه الله عز وجل ومن سأل وله قيمة أوقية فقد ألحف فقلت ناقتي الياقوتة خير من أوقية فرجعت ولم أسأله۔

اور اس کے پاس چالیس درہم ہوں تو وہ الحاف سے سوال کرتا ہے (جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا الحاف کے معنے مبالغہ کرنا اور گڑگڑا کر پیچھے پڑ کر مانگنا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری والدہ نے مجھ کو روانہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس میں آیا اور بیٹھا آپ میرے سامنے منہ کر کے بیٹھے اور فرمایا جو شخص بے پرواہی کرے گا لوگوں سے اللہ اس کو بے پرواہ کرے گا اور جو شخص سوال سے بچے گا اللہ اس کو بچائے گا اور جو تھوڑے پر کفایت کرے گا اللہ اس کو کفایت دے گا اور جو شخص سوال کرے گا اور اس کے پاس ایک اوقیہ (چالیس درم) برابر مال ہوگا تو اس نے الحاف کیا میں نے دل میں کہا میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے میں لوٹ کر آیا اور آپ سے سوال نہیں کیا۔

باب ۱۳۲ إذا لم يكن له دراهم وكان له عدلها

جس شخص کے پاس روپیہ نہ ہو لیکن مال ہو۔

۲۶۰۰ أخبرنا قال الحارث بن مسكين قراءة عليه وأنا أسمع عن ابن القاسم قال أنبأنا مالك عن زيد بن أسلم عن عطاء بن يسار عن رجل من بني أسد قال نزلت أنا وأهلي ببقيع الغرقد فقالت لي أهلي اذهب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسله لنا شيئا نأكله فذهبت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدت عنده رجلا يسأله ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا أجد ما أعطيك فولى الرجل عنه وهو يقول لعمري إنك لتعطي من شئت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه ليغضب علي أن لا أجد ما أعطيه من سأل منكم وله أوقية أو عدلها فقد سأل إلحافا قال الأسدي فقلت للقحة لنا خير من أوقية

ایک شخص سے روایت ہے جو بنی اسد میں سے تھا میں اور میرے گھر کے لوگ بقیع الغرقد (مدینہ منورہ کے مقبرہ کا نام ہے) میں اترے میری بی بی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا اور کچھ مانگ کر لا جس کو ہم کھا دیں۔ میں گیا آپ کے پاس ایک شخص کو دیکھا جو مانگ رہا تھا۔ آپ فرماتے تھے میرے پاس نہیں ہے جو تجھ کو دوں وہ شخص پیٹھ موڑ کر غصے سے چلا اور کہتا تھا قسم ہے مجھے عمر دینے والے کی تم اسی کو دیتے ہو جس کو چاہتے ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ غصے ہوتا ہے اس بات پر کہ میرے پاس نہیں ہے جو اس کو دوں جو شخص تم میں سے سوال کرے اور اس کے پاس چالیس درہم ہوں یا اتنا مال ہو تو اس نے ناحق سوال کیا میں نے کہا میرے پاس تو ایک اونٹ چالیس دینار سے بہتر ہے پھر میں لوٹا اور آپ سے کچھ نہ مانگا بعد اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جو اور سوکھے انگور آئے آپ نے ہم کو بھی

وَلَا دَوَابِّهِ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَعِيرٌ وَزَبِيبٌ فَقَسَمَ لَنَا مِنْهُ حَتّٰى أَغْنَانَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

اس میں سے ایک حصہ دیا یہاں تک اللہ نے مالدار کر دیا ہمکو۔

۲۶۰۱ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ درست نہیں ہے مالدار کو اور نہ اچھے ہٹے کٹے تندرست کو (جو محنت مزدوری کر سکے۔

بَابُ ۱۳۲۲ مَسْأَلَةِ الْقَوِيِّ الْمُكْتَسِبِ

جو شخص طاقتور کما سکتا ہو اس کو سوال کرنا کیسا ہے؟

۲۶۰۲ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّ رَجُلَيْنِ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلَانِهِ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَلَّبَ فِيهِمَا الْبَصَرَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ بَصَرَهُ فَرَآهُمَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتُمَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ ۔

حضرت عبید اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو شخصوں نے ان سے بیان کیا کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے صدقے میں سے کچھ مانگتے تھے آپ نے ان کو گھور کر دیکھا معلوم کیا کہ وہ طاقتور ہیں فرمایا اگر تم چاہو تو لو لیکن صدقے میں کوئی حصہ نہیں ہے مالدار کا اور نہ طاقتور کمانے والے کا۔

بَابُ ۱۳۲۳ مَسْأَلَةِ الرَّجُلِ ذَا سُلْطَانٍ

حاکم سے مانگنا!

۲۶۰۳ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسَائِلَ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ كَدَحَ وَجْهَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ شَيْئًا لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگنے والا زخمی کرتا ہے اپنے منہ کو جس شخص کا جی چاہے زخمی کرے اور جس کا جی چاہے زخمی نہ کرے اور جس کا جی چاہے چھوڑ دے مگر وہ جو حاکم سے کوئی چیز مانگے یا ایسی چیز مانگے جس کے بغیر علاج نہ ہو (یعنی ضروری ہو)۔

بَابُ ۱۳۲۴ مَسْأَلَةِ الرَّجُلِ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ

ضروری چیز کے لیے سوال کرنا

۲۶۰۴- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ زَيْدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَسْأَلَةُ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلاَّ أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لاَ بُدَّ مِنْهُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مانگنا ایک زخم ہے مانگنے والا اپنے منہ کو زخمی کرتا ہے مانگ کر مگر جو شخص حاکم سے مانگے یا ایسی چیز مانگے جس کے بغیر چارہ نہ ہو۔

۲۶۰۵- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاَءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا آپ نے دیا پھر مانگا پھر دیا پھر مانگا پھر دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حکیم یہ مال سبز ہے (یعنی دیکھنے میں بھلا معلوم ہوتا ہے) شیریں ہے جو شخص اس کو خوشی سے لے گا اس کو برکت دی جائے گی اور جو شخص طمع سے لے گا اس کو برکت نہ ہوگی وہ ایسا ہوگا جیسے کوئی کھاوے لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے۔

بَابُ ۳۲۵: الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

اوپر والا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے

۲۶۰۶- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ النَّفْسِ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلاَ يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى۔

حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا۔ اخیر تک وہی حدیث ہے جو اوپر گزری، اتنا زیادہ ہے کہ اوپر والا ہاتھ (یعنی دینے والا) بہتر ہے نیچے والے ہاتھ (یعنی مانگنے والے) سے۔!

۲۶۰۷- أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ حکیم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا

عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَكِيْمَ بْنَ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيْمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ اَخَذَهٗ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ۔

سچائی کے ساتھ بھیجا اب کسی سے آپ کے بعد نوں گا کوئی چیز یہاں تک کہ دُنیا سے اُٹھ جاؤں۔ ایسا ہی ہوا حکیم بن حزام نے پھر زندگی بھر کسی سے کچھ نہ لیا یہاں تک کہ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ان کو بلاتے مال غنیمت میں سے ان کا حصّہ دینے کے لیے اور وہ نہ لیتے)

بَابُ ٧٢٦ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَالًا مِّنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ

جس شخص کو اللہ تعالیٰ کوئی چیز دیوے بغیر سوال کے

٢٦٠٨۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا فَاَدَّيْتُهَا اِلَيْهِ اَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ خُذْ مَا اَعْطَيْتُكَ فَاِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُعْطِيْتَ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ اَنْ تَسْاَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔

حضرت عبداللہ بن الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے مجھ کو مقرر کیا صدقہ تحصیل کرنے کے کام پر جب میں فارغ ہوا اور صدقہ ان کو دے دیا۔ انھوں نے حکم کیا میرے لیے اجرت دینے کا میں نے کہا یہ کام میں نے خدا کے لیے کیا تھا میرا اجر بھی اللہ دے گا۔ انھوں نے کہا جو میں دیتا ہوں لے لے اس لیے کہ میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک کام کیا تھا پھر میں نے بھی کہا تھا جو تو نے کہا آپ نے فرمایا جب تجھے کوئی چیز ملے بن مانگے تو کھا اس میں سے اور صدقہ دے۔

٢٦٠٩۔ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَبُوْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ حُوَيْطِبِ بْنِ عَبْدِ الْعُزّٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ السَّعْدِيِّ اَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَعْمَلُ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ

حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے شام سے انھوں نے کہا میں نے سُنا ہے تم کام کرتے ہو مسلمانوں کا اور جو اجرت ملتی ہے وہ نہیں لیتے عبداللہ نے کہا ہاں صحیح ہے میرے پاس گھوڑے ہیں اور غلام ہیں اور میں اچھا ہوں میں چاہتا ہوں کہ جو مال مجھ کو اجرت میں ملتا ہے وہ مسکینوں کے صدقے میں صرف ہو حضرت

الْمُسْلِمِينَ تُعْطَى عَلَيْهِ عُمَالَةً فَلَا تَقْبَلُهَا؟ قَالَ: أَجَلْ، إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنِّي أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْمَالَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي، وَإِنَّهُ أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ: مَا آتَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے بھی یہی چاہا تھا جو تو چاہتا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو مال دیتے ہیں کہتا اس کو دیجئے جو مال کی حاجت مجھ سے زیادہ رکھتا ہے۔ ایک بار آپ نے مجھ کو مال دیا میں نے کہا جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے اس کو دیجئے آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے تجھے دیا ہے دُنیا کے مالوں میں سے بغیر سوال کے اور طمع کیے تو اس کو لے لے اور کام میں لا اور صدقہ دے اور جو مال تجھے نہ دیا جائے اس کے پیچھے اپنی جان مت لگا (یعنی اس کے حاصل کرنے کے لیے بے فائدہ رنج اور غصہ مت کر)۔

٢٦١٠- أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ رَدَدْتَهَا؟ فَقُلْتُ: بَلَى. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ؟ فَقُلْتُ: لِي أَفْرَاسٌ وَأَعْبُدٌ وَأَنَا بِخَيْرٍ، وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْتَ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ، مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

ترجمہ: عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٢٦١١- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ: أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ حُوَيْطِبَ بْنَ عَبْدِ الْعُزَّى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ السَّعْدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ عُمَرُ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ كَرِهْتَهَا قَالَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ فَقُلْتُ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ فَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

۲۶۱۲۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ وَمَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ کو دیتے تھے میں کہتا تھا اس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے ایک بار آپ نے مجھ کو مال دیا میں نے کہا یہ اس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ اس کی حاجت رکھتا ہے آپ نے فرمایا لے اس کو اور کام میں لا اور صدقہ دے اور جو مال تیرے پاس آئے اور تجھے اس کی طمع نہ ہو نہ سوال کرے تو لے لے اس کو اور جو نہ آوے اس کے پیچھے مت پڑ۔

بَابٌ ۱۲۲۶ اسْتِعْمَالُ آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا

۲۶۱۳۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ

حضرت ربیعہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس سے کہا

شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ نَوْفَلٍ الْهَاشِمِيِّ أَنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ بْنَ رَبِيعَةَ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ رَبِيعَةَ بْنَ الْحٰرِثِ قَالَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحٰرِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ائْتِيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولَا لَهُ اسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَأَتَى عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعْمِلُ مِنْكُمْ أَحَدًا عَلَى الصَّدَقَةِ قَالَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ حَتَّى أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اور کہو ہم کو عامل مقرر کرو صدقوں پر۔ اتنے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہم اسی حال میں بیٹھے تھے انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم دونوں میں سے کسی کو عامل نہیں کریں گے صدقوں پر پھر ہم (یہ عبد المطلب بن ربیعہ کہتے ہیں) اور فضل دونوں مل کر چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے آپ نے فرمایا صدقہ لوگوں کا میل ہے (یعنی مالوں کا میل) وہ درست نہیں محمد کے لیے اور محمد کی آل کے لیے۔ ف

بَابُ ۱۲۲۸ اِبْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

ایک قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں داخل ہے

۲۶۱۴ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَسَمِعْتَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ نَعَمْ۔

حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے ابوایاس سے پوچھا تم نے انسؓ سے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھانجا کسی قوم کا اس قوم میں سے ہے انھوں نے کہا ہاں!

۲۶۱۵ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھانجا قوم کا اس قوم شریک ہے۔

ف : حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں پانچ شخصوں کی اولاد داخل ہے ایک علی کی دوسرے جعفر کی تیسرے عقیل کی چوتھے عباس کی پانچویں حارث بن عبد المطلب کی ان کو زکوٰۃ لینا آپ نے منع کر دیا اس لیے کہ صدقے اور زکوٰۃ لینے میں نہایت ذلت ہے اور محتاجی ہے لوگوں کی چونکہ یہ لوگ بزرگ ہیں اس لیے ضرور ہے کہ اپنی محنت سے مال پیدا کریں اور عزت کو قائم رکھیں۔

١٣٢٩ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

٢٦١٦- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَرَادَ أَبُو رَافِعٍ أَنْ يَتْبَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

ایک قوم کا مولیٰ (آزاد کیا ہوا غلام) اسی قوم میں شریک ہوگا

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مخزوم میں ایک شخص کو مقرر کیا صدقہ وصول کرنے پر ابو رافع نے (جو مولیٰ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے) اس کے ساتھ جانا چاہا آپ نے فرمایا! صدقہ ہم کو درست نہیں اور مولیٰ ہر قوم کا اسی قوم میں سے ہے۔

١٣٣٠ الصَّدَقَةُ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٢٦١٧- أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ بَسَطَ يَدَهُ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقہ درست نہ تھا

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی چیز آتی کھانے کی تو پوچھتے تحفہ ہے یا صدقہ اگر کہتے صدقہ ہے تو آپ نہ کھاتے اور جو کہتے ہدیہ تو آپ ہاتھ پھیلاتے کھانے کو۔

١٣٣١ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

٢٦١٨- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَتُعْتِقَهَا وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَخُيِّرَتْ حِينَ أُعْتِقَتْ وَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ هَذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا

جب صدقہ ایک کے پاس ہو کر آوے

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے چاہا بریرہؓ کو خرید کر آزاد کریں لیکن اس کے مالکوں نے شرط کی ترکہ اس کا ہم لیں گے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا آپ نے فرمایا خرید لے اس کو اور آزاد کر ترکہ اسی کو ملے گا جو آزاد کرے گا اور ان کی شرائط لغو ہیں۔ جب وہ آزاد ہوئی تو اس کو اختیار ملا کہ اپنے خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گوشت آیا لوگوں نے کہا یہ بریرہؓ کو صدقہ میں ملا تھا آپ نے فرمایا وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ اور بریرہؓ کا خاوند آزاد تھا۔

ف: معلوم ہوا کہ مسکین اگر صدقہ کا مال کسی مالدار کو ہدیہ کے طور پر دیوے تو مالدار کو اس کا استعمال کرنا درست ہے۔

۱۳۳۲ - شِرَاءُ الصَّدَقَةِ

۲۶۱۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ

سب سے بُرا صدقہ کیا ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ایک گھوڑا دیا خدا کی راہ میں سواری کو جس کو دیا تھا اس نے گھوڑا خراب کر دیا میں نے چاہا اس کو خرید لوں وہ سستا بیچ دے گا لیکن میں نے پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا مت خرید اس کو اگرچہ ایک درم کو وہ دیدے اس لیے کہ صدقہ دے کر پھر اس کو لینے والا کتے کی طرح ہے کہ وہ قے کرتا ہے اور پھر اسکو کھا جاتا ہے۔

۲۶۲۰ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَآهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ شِرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْ فِي صَدَقَتِكَ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے ایک گھوڑا سواری کو دیا خدا کی راہ میں پھر دیکھا تو وہ گھوڑا بک رہا ہے اس کو خریدنا چاہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لوٹ اپنے صدقے میں۔

۲۶۲۱ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا حُجَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَوَجَدَهَا تُبَاعُ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک گھوڑا صدقہ دیا اللہ کی راہ میں پھر پایا اس کو بکتا ہوا تو قصد کیا خریدنے کا بعد اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے اجازت چاہی آپ نے فرمایا مت لوٹ اپنے صدقے میں

۲۶۲۲ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَيَزِيدُ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَتَّابَ بْنَ أَسِيدٍ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ فَتُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا.

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عتاب بن اسید کو انگور کا اندازہ کرنے کے لیے (جب وہ درخت پر ہوں) پھر ان کی زکوٰۃ لینے کا جب وہ خشک ہو کر منقیٰ بن جیسے کھجور کی زکوٰۃ اترنے کے وقت لی جاتی ہے ف۔ تمام ہوئی کتاب زکوٰۃ کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے

ف: پھلوں کا اندازہ پہلے ہی کر لیتے ہیں جب وہ درخت پر ہوتے ہیں تاکہ بعد اترنے کے اس میں تغلب اور خیانت نہ ہو پھر اسی حساب سے دسواں حصہ پھل اترنے کے بعد لیتے ہیں۔

كِتَابُ مَنَاسِكِ الْحَجِّ

بَابُ وُجُوبِ الْحَجِّ

۲۶۲۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ وَاسْمُهُ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتَّى أَعَادَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِالشَّيْءِ فَخُذُوا بِهِ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ۔

۲۶۲۳ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

کتاب حج کے بیان میں

حج کے فرض ہونے کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا تو فرمایا بے شک اللہ جل جلالہ نے فرض کیا ہے تم پر حج کو ایک شخص بولا کیا ہر سال آپ نے کچھ جواب نہ دیا یہاں تک کہ اس نے تین بار یہی پوچھا پھر آپ نے فرمایا اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال حج واجب ہو جاتا اور جو ہر سال واجب ہوتا تو تم اس کو ادا نہ کر سکتے چھوڑ دو مجھ کو جب تک میں تم کو چھوڑ دوں (یعنی میں جب تک کوئی حکم نہ دوں تم بھی مجھ سے نہ پوچھو) تم سے جو پہلے لوگ تھے وہ تباہ ہو گئے بہت پوچھنے سے اور بہت اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبروں پر جب میں تم کو کسی بات کا حکم دوں جہاں تک ہو سکے اس پر عمل کرو اور جب میں تم کو کسی بات سے منع کروں اس سے پرہیز کرو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے اقرع بن حابس بولا ہر سال اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ چپ ہو رہے اور فرمایا اگر میں ہاں کہتا تو ہر سال واجب ہو جاتا پھر تم نہ سنتے نہ عمل کرتے

ف: حج فرض ہے ہر مسلمان آزاد پر جو قدرت رکھتا ہو یعنی راہ میں امن ہو اور اس کے پاس اتنا روپیہ ہو جو خوراک اور سواری کو کافی ہو حج سے لوٹنے تک اور گھر بار کے خرچ کے لیے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامٍ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ كُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ إِذًا لَا تَسْمَعُونَ وَلَا تُطِيعُونَ وَلَكِنَّهُ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ.

سکیں حج ایک ہی بار فرض ہے۔

۱۲۳۴ وُجُوبُ الْعُمْرَةِ

عمرے کے واجب ہونے کا بیان

۲۶۲۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ.

حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ بہت بوڑھا ہے وہ نہ حج کر سکتا ہے نہ عمرہ نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا تو حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ کر۔

۱۲۳۵ بَابُ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

حج مبرور کا بیان ف۱

۲۶۲۶ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّةُ الْمَبْرُورَةُ لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ وَالْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج مبرور کا کوئی بدلا نہیں ہے سوا جنت کے اور ایک عمرہ کفارہ ہو جاتا ہے ان گناہوں کا جو دوسرے عمرہ تک ہوتے ہیں۔

۲۶۲۷ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَجَّةُ الْمَبْرُورَةُ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ مِثْلَهُ سَوَاءً إِلَّا أَنَّهُ قَالَ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی جو اوپر گزرا۔

۱۲۳۶ فَضْلُ الْحَجِّ

حج کی فضیلت کا بیان

۲۶۲۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک

ف۱: مبرور اس حج کو کہتے ہیں جس میں کوئی گناہ نہ ہو یا اس کے بعد پھر گناہ سرزد نہ ہو۔

قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْحَجُّ الْمَبْرُورُ۔

شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سا عمل افضل ہے فرمایا یقین کرنا اللہ پر۔ اس نے پوچھا پھر کون سا آپ نے فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں (سچا دین پھیلانے کے لیے نہ مال اور ملک کے طمع سے) اس نے کہا پھر کون سا آپ نے فرمایا حج مبرور۔

۲۶۲۹ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَثْرُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللَّهِ ثَلَاثَةٌ الْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے تین شخص ایلچی ہیں جہاد کرنے والا (غازی) دوسرے حاجی تیسرے عمرہ کرنے والا۔

۲۶۳۰ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاد بڑے بوڑھے اور بچے اور ناتواں اور عورت کا حج اور عمرہ ہے۔

۲۶۳۱ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ هَذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اس گھر کا اور بیہودہ نہ بکا اور گناہ نہ کیا وہ ایسا لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا (یعنی گناہوں سے پاک)۔

۲۶۳۲ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَبِيبٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ قَالَتْ أَخْبَرَتْنِي أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَخْرُجُ فَنُجَاهِدَ مَعَكَ فَإِنِّي لَا أَرَى عَمَلًا فِي الْقُرْآنِ أَفْضَلَ مِنَ الْجِهَادِ قَالَ لَا وَلَكُنَّ أَحْسَنُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ حَجُّ الْبَيْتِ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم ساتھ نکلیں آپ کے اور جہاد کریں اس لیے کہ میں قرآن میں کوئی عمل جہاد سے زیادہ بہتر نہیں پاتی آپ نے فرمایا نہیں۔ تمہارے لیے بہتر جہاد اور افضل حج ہے جو مبرور ہو۔ (یہ حکم عورتوں کے لیے ہے)۔

۱۲۳۷ فَضْلُ الْعُمْرَةِ

عمرے کی فضیلت

٢٦٢٣- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہوتا ہے بیچ کے گناہوں کا اور حج مبرور کا بدلہ کچھ نہیں مگر جنت

۱۲۳۸ فَضْلُ الْمُتَابَعَةِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج کے ساتھ ہی عمرہ کرنا

٢٦٢٤- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک کے بعد ایک کرو کیونکہ وہ دونوں دور کرتے ہیں گناہوں کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا۔

٢٦٢٥- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ أَبُو خَالِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجِّ الْمَبْرُورِ ثَوَابٌ دُونَ الْجَنَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک کے بعد ایک کرو اس لیے کہ وہ دونوں دور کرتے ہیں محتاجی کو اور گناہوں کو جیسے بھٹی لوہے کی اور سونے اور چاندی کی میل کو دفع کرتی ہے اور حج کا ثواب نہیں ہے مگر جنت۔

۱۲۳۹ الْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِي نَذَرَ أَنْ يَحُجَّ

اس مردے کی طرف سے حج کرنا جس نے حج کی نذر کی ہو!

٢٦٢٦- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَأَتَى أَخُوهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے نذر کی حج کی پھر مر گئی اس کا بھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور یہ مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کر دے اس کا ادا کرنا زیادہ ضروری ہے۔

أحسنت دين لو كنت قاضيه قال نعم قال فاقضوا الله فهو أحق بالوفاء.

١٣٣- الحج عن الميت الذي لم يحج

اس مُردے کی طرف سے حج کرنا جس نے حج نہیں کیا!

٢٦٣٧- أخبرنا عمران بن موسى قال حدثنا عبد الوارث قال حدثنا أبو التياح قال حدثني موسى بن سلمة الهذلي أن ابن عباس قال أمرت امرأة سنان بن سلمة الجهني أن يسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم أن أمها ماتت ولم تحج أفيجزئ عن أمها أن تحج عنها قال نعم لو كان على أمها دين فقضته عنها ألم يكن يجزئ عنها فلتحج عن أمها.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے سنان بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو میری ماں مرگئی ہے اور اس نے حج نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج کر دوں تو کافی ہوگا (انھوں نے پوچھا) آپ نے فرمایا ہاں اگر اس کی ماں پر قرض ہوتا اور وہ ادا کرتی تو کیا کافی نہ ہوتا؟ اس کو حج کرنا چاہیے اپنی ماں کی طرف سے۔

٢٦٣٨- أخبرني عثمان بن عبد الله قال حدثنا علي بن حكيم الأودي قال حدثنا حميد بن عبد الرحمن الرؤاسي قال حدثنا حماد بن زيد عن أيوب السختياني عن الزهري عن سليمان بن يسار عن ابن عباس أن امرأة سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن أبيها مات ولم يحج قال حجي عن أبيك.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرا باپ مرگیا اس نے حج نہیں کیا تھا آپ نے فرمایا تو حج کر لے اپنے باپ کی طرف سے۔

١٣٤- الحج عن الحي الذي لا يستمسك على الرحل.

ایک شخص زندہ ہے مگر ناتوانی سے اونٹ پر تھم نہیں سکتا اس کی طرف سے حج درست ہے

٢٦٣٩- أخبرنا قتيبة قال حدثنا سفيان عن الزهري عن سليمان بن يسار عن ابن عباس أن امرأة من خثعم سألت النبي صلى الله عليه وسلم غداة جمع فقالت يا رسول الله فريضة الله في الحج على عباده أدركت أبي شيخا كبيرا لا يستمسك على الرحل أفأحج عنه قال نعم.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے قبیلہ خثعم سے کہا مزدلفہ کی صبح کو یعنی دسویں تاریخ کو یا رسول اللہ حج اللہ نے اس وقت فرض کیا اپنے بندوں پر جب میرا باپ ایک بڈھا ضعیف تھا جو اونٹ پر تھم نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر دوں آپ نے فرمایا ہاں۔

٢٦٤٠- أخبرني سعيد بن عبد الرحمن أبو عبيد الله المخزومي قال حدثنا سفيان عن ابن طاوس عن أبيه عن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہے۔

ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ

١٢٣٢ اَلْعُمْرَةُ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ

٢٦٤١ - أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَالظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ۔

١٢٣٣ تَشْبِيهُ قَضَاءِ الْحَجِّ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ

٢٦٤٢ - أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الرُّكُوبَ وَأَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ فَهَلْ يُجْزِئُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْهُ۔

٢٦٤٣ - أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ۔

٢٦٤٤ - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَثْبُتُ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيتُ أَنْ يَمُوتَ أَفَأَحُجُّ

جو شخص طاقت نہ رکھے اس کی طرف سے عمرہ کرنا

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے نہ حج کر سکتا ہے نہ عمرہ اور نہ اونٹ پر چڑھ سکتا ہے آپ نے فرمایا حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ کر۔

حج کا ادا کرنا ایسا ہے جیسے قرض کا ادا کرنا

حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا خثعم میں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میرا باپ بوڑھا ضعیف ہے وہ سوار نہیں ہو سکتا اس پر حج فرض ہے اللہ کا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر دوں۔ آپ نے فرمایا تو اس کا بڑا لڑکا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو دیکھ اگر اس پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا۔ وہ بولا بے شک۔ آپ نے فرمایا تو حج کر اس کی طرف سے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرا باپ مر گیا اور حج نہیں کیا کیا میں اس کی طرف سے حج کر دوں۔ آپ نے فرمایا اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا یا نہیں۔ وہ بولا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو اللہ کا قرض ادا کرنا اس سے بھی ضروری ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا میرے باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑھا ہے اونٹ پر تھم نہیں سکتا اور اگر میں اس کو باندھ دوں تو ڈرتا ہوں کہیں مر جاوے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج

عَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ۔

کروں آپ نے فرمایا تو دیکھ اگر اس پر قرض ہوتا اور تو ادا کرتا کہ نہیں وہ بولا ہاں ادا ہوتا۔ آپ نے فرمایا پھر حج کر اپنے باپ کی طرف سے

۱۳۴۴

حَجُّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ

عورت مرد کی طرف سے حج کرے

۲۶۴۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ وَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فضل بن عباسؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اتنے میں ایک عورت آئی خثعم کی آپ سے مسئلہ پوچھتی تھی۔ فضلؓ اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضلؓ کی طرف دیکھنے لگی (وہ خوبصورت تھے اور یہ بھی ویسے ہی آپ کو ڈر ہوا کہیں فضلؓ بگڑ نہ جائے) تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے۔ وہ عورت بولی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ پر اللہ کا فرض جب حج آیا تو وہ بوڑھا ضعیف تھا اونٹ پر بیٹھنے کی طاقت نہ رکھتا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج کر دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ اور یہ قصہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۲۶۴۶ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَوِي عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَأَخَذَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً حَسْنَاءَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ وہ عورت خوبصورت تھی۔

وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.

۱۳۴۵- حَجُّ الرَّجُلِ عَنِ الْمَرْأَةِ

۲۶۴۷- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ وَإِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أُمِّكَ.

۱۳۴۶- مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَحُجَّ عَنِ الرَّجُلِ أَكْبَرُ وَلَدِهِ

۲۶۴۸- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِ أَبِيكَ فَحُجَّ عَنْهُ.

۱۳۴۷- الْحَجُّ بِالصَّغِيرِ

۲۶۴۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ.

۲۶۵۰- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا مِنْ هَوْدَجٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ

مرد عورت کی طرف سے حج کرے

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوا تھے میں ایک شخص آیا اور عرض کیا میری ماں ضعیف بوڑھی ہے اگر میں اس کو اونٹ پر چڑھاؤں تو تھم نہیں سکتی اور جو باندھ دوں تو ڈرتا ہوں مر نہ جاوے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا وہ بولا بے شک۔ آپ نے فرمایا پھر حج کر اپنی ماں کی طرف سے۔

باپ کی طرف سے بڑا لڑکا حج کرے تو بہتر ہے

حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص سے تو اپنے باپ کا بڑا لڑکا ہے اس لیے اس کی طرف سے حج کر۔

چھوٹے لڑکے کو حج کرانا!

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے بچے کو اٹھا کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کا بھی حج ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ہوگا۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ لڑکے کو ہودے میں سے اٹھایا۔

نَحْوَ ذٰلِكَ أَجْرٌ۔

۲۶۵۱ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَبِيًّا فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس ایک لڑکے کو لے کر آئی اور بولی کیا اس کا بھی حج ہوگا۔ آپ نے فرمایا ہاں اور تجھے ثواب ہوگا۔

۲۶۵۲ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ قَوْمًا فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ قَالُوا مَنْ أَنْتُمْ قَالُوا رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ فَأَخْرَجَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا مِنَ الْمِحَفَّةِ فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چلے جب روحا (ایک مقام کا نام ہے مدینے سے چھتیس میل کے فاصلے پر) میں پہنچے وہاں پر کچھ لوگ ملے۔ آپ نے فرمایا تم کون لوگ ہو؟ وہ بولے ہم مسلمان ہیں پھر انھوں نے پوچھا تم کون ہو لوگوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ سن کر ایک عورت نے ایک لڑکے کو نکالا کجاوے سے اور پوچھا کیا اس کا بھی حج ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھے ہوگا۔

۲۶۵۳ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ أَخِي رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ أَبُو الرَّبِيعِ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي خِدْرِهَا مَعَهَا صَبِيٌّ فَقَالَتْ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر سے گزرے وہ پردے میں تھی۔ ایک لڑکا اس کے ساتھ تھا۔ وہ بولی کیا اس لڑکے کا بھی حج ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھے ہوگا۔

۱۳۴۸ اَلْوَقْتُ الَّذِيْ خَرَجَ فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ لِلْحَجِّ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے سے حج کو کب نکلے!

۲۶۵۴ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جب ذیقعد کے پانچ دن باقی تھے حج کے ارادے سے جب مکے کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان

لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَنْ يَحِلَّ۔

لوگوں کو جن کے ساتھ ہدی (قربانی کا جانور) نہیں تھا حکم کیا طواف کر کے احرام کھول ڈالنے کا۔

اَلْمَوَاقِيْتُ

میقاتوں کا بیان

۱۳۴۹ مِيقَاتُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ

۲۶۵۵۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

مدینے والوں کا میقات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام باندھیں مدینے والے ذوالحلیفہ سے (جو مدینے سے چھ میل پر ہے، اور مکہ وہاں دس منزل ہے) اور شام والے جحفے سے (جو مکے سے تین منزل پر ہے) اور نجد والے قرن سے (جو مکے سے دو منزل پر ہے) عبداللہ رض نے کہا مجھ کو پہنچی ہے یہ بات کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یمن والے یلملم سے (جو ایک پہاڑ ہے مکے سے دو منزل پہ) احرام باندھیں۔

۱۳۵۰ مِيقَاتُ أَهْلِ الشَّامِ

۲۶۵۶۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

شام والوں کا میقات!

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کہاں سے ہم کو حکم کرتے ہیں احرام باندھنے کا۔ آپ نے فرمایا مدینے والے احرام باندھیں ذوالحلیفہ سے اور شام والے احرام باندھیں جحفے سے اور نجد والے قرن سے ابن عمر رض نے کہا لوگ کہتے ہیں آپ نے فرمایا یمن والے یلملم سے احرام باندھیں لیکن میں نہیں سمجھا یہ کہنا آپ کا۔

١٣٥١ - مِيقَاتُ أَهْلِ مِصْرَ

٢٦٥٧ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافَى عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ.

مصر والوں کا میقات

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینے والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے اور مصر والوں کے لیے جحفہ اور عراق والوں کے لیے ذات عرق اور یمن والوں کے لیے یلملم۔

١٣٥٢ - مِيقَاتُ أَهْلِ الْيَمَنِ

٢٦٥٨ - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ صَاحِبُ الشَّافِعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ.

یمن والوں کا میقات

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینے والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن اور یمن والوں کے لیے یلملم اور فرمایا یہ میقات ہیں ان لوگوں کے لیے جو یہیں رہتے ہیں یا جو اور مقاموں سے یہاں آویں اور جو لوگ میقاتوں سے ادھر (یعنی مکے سے نزدیک) رہتے ہیں وہ جہاں سے چلیں وہی ان کا میقات ہے یہاں تک کہ مکے والوں کا میقات مکہ ہے۔

١٣٥٣ - مِيقَاتُ أَهْلِ نَجْدٍ

٢٦٥٩ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَذُكِرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ.

نجد والوں کا میقات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینے والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے اور میں نے نہیں سنا لیکن لوگوں نے بیان کیا آپ نے فرمایا یمن والے یلملم سے احرام باندھیں۔

١٣٥٤ - مِيقَاتُ أَهْلِ الْعِرَاقِ

٢٦٦٠ - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ

عراق والوں کا میقات

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْمُعَافَى عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینے والوں کے لیے میقات مقرر کیا ذوالحلیفہ کو شام اور مصر والوں کے لیے جحفہ کو اور عراق والوں کے لیے ذات عرق اور نجد والوں کے لیے قرن کو اور یمن والوں کے لیے یلملم کو۔

۱۳۵۵ مَنْ كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ

جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہوں۔

۲۶۶۱۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِمَّنْ سِوَاهُنَّ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ مِنْ حَيْثُ بَدَأَ حَتَّى يَبْلُغَ ذَلِكَ أَهْلَ مَكَّةَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کیا مدینے والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن اور یمن والوں کے لیے یلملم اور فرمایا یہ ان لوگوں کے لیے ہیں جو وہیں رہتے ہیں اور جو اور مقاموں سے وہاں آویں جو قصد رکھتے ہوں حج یا عمرے کا اور جو ان کے ادھر رہتے ہوں وہ جہاں سے قصد کریں وہیں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکے والوں کو بھی یہی حکم ہے (وہ مکے ہی میں حج کا احرام باندھیں)

۲۶۶۲ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّى أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینے والوں کے لیے میقات مقرر کیا ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور یمن والوں کے لیے یلملم اور نجد والوں کے لیے قرن جو یہاں رہتے ہوں یا آویں یہاں اور مقاموں سے مگر قصد رکھتے ہوں حج یا عمرے کا ف۔ اور جو لوگ ان مقاموں کے اس طرف رہتے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں، یہاں تک کہ مکے والے مکے سے احرام باندھیں۔

۱۳۵۶ التَّعْرِيسُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

ذوالحلیفہ میں رات کو اترنا

۲۶۶۳۔ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَثْرُودٍ عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ف: اور جو حج یا عمرے کا قصد نہ ہو کسی اور کام کیلئے مکے میں آئیں تو احرام باندھنا ضروری نہیں لیکن ابوحنیفہ رح کے نزدیک ضروری ہے۔

ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ بَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَيْدَاءَ وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو ذوالحلیفہ میں رہے۔ بیداء میں (ایک میدان ہے ذوالحلیفہ کے پاس) اور نماز پڑھی وہاں کی مسجد میں۔

۲۶۶۴ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُوَيْدٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَهُوَ فِي الْمُعَرَّسِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أُتِيَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ .

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم معرس میں تھے (یعنی اس مقام میں جہاں مسافر رات کو ٹھہرے) ایعنی ذوالحلیفہ میں آپ سے کہا گیا تم مبارک میدان میں ہو۔

۲۶۶۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَصَلَّى بِهَا .

حضرت ابن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ بٹھایا اس برابر صاف میدان میں جو ذوالحلیفہ میں ہے اور نماز پڑھی بہاں ہیں۔

۱۲۵۷ اَلْبَيْدَاءُ

بیداء کا بیان

۲۶۶۶ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ فَأَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی بیداء میں پھر سوار ہوئے بیداء کے پہاڑ پر چڑھے اور لبیک پکاری حج اور عمرے کے ساتھ جب ظہر کی نماز پڑھی۔

۱۲۵۸ اَلْغُسْلُ لِلْإِهْلَالِ

احرام باندھنے کیلئے غسل کرنا

۲۶۶۷ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهَا وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِالْبَيْدَاءِ فَذَكَرَ أَبُو بَكْرٍ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتُهِلَّ .

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انھوں نے جنا محمد بن ابی بکر کو بیداء میں ابو بکر نے یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا ان سے کہو غسل کریں پھر لبیک پکاریں (کیوں کہ حیض یا نفاس احرام کو نہیں روکتا تمام حج کے ارکان کرے البتہ طواف میں توقف کرے جب تک پاک نہ ہو۔)

۲۶۶۸ - أخبرني أحمد بن فضالة بن إبراهيم النسائي قال حدثنا خالد بن مخلد قال حدثني سليمان بن بلال قال حدثني يحيى وهو ابن سعيد الأنصاري قال سمعت القاسم بن محمد يحدث عن أبيه عن أبي بكر أنه خرج حاجا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع ومعه امرأته أسماء بنت عميس الخثعمية فلما كانوا بذي الحليفة ولدت أسماء محمد بن أبي بكر فأتى أبو بكر النبي صلى الله عليه وسلم فأخبره فأمره رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يأمرها أن تغتسل ثم تهل بالحج وتصنع ما يصنع الناس إلا أنها لا تطوف بالبيت۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کرنے کو حجۃ الوداع میں ان کے ساتھ ان کی بیوی تھیں اسماء بنت عمیس خثعمیہ تو ذوالحلیفہ میں پہنچے تو وہ جنیں محمد بن ابوبکر کو ابوبکر یہ دیکھ کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اس سے کہو غسل کرے پھر حج کا احرام باندھے اور سب کام کرے جو اور لوگ کریں مگر طواف نہ کرے بیت اللہ کا۔

۱۲۵۹ - غسل المحرم

جو شخص احرام باندھ چکا ہو وہ غسل کرے تو کس طرح کرے

۲۶۶۹ - أخبرنا قتيبة بن سعيد عن مالك عن زيد بن أسلم عن إبراهيم بن عبد الله بن حنين عن أبيه عن عبد الله بن عباس والمسور بن مخرمة أنهما اختلفا بالأبواء فقال ابن عباس يغسل المحرم رأسه وقال المسور لا يغسل رأسه فأرسلني ابن عباس إلى أبي أيوب الأنصاري أسأله عن ذلك فوجدته يغتسل بين قرني البئر وهو مستتر بثوب فسلمت عليه وقلت أرسلني إليك عبد الله بن عباس أسألك كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغسل رأسه وهو محرم فوضع أبو أيوب يده على الثوب فطأطأه حتى بدا رأسه ثم قال لإنسان يصب على رأسه ثم حرك رأسه بيديه فأقبل بهما وأدبر وقال هكذا رأيت رسول الله صلى

حضرت عبداللہ بن حنین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا ابواء (ایک مقام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) میں تو ابن عباس نے کہا محرم (یعنی جو شخص احرام باندھ چکا ہو) اپنا سر دھوئے اور مسور نے کہا نہ دھوئے۔ ابن عباس نے مجھ کو ابوایوب انصاری کے پاس بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے کو میں آیا تو وہ غسل کر رہے تھے کنوئیں کی دو لکڑیوں کے بیچ میں ایک کپڑا آڑ کیے ہوئے تھے میں نے سلام کیا اور کہا مجھے عبداللہ بن عباس نے بھیجا ہے تمہارے پاس یہ پوچھنے کو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب محرم ہوتے تھے تو کیونکر سر دھوتے تھے۔ انھوں نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر سر سے جھکایا یہاں تک کہ سر کھل گیا۔ پھر ایک آدمی سے کہا جو پانی ڈالتا تھا (پانی ڈال) پھر اپنا سر دونوں ہاتھوں سے ملا آگے لائے ہاتھوں کو اور پیچھے لے گئے اور کہا میں

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ.

نے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کرتے ہوئے۔

۳۶۰ النَّهْيُ عَنِ الثِّيَابِ الْمَصْبُوغَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں زعفران اور ورس میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

۲۶۷۰ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بِوَرْسٍ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم کو زعفران یا ورس (ایک گھانس ہے خوشبودار) میں رنگا ہوا کپڑا پہننے سے۔

۲۶۷۱ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا خُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا محرم کیسے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا نہ پہنے قمیص (کرتا) اور ٹوپی اور پائجامہ اور عمامہ اور نہ وہ کپڑا جس میں ورس (ایک قسم کا گھانس ہے خوشبودار) یا زعفران لگی ہو اور نہ موزے مگر جس کو جوتا نہ ملے وہ ان کو کاٹ ڈالے ٹخنوں کے نیچے کر لے۔

---

۳۶۱ الْجُبَّةُ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں جبّہ پہننا

۲۶۷۲ - أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقُومَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعِرَّانَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَأَتَاهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنْ تَعَالَ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْقُبَّةَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ إِذْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغِطُّ لِذَلِكَ

حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا کاش میں دیکھتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی آتی ہوئی۔ ایک بار ہم جعرانہ (جو ایک موضع ہے طائف کی راہ میں (اب اس کو بڑا عمرہ کہتے ہیں) میں تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ڈیرے میں اتنے میں آپ پر وحی آئی مجھ کو عمرؓ نے اشارہ کیا آؤ۔ میں نے سر ڈیرے میں ڈالا۔ ایک شخص آیا جس نے احرام باندھا تھا جبہ پہنے ہوئے۔ وہ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جس نے جبہ پہنے ہوئے احرام باندھا ہو آپ پر وحی اتر رہی تھی آپ آواز کر رہے تھے جیسے سوتے میں خراٹے کی آواز

لِذٰلِكَ فَسُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَنِي آنِفًا فَأُتِيَ بِالرَّجُلِ فَقَالَ أَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَأَمَّا الطِّيبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا مَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَهُ غَيْرَ نُوحِ بْنِ حَبِيبٍ وَلَا أَحْسِبُهُ مَحْفُوظًا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ

آواز ہوتی ہے اتنے میں وحی موقوف ہوئی۔ آپ نے فرمایا وہ شخص کہاں ہے جس نے مجھ سے ابھی پوچھا تھا وہ لوگ اس کو لے کر آئے آپ نے فرمایا جبّے کو اتار ڈال اور خوشبو دھو ڈال پھر نئے سرے سے احرام باندھ۔ امام نسائی نے کہا نئے سرے سے احرام باندھ یہ فقرہ کسی نے نقل نہیں کیا سوا نوح بن حبیب کے اور میں اس کو محفوظ نہیں سمجھتا۔

١٣٦٢

اَلنَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْقَمِيْصِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو قمیض پہننے کی ممانعت

٢٦٧٣- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے فرمایا کرتہ نہ پہنے نہ عمامہ نہ پائجامہ نہ ٹوپی نہ موزے مگر جس کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہنیں اور ان کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کر لے اور نہ پہنو وہ کپڑا جس میں زعفران یا ورس لگی ہو۔

١٣٦٣

اَلنَّهْيُ عَنْ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں پائجامہ پہننے کی ممانعت

٢٦٧٤- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَقَالَ عَمْرٌو مَرَّةً أُخْرٰى الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ لِأَحَدِكُمْ نَعْلَانِ فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کون سے کپڑے پہنیں جب احرام باندھیں آپ نے فرمایا مت پہنو کرتہ اور عمرو نے کہا کرتے اور عمامے اور پائجامے اور موزے مگر جب کسی کے پاس جوتی نہ ہو تو وہ موزوں کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کر لے اور نہ وہ کپڑا جس میں ورس لگی ہو۔

١٣٦٤

اَلرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ

اگر کسی کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ پائجامہ پہن لے۔

۲۶۷۵۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفَّيْنِ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ لِلْمُحْرِمِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے ہوئے آپ فرماتے تھے پائجامہ اس شخص کے لیے ہے جس کو تہبند نہ ملے اور موزے اس شخص کے لیے ہیں جس کو جوتی نہ ملے احرام میں۔

۲۶۷۶۔ أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تہبند نہ پاوے وہ پائجامہ پہنے اور جو جوتے نہ پاوے وہ موزے پہن لے (احرام میں)

۱۳۶۵۔ اَلنَّهْيُ عَنْ اَنْ تَنْتَقِبَ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ

جو عورت احرام باندھے وہ منہ پر نقاب نہ ڈالے

۲۶۷۷۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کن سے کپڑے پہننے کا حکم کرتے ہیں احرام میں، آپ نے فرمایا مت پہنو کرتے اور پائجامے اور عمامے اور ٹوپیاں اور موزے مگر جب کسی کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے ان کو نیچا کر لے ٹخنوں سے اور مت پہنو وہ کپڑے جن میں زعفران یا ورس لگی ہو اور نہ نقاب ڈالے وہ عورت جو احرام باندھے ہو نہ دستانے پہنے۔

۱۳۶۶۔ اَلنَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْبَرَانِسِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں ٹوپی پہننے کی ممانعت

۲۶۷۸۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا

ترجمہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری۔

القميص ولا العمائم ولا السراويلات ولا البرانس ولا الخفاف إلا أحد لا يجد نعلين فليلبس خفين وليقطعهما أسفل من الكعبين لا تلبسوا شيئا مسه الزعفران ولا الورس.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۲۷۷۹۔ أخبرني محمد بن إسمعيل بن إبراهيم وعمرو بن علي قالا حدثنا يزيد وهو ابن هرون قال حدثنا يحيى وهو ابن سعيد الأنصاري عن عمر بن نافع عن أبيه عن ابن عمر أن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نلبس من الثياب إذا أحرمنا قال لا تلبسوا القميص ولا السراويلات ولا العمائم ولا البرانس ولا الخفاف إلا أن يكون أحد ليست له نعلان فليلبس الخفين أسفل من الكعبين ولا تلبسوا من الثياب شيئا مسه ورس ولا زعفران.

۱۳۶۔

النهي عن لبس البرانس في الإحرام

احرام میں عمامہ باندھنے کی ممانعت

۲۷۸۰۔ أخبرنا أبو الأشعث قال حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا أيوب عن نافع عن ابن عمر قال نادى النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقال ما نلبس إذا أحرمنا قال لا تلبس القميص ولا العمامة ولا السراويل ولا البرنس ولا الخفين إلا أن لا تجد نعلين فإن لم تجد النعلين فما دون الكعبين.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور پوچھا ہم احرام میں کیا پہنیں آپ نے فرمایا مت پہن کرتہ اور عمامہ اور پائجامہ اور ٹوپیاں اور موزے مگر جب جوتی نہ ملے تو نیچا کر لے ان کو ٹخنوں سے۔

۲۷۸۱۔ أخبرني أبو الأشعث أحمد بن المقدام قال حدثنا يزيد بن زريع قال حدثنا ابن عون عن نافع عن ابن عمر قال نادى النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقال ما نلبس إذا أحرمنا قال لا تلبس القميص ولا العمائم ولا البرانس ولا السراويلات ولا الخفاف إلا أن لا يكون نعال فإن لم يكن نعال فخفين دون الكعبين ولا ثوبا مصبوغا بورس أو زعفران أو مسه ورس أو زعفران.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ وہ کپڑا مت پہن جس میں ورس یا زعفران کا رنگ ہو۔

١١ - النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْإِحْرَامِ

٢٦٨٢ - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا فِي الْإِحْرَامِ الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ.

احرام میں موزے پہننے کی ممانعت

ترجمہ کئی بار گزر چکا ہے۔

١٢٦٩ - الرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْإِحْرَامِ لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ

٢٦٨٣ - أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

جس کو جوتیاں نہ ملیں اس کو موزے پہننے کی اجازت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جب کسی کو تہبند نہ ملے تو وہ پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ملیں تو موزے پہنے اور ان کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔

١٢٧٠ - قَطْعُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

٢٦٨٤ - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

اگر موزے پہنے تو ان کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کرلے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب محرم کو جوتی نہ ملے تو وہ موزے پہن لے اور ان کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کرلے۔

١٢٧١ - النَّهْيُ عَنْ أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمَةُ الْقُفَّازَيْنِ

٢٦٨٥ - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

جو عورت احرام باندھے ہو وہ دستانے نہ پہنے

ترجمہ اوپر گزر چکا۔

صلى الله عليه وسلم لا تلبسوا القمص ولا السراويلات ولا الخفاف إلا أن يكون رجل له نعلان فليلبس الخفين أسفل من الكعبين ولا يلبس شيئا من الثياب مسه الزعفران ولا الورس ولا تنتقب المرأة الحرام ولا تلبس القفازين۔

۳۴۱: التلبيد عند الإحرام

احرام کے وقت بالوں کو جما لینا گوند وغیرہ سے تاکہ بال پریشان نہ ہوں

۲۶۸۰: أخبرنا عبيد الله بن سعيد قال حدثنا يحيى عن عبيد الله قال أخبرني نافع عن عبد الله بن عمر عن أخته حفصة قالت قلت للنبي صلى الله عليه وسلم يا رسول الله ما شأن الناس حلوا ولم تحل من عمرتك قال إني لبدت رأسي وقلدت هديي فلا أحل حتى أحل من الحج

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا لوگوں کو کیا ہوا ان سب نے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا۔ آپ نے فرمایا میں نے بالوں کو جمایا اور قربانی کی تقلید کی اب میں احرام نہیں کھولوں گا جب تک حج نہ کر لوں گا۔

۲۶۸۱: أخبرنا أحمد بن عمرو بن السرح والحارث بن مسكين قراءة عليه وأنا أسمع واللفظ له عن ابن وهب أخبرني يونس عن ابن شهاب عن سالم عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يهل ملبدا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لبیک پکارتے تھے اور بالوں کو جما لیا تھا۔

۳۴۲: إباحة الطيب عند الإحرام

احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا درست ہے۔

۲۶۸۲: أخبرنا قتيبة قال حدثنا حماد عن عمرو عن سالم عن عائشة قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم عند إحرامه حين أراد أن يحرم وعند إحلاله قبل أن يحل بيدي۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے وقت اور احرام کھولتے وقت اپنے ہاتھوں سے۔

ف: تقلید کہتے ہیں گلے میں لٹکا دینے کو یعنی قربانی کی تقلید یہ ہے کہ اس کے گلے میں ہار لٹکا دیتے ہیں تاکہ پہچان ہو کہ یہ ہدی کا جانور ہے اور منا میں کاٹنے کے لیے جاتا ہے پھر کوئی اس سے تعرض نہ کرتا۔

۲۶۸۹۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام کے لیے احرام سے پہلے اور احرام کھولتے وقت طواف سے پہلے۔

۲۶۹۰۔ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کے لیے جب احرام باندھا اور احرام کھولتے وقت جب احرام کھولا۔

۲۶۹۱۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ بَعْدَ مَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام کے لیے جب احرام باندھا اور احرام کھولتے وقت جب جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہوئے طواف سے پہلے ف۱۔

۲۶۹۲۔ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عُمَيْرٍ عَنْ ضَمْرَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْلَالِهِ وَطَيَّبْتُهُ لِإِحْرَامِهِ طِيبًا لَا يُشْبِهُ طِيبَكُمْ هٰذَا تَعْنِي لَيْسَ لَهُ بَقَاءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام کھولتے وقت اور باندھتے وقت مگر وہ ایسی خوشبو نہ تھی جیسی تمہاری خوشبو ہے۔ بلکہ جلد فنا ہو جاتی تھی۔

۲۶۹۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيبِ عِنْدَ حُرْمِهِ وَحِلِّهِ۔

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کونسی خوشبو لگائی انھوں نے کہا عمدہ خوشبو احرام باندھتے وقت اور کھولتے وقت۔

۲۶۹۴۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھتے وقت

ف۱: منیٰ میں تین مقام ہیں جہاں کنکریاں مارتے ہیں ان میں سے ایک جمرہ عقبہ بھی ہے۔

عن هشام بن عروة عن عثمان بن عروة عن عروة عن عائشة قالت كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم عند إحرامه بأطيب ما أجد۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی تھی عمدہ خوشبو جو مجھ کو ملتی احرام باندھتے وقت اور احرام کھولنے کے وقت اور جب آپ طواف

۲۶۹۵۔ أخبرنا أحمد بن حرب قال حدثنا ابن إدريس عن يحيى بن سعيد عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت كنت أطيب رسول الله صلى الله عليه وسلم بأطيب ما أجد لحرمه ولحله وحين

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے خوشبو لگائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھنے سے پہلے اور دسویں تاریخ کو زیارت کے طواف سے پہلے جس میں مشک تھی۔

۲۶۹۶۔ حدثنا يعقوب بن إبراهيم قال حدثنا هشيم قال أخبرنا منصور عن عبد الرحمن بن القاسم قال قالت عائشة طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل أن يحرم ويوم النحر قبل أن يطوف بالبيت بطيب فيه مسك۔

۲۶۹۷۔ أخبرنا أحمد بن نصر قال أنبأنا عبد الله بن الوليد يعني العدني عن سفيان ح وأنبأنا محمد بن عبد الله بن المبارك قال أنبأنا إسحاق يعني الأزرق قال أنبأنا سفيان عن الحسن بن عبيد الله عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت كأني أنظر إلى وبيص الطيب في رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم وقال أحمد بن نصر في حديثه وبيص طيب المسك في مفرق رسول الله

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے گویا میں خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں احمد بن نصر کی روایت میں ہے مشک کی خوشبو کی چمک کو آپ کی مانگ میں۔

۲۶۹۸۔ أخبرنا محمود بن غيلان قال حدثنا عبد الرزاق قال أنبأنا سفيان عن منصور قال قال لي إبراهيم حدثني الأسود عن عائشة رضي الله عنها قالت لقد كان يرى وبيص الطيب في مفارق رسول الله صلى الله عليه

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے خوشبو کی چمک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مانگوں میں معلوم ہوتی اور آپ احرام سے ہوتے۔

۱۳۴۲: موضع الطيب

خوشبو کا مقام

۲۶۹۹۔ أخبرنا محمد بن قدامة قال حدثنا جرير عن منصور عن إبراهيم عن الأسود عن عائشة قالت كأني أنظر إلى وبيص الطيب في رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو محرم۔

۲۷۰۰۔ أخبرنا محمود بن غيلان قال حدثنا أبو داود قال أنبأنا شعبة عن منصور عن إبراهيم

عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي أُصُولِ شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۲۷۰۱۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۲۷۰۲۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

۲۷۰۳۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے گویا میں دیکھ رہی ہوں یا میں نے دیکھی خوشبو کی چمک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سر میں یا بالوں کی جڑوں میں یا مانگ میں یا مانگوں میں اور آپ احرام باندھتے تھے یا لبیک پکار رہے تھے ۔

۲۷۰۴۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هَنَّادٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ ادَّهَنَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ حَتَّى أَرَى وَبِيصَهُ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَلَى هَذَا الْكَلَامِ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب احرام کا قصد کرتے تو خوشبودار عطر لگاتے یہاں تک کہ میں اس کی چمک آپ کے سر اور داڑھی میں دیکھتی ۔

ف : یہ ایک ہی حدیث ہے مولف نے الفاظ کے اختلاف سے اس کو جدا جدا روایت کیا ترجمہ سب کا قریب قریب تھا اس وجہ سے ہم نے ایک جگہ ترجمہ کر دیا ۔

۲۷۰۵ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا كُنْتُ أَجِدُ مِنَ الطِّيبِ حَتَّى أَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی عمدہ خوشبو جو مجھ کو ملتی یہاں تک کہ میں چمک دیکھتی خوشبو کی آپ کی داڑھی اور سر میں احرام باندھنے سے پہلے۔

۲۷۰۶ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے خوشبو کی چمک دیکھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں تین دن کے بعد۔

۲۷۰۷ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۲۷۰۸ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَقَالَ لَأَنْ أَطَّلِيَ بِالْقَطِرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ يَنْضَحُ طِيبًا۔

محمد بن المنتشر سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے انہوں نے کہا اگر میں قطران (ایک تیل ہوتا ہے سیاہ بدبودار جو اونٹوں کو لگاتے ہیں) لگاؤں تو بہتر ہے خوشبو لگانے سے۔ میں نے یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا انہوں نے کہا رحم کرے اللہ ابا عبدالرحمن پر (یعنی ابن عمرؓ پر اس لیے کہ ان سے چوک ہوئی) میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگاتی تھی آپ سب عورتوں کے پاس پھر کر آتے پھر صبح ہوتی اور خوشبو چھوٹ چھوٹ کر نکلتی آپ میں سے (اور آپ احرام باندھتے)

۲۷۰۹ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۱۲۷۰۔ اَلزَّعْفَرَانُ لِلْمُحْرِمِ

۲۷۱۰۔ أَخْبَرَنِي إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

۲۷۱۱۔ أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بَقِيَّةَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۷۱۲۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ۔

محرم کو زعفران لگانا کیسا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو زعفران لگانے سے (یعنی احرام میں)

ترجمہ اوپر گزرا ہے۔

ترجمہ اوپر گزرا ہے۔

۱۲۷۱۔ اَلْخَلُوقُ لِلْمُحْرِمِ

۲۷۱۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوقٍ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمَا أَصْنَعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ قَالَ كُنْتُ أَتَّقِي هٰذَا وَأَغْسِلُهُ فَقَالَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ۔

۲۷۱۴۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرٰى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ

محرم کو اگر خوشبو لگی ہو تو کیا کرے؟

حضرت یعلے بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے عمرے کا احرام باندھا تھا لیکن سلے ہوئے کپڑے پہنے تھا اور خوشبو لگائے تھا۔ وہ بولا میں نے عمرے کی نیت کی ہے اب میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا جو حج میں کرتا ہے سو عمرے میں کر۔ (یعنی عمرے کے احرام میں بھی ان چیزوں سے بچ جن سے حج میں بچتا ہے۔

حضرت یعلے بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ جعرانہ میں تھے وہ جبہ پہنے تھا اور داڑھی اور سر اس کا زرد تھا (زعفران سے) وہ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے عمرے کا احرام باندھا اور میرا حال ایسا ہے جو آپ دیکھتے ہیں آپ نے فرمایا جبہ اتار اور زردی کو دھو ڈال اور جو حج میں کرتا ہے سو عمرے میں کر۔

فِي عُمْرَتِكَ.

١٤٧٧ اَلْكُحْلُ لِلْمُحْرِمِ

٢٧١٥- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُحْرِمِ إِذَا اشْتَكَى رَأْسَهُ وَعَيْنَيْهِ أَنْ يُضَمِّدَهُمَا بِصَبِرٍ.

محرم کو سرمہ لگانا کیسا ہے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم کے سر یا آنکھوں میں بیماری ہو تو ایلوے کا لیپ کرے۔ ف۔

١٤٧٨ اَلْكَرَاهِيَةُ فِي الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ لِلْمُحْرِمِ

٢٧١٦- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً وَقَدِمَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ هَدْيًا وَإِذَا فَاطِمَةُ قَدْ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مُحَرِّشًا أَسْتَفْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَاطِمَةَ لَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا وَاكْتَحَلَتْ وَقَالَتْ أَمَرَنِي بِهِ أَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ صَدَقَتْ أَنَا أَمَرْتُهَا

محرم کو رنگین کپڑے پہننا مکروہ ہے

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ امام محمد باقر سے انھوں نے کہا ہم جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس آئے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کو انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کے میں پیچھے ہوں اگر معلوم ہوتا مجھے پہلے جو اب مجھ کو تو میں ہدی اپنے ساتھ نہ لاتا اور عمرہ کر دیتا (یعنی حج کو بدل کر عمرہ کر دیتا اور طواف اور سعی کر کے احرام کھول ڈالتا) اب بھی جس شخص کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور حج کو عمرہ کر ڈالے (پھر حج کے دنوں میں حج کا احرام باندھے) اور حضرت علی یمن سے آئے تھے ہدی لے کر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے سے ہدی لے کر گئے تھے۔ اچانک حضرت فاطمہ زہرا نے رنگین کپڑے پہنے اور سرمہ لگایا۔ حضرت علیؓ نے کہا میں نے یہ دیکھ کر بھڑکانے کی نیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھئے فاطمہؓ نے رنگین کپڑے پہنے ہیں اور سرمہ لگایا اور کہتی ہیں مجھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ف: اور ہر ایک دوا لگا دے جس میں خوشبو نہ ہو۔

نے ایسا حکم دیا آپ نے فرمایا حضور نے سچ کہا سچ کہا۔ میں نے ان کو حکم دیا ہے۔

۱۲۷۹
تَخْمِيرُ الْمُحْرِمِ وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ
محرم کو سر یا منہ ڈھانپنا درست نہیں ہے

۲۷۱۷۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بِشْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَيُكَفَّنُ فِي ثَوْبَيْنِ خَارِجًا رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص اپنے اونٹ پر سے گرا اس نے اس کو مار ڈالا تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو غسل دو پانی اور بیری کے پتوں سے اور کفن دو دو کپڑوں میں سر اور منہ اس کا باہر رکھو وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

۲۷۱۸۔ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ يَعْنِي الْحَفَرِيَّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثِيَابِهِ وَلَا تُخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص مر گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو اسی کے کپڑوں کا اور مت چھپاؤ منہ اور سر اس کا کیونکہ وہ قیامت کو لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا۔

۱۲۸۰۔ إِفْرَادُ الْحَجِّ
افراد کا بیان [ت]

۲۷۱۹۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ۔

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا

۲۷۲۰۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم کو رنگین کپڑے پہننا منع ہے ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیوں شکایت کرنے جاتے۔ بعضوں نے کہا وہ رنگ منع ہے جس میں خوشبو ہو۔

ف: اس کا سر اور منہ کھولنے کا حکم دیا اس لیے کہ وہ احرام میں مرا تھا۔

ت: افراد کہتے ہیں صرف حج کی نیت سے احرام باندھنے کو اور جو حج اور عمرے دونوں کی ایک ساتھ نیت کرے تو وہ قران ہے اور جو صرف عمرے کی نیت سے احرام باندھے پھر مکے میں جا کر عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور حج کے دنوں میں حج کرے تو وہ تمتع ہے۔

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری۔

۲۷۲۱۔ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ اَنْ يُّهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ اَنْ يُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ذالحجہ کے چاند پر تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے حج کا احرام باندھے اور جس کا جی چاہے عمرے کا احرام باندھے صرف حج کی نیت سے۔

۲۷۲۲۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ الطَّبَرَانِيُّ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ہم نہیں جانتے تھے مگر یہ کہ نکلے تھے آپ حج کے لیے۔

۱۳۸۱۔ اَلْقِرَانُ

قران کا بیان!

۲۷۲۳۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ اَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمْتُ فَكُنْتُ حَرِيْصًا عَلَى الْجِهَادِ فَوَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِيْ يُقَالُ لَهُ هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَاَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا اَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِيْ سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَاَنَا اُهِلُّ بِهِمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ مَا هٰذَا بِاَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَاَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنِّيْ اَسْلَمْتُ وَاَنَا حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَاِنِّيْ وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَاَتَيْتُ هُرَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ يَا هَنَاهُ اِنِّيْ

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ صبی بن معبد نے کہا میں ایک گنوار نصرانی تھا مسلمان ہو گیا اور مجھے جہاد کی بڑی خواہش تھی لیکن حج اور عمرہ دونوں مجھ پر فرض نکلے میں ایک شخص کے پاس آیا اپنے کنبے میں سے جس کا نام ہریم بن عبداللہ تھا اس سے میں نے پوچھا اس نے کہا دونوں ایک ساتھ کر لے اور جو قربانی میسر ہو کاٹ میں نے دونوں کا احرام ساتھ باندھا (یعنی قران کیا) جب ہم عذیب میں آئے (عذیب ایک مقام ہے) تو وہاں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے اور میں دونوں کے ساتھ لبیک پکارتا تھا (یعنی لبیک بحجۃ وعمرۃ کہتا تھا) ایک نے دوسرے سے کہا یہ اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھ نہیں رکھتا ہے یہ سن کر میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المومنین میں مسلمان ہوا اور مجھے جہاد

وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوبَيْنِ عَلَيَّ أَجْمَعُهُمَا ثُمَّ أُذْبِحُ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَأَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا أَتَيْتُ الْعُذَيْبَ لَقِيَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوحَانَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هٰذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيرِهِ فَقَالَ عُمَرُ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی بڑی آرزو تھی لیکن میں نے دیکھا تو حج اور عمرہ مجھ پر فرض ہے میں ہریم بن عبد اللہ کے پاس گیا اور ان سے پوچھا مجھ پر حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں انھوں نے کہا دونوں کو ایک ساتھ کر لے اور کاٹ جو قربانی میسر ہو میں نے دونوں کا احرام باندھا جب عذیب میں پہنچا تو وہاں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان ملے ایک نے ان میں سے دوسرے سے کہا اس کو اپنے اونٹ سے زیادہ سمجھ نہیں ہے حضرت عمرؓ نے کہا تجھ کو بتلائی گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت (یعنی قران بہتر ہے جو تو نے کیا اور سنت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔

۲۷۲۴- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الصُّبَيُّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ إِلَّا قَوْلَهُ يَا هَنَاهُ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۲۷۲۵- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَأَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَغَيْرِهِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهُ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ أَبُو وَائِلٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ فَأَقْبَلَ فِي أَوَّلِ مَا حَجَّ فَلَبَّى بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ جَمِيعًا فَهُوَ كَذٰلِكَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَمَرَّ عَلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لَأَنْتَ أَضَلُّ مِنْ جَمَلِكَ هٰذَا فَقَالَ الصُّبَيُّ فَلَمْ يَزَلْ فِي نَفْسِي حَتَّى لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَقِيقٌ وَكُنْتُ أَخْتَلِفُ أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ إِلَى

الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهُ فَقُلْنَا اخْتَلَفْنَا إِلَيْهِمَا أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ۔

۲۷۲۶۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَسَمِعَ عَلِيًّا يُلَبِّي بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ أَلَمْ تَكُنْ تُنْهَى عَنْ هَذَا قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمْ أَدَعْ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِكَ۔

حضرت مروان بن الحکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے سنا حضرت علیؓ کو لبیک کہتے ہوئے عمرے اور حج کی (یعنی قران کیا تھا) عثمانؓ نے کہا کیا ہم نہیں منع کرتے ہیں اس سے علیؓ نے کہا بے شک تم منع کرتے ہو اس سے لیکن میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا لبیک کہتے ہوئے حج اور عمرہ کی ایک ساتھ تو میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کو تمہاری بات سے نہ چھوڑوں گا (ف)۔

۲۷۲۷۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنْ مَرْوَانَ أَنَّ عُثْمَانَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ أَتَفْعَلُهَا وَأَنَا أَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَمْ أَكُنْ لِأَدَعَ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ۔

حضرت مروان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے متعے سے اور قران سے منع کیا۔ تو حضرت علیؓ نے اسی وقت پکارا لبیک بحجۃ وعمرۃ معا یعنی حاضر ہوتا ہوں میں تیری خدمت میں حج اور عمرے سے ایک ساتھ۔ حضرت عثمانؓ نے کہا تم اس کو کرتے ہو اور میں منع کرتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے کہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کو کسی آدمی کے کہنے سے چھوڑنے والا نہیں۔

۲۷۲۸۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۲۷۲۹۔ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو یمن کا حاکم بنایا تھا جب حضرت علیؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہوں نے

ف: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلفائے راشدین میں سے ہیں اور اس وقت امیر المؤمنین تھے جن کے طریقے پر خود حضرت پیغمبر صلعم نے چلنے کا حکم دیا ہے مگر چونکہ قران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی اور حضرت عثمانؓ نے ناواقفی سے اس سے منع کیا تھا اس لیے حضرت علیؓ نے حضرت عثمانؓ کا کہنا نہ سنا اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کیا۔ جب حدیث کے خلاف حضرت عثمانؓ کا حکم جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور اس زمانہ میں خلیفۂ وقت تھے قبول کرنے کے لائق نہ ہو تو اور مجتہد یا فقیہ یا امام یا عالم کس شمار اور قطار میں ہیں۔

أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِكَ قَالَ فَإِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ وَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ وَلٰكِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ.

نے کہا مجھ سے آپ نے پوچھا تو نے کیا کیا ہے (یعنی کاہے کا احرام باندھا ہے) میں نے کہا میں نے احرام باندھا ہے آپ کے احرام پر (یعنی یہی نیت کی ہے کہ جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے (آپ نے فرمایا میں تو ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لایا اور قران کیا آپ نے فرمایا اپنے اصحاب سے اگر میں پہلے جانتا جواب ہوا (یعنی تم کو احرام کھولنا شاق ہوا اس وجہ سے کہ میں نے احرام نہیں کھولا) البتہ میں بھی ویسا ہی کرتا جیسا تم نے کیا ہے (یعنی ہدی ساتھ نہ لاتا اور عمرے یا حج کی نیت سے کرتا) لیکن میں ہدی ساتھ لایا ہوں اور میں نے قران کیا ہے (تو میں احرام نہیں کھول سکتا) جب تک حج سے فراغت نہ ہو۔

٢٧٣٠- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يَقُولُ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ تُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَنْهَى عَنْهُ وَقَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ الْقُرْآنُ بِتَحْرِيمِهِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا حج اور عمرے کو پھر وفات پائی اور نہ منع کیا اس سے نہ قرآن میں اس کی حرمت اتری۔

٢٧٣١- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهِمَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا حج اور عمرے کو اور قرآن میں اس کا حکم نہیں اترا نہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا لیکن ایک شخص نے اپنی عقل سے اس میں کچھ کہا۔ ف۔

٢٧٣٢- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔

ف: مراد حضرت عمرؓ ہیں کیونکہ وہ منع کرتے تھے قران سے یا تمتع سے جیسے حضرت عثمانؓ منع کرتے تھے پر ان کے منع کرنے کی طرف صحابہؓ نے التفات نہیں کیا اور ان کو بھی جب حدیث معلوم ہوئی تو وہ اپنی بات سے پھر گئے۔ حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ هٰذَا أَحَدُهُمْ لَا بَأْسَ بِهِ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ شَيْخٌ يَرْوِي عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ لَا بَأْسَ بِهِ وَإِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ يَرْوِي عَنِ الزُّهْرِيِّ وَالْحَسَنِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ۔

۲۷۲۳۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُوسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيٰى وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٍ الطَّوِيلِ ح وَأَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ وَيَحْيٰى بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ كُلُّهُمْ عَنْ أَنَسٍ سَمِعُوهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لبیک عمرۃ وحجا لبیک عمرۃ وحجا۔

۲۷۲۴۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِهِمَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ پکارتے تھے دونوں کے ساتھ یعنی حج اور عمرے کے۔

۲۷۲۵۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ قَالَ أَنْبَأَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ جَمِيعًا فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ لَبّٰى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا تَعُدُّونَنَا إِلَّا صِبْيَانًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا مَعًا۔

حضرت بکر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے انسؓ سے سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لبیک کہتے تھے عمرے اور حج دونوں کے ساتھ یہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ انھوں نے کہا آپ نے فقط حج کے ساتھ لبیک کہی۔ میں نے انسؓ سے کہا ابن عمرؓ ایسا کہتے ہیں انھوں نے کہا تم ہم کو بچہ سمجھتے ہو۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لبیک عمرۃً وحجاً معاً یعنی لبیک عمرہ اور حج کے ساتھ ایک ساتھ۔

ف۱: جیسے سابق اوپر گزرا کہ حضرت عمرؓ نے قران کو سنت بتلایا۔ صبی بن معبد کو۔" حاشیہ صفحہ سابقہ"

١٣٩٢ اَلتَّمَتُّعُ

تمتع کا بیان

٢٧٣٦ أخبرنا محمد بن عبد الله بن المبارك المخرمي قال حدثنا حجين بن المثنى قال حدثنا الليث عن عقيل عن ابن شهاب عن سالم بن عبد الله أن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع بالعمرة إلى الحج وأهدى وساق معه الهدي بذي الحليفة وبدأ رسول الله صلى الله عليه وسلم فأهل بالعمرة ثم أهل بالحج وتمتع الناس مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة إلى الحج فكان من الناس من أهدى فساق الهدي ومنهم من لم يهد فلما قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة قال للناس من كان منكم أهدى فإنه لا يحل من شيء حرم منه حتى يقضي حجه ومن لم يكن أهدى فليطف بالبيت وبالصفا والمروة وليقصر وليحلل ثم ليهل بالحج ثم ليهد فمن لم يجد هديا فليصم ثلاثة أيام في الحج وسبعة إذا رجع إلى أهله فطاف رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم مكة واستلم الركن أول شيء ثم خب ثلاثة أطواف من السبع ومشى أربعة أطواف ثم ركع حين قضى طوافه بالبيت فصلى عند المقام ركعتين ثم سلم فانصرف فأتى الصفا فطاف بالصفا والمروة سبعة أطواف ثم لم يحل من شيء حرم منه حتى قضى حجه ونحر هديه يوم النحر فأفاض فطاف بالبيت ثم حل من كل شيء حرم منه وفعل مثل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا حجۃ الوداع میں یعنی پہلے عمرہ کیا پھر حج کیا لیکن ہدی (قربانی) بھیجی بلکہ اپنے ساتھ لے گئے ذوالحلیفہ کو اور پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا اور آپ کے ساتھ لوگوں نے تمتع کیا یعنی عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا لیکن بعض لوگ اپنے ساتھ ہدی لے گئے اور بعض نہیں لے گئے ۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں تشریف لائے تو لوگوں سے فرمایا جو تم میں سے ہدی لایا ہے وہ احرام نہ کھولے جب تک حج نہ کر لے اور جو ہدی نہیں لایا وہ طواف کرے خانہ کعبہ کا اور صفا مروہ دوڑے اور بال کتروائے اور احرام کھول ڈالے پھر حج کا احرام باندھے اور ہدی دیوے (یعنی قربانی کرے) اور جس کو ہدی نہ ملے وہ تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات اپنے گھر میں پہنچ کر رکھے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں تشریف لائے تو طواف کیا اور حجر اسود کو بوسہ دیا سب سے پہلے پھر دوڑ کر چلے پہلے تین پھیروں میں (یعنی مونڈھے ہلا کے ہوئے تیز چال سے اس کو رمل کہتے ہیں) جب طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا اور نماز سے فارغ ہو کر صفا مروے کے بیچ سات پھیرے کیے اور کسی چیز کو استعمال نہیں کیا جن کا استعمال احرام میں درست نہیں (یعنی احرام نہیں کھولا) یہاں تک کہ حج ادا کیا اور یوم النحر کو (یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کی) ہدی کو نحر کیا اور وہاں سے لوٹ کر مکے میں آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا پھر سب چیزیں درست کر لیں جن سے احرام میں پرہیز کرتے تھے (یعنی خوشبو صحبت وغیرہ)

مَا فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔

اور جو لوگ اپنے ساتھ ہدی لے گئے تھے انھوں نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح کیا۔

۲۷۳۷۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَرْمَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ نَهَى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ فَقَالَ عَلِيٌّ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوا فَلَبَّى عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَنْهَى عَنِ التَّمَتُّعِ قَالَ بَلَى قَالَ لَهُ عَلِيٌّ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلَى۔

حضرت سعید بن المسیب سے روایت ہے

حضرت علیؓ اور عثمانؓ نے حج کیا جب ہم راستے میں تھے تو حضرت عثمانؓ نے منع کیا تمتع سے حضرت علیؓ نے کہا اپنے لوگوں سے جب کوچ کر جاویں تب تم چلو اور حضرت علیؓ اور ان کے ساتھیوں نے عمرہ کی لبیک کہی (یعنی تمتع کیا) حضرت عثمانؓ نے ان کو منع نہیں کیا انہوں نے کہا حضرت علیؓ نے کہا مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم تمتع سے منع کرتے ہو حضرت علیؓ نے کہا کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا انھوں نے کہا ہاں سنا[1]

۲۷۳۸۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللّٰهِ تَعَالَى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ الضَّحَّاكُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ۔

حضرت محمد بن عبد اللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس کو جس سال معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا ذکر کرتے تھے تمتع کا یعنی عمرے کے بعد حج کرنے کا ضحاک نے کہا تو بڑا برا ہے اے میرے بھتیجے ضحاک نے کہا حضرت عمرؓ منع کرتے تھے تمتع سے سعد نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے آپ کے ساتھ تمتع کیا۔

۲۷۳۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسٰى

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فتویٰ دیتے تھے تمتع کا۔ ایک شخص نے کہا ذرا ٹھہرو اس لیے کہ تم کو معلوم نہیں امیر المؤمنین نے کہا نیا حکم دیا ہے تمہارے

---

[1] پھر منع کرنا حضرت عمرؓ اور عثمانؓ کا تمتع سے کسی خاص وجہ سے ہوگا ورنہ قرآن میں خود تمتع کا جواز موجود ہے بعضوں نے کہا کہ یہ نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اس لیے کہ افراد افضل ہے اور حج کے دنوں میں حج کرنا بہتر ہے اور بعضوں نے کہا کہ مقصود ممانعت سے اس تمتع کی ہے جس میں حج کا احرام فسخ کر کے عمرہ کیا جاوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو رخصت دی صحابہ کو اس امر کی وہ ان کے ساتھ تھی جیسے حضرت ابوذرؓ سے مروی ہے کہ متعہ حج اور متعہ نساء دونوں ہمارے ساتھ خاص تھے (واللہ اعلم)۔

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتَّى لَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَلٰكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ ثُمَّ يَرُوحُوا بِالْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوسُهُمْ۔

پھر جب تک تم ان سے نہ ملو ابوموسیٰ نے کہا میں عمرؓ سے ملا اور ان سے پوچھا انھوں نے کہا میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا لیکن مجھے برا معلوم ہوا کہ لوگ رات کو اراک[1] کے تلے اپنی عورتوں کے ساتھ رہیں اور صبح کو حج کو جاویں سر میں سے پانی ٹپکتا ہوا (یعنی غسل جنابت کر کے)۔

۲۷۴۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبِي قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ وَإِنَّهَا لَفِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَقَدْ فَعَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الْعُمْرَةَ فِي الْحَجِّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے قسم خدا کی میں تم کو منع کرتا ہوں تمتع سے (حالانکہ تمتع اللہ کی کتاب میں موجود ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے (پھر منع کرنا حضرت عمرؓ کا بے فائدہ تھا اور صحابہؓ نے اس طرف التفات نہ کیا۔

۲۷۴۱۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ لَا يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا مُعَاوِيَةُ يَنْهَى النَّاسَ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ تَمَتَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت طاؤسؒ سے روایت ہے معاویہؓ نے ابن عباسؓ سے کہا کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال کترے مروے کے پاس۔ انھوں نے کہا ابن عباسؓ یہ نہ کہیں کہ معاویہ لوگوں کو منع کرتا ہے تمتع سے حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے[2]۔

۲۷۴۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا بطحاء میں آپ نے فرمایا تو نے کس چیز کا احرام باندھا میں نے کہا جس چیز کا آپ نے احرام باندھا۔ آپ نے فرمایا تو ہدی ساتھ لایا۔ میں نے

---

[1] ایک درخت کا نام ہے۔ ۱۲

[2] مگر یہ دلیل معاویہؓ کی ٹھیک نہیں اس لیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا تھا لیکن آپ قربانی ساتھ لائے تھے اس وجہ سے آپ نے عمرہ کر کے احرام نہ کھولا اور بال نہ کتروائے پھر جو لوگ قربانی ساتھ نہیں لائے تھے ان کو آپ نے احرام کھولنے کا حکم دیا اور فرمایا اگر مجھ کو پہلے سے ایسا معلوم ہوتا تو ہدی ساتھ نہ لاتا۔ جیسے دوسری روایتوں میں ہے۔

فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَأْتَمُّوا بِهِ فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ۔

کہا نہیں آپ نے فرمایا طواف کر لے اور صفا مروہ دوڑ لے پھر احرام کھول ڈال۔ میں نے طواف کیا اور صفا مروہ دوڑا پھر اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر میں کنگھی کی اور میرا سر دھویا میں لوگوں کو ایسا حکم دیتا رہا حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ کی خلافت تک۔ پھر ایک بار میں حج کے موسم میں کھڑا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا تم نہیں جانتے جو امیر المومنین نے نیا حکم دیا ہے حج کے باب میں۔ میں نے کہا اے لوگو تم میں سے جس شخص کو میں نے کچھ حکم دیا ہو وہ تامل کرے اس لیے کہ امیر المومنین خود آنے والے ہیں ان کی پیروی کرو۔ جب وہ آئے تو میں نے کہا اے امیر المومنین تم نے کون سی بات نکالی ہے حج میں انھوں نے کہا یہ وہی بات ہے کہ عمل کرو اللہ کی کتاب پر اللہ فرماتا ہے پورا کرو حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے اور عمل کرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر اس لیے کہ ہمارے پیغمبر نے احرام نہیں کھولا جب تک ہدی کو نحر نہیں کیا۔ ف۔

٢٧٤٣- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ قَالَ فِيهَا قَائِلٌ بِرَأْيِهِ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ تمتع کیا لیکن ایک شخص نے اپنی عقل سے اس باب میں کچھ کہا (اس پر عمل کرنا ضروری نہیں وہ شخص حضرت عمرؓ ہیں۔)

١٣٨١- تَرْكُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْإِهْلَالِ

احرام کے وقت حج یا عمرے کا نام نہ لینا۔

٢٧٤٤- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے والد بزرگوار امام محمد باقرؓ سے فرمایا کہ

ف: مگر ان دونوں باتوں سے تمتع کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی اور خود اللہ کی کتاب میں ہے فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا ہدی کے ساتھ ہونے کی وجہ سے لیکن اور صحابہؓ کو حکم دیا احرام کھولنے کا۔

حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ حِجَجٍ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجٍّ هَذَا الْعَامَ فَنَزَلَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلُ مَا يَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ۔

۲۷۴۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ أَحِضْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْمُحْرِمُ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ۔

۱۲۔ الْحَجُّ بِغَيْرِ نِيَّةٍ يَقْصِدُهُ الْمُحْرِمُ

۲۷۴۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ سَمِعْتُ طَارِقَ بْنَ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُو مُوسَى أَقْبَلْتُ مِنَ الْيَمَنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ حَيْثُ حَجَّ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ

میں جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس گیا اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کو انھوں نے کہا آپ نو سال تک مدینے میں رہے حج کے دنوں میں پھر لوگوں کو اطلاع کی گئی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس سال حج کو تشریف لے جاویں گے تو بہت لوگ مدینے میں آئے اس خیال سے کہ آپ کی پیروی کریں حج کے کاموں میں۔ پھر آپ نکلے جب ذیقعدہ کے پانچ روز باقی رہے ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے۔ جابرؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں قرآن اترا آپ اس کا مطلب سمجھتے ہیں لیکن ہم تو جو آپ کرتے وہی کرتے اور جب ہم نکلے تو حج کی نیت سے نکلے۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نکلے حج ہی کی نیت سے جب سرف (ایک مقام ہے مکے سے چھ کوس پر) میں پہنچے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا شاید تجھ کو حیض آیا۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ نے لکھ دی آدم کی بیٹیوں کے حصے میں تو کر سب کام جو احرام والے کرتے ہیں مگر طواف نہ کر بیت اللہ کا (جب تک پاک نہ ہو لے)۔

دوسرے کی نیت پر حج کا احرام باندھنا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں یمن سے آیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ بٹھائے ہوئے تھے بطحا میں جہاں حج کیا تھا۔ مجھ سے پوچھا تو نے حج کیا میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا، میں نے کہا لبیک باہلال کاہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میں وہی احرام باندھتا ہوں جیسے رسول

باهلال كاهلال النبي صلى الله عليه وسلم قال فطف بالبيت وبالصفا والمروة وحل ففعلت ثم أتيت امرأة ففلت رأسي فجعلت أفتي الناس بذلك حتى كان في خلافة عمر فقال له رجل يا أبا موسى رويدك بعض فتياك فإنك لا تدري ما أحدث أمير المؤمنين في النسك بعدك. قال أبو موسى يا أيها الناس من كنا أفتيناه فليتئد فإن أمير المؤمنين قادم عليكم فبه فأتموا. وقال عمر إن نأخذ بكتاب الله فإنه يأمر بالتمام وإن نأخذ بسنة النبي صلى الله عليه وسلم فإن النبي صلى الله عليه وسلم لم يحل حتى بلغ الهدي محله۔

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا طواف کر بیت اللہ کا اور دوڑ صفا اور مروے میں پھر احرام کھول ڈال میں نے ایسا ہی کیا بعد اس کے میں ایک عورت کے پاس گیا اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں میں لوگوں کو ایسا ہی حکم دیتا رہا یہاں تک کہ عمرؓ کی خلافت ہوئی ایک شخص نے ابو موسیٰؓ سے کہا تم اپنا فتویٰ چھوڑ دو تم کو معلوم نہیں امیر المومنینؓ نے کیا حکم دیا ہے حج کے کاموں میں۔ ابو موسیٰؓ نے کہا اے لوگو جس کو میں نے فتویٰ دیا ہو وہ توقف کرے اس لیے کہ امیر المومنینؓ تمہارے پاس آنے والے ہیں ان کی پیروی کرو۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہم کو اللہ کی کتاب پر عمل کرنا چاہیے اللہ حکم کرتا ہے پورا کرنے کا (حج یا عمرے کو) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا جب تک ہدی اپنے ٹھکانے نہیں پہنچی (یعنی کاٹی نہیں گئی منا میں) ف۔

۲۷۳۷۔ أخبرنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى بن سعيد عن جعفر بن محمد قال حدثنا أبي قال أتينا جابر بن عبد الله فسألناه عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم فحدثنا أن عليا قدم من اليمن بهدي وساق رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة هديا قال لعلي بما أهللت قال قلت اللهم إني أهل بما أهل به رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعي الهدي قال فلا تحل۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا میرے والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم جابر بن عبد اللہؓ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کو انھوں نے کہا حضرت علیؓ تشریف لائے یمن سے ہدی لے کر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے سے ہدی لے گئے تھے۔ آپ نے فرمایا علیؓ سے تم نے کاہے کا احرام باندھا انھوں نے کہا میں نے کہا یا اللہ میں احرام باندھتا ہوں اس چیز کا جس کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھا اور میرے ساتھ ہدی ہے آپ نے فرمایا تو احرام نہ کھول (جب تک حج سے فارغ نہ ہو)۔

۲۷۳۸۔ أخبرني عمران بن يزيد قال حدثنا شعيب عن ابن جريج قال عطاء قال جابر قدم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علیؓ صدقے کا کام کر کے آئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ف : اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اسی تمتع سے منع کیا جس میں حج کو فسخ کر کے عمرہ بنایا جائے اور یہ مخالفت بھی تنزیہاً تھی نہ تحریماً۔

عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدَى عَلِيٌّ لَهُ هَدْيًا.

۲۷۴۹. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ قَالَ فَتَخَطَّيْتُهُ فَقَالَتْ لِي مَا لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَحَلُّوا قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ.

۱۲۵ إِذَا أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَجْعَلُ مَعَهَا حَجًّا

۲۷۵۰. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ

نے پوچھا تم نے کا ہے کا احرام باندھا ہے علیؓ! انھوں نے کہا جو آپ نے باندھا۔ آپ نے فرمایا تو ہدی بھیج اور احرام باندھے رہ جیسے تو باندھے ہے۔ جابرؓ نے کہا علیؓ بھی اپنے لیے ہدی لائے تھے۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو مقرر کیا یمن پر۔ میں نے ان کے ساتھ کئی اوقیے کمائے (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) جب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (مکہ میں) تو فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھا انھوں نے گھر میں خوشبو پھیلائی ہے علیؓ نے کہا میں نے ان سے کہا تم نے یہ کیا کیا۔ انھوں نے کہا تمھیں کیا ہوا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو حکم کیا انھوں نے احرام کھول ڈالا۔ میں نے کہا میں نے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح احرام باندھا ہے پھر میں آپ کے پاس آیا آپ نے فرمایا تو نے کیا کیا ہے؟ میں نے کہا آپ کی طرح احرام باندھا ہے آپ نے فرمایا میں نے قران کیا ہے اور ہدی ساتھ لایا ہوں۔

اگر عمرے کا احرام باندھے تو اس کے ساتھ حج بھی کر سکتا ہے

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابن عمرؓ نے حج کا ارادہ کیا جس سال حجاج بن یوسف اترا تھا عبداللہ بن زبیرؓ سے۔ لوگوں نے کہا وہاں لڑائی ہونے والی ہے ایسا نہ ہو کہ تم کو روکیں۔ انھوں نے کہا اللہ فرماتا ہے تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا بہتر ہے اس وقت میں وہی کروں گا جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا صلح حدیبیہ کے زمانے میں جب کافروں نے آپ کو مکے میں آنے سے روکا تھا آپ نے مجبور ہو کر قربانی کاٹ ڈالی اور بال منڈوائے احرام کھول ڈالا پھر دوسرے سال

بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ فَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

آپ نے عمرے کی قضا کی! میں نے تم کو گواہ کیا میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کیا پھر نکلے جب بیدا میں پہنچے تو کہا حج اور عمرہ ایک ہی ہیں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج واجب کیا عمرے کے ساتھ اور ہدی لے گئے جو قدید (ایک مقام کا نام ہے) میں خریدا تھا پھر دونوں کو پکارتے ہوئے نکلے یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا اور صفا مروہ دوڑے بس اس سے زیادہ نہ کیا نہ قربانی کو نحر کیا نہ سر منڈایا نہ بال کتروائے نہ کسی چیز کا استعمال کیا جو احرام میں درست نہیں جب دسویں تاریخ ہوئی تو نحر کیا سر منڈوایا اور خیال کیا کہ پہلے طواف سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف ہو گیا[1]۔ ابن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا۔

۳۸۷ - كَيْفَ التَّلْبِيَةُ

لبیک کیونکر کہے

۲۷۵۱ - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ إِنَّ سَالِمًا أَخْبَرَنِي أَنَّ أَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارتے سنا آپ فرماتے تھے لبیک اللہم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک یعنی حاضر ہوتا ہوں تیری خدمت میں یا اللہ حاضر ہوں حاضر تیرا کوئی ساتھی نہیں شکر اور احسان تیرا ہے سلطنت تیری ہے کوئی تیرا ساجھی نہیں۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھتے پھر جب اونٹ آپ کو لے کر کھڑا ہوتا مسجد کے پاس تو آپ ان کلموں کو پکار کر کہتے۔

۲۷۵۲ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدًا وَأَبَا بَكْرٍ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے

[1] شافعیؒ کا یہ مذہب ہے اور ابو حنیفہؒ کے نزدیک قارن کو دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۲۷۵۳۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یوں کہتے: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

۲۷۵۴۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَزَادَ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یوں کہتے: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اتنا زیادہ کیا اس میں لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک والرغباء الیک والعمل یعنی حاضر ہوں تیری خدمت میں میری سعادت ہے تجھ پاس آنے میں بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے رغبت تیری طرف ہے اور عمل بھی تیرے لیے ہے۔

۲۷۵۵۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبیک یوں کہتے: لبیک اللہم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک۔

۲۷۵۶۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ إِلَّا عَبْدَ الْعَزِيزِ رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْهُ مُرْسَلًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے: لبیک الٰہ الحق۔

۸۷- رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْاِهْلَالِ

بلند آواز سے لبیک کہنا

۲۷۵۷- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لِيْ يَا مُحَمَّدُ مُرْ اَصْحَابَكَ اَنْ يَّرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ۔

حضرت خلاد بن السائب سے روایت ہے انھوں نے سُنا اپنے باپ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم حکم کرو اپنے اصحاب کو پکار کر لبیک کہنا۔

۱۳۸۸- اَلْعَمَلُ فِي الْاِهْلَالِ

احرام کب باندھے

۲۷۵۸- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا نماز پڑھ کر۔

۲۷۵۹- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ وَاَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی بیداء میں۔ (ایک میدان ہے ذوالحلیفہ کے پاس جو مدینے سے چند میل پر ہے) پھر سوار ہوئے اور بیداء کے پہاڑ پر چڑھے اور حج اور عمرے کی لبیک پکاری ظہر پڑھ چکے تھے۔

۲۷۶۰- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ فِيْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلّٰى وَهُوَ صَامِتٌ حَتّٰى اَتَى الْبَيْدَاءَ۔

حضرت امام جعفر صادقؒ نے اپنے باپ سے سُنا انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے بیان میں۔ آپ ذوالحلیفہ میں آئے اور نماز پڑھی پھر چپ رہے یہاں تک کہ بیداء میں آئے۔

۲۷۶۱- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يَقُوْلُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ مَّسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے سُنا اپنے باپ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے وہ کہتے تھے یہ تمہارا بیداء ہے جس میں تم جھوٹ بولتے ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے پر آپ نے احرام نہیں باندھا مگر ذوالحلیفہ کی مسجد سے۔

۲۷۶۲- اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ

عُبَيْدُ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً۔

۲۷۶۳- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ ح وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ يَعْنِي ابْنَ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

۲۷۶۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَابْنِ إِسْحَقَ وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِكَ نَاقَتُكَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ وَانْبَعَثَتْ۔

سوار ہوتے تھے اپنی اونٹنی پر ذوالحلیفہ میں پھر لبیک پکارتے تھے جب اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوتی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے جب اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی ہوتی۔

حضرت عبداللہ بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ابن عمرؓ سے کہا تم لبیک پکارتے ہو جب اونٹنی تم کو اٹھاتی ہے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ علیہ وسلم لبیک پکارتے تھے جب اونٹنی آپ کو لے کر کھڑی ہوتی۔

۱۳۸۹- إِهْلَالُ النُّفَسَاءِ

نفاس والی عورت کیا کرے؟

۲۷۶۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ يَقْدِرُ أَنْ يَأْتِيَ رَاكِبًا أَوْ رَاجِلًا إِلَّا قَدِمَ فَتَدَارَكَ النَّاسُ لِيَخْرُجُوا مَعَهُ حَتَّى جَاءَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ ثُمَّ أَهِلِّي فَفَعَلَتْ مُخْتَصَرٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نو برس تک مدینے میں رہے حج نہیں کیا پھر لوگوں کو خبر دی گئی حج کے لیے کوئی شخص باقی نہ رہا جس کو طاقت تھی سوار یا پیدل آنے کی مگر آیا تنگ آ گئے پیچھے ہوتے نکلنے کے لیے یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں تشریف لائے وہاں اسماء بنت عمیس جنیں محمد بن ابی بکر کو انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا۔ آپ نے فرمایا غسل کر پھر لنگوٹ باندھ اور لبیک پکار۔ انھوں نے ایسا ہی کیا (یہ حدیث مختصر ہے ایک بڑی حدیث سے)۔

۲۷۶۲۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ كَيْفَ تَفْعَلُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبِهَا وَتُهِلَّ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسماء بنت عمیس جنیں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھوا بھیجا میں کیا کروں آپ نے فرمایا غسل کرے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ کس لے۔

۱۳۹۰۔ فِي الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيضُ وَتَخَافُ فَوْتَ الْحَجِّ

ایک عورت نے عمرے کا احرام باندھا ہو پھر اس کو حیض آجاوے اور حج کے جاتے رہنے کا ڈر ہو تو کیا کرے؟

۲۷۶۳۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا فَقَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ فَقَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم لبیک پکارتے ہوئے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حج کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں لبیک پکارتی ہوئیں عمرے کی جب ہم سرف میں پہنچے تو ان کو حیض آگیا یہاں تک کہ ہم لوگ مکے میں پہنچے اور طواف کیا کعبے کا اور صفا مروہ دوڑے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا احرام کھول ڈالنے کا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو ہم نے کہا کیا کیا چیزیں ہم کو حلال ہوں گی (جو احرام میں منع تھیں) آپ نے فرمایا ہر چیز پھر ہم نے عورتوں سے جماع کیا اور خوشبو لگائی اور کپڑے پہنے اور عرفے تاریخ میں صرف چار راتیں باقی تھیں پھر آٹھویں تاریخ ہم نے احرام باندھا حج کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے دیکھا تو وہ رو رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا تجھے کیا ہوا وہ بولیں مجھ کو حیض آگیا اور لوگوں نے احرام کھول ڈالا میں نے نہیں کھولا نہ طواف کیا بیت اللہ کا (تو ابھی تک میں عمرے سے فارغ نہیں ہوئی) اور لوگ اب حج کو جاتے ہیں (میرا حج نکل گیا) آپ نے فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ نے لکھ دی ہے آدم کی بیٹیوں کے لیے

حَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ.

اب تو غسل کر اور حج کا لبیک پکار انھوں نے ایسا ہی کیا اور سب جگہوں میں ٹھہریں (یعنی منا اور عرفات اور مزدلفے میں) جب حیض سے پاک ہوئیں تو طواف کیا کعبے کا اور صفا اور مروے کا۔ پھر فرمایا اب تو حلال ہو گئی حج اور عمرہ دونوں سے انھوں نے کہا میرے دل میں کھٹکتا ہے میں نے طواف نہیں کیا کعبے کا حج سے پہلے (تو عمرہ کیسے ادا ہوا) آپ نے فرمایا اچھا عبدالرحمٰن (حضرت عائشہؓ کے بھائی تھے) ان کو لے جاؤ اور عمرہ کرا لاؤ تنعیم سے (جو ایک مقام ہے مکے سے تین کوس پر اب عمرے کا احرام اکثر وہیں سے باندھتے ہیں) اور یہ واقعہ لیلۃ المحصب میں ہوا (یعنی جس رات محصب میں اترتے ہیں (محصب ایک مقام ہے مکے سے ایک میل پر وہاں منا سے لوٹتے ہوئے ٹھہرتے ہیں بارہویں یا تیرھویں تاریخ کو)

٢٧٦٨۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ قَالَ هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع میں تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی ہو تو وہ حج اور عمرے کا احرام دونوں باندھے پھر احرام نہ کھولے جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو۔ میں جب مکے میں پہنچی تو مجھ کو حیض آ گیا میں نے طواف نہیں کیا کعبے کا نہ صفا مروہ دوڑی پھر میں نے شکایت کی اس کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سر کھول ڈال اور کنگھی کر اور حج کا احرام باندھ اور عمرہ چھوڑ دے میں نے ایسا ہی کیا جب حج کر چکی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم کو بھیجا میں نے عمرہ کیا آپ نے فرمایا یہ تیرے عمرے کا مقام ہے تو جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انھوں نے طواف کیا اور سعی کی پھر احرام کھول ڈالا پھر جب (حج کر کے) منا سے لوٹے تو دوسرا طواف کیا حج کا اور جن لوگوں

وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ

نے جمع کیا تھا حج اور عمرے کو (یعنی قران کیا تھا) انھوں نے ایک ہی طواف کیا۔

۱۳۹۱۔ اَلْاِشْتِرَاطُ فِي الْحَجِّ

حج میں شرط کر لینا

۲۷۶۹۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ أَرَادَتِ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ضباعہ نے ارادہ کیا حج کا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم کیا شرط کر لینے کا اور اس نے ایسا ہی کیا آپ کے حکم سے۔

۱۳۹۲۔ كَيْفَ يَقُولُ إِذَا اشْتَرَطَ

شرط کرتے وقت کیا کہے

۲۷۷۰۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ الْأَحْوَلُ قَالَ حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَحُجُّ يَشْتَرِطُ قَالَ الشَّرْطُ بَيْنَ النَّاسِ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهُ يَعْنِي عِكْرِمَةَ فَحَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي فَإِنَّ لَكِ عَلَى رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَيْتِ۔

حضرت ہلال بن خباب سے روایت ہے میں نے سعید بن جبیرؓ سے پوچھا آدمی حج میں شرط کرے انھوں نے کہا شرط لوگوں میں ہوتی ہے میں نے ان سے حدیث بیان کی عکرمہ کی انھوں نے حدیث بیان کی ابن عباسؓ سے کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرا قصد ہے حج کرنے کا تو کیا کہوں آپ نے فرمایا: لبیک اللّٰھم لبیک اور میری جگہ احرام کھولنے کی وہی ہے جہاں تو مجھے روک دیوے کیونکہ جو تو نے شرط کی وہ تیرے پروردگار کے اوپر ہے۔

۲۷۷۱۔ أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ضباعہ بنت زبیر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

ف: یعنی احرام کے وقت اسی طرح پکارنا کہ اگر مجھ سے مکے تک پہنچنا نہ ہوگا تو جہاں تک پہنچ سکوں گا وہیں احرام کھول ڈالوں گا اس شرط کا فائدہ یہ ہے کہ اس کو احرام کھول ڈالنا درست ہوگا جہاں وہ بیماری کی وجہ سے مجبور ہو جاوے اور آگے نہ جا سکے اور ہدی کے ذبح ہونے کا اس کو انتظار نہ کرنا پڑے گا جیسے اور احصار میں ہوتا ہے۔

أَنَّهُمَا سَمِعَا طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ يُخْبِرَانِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أُهِلَّ قَالَ أَهِلِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي۔

پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیمار ہوں اور میری نیت حج کی ہے تو کیا حکم فرماتے ہیں آپ نے مجھ کو حکم کیا احرام باندھنے میں آپ نے فرمایا احرام باندھ اور شرط کر لے میرے کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھ کو روک دیوے ۔

۲۷۷۲۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي شَاكِيَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي قَالَ إِسْحَاقُ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنْ عَائِشَةَ هِشَامٌ وَالزُّهْرِيُّ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَسْنَدَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ مَعْمَرٍ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ کے پاس آئے وہ بولی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیمار ہوں اور حج کرنا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا حج کر اور شرط کر لے کہ میرے احرام کھولنے کی وہی جگہ ہے جہاں تو روک دیوے ۔

۱۳۔ مَا يَفْعَلُ مَنْ حُبِسَ عَنِ الْحَجِّ وَلَمْ يَكُنِ اشْتَرَطَ

جو شخص حج سے رک جاوے لیکن اس نے شرط نہ کی ہو تو کیا کرے؟

۲۷۷۳۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا وَيُهْدِي وَيَصُومُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا۔

حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ انکار کرتے تھے حج میں شرط کرنے سے اور کہتے تھے کیا بس نہیں تم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ۔ اگر اس میں سے کوئی رک جاوے حج سے تو طواف کرے کعبے کا اور صفا مروہ دوڑے پھر ہر چیز اس کو درست ہو جاوے گی یہاں تک کہ حج کرے دوسرے سال اور ہدی دیوے اور جو ہدی نہ ہو تو روزے رکھے ۔

۲۷۷۴۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا

حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ مَا حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَمْ يَشْتَرِطْ فَإِنْ حَبَسَ أَحَدَكُمْ حَابِسٌ فَلْيَأْتِ الْبَيْتَ فَلْيَطُفْ بِهِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لْيَحْلِقْ أَوْ يُقَصِّرْ ثُمَّ لْيَحْلِلْ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ ۔

نے سنا اپنے باپ سے وہ انکار کرتے تھے حج میں شرط کرنے کا اور کہتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شرط نہیں کی اگر تم میں سے کسی کو روکنے والا روک دیوے تو بیت اللہ میں آوے اور طواف کرے اور صفا مروہ دوڑے پھر سر منڈاوے یا بال کترا وے پھر احرام کھول ڈالے اور دوسرے سال حج کرے ۔

۱۲۹۴ - إِشْعَارُ الْهَدْيِ

ہدی کو اشعار کرنا[ف]

۲۷۷۵ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَأَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ مُخْتَصَرٌ ۔

حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان بن الحکم سے روایت ہے دونوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال کئی سو اصحاب لے کر نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو ہدی کی تقلید کی یعنی ڈالا کسی چیز کا جیسے جوتی یا رومال وغیرہ نشانی کے لیے اور اشعار کیا اور احرام باندھا عمرے کا ۔

۲۷۷۶ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ بُدْنَهُ ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا اپنی اونٹنی کا ۔

۱۲۹۵ - أَيُّ الشِّقَّيْنِ يُشْعِرُ

کس طرف سے اشعار کرے

۲۷۷۷ - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ بُدْنَهُ مِنَ الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْهَا وَأَشْعَرَهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشعار کیا اپنی اونٹنی کا داہنی طرف سے اور لہو پونچھ ڈالا خون اس سے ۔

ف : یعنی ایک طرف سے کوہان کے ایک زخم کر دینا اور یہ نشانی ہے اس بات کی کہ وہ جانور ہدی کا ہے عرب لوگ جب یہ نشانی دیکھتے تو اس جانور کو نہ لوٹتے ۔

بَابُ سَلْتِ الدَّمِ عَنِ الْبُدْنِ

۲۷۷۸۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِبَدَنَتِهِ فَأَشْعَرَ فِي سَنَامِهَا مِنَ الشِّقِّ الْأَيْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْهَا وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ۔

۱۳۹۷۔ فَتْلُ الْقَلَائِدِ

۲۷۷۹۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

۲۷۸۰۔ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

۲۷۸۱۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُقِيمُ وَلَا يُحْرِمُ۔

۲۷۸۲۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّعِيفُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ

بدن سے خون پونچھ ڈالنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ میں تھے تو حکم کیا اپنی اونٹ کے کوہان چیرنے کا داہنی طرف سے پھر خون پونچھا وہاں سے اور گلے میں اس کے دو جوتیاں لٹکائیں جب اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی ہوئی بیداء پر تو لبیک پکاری۔

اونٹوں کے گلے ہار بٹنا

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہدی بھیجتے مدینے سے تو میں نے ہار گوندھا آپ کے ہدی کا پھر پرہیز نہ کیا کسی چیز سے (اس لیے کہ ہار بٹنے سے احرام نہیں ہوتا جب تک ہدی کے ساتھ روانہ نہ ہو) جن چیزوں سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ ہدی کو روانہ کر دیتے اور جو کام حلال یعنی بے احرام لوگ کرتے ہیں وہ کرتے یہاں تک کہ ہدی اپنی جگہ پہنچے۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی تھی پھر آپ ٹھہرے رہتے اور احرام نہ باندھتے۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

۲۷۸۳۔ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا۔

ترجمہ وہی جو سابقہ صفحہ پر گزرا۔

۱۳۴۸۔ مَا يُفْتَلُ مِنْهُ الْقَلَائِدُ

ہار کس چیز کے بُننا چاہئے؟

۲۷۸۴۔ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ أَصْبَحَ فِينَا فَيَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے ان ہاروں کو بنا تھا اُون سے جو ہمارے پاس تھے پھر صبح ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کام کرتے رہے جو بن احرام لوگ کرتے ہیں اور جو لوگ اپنی بیبیوں سے کرتے ہیں۔

۱۳۴۹۔ تَقْلِيدُ الْهَدْيِ

ہدی کے گلے میں کچھ لٹکانا

۲۷۸۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

حضرت ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں کو کیا ہوا انہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا۔ آپ نے فرمایا میں نے سر کے بالوں کو جمایا اور ہدی کے گلے میں ہار لٹکایا میں احرام نہیں کھولوں گا جب تک نحر (قربانی) نہ کر دوں۔

۲۷۸۶۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي جَانِبِ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَقَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءُ لَبَّى وَأَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَأَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں تشریف لائے اور ہدی کا اشعار کیا داہنی طرف کوہان میں اور جوتیاں اس کے گلے میں لٹکائیں پھر سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر جب بیداء میں اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی ہوئی اس وقت آپ نے لبیک کہی اور ظہر کے وقت احرام باندھا اور حج کا لبیک پکارا۔

بَابُ ۱۴۰ تَقْلِيْدُ الْاِبِلِ

اونٹ کے گلے میں ہار لٹکانا

۲۷۸۷۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَاَشْعَرَهَا وَوَجَّهَهَا اِلَى الْبَيْتِ وَبَعَثَ بِهَا وَاَقَامَ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حَلَالًا۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے پھر آپ نے ان کے گلے میں لٹکائے اور ان کو اشعار کیا اور روانہ کر دیا بیت اللہ کی طرف اور آپ ٹھہرے رہے اور کوئی چیز آپ پر حرام نہیں ہوئی جو حلال تھی۔

۲۷۸۸۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار بٹے پھر آپ محرم نہیں ہوئے نہ کپڑے پہننا چھوڑے۔

بَابُ ۱۴۱ تَقْلِيْدُ الْغَنَمِ

بکریوں کے ہار لٹکانا

۲۷۸۹۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کے جو ہدی ہوتی تھیں (یعنی کعبے کو بھیجی جاتی تھیں قربانی کے لیے) ہار میں بٹتی تھی۔

۲۷۹۰۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْدِي الْغَنَمَ۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہدی بھیجتے تھے بکریوں کی۔

۲۷۹۱۔ اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدٰى مَرَّةً غَنَمًا وَقَلَّدَهَا۔

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار بکریوں کو ہدی کیا اور ان کے گلے میں ہار لٹکائے۔

۲۷۹۲۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بکریوں کے ہار بٹتی تھی جو ہدی بھیجی جاتی تھیں پھر آپ محرم نہ ہوتے

هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لاَ يُحْرِمُ.

۲۷۹۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلاَئِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لاَ يُحْرِمُ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۲۷۹۴- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ ح وَأَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَيُرْسِلُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلاَلاً لَمْ يُحْرِمْ مِنْ شَىْءٍ.

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم ہار لٹکاتے تھے بکری کے گلے میں پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کو بھیج دیتے تھے اور حلال رہتے تھے کسی چیز سے پرہیز نہیں کرتے۔

بَابُ ۱۴۰۲- تَقْلِيدُ الْهَدْيِ نَعْلَيْنِ

ہدی کے گلے میں دو جوتیاں لٹکانا

۲۷۹۵- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَشْعَرَ الْهَدْىَ مِنْ جَانِبِ السَّنَامِ الأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ قَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَأَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَأَهَلَّ بِالْحَجِّ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ میں آئے اشعار کیا ہدی کا داہنی طرف سے پھر خون صاف کیا پھر دو جوتیاں لٹکائیں پھر سوار ہوئے اونٹنی پر جب وہ سیدھی ہوئی بیداء میں آپ کو لے کر تو حج کا احرام باندھا ظہر کے وقت اور لبیک پکاری حج کی۔

بَابُ ۱۴۰۳- هَلْ يُحْرِمُ إِذَا قَلَّدَ

جب ہدی کے گلے میں ہار لٹکا دے تو احرام باندھے یا نہیں

۲۷۹۶- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا كَانُوا حَاضِرِينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ بَعَثَ بِالْهَدْىِ فَمَنْ شَاءَ أَحْرَمَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدی بھیجی تو سب لوگ مدینے میں موجود تھے جس نے چاہا احرام باندھا اور جس نے چاہا نہ باندھا۔

بَابُ ٢٠٢ هَلْ يُوجِبُ تَقْلِيدُ الْهَدْيِ إِحْرَامًا

کیا ہدی کو تقلید کرنے سے احرام بندھ جاتا ہے

٢٧٩٧۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي ثُمَّ يُقَلِّدُهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَا يَدَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَحَلَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَتّٰى يَنْحَرَ الْهَدْيَ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی اپنے ہاتھوں سے پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ سے وہ ہار ان کے گلے میں ڈالتے اور روانہ کر دیتے ان کو میرے باپ کے ساتھ اور آپ کوئی چیز نہ چھوڑتے جس کو اللہ نے حلال کیا آپ کے لیے یہاں تک کہ ہدی کی جاتی۔

٢٧٩٨۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَقُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی تھی پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

٢٧٩٩۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا وَلَا نَعْلَمُ الْحَجَّ يُحِلُّهُ إِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹتی تھی پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے اور ہم نہیں جانتے کہ حج کرنے والا حلال ہوتا ہے سوا طواف کے اور کسی چیز سے۔ ف

٢٨٠٠۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْرُجُ بِالْهَدْيِ مُقَلَّدًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيمٌ مَا يَمْتَنِعُ مِنْ نِسَائِهِ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹتی تھی پھر ہدی روانہ ہو جاتی ہار پہن کر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں رہتے اپنی عورتوں سے پرہیز نہیں کرتے۔

٢٨٠١۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ف۱: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص ہدی کے جانوروں کو قربانی کے لیے مکے کو روانہ کر دے لیکن خود ان کے ساتھ نہ جاوے یا احرام کی نیت نہ کرے تو محرم نہیں ہوتا۔

ف۲: یعنی طواف الزیارت کرے تو احرام کھل جاتا ہے اور سب چیزیں جن کو احرام میں منع تھا درست ہو جاتی ہیں۔

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيْمُ فِيْنَا حَلَالًا۔

ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے ہار بٹتی تھی پھر ہدی روانہ ہو جاتی ہار پہن کر اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں رہتے اپنی عورتوں سے پرہیز نہیں کرتے۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہدی کے ہار بٹتی پھر آپ اس کو روانہ کر دیتے اور گھر میں رہتے حلال یعنی بغیر احرام کے۔

۱۳۰۵ بَابُ سَوْقِ الْهَدْيِ

ہدی کو اپنے ساتھ لیجانا

۲۸۰۲۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاقَ هَدْيًا فِيْ حَجِّهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدی اپنے ساتھ لے گئے حج میں۔

۱۳۰۶ بَابُ رُكُوْبِ الْبَدَنَةِ

ہدی کے جانور پر سوار ہونا

۲۸۰۳۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا ہدی کا اونٹ ہانک رہا تھا (اور چلتے چلتے تھک گیا تھا)۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جا اس پر وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا خرابی ہو تیری یہ دوسری یا تیسری بار آپ نے فرمایا۔

۲۸۰۴۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا ہدی کا اونٹ ہانکتے ہوئے فرمایا سوار ہو جا اس پر وہ بولا ہدی ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا وہ بولا ہدی ہے آپ نے چوتھی بار میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہو تیری۔

بَابُ ۱۲۰۷ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ لِمَنْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ

جو چلتے چلتے تھک جائے وہ ہدی کے جانور پر چڑھ لیوے

۲۸۰۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً وَقَدْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا اونٹ ہانک رہا تھا ہدی کا اور چلتے چلتے تھک گیا تھا آپ نے فرمایا سوار ہو جا اس پر وہ بولا ہدی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا اگرچہ ہدی کا ہے۔

بَابُ ۱۲۰۸ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ بِالْمَعْرُوفِ

ہدی کے جانور پر ضرورت کے وقت چڑھے

۲۸۰۶- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُسْأَلُ عَنْ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔

حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جابر سے پوچھا گیا ہدی کے جانور پر چڑھنا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چڑھ اس پر دستور کے مطابق (یعنی زیادتی مت کر اور معمول سے زیادہ اس کو مت ستا) جب تو لاچار ہو یہاں تک کہ دوسری سواری پا دے۔

بَابُ ۱۲۰۹ إِبَاحَةِ فَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ

جو شخص ہدی ساتھ نہ لیجائے وہ حج کا احرام فسخ کر کے عمرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے

۲۸۰۷- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ نُرَى إِلاَّ الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور نیت نہیں تھی مگر حج کی جب مکے میں آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا اور آپ نے حکم دیا اس شخص کو جو ہدی نہ لایا ہو احرام کھول ڈالنے کا تو احرام کھول ڈالا ان لوگوں نے جو ہدی نہ لائے تھے اور آپ کی بی بیاں بھی ہدی نہیں لائی تھیں انھوں نے بھی احرام کھول ڈالا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مجھ کو حیض آگیا اسی وجہ سے میں نے طواف نہیں کیا بیت اللہ کا جب محصب کی رات ہوئی (یعنی تیرھویں یا بارھویں شب) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانُ كَذَا وَكَذَا۔

علیہ وسلم لوگ عمرہ اور حج کر کے اپنے گھروں کو جاویں گے اور میں صرف حج کر کے جاؤں۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے طواف کیا ان راتوں میں جب ہم مکے میں آئے میں نے کہا نہیں (اس وجہ سے کہ میں حائضہ ہو گئی تھی) آپ نے فرمایا تو جا اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم تک اور عمرے کا احرام باندھ پھر فلاں مقام پر ہم سے ملنا۔

۲۸۰۸۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَحِلَّ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کی نیت سے جب مکے کے قریب پہنچے تو آپ نے حکم دیا جس کے ساتھ ہدی تھی وہ احرام باندھا رہے اور جس کے ساتھ ہدی نہیں ہے وہ احرام کھول ڈالے۔

۲۸۰۹۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُهُ خَالِصًا وَحْدَهُ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحِلُّوا وَاجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَبَلَغَهُ عَنَّا أَنَّا نَقُولُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَنَرُوحَ إِلَى مِنًى وَمَذَاكِيرُنَا تَقْطُرُ مِنَ الْمَنِيِّ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ قَدْ بَلَغَنِي الَّذِي قُلْتُمْ وَإِنِّي لَأَبَرُّكُمْ وَأَتْقَاكُمْ وَلَوْلَا الْهَدْيُ لَحَلَلْتُ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ عُمْرَتَنَا هَذِهِ لِعَامِنَا هَذَا أَوْ لِلْأَبَدِ قَالَ هِيَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے احرام باندھا صرف حج کی نیت سے فقط حج ہی کے واسطے پھر ہم مکے میں پہنچے ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ صبح کو تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام کھول ڈالو اور عمرہ کر لو (یعنی حج کو موقوف رکھو اور عمرہ کر کے احرام کھول ڈالو) آپ کو ہماری یہ بات پہنچی ہم کہتے تھے جب عرفے کے پانچ دن باقی ہیں اور ہم نے احرام کھول ڈالا تو منا کو ہم جاویں گے اپنے اعضائے تناسل سے منی بہاتے ہوئے (یعنی ابھی جماع سے فارغ ہوں گے کہ حج کا احرام باندھا گویا منی ذکر سے بہہ رہی ہے) آپ خطبے کو کھڑے ہوئے اور فرمایا میں نے تمہاری بات سنی میں تم سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں اگر میں ہدی نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا اور اگر پہلے مجھے معلوم ہوتا جو اب معلوم ہوا تو میں ہدی نہ لاتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے آئے آپ نے فرمایا تم نے کس کا احرام باندھا انھوں نے کہا جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھا آپ نے فرمایا تو

لِلْأَبَدِ۔

بڑی دیر سے اور احرام باندھے رہ جیسے باندھا ہے۔ سراقہ بن مالک نے کہا یا رسول اللہ یہ عمرہ ہمارا اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کیلئے۔

۲۸۱۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ عُمْرَتَنَا هَذِهِ لِعَامِنَا أَمْ لِلْأَبَدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ لِلْأَبَدِ۔

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ عمرہ اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے۔

۲۸۱۱- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ سُرَاقَةُ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ فَقُلْنَا أَلَنَا خَاصَّةً أَمْ لِأَبَدٍ قَالَ بَلْ لِأَبَدٍ۔

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تمتع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی تمتع کیا آپ کے ساتھ پھر ہم نے کہا کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے یا ہمیشہ کیلئے ہے آپ نے فرمایا نہیں ہمیشہ کیلئے ہے۔

۲۸۱۲- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَسْخُ الْحَجِّ لَنَا خَاصَّةً أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةً قَالَ بَلْ لَنَا خَاصَّةً۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا حج کا فسخ کرنا خاص ہمارے لیے ہے یا سب لوگوں کے لیے آپ نے فرمایا نہیں خاص ہم لوگوں کے لیے۔

۲۸۱۳- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَعَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ إِبْرَهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تمتع حج میں خاص ہمارے لیے تھا۔

۲۸۱۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَارِثِ بْنَ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَهِيمَ التَّيْمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ فِي مُتْعَةِ الْحَجِّ لَيْسَتْ لَكُمْ وَلَسْتُمْ مِنْهَا فِي شَيْءٍ إِنَّمَا كَانَتْ رُخْصَةً لَنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا حج کا متعہ تمہارے واسطے نہیں ہے نہ تم کو اس سے علاقہ ہے وہ خاص حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے لیے رخصت تھی۔

۲۸۱۵- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے متعہ خاص رخصت تھی ہمارے لیے۔

عن أبي ذر قال كانت المتعة رخصة لنا۔

۲۸۱۶۔ أخبرنا محمد بن عبد الله بن المبارك قال حدثنا يحيى بن آدم قال حدثنا مفضل بن مهلهل عن بيان عن عبد الرحمن بن أبي الشعثاء قال كنت مع إبراهيم النخعي وإبراهيم التيمي فقلت لقد هممت أن أجمع العام الحج والعمرة فقال إبراهيم لو كان أبوك لم يهمم بذلك قال وقال إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي ذر قال إنما كانت المتعة لنا خاصة۔

حضرت عبدالرحمن بن ابی الشعثاء سے روایت ہے میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا میں نے کہا میرا مقصد ہے اس سال حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کا ابراہیم نے کہا اگر تیرا باپ ہوتا تو ایسا قصد نہ کرتا۔ ابراہیم تیمی نے اپنے باپ سے روایت کی انہوں نے ابوذر سے سنا کہ متعہ خاص ہمارے لیے تھا۔

۲۸۱۷۔ أخبرنا عبد الأعلى بن واصل بن عبد الأعلى قال حدثنا أبو أسامة عن وهيب بن خالد قال حدثنا عبد الله بن طاوس عن أبيه عن ابن عباس قال كانوا يرون أن العمرة في أشهر الحج من أفجر الفجور في الأرض ويجعلون المحرم صفر ويقولون إذا برأ الدبر وعفا الوبر وانسلخ صفر أو قال دخل صفر فقد حلت العمرة لمن اعتمر فقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه صبيحة رابعة مهلين بالحج فأمرهم أن يجعلوها عمرة فتعاظم ذلك عندهم فقالوا يا رسول الله أي الحل قال الحل كله۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ سمجھتے تھے (جاہلیت میں) کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا بڑا گناہ ہے اور محرم کو صفر کہتے تھے اور کہتے تھے جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہوا اور بال اس کے بڑھ جائیں اور صفر گزر جاوے یا صفر آجاوے تو عمرہ حلال ہوا عمرہ کرنے والے کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب چوتھی تاریخ ذی الحجہ کی صبح کو (مکہ میں) آئے حج کی لبیک پکارتے ہوئے پھر آپ نے صحابہ کو حکم دیا حج کو عمرہ کرنے کا یہ ان لوگوں کو ایک بڑا سخت معلوم ہوا اس لیے کہ جاہلیت سے ان کا عقیدہ یہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ درست نہیں ہے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ عمرہ کر لینے سے کون کون سی چیزیں درست ہوں گی آپ نے فرمایا سب چیزیں جو احرام میں درست نہ تھیں۔

۲۸۱۸۔ أخبرنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد قال حدثنا شعبة عن مسلم وهو القري قال سمعت ابن عباس يقول أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة وأهل أصحابه بالحج وأمر من لم يكن معه الهدي أن يحل وكان فيمن لم يكن معه الهدي طلحة بن عبيد الله

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا اور آپ کے اصحاب نے حج کا پھر جن لوگوں کے ساتھ ہدی نہ تھی ان کو آپ نے حکم دیا احرام کھول ڈالنے کا اور طلحہ بن عبید اللہ اور ایک شخص اور ان لوگوں میں سے تھے جن کے پاس ہدی نہ تھی ان دونوں نے

وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَحَلَّا۔

احرام کھول ڈالا۔

۲۸۱۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَاهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ عمرہ ہے جس سے فائدہ اٹھایا ہم نے تو جس کے پاس ہدی نہ ہو وہ حلال ہو جاوے سب طرح سے اور عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

بَابُ ۱۴۱ مَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

محرم کو کونسا شکار کھانا درست ہے

۲۸۲۰- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ وَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک بار مکے کے راستے میں اپنے یاروں کے ساتھ پیچھے رہ گئے جو احرام باندھے تھے لیکن ابو قتادہ کو احرام نہ تھا انھوں نے ایک گورخر دیکھا اپنے گھوڑے پر چڑھے اور یاروں سے کوڑا مانگا انھوں نے نہ دیا پھر نیزہ مانگا انھوں نے نہ دیا انھوں نے آپ سے لیا اور گورخر کا پیچھا کیا آخر اس کو مار ڈالا بعضے اصحاب نے جو احرام باندھے تھے اس کا گوشت کھایا اور بعضوں نے نہ کھایا۔ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تو آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا یہ ایک لقمہ تھا جو اللہ نے تم کو کھلایا۔ [ف]

۲۸۲۱- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَهُوَ رَاقِدٌ فَأَكَلَ بَعْضُنَا وَتَوَرَّعَ بَعْضُنَا فَاسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ فَوَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ

حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ تیمی سے روایت ہے ہم طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے احرام باندھے ہوئے ان کو تحفہ آیا پرندے کا گوشت اور وہ سو رہے تھے تو بعضوں نے ہم میں سے کھایا اور بعضوں نے پرہیز کیا جب طلحہ جاگے تو وہ موافق ہوئے ان لوگوں سے جنہوں نے کھایا تھا اور کہا ہم نے رسول

ف : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم اگر مدد نہ کرے شکار کرنے میں نہ بتلا دے نہ دکھلا دے اور کوئی شکار کر لا دے تو اس کو کھانا درست ہے۔

مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کو کھایا ہے ۔

۲۸۲۲ ۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنِ الْبَهْزِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُرِيدُ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالرَّوْحَاءِ إِذَا حِمَارُ وَحْشٍ عَقِيرٌ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوهُ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ صَاحِبُهُ فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ شَأْنَكُمْ بِهَذَا الْحِمَارِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْأُثَايَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ وَالْعَرْجِ إِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِي ظِلٍّ وَفِيهِ سَهْمٌ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا يَقِفُ عِنْدَهُ لَا يُرِيبُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى يُجَاوِزَهُ ۔

حضرت زید بن کعب بہزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے مکے کے قصد سے احرام باندھے ہوئے جب روحا میں پہنچے (روحا ایک مقام ہے درمیان مکے اور مدینے کے) تو ایک گورخر زخمی دیکھا لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا اس کو پڑا رہنے دو اس کا مالک آجاوے گا اتنے میں بہزی آیا وہی اس کا مالک تھا وہ بولا اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس گورخر کے آپ مختار ہیں آپ نے ابوبکر کو حکم دیا انھوں نے اس کا گوشت تقسیم کیا سب ساتھیوں کو پھر آپ آگے بڑھے جب اثایہ میں پہنچے درمیان رویثہ اور عرج کے (اثایہ اور رویثہ اور عرج سب مقاموں کے نام ہیں) تو دیکھا کہ ایک ہرن اپنا سر جھکائے ہوئے سائے میں کھڑا ہے اور تیر اس کو لگا ہوا ہے تو بہزی نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کھڑا رہے اس کے پاس تاکہ کوئی اس کو نہ چھیڑے یہاں تک کہ آپ آگے بڑھ جاویں ۔ ف ۔

بَابُ ۱۲۱ مَا لَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

جس شکار کا کھانا محرم کو درست نہیں

۲۸۲۳ ۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک گورخر بھیجا اور آپ ابوا یا ودان میں تھے (دونوں مقاموں کے نام ہیں) آپ نے پھیر دیا پھر جب آپ نے دیکھا جو میرے

ف : شکار گوشت یعنی جنگل کے شکار کا محرم کے لیے حرام ہے مطلقاً بعضوں کے نزدیک اس لیے کہ اللہ نے فرمایا وحرم علیکم صید البر ما دمتم حرما یعنی حرام ہے تم پر شکار جنگل کا جب تک تم احرام باندھے ہو اور شافعی اور مالک اور احمد اور امام داؤد ظاہری کے نزدیک حرام ہے اگر محرم خود شکار کرے یا مدد کرے شکار کرنے میں یا اس کے لیے شکار کیا جاوے اور ابوحنیفہ کے نزدیک اگر محرم کے لیے شکار کیا جاوے لیکن اس نے مدد نہ کی ہو تو درست ہے ۔ واللہ اعلم ۔

فرده عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما في وجهي قال إنه لم نرده عليك إلا أنا حرم.

منہ پر نمودار ہوا (یعنی رنج) تو فرمایا ہم نے اس لیے پھیرا کہ ہم احرام باندھے ہیں۔ ف

۲۸۲۴- أخبرنا قتيبة قال حدثنا حماد بن زيد عن صالح بن كيسان عن عبيد الله بن عبد الله عن ابن عباس عن الصعب بن جثامة أن النبي صلى الله عليه وسلم أقبل حتى إذا كان بودان رأى حمار وحش فرده عليه وقال إنا حرم لا نأكل الصيد.

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب ودان میں پہنچے تو ایک گورخر دیکھا آپ نے پھیر دیا اور فرمایا ہم احرام باندھے ہیں شکار نہیں کھاتے۔

۲۸۲۵- أخبرنا أحمد بن سليمان قال حدثنا عفان قال حدثنا حماد بن سلمة قال أنبأنا قيس بن سعد عن عطاء أن ابن عباس قال لزيد بن أرقم ما علمت أن النبي صلى الله عليه وسلم أهدي له عضو صيد وهو محرم فلم يقبله قال نعم.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے زید بن ارقم رضی سے کہا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ بھیجا گیا شکار کے جانور کا ایک ٹکڑا آپ نے قبول نہ کیا انھوں نے کہا ہاں۔

۲۸۲۶- أخبرني عمرو بن علي قال سمعت يحيى وسمعت أبا عاصم قالا حدثنا ابن جريج قال أخبرني الحسن بن مسلم عن طاوس عن ابن عباس قال قدم زيد بن أرقم فقال له ابن عباس يستذكره كيف أخبرتني عن لحم صيد أهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم وهو حرام قال نعم أهدى له رجل عضوا من لحم صيد فرده وقال إنا لا نأكل إنا حرم.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ زید بن ارقم آئے تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو یاد دلانے کے لیے پوچھا تم نے کیا بیان کیا تھا شکار کے گوشت میں جو ہدیہ دیا گیا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب آپ احرام باندھے تھے۔ زید نے کہا ہاں ایک شخص نے آپ کو ایک پارچہ شکار کے گوشت کا بھیجا آپ نے پھیر دیا اور فرمایا ہم نہیں کھاتے ہم احرام باندھے ہیں۔

۲۸۲۷- أخبرنا محمد بن قدامة قال حدثنا جرير عن منصور عن الحكم عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال أهدى الصعب بن جثامة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجل حمار وحش تقطر دما وهو محرم وهو بقديد فردها عليه.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صعب بن جثامہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گورخر کی ران بھیجی جس میں سے خون ٹپک رہا تھا قدید میں (ایک مقام ہے) آپ احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے پھیر دیا۔

ف: شاید صعب نے حضرت ہی کیلئے شکار کیا ہوگا اس واسطے آپ نے پھیر دیا ورنہ اوپر گزرا کہ بہزی کا گورخر آپ نے قبول کیا۔

۲۸۲۸۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَحَبِيبٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گورخر بھیجا آپ احرام باندھے تھے آپ نے پھیر دیا۔

باب ۱۴۱۲۔ إِذَا ضَحِكَ الْمُحْرِمُ فَفَطِنَ الْحَلَالُ لِلصَّيْدِ فَقَتَلَهُ أَيَأْكُلُهُ أَمْ لَا

محرم شکار کو دیکھ کر ہنسے اور حلال سمجھ جاوے تو اسکا کھانا درست ہے یا نہیں

۲۸۲۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِي ضَحِكَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے جس سال صلح حدیبیہ ہوئی (یعنی چھٹے سال ہجرت کے) تو ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا میرے باپ نے کہا اپنے یاروں کے ساتھ تھا اتنے میں ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے میں نے دیکھا تو ایک گورخر ہے میں نے اس کے برچھا مارا اور اپنے یاروں سے مدد چاہی انھوں نے مدد نہ دی پھر سب نے اس کا گوشت کھایا اور ہم کو ڈر ہوا کہیں ہم لوٹے نہ جاویں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈنا شروع کیا میں اپنے گھوڑے کا ایک قدم رکھتا تھا اور ایک اٹھاتا تھا یہاں تک کہ ایک شخص قبیلہ غفار میں سے رات کو مجھے ملا۔ میں نے کہا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو کہاں چھوڑا ہے؟ وہ بولا میں نے آپ کو چھوڑا جب آپ کا ارادہ سقیا (ایک گاؤں کا نام ہے) میں ٹھہرنے اور سونے کا تھا میں آپ سے جا کر ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اصحاب نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور رحمت اللہ کی اور برکت اس کی اور وہ ڈرتے ہیں کہیں لٹ نہ جاویں بغیر آپ کے تو ان کا انتظار کیجیے۔ پس آپ نے انتظار کیا میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک گورخر مارا

اور میرے پاس اس کا گوشت موجود ہے آپ نے لوگوں سے فرمایا کھاؤ اور وہ سب احرام باندھے تھے۔

۲۸۳۰۔ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ النَّسَائِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں تو سب لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا سوائے میرے ابوقتادہ نے کہا میں نے ایک گورخر شکار کیا اور ساتھیوں کو کھلایا اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے پھر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے پاس اتنا گوشت اس کا بچا ہوا ہے آپ نے فرمایا کھاؤ اس کو حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

بَابٌ ۱۲۱۳ إِذَا أَشَارَ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ فَقَتَلَهُ الْحَلَالُ

جب محرم شکار کیطرف اشارہ کرے پھر غیر محرم اسکو مارے تو کیا حکم ہے

۲۸۳۱۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي مَسِيرٍ لَهُمْ بَعْضُهُمْ مُحْرِمٌ وَبَعْضُهُمْ لَيْسَ بِمُحْرِمٍ قَالَ فَرَأَيْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ الرُّمْحَ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَاخْتَلَسْتُ سَوْطًا مِنْ بَعْضِهِمْ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَأَصَبْتُهُ فَأَكَلُوا مِنْهُ فَأَشْفَقُوا قَالَ فَسُئِلَ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا۔

حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے اپنے باپ ابوقتادہؓ سے سنا لوگ سفر میں تھے بعضوں نے احرام باندھا تھا اور بعضوں نے نہیں باندھا تھا میں نے ایک گورخر دیکھا اور برچھا لے کر اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی لیکن انھوں نے انکار کیا مدد دینے سے میں نے ایک کوڑا لے لیا اور گورخر کے پیچھے لگا آخر اس کو مارا انھوں نے اس کا گوشت کھایا پھر ڈرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ نے فرمایا کیا تم نے اشارہ کیا یا مدد کی انھوں نے کہا نہیں آپ نے فرمایا تو کھاؤ۔

۲۸۳۲۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے خشکی کا شکار حلال ہے تمہارے لیے جب تم خود شکار نہ کرو اور نہ تمہارے لیے شکار کیا جائے۔ امام نسائیؒ نے کہا

أَوْ يُصَادَ لَكُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ وَإِنْ كَانَ قَدْ رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ.

اس حدیث کی اسناد میں عمرو بن ابی عمرو ہے جو قوی نہیں ہے اگرچہ روایت کیا ہے اس سے امام مالک نے۔

بَابُ ١١٤ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ قَتْلُ الْكَلْبِ الْعَقُورِ

محرم کو کون کون سے جانور مارنا درست ہے

کاٹنے کتے کا مارنا درست ہے

۲۸۳۳۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں جن کے مار ڈالنے میں محرم پر کچھ گناہ نہیں ایک کوا دوسری چیل تیسری بچھو چوتھے چوہا پانچویں کاٹنے والا کتا۔

بَابُ ١١٥ قَتْلُ الْحَيَّةِ

سانپ کا مارنا درست ہے

۲۸۳۴۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ.

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کو محرم مار ڈالے سانپ اور چوہا اور چیل اور کوا چت کبرا اور کاٹنے والا کتا۔

بَابُ ١١٦ قَتْلُ الْفَأْرَةِ

چوہے کا مارنا درست ہے

۲۸۳۵۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ فِي قَتْلِ خَمْسٍ مِنَ الدَّوَابِّ لِلْمُحْرِمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی پانچ جانوروں کو مارنے کی محرم کے لیے کوا اور چیل اور چوہا اور کاٹنے والا کتا اور بچھو۔

بَابُ ١١٧ قَتْلُ الْوَزَغِ

گرگٹ کا مارنا درست ہے

۲۸۳۶۔ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ

حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی حضرت عائشہ نے پوچھا

بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ وَبِيَدِهَا عُكَّازٌ فَقَالَتْ مَا هٰذَا فَقَالَتْ لِهٰذِهِ الْوَزَغِ لِأَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ إِلَّا يُطْفِئُ عَلَى إِبْرٰهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا هٰذِهِ الدَّابَّةَ فَأَمَرَنَا بِقَتْلِهَا وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ إِلَّا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ مَا فِيْ بُطُوْنِ النِّسَاءِ۔

ہو کیا ہے وہ بولی یہ گرگٹ مارنے کے لیے ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب جانور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کو بجھاتے تھے مگر یہ جانور تو حکم کیا ہم کو اس کے مار ڈالنے کا اور منع کیا آپ نے سفید سانپ کے مارنے سے (اس لیے کہ اس میں زہر نہیں ہوتا اور حکم کیا دو لکیر والے اور دم کٹے ہوئے سانپ کو مارنے کا کیونکہ وہ دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے پیٹ گرا دیتے ہیں۔

بَابُ ١٢١٨ قَتْلِ الْعَقْرَبِ

٢٨٣٧۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُوْ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ أَوْ فِيْ قَتْلِهِنَّ وَهُوَ حَرَامٌ الْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ۔

بچھو کا مارنا درست ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کو مار ڈالنے میں گناہ نہیں احرام کی حالت میں چیل اور چوہا اور کٹ کنا اور بچھو اور کوا۔

بَابُ ١٢١٩ قَتْلِ الْحِدَأَةِ

٢٨٣٨۔ أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقْتُلُ مِنَ الدَّوَابِّ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

چیل کا مارنا درست ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کون سے جانوروں کو ماریں جب احرام باندھے ہوں آپ نے فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے میں گناہ نہیں چیل اور کوے اور چوہے اور بچھو اور کٹنے کتے میں۔

بَابُ ١٢٢٠ قَتْلِ الْغُرَابِ

٢٨٣٩۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرٰهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ يَقْتُلُ الْعَقْرَبَ وَالْفُوَيْسِقَةَ وَالْحِدَأَةَ وَالْغُرَابَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ۔

کوّے کا مارنا درست ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کون سے جانوروں کو محرم مارے بچھو اور چوہا اور چیل اور کوا اور کٹنا کتا۔

٢٨٤٠. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ فِيْ قَتْلِهِنَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانوروں کے مارنے میں گناہ نہیں اگرچہ حرم میں مارے یا احرام کی حالت میں چوہا، چیل، کوا، بچھو، کاٹنے والا کتا۔

بَابُ ١٢١ مَا لَا يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ

جس جانور کا مارنا محرم کو درست نہیں

٢٨٤١. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَأَمَرَنِيْ بِأَكْلِهَا قُلْتُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

حضرت ابن ابی عمار سے روایت ہے ہم نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا ضبع (کفتار ہندی میں ہنڈار) کو انھوں نے حکم دیا اس کے کھانے کا میں نے کہا کیا وہ شکار ہے انھوں نے کہا ہاں میں نے کہا تم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا انھوں نے کہا، ہاں۔

بَابُ ١٢٢ الرُّخْصَةِ فِي النِّكَاحِ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو نکاح کرنے کی اجازت

٢٨٤٢. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الشَّعْثَاءِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ احرام باندھے تھے۔

٢٨٤٣. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ حَرَامًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اور آپ احرام باندھے تھے۔

٢٨٤٤. أَخْبَرَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور دونوں احرام باندھے تھے۔

تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ۔

۲۸۳۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الصَّاغَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور آپ احرام باندھے تھے۔

۲۸۳۶۔ أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحٰقَ وَصَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو الْحِمْصِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ ۱۲۲۳ النَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ

محرم کو نکاح کرنے سے ممانعت

۲۸۳۷۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكِحُ۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ نکاح کرے اپنا محرم نہ پیام بھیجے نکاح کا نہ نکاح کرے دوسرے کا۔

۲۸۳۸۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْرِمُ أَوْ يُنْكِحَ أَوْ يَخْطُبَ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۲۸۳۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ أَيَنْكِحُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ أَبَانُ إِنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ حَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ۔

حضرت نبیہ بن وہب سے روایت ہے عمر بن عبید اللہ نے ابان کے پاس بھیجا کسی کو دریافت کرنے کے لیے کہ محرم نکاح کرے۔ ابان نے کہا عثمان بن عفان نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے نہ پیام بھیجے نکاح کا۔

بَابُ ۱۲۲۴ الْحِجَامَةُ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو پچھنے لگانا

۲۸۵۰۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَبِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الزُّبَيْرِ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور آپ احرام باندھے تھے۔

۲۸۵۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

۲۸۵۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابُ ۱۴۲۵ حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ مِنْ عِلَّةٍ تَكُونُ بِهِ
محرم کا کسی بیماری کی وجہ سے پچھنے لگانا

۲۸۵۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام میں ایک درد کی وجہ سے۔

بَابُ ۱۴۲۶ حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ
پاؤں پر پچھنے لگانا

۲۸۵۴- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے پاؤں پر ایک درد کی وجہ سے۔

بَابُ ۱۴۲۷ حِجَامَةِ الْمُحْرِمِ وَسْطَ رَأْسِهِ
محرم کو اپنی چندیا پر پچھنے لگانا کیسا ہے

۲۸۵۵- أَخْبَرَنِي هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الْأَعْرَجَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت عبد اللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام میں لحی جمل (ایک مقام کا نام ہے) میں مکے کی راہ میں سر کے بیچ میں بیچ

یہ بسبب ضرورت کے ہوگا اس سبب سے کہ سر پر پچھنے لگانے میں بال نکلیں گے اور بال نکالنا احرام میں جائز نہیں ہے مگر جب ضرورت ہو تو۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ ۔

بَابُ ١٢٢٨ فِي الْمُحْرِمِ يُؤْذِيهِ الْقَمْلُ فِي رَأْسِهِ

محرم کو اگر جوؤں سے تکلیف ہو

٢٨٥٦۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَآذَاهُ الْقَمْلُ فِي رَأْسِهِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ أَوِ انْسُكْ شَاةً أَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ أَجْزَأَ عَنْكَ ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام باندھے ہوئے تھے ان کے سر میں جوئیں پڑ گئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا سر منڈانے کا اور فرمایا تین روزے رکھ یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو دو مُد (ایک مد دو رطل کا یا سوا رطل کا) یا ایک بکری کاٹ جونسا ان میں سے کرے تجھے کافی ہوگا۔

٢٨٥٧۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ الدَّشْتَكِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَحْرَمْتُ فَكَثُرَ قَمْلُ رَأْسِي فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي وَأَنَا أَطْبُخُ قِدْرًا لِأَصْحَابِي فَمَسَّ رَأْسِي بِإِصْبَعِهِ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاحْلِقْهُ وَتَصَدَّقْ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے احرام باندھا تو سر میں جوئیں پڑ گئیں بہت۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ میرے پاس آئے میں اپنے ساتھیوں کی ہانڈی پکا رہا تھا آپ نے میرا سر اپنی انگلی سے چھوا پھر فرمایا جا اور منڈا سر کو اور صدقہ دے چھ مسکینوں کو۔

بَابُ ١٢٢٩ غُسْلِ الْمُحْرِمِ بِالسِّدْرِ إِذَا مَاتَ

اگر محرم مر جاوے تو اسکو بیری کے پانی سے غسل دینا

٢٨٥٨۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی اور وہ احرام باندھے تھا وہ مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو اسی دو کپڑوں میں (جو پہنے ہے) اور مت خوشبو لگاؤ اس کے اور مت

رَاْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

ڈھانپو سر اس کا اس لیے کہ وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

بَابُ ۱۲۲ فِي كَمْ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ اِذَا مَاتَ

محرم جب مر جاوے تو کتنے کپڑوں میں دفن کیا جاوے

۲۸۵۹۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مُحْرِمًا صُرِعَ عَنْ نَاقَتِهِ فَاُوْقِصَ ذُكِرَ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ عَلٰى اِثْرِهِ خَارِجًا رَاْسُهُ قَالَ وَلَا تُمِسُّوْهُ طِيْبًا فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا قَالَ شُعْبَةُ فَسَاَلْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِيْنَ فَجَاءَ بِالْحَدِيْثِ كَمَا كَانَ يَجِيْءُ بِهِ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ وَلَا تُخَمِّرُوْا وَجْهَهُ وَرَاْسَهُ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص محرم گرا اپنی اونٹنی پر سے اس کی گردن ٹوٹ گئی وہ مر گیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو غسل دو پانی اور بیری سے اور کفن دو دو کپڑوں میں پھر اس کے بعد کہا اس کا سر باہر رہے اور مت خوشبو لگاؤ اس کے اس لیے کہ وہ قیامت میں لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔ شعبہ نے کہا (جو راوی ہے اس حدیث کا) میں نے یہ حدیث ابو بشر سے دس برس کے بعد پھر پوچھی انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے بیان کرتے تھے اتنا زیادہ کیا مت چھپاؤ اس کا منہ اور سر۔

بَابُ ۱۲۱ النَّهْيُ عَنْ اَنْ يُحَنَّطَ الْمُحْرِمُ اِذَا مَاتَ

محرم جب جاوے تو اس کے خوشبو نہ لگانا!

۲۸۶۰۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَاَقْعَصَتْهُ اَوْ قَالَ فَاَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص عرفات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا اتنے میں اپنے اونٹ پر سے گرا اس کی گردن ٹوٹ گئی تب آپ نے فرمایا اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور ان ہی دو کپڑوں میں جو پہنے ہے دفن کر دو اور خوشبو مت لگاؤ اور سر مت ڈھانپو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ قیامت کے روز اس کو اٹھاوے گا لبیک کہتا ہوا۔

۲۸۶۱۔ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ رَجُلًا مُحْرِمًا نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص محرم کی اس کی اونٹنی نے گردن توڑ ڈالی وہ مر گیا پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے فرمایا اسے غسل دو اور کفن دو اور اس کا سر مت ڈھانپو اور اس

فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ -

کے خوشبو مت لگاؤ وہ لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا۔

بَابُ ۱۳۲ النَّهْيُ عَنْ أَنْ يُخَمَّرَ وَجْهُ الْمُحْرِمِ وَرَأْسُهُ إِذَا مَاتَ

۲۸۶۲ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ لَفَظَهُ بَعِيرُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا يُغَطَّى رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا -

محرم جب مر جاوے تو اسکا منہ اور سر نہ ڈھانپیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص حج میں تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کے اونٹ نے اسے گرا دیا وہ مر گیا آپ نے فرمایا اس کو غسل دیا جاوے اور کفن دو کپڑوں میں اور اس کا سر اور منہ نہ ڈھانپا جاوے وہ قیامت کے روز لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

بَابُ ۱۳۳ النَّهْيُ عَنْ تَخْمِيرِ رَأْسِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

۲۸۶۳ - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَقَ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ فَوْقِ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي -

محرم جب مر جاوے تو اس کا سر نہ ڈھانپا جاوے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص احرام باندھے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آیا وہ اونٹ پر سے گرا اس کی گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو غسل دو پانی اور بیری کے پتے سے اور پہنا دو اس کے دونوں کپڑے اور مت ڈھانپو سر اس کا اسلیے کہ وہ قیامت کے روز آوے گا لبیک کہتا ہوا۔

بَابُ ۱۳۴ فِيمَنْ أُحْصِرَ بِعَدُوٍّ

۲۸۶۴ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ لَمَّا نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَبْلَ أَنْ يُقْتَلَ فَقَالَا

جو شخص روکا جاوے حج سے بسبب دشمن کے

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ اور سالم بن عبد اللہ نے ان سے بیان کیا ان دونوں نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے گفتگو کی جب لشکر (حجاج بن یوسف ظالم) کا عبد اللہ بن الزبیر پر آیا (جو مکے کے حاکم تھے) ان کے مارے جانے سے

لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ إِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْطَلِقُ فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَعَلْتُ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى أَحَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدَى۔

پہلے تو دونوں نے کہا اگر اس سال آپ حج نہ کیجئے تو کچھ نقصان نہیں کیونکہ ہم کو ڈر ہے بیت اللہ سے روکے جانے کا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے (حج کرنے کو) قریش کے کافروں نے آپ کو روکا بیت اللہ سے آپ نے اپنی ہدی کا نحر کیا اور سر منڈایا اور میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرے کو بھی واجب کر لیا اگر خدا چاہے میں چلتا ہوں اگر مجھے راستہ بیت اللہ جانے کا ملا تو طواف کر لوں گا اور جو روک ہوگی تو جیسا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ویسا ہی کروں گا میں بھی آپ کے ساتھ تھا پھر آپ تھوڑی دیر چلے بعد اس کے فرمایا حج اور عمرہ دونوں ایک ہی ہیں میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی واجب کر لیا پھر آپ نے احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ دسویں تاریخ ہوئی اس روز احرام کھولا اور ہدی کو نحر کیا۔

٢٨٦٥۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَرَجَ أَوْ كُسِرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَا صَدَقَ۔

حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص لنگڑا ہو جاوے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جاوے تو اس کا احرام کھل جاوے گا اب دوسرے سال حج کرے۔ عکرمہؒ نے کہا میں نے عبداللہ بن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سے پوچھا انھوں نے کہا سچ کہا حجاجؓ نے۔

٢٨٦٦۔ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرَجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرَى وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ وَقَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب ١٤٣٥ دخول مكة

٢٨٦٧- أخبرنا عبدة بن عبد الله قال أنبأنا سويد قال حدثنا زهير قال حدثنا موسى بن عقبة قال حدثني نافع أن عبد الله بن عمر حدثه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينزل بذي طوى يبيت به حتى يصلي صلاة الصبح حين يقدم إلى مكة ومصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك على أكمة غليظة ليس في المسجد الذي بني ثم ولكن أسفل من ذلك على أكمة خشنة غليظة -

مکے میں داخل ہونے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب مکے کے قریب پہنچے ذی طوی (ایک مقام کا نام ہے حرم کی حد کے اندر) میں رات کو ٹھہرتے پھر صبح کی نماز پڑھ کر مکے میں آتے اور آپ کی نماز کی جگہ وہ مسجد نہیں ہے جو اب بن گئی ہے، بلکہ اس کے نیچے ایک سخت ٹیلے پر۔

باب ١٤٣٦ دخول مكة ليلا

٢٨٦٨- أخبرني عمران بن يزيد عن شعيب قال حدثنا ابن جريج قال أخبرني مزاحم بن أبي مزاحم عن عبد العزيز بن عبد الله عن محرش الكعبي أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج ليلا من الجعرانة حين مشى معتمرا فأصبح بالجعرانة كبائت حتى إذا زالت الشمس خرج عن الجعرانة في بطن سرف حتى جامع الطريق طريق المدينة من سرف -

رات کو مکے میں داخل ہونا

حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نکلے جعرانہ (جو ایک مقام ہے عرفات کے پاس) میں سے عمرے کے لیے (پھر مکے میں رات کو آئے اور عمرہ ادا کیا اور رات ہی کو چلے گئے) اور صبح کی جعرانہ میں جیسے رات کو وہیں رہے جب دوپہر ڈھلی تو جعرانہ سے نکل کر بطن سرف پہنچے اور وہاں مدینے کی راہ میں گئے۔

٢٨٦٩- أخبرنا هناد بن السري عن سفيان عن إسماعيل بن أمية عن مزاحم عن عبد العزيز بن عبد الله بن خالد بن أسيد عن محرش الكعبي أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج من الجعرانة ليلا كأنه سبيكة فضة فاعتمر ثم أصبح بها كبائت

حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو جعرانہ میں سے نکلے جیسے کھری چاندی کی ڈلی (یعنی ایسا آپ کا رنگ چمکتا تھا) اور عمرہ کیا پھر صبح کو وہیں آ گئے جیسے رات کو وہیں رہے۔

باب ١٤٣٧ من أين يدخل مكة

٢٨٧٠- أخبرنا عمرو بن علي قال حدثنا يحيى

مکے میں کدھر سے آوے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے گھاٹی کی طرف (یعنی جنت المعلے کی طرف سے) اور نکلے گھاٹی سے۔

بَابُ ۱۲۳۸ دُخُولِ مَكَّةَ بِاللِّوَاءِ

مکّے میں جھنڈا لیکر جانا

۲۸۷۱- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے اور نشان آپ کا سفید تھا۔

بَابُ ۱۲۳۹ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

مکّے میں بغیر احرام باندھے جانا

۲۸۷۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَقِيلَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے اور آپ کے سر پر خود تھا (اس سے معلوم ہوا احرام نہ تھا) لوگوں نے کہا ابن خطل کعبے کے پردوں سے لپٹا ہوا ہے آپ نے فرمایا مار ڈالو اس کو (اور قصور اس کا یہ تھا کہ مسلمان ہو کر پھر اسلام سے پھر گیا تھا اور زکوٰۃ کا مال لیکر بھاگ گیا اور اپنے غلام کو ناحق قتل کیا۔

۲۸۷۳- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ کے سر پر خود تھا۔

۲۸۷۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے جس دن مکہ فتح ہوا اور آپ کے سر پر عمامہ تھا سیاہ بغیر احرام کے۔

بَابُ ۱۲۴۰ الْوَقْتُ الَّذِي وَافَى فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکّے میں کب داخل ہوئے

٢٨٧٥- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلُّوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب ذیحجہ کی چوتھی تاریخ صبح کو مکے میں آئے اور وہ لبیک پکارتے تھے حج کی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم کیا (عمرہ کر کے) احرام کھول ڈالنے کا۔

٢٨٧٦- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَدْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ وَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ ذیحجہ کے چار دن گذر گئے تھے جب مکے میں آئے اور فجر کی نماز بطحا میں پڑھی اور حج کا احرام باندھا تھا پھر فرمایا جس کا جی چاہے وہ حج کو عمرہ کر دیوے۔

٢٨٧٧- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں چوتھی ذیحجہ کی صبح کو آئے۔

بَابُ ۱۲۲۱ إِنْشَادُ الشِّعْرِ فِي الْحَرَمِ وَالْمَشْيُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ

حرم میں شعر پڑھنا اور امام کے آگے چلنا

٢٨٧٨- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ۔

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ ۞ الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ
ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ ۞ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ

فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقُولُ الشِّعْرَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَلَهُوَ أَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے عمرۃ القضا کے سال میں (جو سنہ ۷ ہجری میں ہوا) اور عبداللہ بن رواحہ آپ کے آگے چلتے تھے اور کہتے جاتے تھے یہ شعر (جن کی معنی یہ ہیں) کافروں کے لڑکو ہٹو راہ سے ہم تمہیں ماریں گے اس کے حکم سے ، جس سے سر گردن سے جدا ہو دے گا جدا ہو دوست اپنے دوست کو بھولے گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اے ابن رواحہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے حرم میں تم شعر پڑھتے ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھوڑ دو اس کو اسے عمر یہ اشعار کافروں کے دلوں میں تیر مارنے سے زیادہ

النَّبِيِّ ـ

جلد اثر کرتے ہیں۔

بَابُ ۱۴۲۲ حُرْمَةِ مَكَّةَ

۲۸۷۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ هَذَا الْبَلَدُ حَرَّمَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهُ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا إِلَّا الْإِذْخِرَ ـ

مکے کی تعظیم کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا یہ شہر وہ ہے جس کو اللہ نے حرام کیا جس دن آسمان اور زمین کو پیدا کیا تو یہ حرام ہے اللہ کی حرمت سے قیامت تک یہاں کا کانٹا نہ کاٹا جاوے یہاں کا شکار نہ بھگایا جاوے یہاں کی پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جاوے مگر جو شخص مشہور کرے مگر جو اپنی چیز پہچانے اور یہاں کی گھاس نہ کاٹی جاوے حضرت ابن عباسؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مگر اذخر کاٹنے کی اجازت دیجئے (جو ایک خوشبودار گھاس ہے کام میں آتی ہے) آپ نے کچھ ایسا فرمایا جس کا مطلب یہی تھا یعنی اذخر کاٹنے کی اجازت دی۔

بَابُ ۱۴۲۳ تَحْرِيمِ الْقِتَالِ فِيهِ

۲۸۸۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَحِلَّ فِيهِ الْقِتَالُ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُحِلَّ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ـ

۲۸۸۱۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ

مکے میں لڑائی حرام ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن مکہ فتح ہوا یہ شہر حرام ہے اللہ نے اس کو حرام کیا اس میں لڑائی کسی کو درست نہیں ہوئی مجھ سے پہلے اور میرے لیے صرف ایک گھڑی لڑنا درست ہوا پھر یہ حرام ہے اللہ کی حرمت سے قیامت تک۔

حضرت ابوشریح سے روایت ہے انھوں نے عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا (جو امیر تھا مدینے کا معاویہ کی طرف سے) جب وہ لشکر بھیج رہا تھا۔ مکے کو اے امیر مجھ کو اجازت دے میں تجھ سے بات کہتا ہوں جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مکے کے فتح کے

سمعته أذناي ووعاه قلبي وأبصرته عيناي حين تكلم به حمد الله وأثنى عليه ثم قال إن مكة حرمها الله ولم يحرمها الناس ولا يحل لامرئ يؤمن بالله واليوم الآخر أن يسفك بها دما ولا يعضد بها شجرا فإن ترخص أحد لقتال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقولوا له إن الله أذن لرسوله ولم يأذن لكم وإنما أذن لي فيها ساعة من نهار وقد عادت حرمتها اليوم كحرمتها بالأمس وليبلغ الشاهد الغائب۔

دوسرے روز فرمایا تھا میں نے کانوں سے سنا اور دل سے یاد رکھا اور آنکھوں سے دیکھا جب آپ نے فرمایا آپ نے اللہ کی تعریف اور ثنا کی پھر فرمایا مکے کو اللہ نے حرام کیا اور لوگوں نے اس کی حرمت نہ کی جو شخص یقین رکھے اللہ پر اور قیامت پر اس کو درست نہیں۔ مکے میں خون کرنا یا وہاں کا درخت کاٹنا اگر کوئی کہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہاں لڑنے کی اجازت ہوئی تھی تو تم کہو اللہ نے اپنے رسول کو اجازت دی اور تم کو اجازت نہیں دی اور مجھے بھی صرف دن میں ایک گھڑی کے لیے اجازت ہوئی پھر اس کی حرمت ایسی ہوئی جیسے کل تھی یہ بات جو حاضر ہے وہ غائب کو پہنچا دیوے

کی حرمت۔

باب ۱۳۳۳ حرمة الحرم

حرم کی حرمت

۲۸۸۲۔ أخبرنا عمران بن بكار قال حدثنا بشر أخبرني أبي عن الزهري أخبرني سحيم أنه سمع أبا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يغزو هذا البيت جيش فيخسف بهم بالبيداء۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت اللہ سے لڑنے ایک لشکر آوے گا پھر وہ دھنس جاوے گا بیداء میں۔

۲۸۸۳۔ أخبرنا محمد بن إدريس أبو حاتم الرازي قال حدثنا عمرو بن حفص بن غياث قال حدثنا أبي عن مسعر قال أخبرني طلحة بن مصرف عن أبي مسلم الأغر عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تنتهي البعوث عن غزو هذا البيت حتى يخسف بجيش منهم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبھی باز نہ آویں گے لشکر اس گھر پر لڑنے سے یہاں تک کہ ایک لشکر ان میں سے دھنس جاوے گا۔

۲۸۸۴۔ أخبرني محمد بن داود المصيصي قال حدثنا يحيى بن محمد بن سابق قال حدثنا أبو أسامة قال حدثنا عبد السلام عن الدالاني عن عمرو بن مرة عن سالم بن أبي الجعد عن أخيه

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک لشکر بھیجا جاوے گا اس حرم کی طرف جب بیداء میں پہنچیں گے تو لشکر کا پہلا اور پچھلا حصہ دھنس جاوے گا اور بیچ کا حصہ

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ جَيْشٌ إِلَى هَذَا الْحَرَمِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ أَوْسَطُهُمْ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ قَالَ تَكُونُ لَهُمْ قُبُورًا۔

نہ بچے گا میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لشکر میں مسلمان بھی ہوں گے آپ نے فرمایا ان کے لیے قبریں ہو جاویں گی یعنی اللہ کافروں کے لیے عذاب۔

۲۸۸۵۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ فَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ جَمِيعًا وَلَا يَنْجُو إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ مَا كَذَبْتَ عَلَى جَدِّكَ وَأَشْهَدُ عَلَى جَدِّكَ أَنَّهُ مَا كَذَبَ عَلَى حَفْصَةَ وَأَشْهَدُ عَلَى حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر کا قصد کرے گا ایک لشکر جب بیداء میں پہنچیں گے تو بیچ کا حصہ دھنس جاوے گا وہ پہلے اور پچھلے کو پکاریں گے وہ بھی دھنس جاویں گے کوئی ان میں سے نہ بچے گا مگر ایک جو بھاگ کر خبر لاوے گا۔ ایک شخص نے اس حدیث کے راوی امیہ بن صفوان سے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے اپنے دادا پر جھوٹ نہیں بولا اور انھوں نے حفصہ پر جھوٹ نہیں بولا اور انھوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں بولا۔

بَابُ ۱۲۲۵ مَا يُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ مِنَ الدَّوَابِّ

۲۸۸۶۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ برے جانور قتل کیے جاویں حل اور حرم میں ایک کوا دوسری چیل تیسری کاٹنے والا کتا چوتھے بچھو پانچویں چوہا۔

بَابُ ۱۲۲۶ قَتْلُ الْحَيَّةِ فِي الْحَرَمِ

حرم میں سانپ کو مارنا

۲۸۸۷۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ برے جانور مارے جاویں حل اور حرم میں سانپ اور کاٹنے والا کتا اور کوا جیت کبرا اور چیل اور چوہا۔

وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ۔

۲۸۸۸۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى حَتَّى نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلاَتِ عُرْفًا فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَدَخَلَتْ فِي جُحْرِهَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے منا میں مسجد الخیف میں یہاں تک کہ یہ سورت اتری والمرسلات عرفاً اتنے میں ایک سانپ نکلا آپ نے فرمایا مار ڈالو اس کو ہم لوگ دوڑے وہ اپنے سوراخ میں گھس گیا۔

۲۸۸۹۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ الَّتِي قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ فَإِذَا حِسُّ الْحَيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَدَخَلَتْ شَقَّ جُحْرٍ فَأَدْخَلْنَا عُودًا فَقَلَعْنَا بَعْضَ الْجُحْرِ فَأَخَذْنَا سَعَفَةً فَأَضْرَمْنَا فِيهَا نَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ وَوَقَاكُمْ شَرَّهَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفے کی رات کو جو عرفے کے روز سے پہلے ہوتی ہے ایک ہی ایکا سانپ کی آہٹ معلوم ہوئی آپ نے فرمایا مار ڈالو اس کو وہ سوراخ میں گھس گیا ہم نے لکڑی ڈال کر کچھ سوراخ کریدا پھر لکڑیاں لے کر سوراخ میں بھریں اس میں آگ لگا دی آپ نے فرمایا اللہ نے اس کو تم سے بچایا اور تم کو اس سے بچایا۔

بَابُ ۱۴۷ قَتْلِ الْوَزَغِ

گرگٹ کو مارنا

۲۸۹۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الأَوْزَاغِ۔

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم کیا گرگٹ کے مارنے کا

۲۸۹۱۔ أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَزَغُ الْفُوَيْسِقُ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گرگٹ بدجانور ہے

باب ۱۲۲۳ قتل العقرب

۲۸۹۲- أخبرني عبد الرحمن بن خالد الرقي القطان قال حدثنا حجاج قال ابن جريج أخبرني أبان بن صالح عن ابن شهاب أن عروة أخبره أن عائشة قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم خمس من الدواب كلهن فاسق يقتلن في الحل والحرم الكلب العقور والغراب والحدأة والعقرب والفأرة۔

بچھو کا مارنا

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ بدجانور ہیں جو مارے جاویں حل اور حرم میں کتا کاٹنے والا اور کوا اور چیل اور بچھو اور چوہا۔

باب ۱۲۲۴ قتل الفأرة في الحرم

۲۸۹۳- أخبرنا يونس بن عبد الأعلى قال أنبأنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب عن عروة أن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس من الدواب كلها فاسق يقتلن في الحرم الغراب والحدأة والكلب العقور والفأرة والعقرب۔

چوہے کو حرم میں مارنا

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں سب کے سب برے ہیں مارے جاویں حرم میں کوا اور چیل اور کاٹنے والا کتا اور چوہا اور بچھو۔

۲۸۹۴- أخبرنا عيسى بن إبراهيم قال حدثنا ابن وهب قال أخبرني يونس عن ابن شهاب أن سالم بن عبد الله أخبره أن عبد الله بن عمر قال قالت حفصة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس من الدواب لا حرج على من قتلهن العقرب والغراب والحدأة والفأرة والكلب العقور۔

حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ جانور ہیں جن کے مار ڈالنے میں کچھ حرج نہیں ایک بچھو دوسرے کوا تیسرے چیل چوتھے چوہا پانچویں کاٹنے والا کتا۔

باب ۱۲۲۵ قتل الحدأة في الحرم

۲۸۹۵- أخبرنا إسحق بن إبراهيم قال حدثنا عبد الرزاق قال أنبأنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال

چیل کو حرم میں مارنا

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَذَكَرَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا أَنَّ مَعْمَرًا كَانَ يَذْكُرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابٌ ۱۴۵۱ قَتْلِ الْغُرَابِ فِي الْحَرَمِ

کوّے کو مارنا حرم میں

۲۸۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَابٌ ۱۴۵۲ النَّهْيِ أَنْ يُنَفَّرَ صَيْدُ الْحَرَمِ

حرم کے شکار کو بھگانے کی ممانعت

۲۸۹۷۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذِهِ مَكَّةُ حَرَّمَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَهِيَ سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا مُجَرِّبًا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ مکہ ہے حرام کیا اس کو اللہ جل جلالہ نے جس دن پیدا کیا آسمان اور زمین کو نہیں حلال ہوا کسی کے لیے مجھ سے پہلے اور نہ میرے بعد حلال ہوگا کسی کے لیے میرے لیے بھی ایک گھڑی کو حلال ہوا اسی گھڑی پھر حرام ہے اللہ کی حرمت سے قیامت تک یہاں کی گھاس نہ کاٹی جاوے درخت نہ کاٹا جاوے شکار نہ بھگایا جاوے یہاں کی پڑی ہوئی چیز کسی کو لینا درست نہیں مگر اس کے ڈھونڈنے والے کو یہ سن کر عباسؓ کھڑے ہوئے اور وہ تجربہ کار آدمی تھے انھوں نے کہا مگر اذخر (اس کے کاٹنے کی اجازت دیجئے) کیونکہ وہ ہمارے گھروں اور قبروں میں کام آتی ہے آپ نے فرمایا مگر اذخر۔

بَابٌ ۱۴۵۳ اِسْتِقْبَالِ الْحَجِّ

حج میں امام کے آگے چلنا

٢٨٩٨- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُولُ۔

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ
الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَأْوِيلِهِ
ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ
وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ

قَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فِي حَرَمِ اللَّهِ وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ هَذَا الشِّعْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَلَامُهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے عمرۃ القضاء میں اور عبداللہ بن رواحہ آپ کے سامنے چلتے تھے یہ شعر پڑھتے ہوئے۔ کافروں کے لڑکو سر کو راہ سے ہم تمہیں ماریں گے اس کے حکم سے ۔ جس سے گردن سے جدا ہووے گا۔ دوست اپنے دوست کو بھولے سدا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابن رواحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ کے حرم میں تم شعر پڑھتے ہو آپ نے فرمایا پڑھنے دے اس کو اے عمر! قسم اس شخص کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کا کلام تیر مارنے سے زیادہ کافروں پر سخت ہے

٢٨٩٩- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں آئے تو بنی ہاشم کے بچے آپ کے سامنے آئے آپ نے ایک کو اپنے سامنے بٹھا لیا اور دوسرے کو اپنے پیچھے۔

بَابُ ۱۲۵۴ تَرْكِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

کعبے کو دیکھ کر ہاتھ اٹھانا

٢٩٠٠- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَزَعَةَ أَنَّ أَبَا هِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ أَيَرْفَعُ يَدَيْهِ قَالَ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا إِلَّا الْيَهُودَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ

حضرت مہاجر مکیؒ سے روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا ایک شخص کعبہ دیکھے کیا ہاتھ اٹھاوے۔ جابرؓ نے کہا میں تو نہیں سمجھتا ایسا کوئی کرتا ہو سوا یہودیوں کے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا لیکن ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

بَابُ ۱۲۵۵ الدُّعَاءِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

کعبے کو دیکھتے وقت دعا کرنا

٢٩٠١- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ

حضرت عبدالرحمان بن طارق رضی اللہ عنہا

قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ طَارِقِ بْنِ عَلْقَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَاءَ مَكَانًا فِي دَارِ يَعْلَى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَعَا۔

سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب دار یعلیٰ کے مکان میں آتے (یعنی مکے کے قریب جہاں سے بیت اللہ دکھائی دیتا ہے) تو قبلے کی طرف منہ کرتے اور دعا کرتے۔

بَابُ ۱۳۵۶ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت

۲۹۰۲۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ غَيْرَ مُوسَى الْجُهَنِيِّ وَخَالَفَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری مسجد (یعنی مدینے کی مسجد) میں نماز پڑھنا اور مسجدوں کی ہزار نماز کے برابر ہے سوا مسجد حرام کے۔

۲۹۰۳۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَنْبَأَنَا وَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔

حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری مسجد میں نماز پڑھنا اور مسجدوں کی ہزار نماز سے بہتر ہے مگر کعبہ کی مسجد (وہاں نماز پڑھنا میری مسجد سے بھی بہتر ہے)۔

۲۹۰۴۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ الْأَغَرَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَ الْأَغَرُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هٰذَا أَفْضَلُ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْكَعْبَةَ۔

بَابُ ۱۲۵ بِنَاءُ الْكَعْبَةِ

کعبے کے بنانے کا بیان

۲۹۰۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى تَرْكَ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیری قوم نے جب کعبے کو بنایا تو ابراہیم علیہ السلام کے پائے سے کم بنایا میں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان کے پایوں پر بنا دیجئے۔ آپ نے فرمایا اگر تیری قوم کا کفر کا زمانہ نہ ہوتا (اب اگر بناؤں تو ڈر ہے فساد کا لوگ کہیں محمدؐ نے کعبے کو توڑا اور جاہل گمراہ ہو جاویں) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اگر حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے تو میں خیال کرتا ہوں اسی وجہ سے آنحضرت نہیں چومتے تھے ان دو کونوں کو جو نزدیک ہیں حجر اسود کے (یعنی رکن شامی اور عراقی کو) اس لیے کہ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پائے پر نہ تھا اور رکن شامی اور عراقی کی طرف سے کیونکہ حطیم کعبے میں داخل تھا حضرت ابراہیم کی بنا کے موافق اور اب خارج ہے۔

۲۹۰۶۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ فَبَنَيْتُهُ عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا فَإِنَّ قُرَيْشًا لَمَّا بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ نہ ہوتا تو بیت اللہ کو توڑ ڈالتا اور بناتا ابراہیم علیہ السلام کے پائے پر اور میں اس میں پیچھے ایک دروازہ رکھتا سامنے کے دروازے کے مقابل اب ایک ہی دروازہ ہے دو دروازوں میں یہ آرام تھا کہ ایک طرف سے آئیں اور دوسرے سے نکلیں اور ہوا آتی اور نکلتی رہے اس لیے کہ قریش نے جب کعبے کو بنایا تو اس میں کمی کی۔

۲۹۰۷۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میری یا تیری قوم

إِسْحٰقَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ قَوْمِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدٍ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ۔

٢٩٠٨۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَإِنَّهُمْ قَدْ عَجَزُوا عَنْ بِنَائِهِ فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرٰهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ فَذٰلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى هَدْمِهِ قَالَ يَزِيدُ وَقَدْ شَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرٰهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ مُتَلَاحِكَةً۔

٢٩٠٩۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔

کے جاہلیت کا زمانہ قریب نہ ہوتا تو میں کعبے کو گراتا اور اس میں دو دروازے کرتا پھر عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی حکومت میں کعبے کے دو دروازے کر دیے (جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا منشا تھا لیکن حجاج بن یوسف نے عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کر دیا تو کعبے کو بھی اسی طرح کر دیا جیسے جاہلیت میں تھا۔)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا اگر تیری قوم کی جاہلیت کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کعبے کے گرانے کا پھر جو اس میں سے نکالا گیا ہے اس کو شریک کرتا اور زمین کے برابر اس کو کر دیتا اور اس کے دروازے رکھتا ایک مشرق کی طرف دوسرا مغرب کی طرف قریش اس کے بنانے میں عاجز ہو گئے (ان کو مال حلال نہ ملا) میں ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر تک پہنچا دیتا راوی نے کہا اسی وجہ سے عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبے کو گرایا یزید نے کہا میں اس وقت موجود تھا جب عبداللہ بن الزبیرؓ نے اس کو گرایا اور بنایا اور حطیم کو اس میں شریک کیا میں نے ابراہیم علیہ السلام کے بنا کے پتھر دیکھے اونٹوں کے کوہان کی طرح نرم اور ملائم یا ایک دوسرے سے ملے ہوئے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب کرے گا کعبے کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی ف۔

بَابُ ١٢٥٨ دُخُولِ الْبَيْتِ

٢٩١٠۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ

کعبے کے اندر جانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ف: یعنی اخیر زمانے میں قیامت کے قریب مکہ تباہ ہو جاوے گا۔ اور کعبے کو حبش کے کافر لوگ خراب کریں گے۔

حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ فَمَكَثُوا فِيهَا مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبْتُ الدَّرَجَةَ وَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا هَاهُنَا وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ كَمْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَيْتِ۔

وہ کعبے کے پاس گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس کے اندر تشریف لے گئے اور بلال اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم نے دروازہ بند کر لیا تھا بڑی دیر تک اندر رہے پھر دروازہ کھولا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور میں سیڑھی پر چڑھا اور بیت اللہ میں داخل ہوا میں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی لوگوں نے کہا یہاں لیکن میں بھول گیا پوچھنا کتنی رکعتیں پڑھیں۔

۲۹۱۱۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ وَمَعَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ وَبِلَالٌ فَأَجَافُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَمَكَثَ فِيهِ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ بِلَالًا قُلْتُ أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ فضل بن عباس اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ اور بلال رضی اللہ عنہم تھے انھوں نے دروازہ بند کر لیا آپ اندر رہے جب تک اللہ کو منظور تھا پھر باہر نکلے سب سے پہلے مجھ کو بلال ملے میں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی انھوں نے کہا دو ستونوں کے بیچ میں۔

بَابُ ۱۴۵ مَوْضِعِ الصَّلَاةِ فِي الْبَيْتِ

بیت اللہ میں کس جگہ نماز پڑھنا

۲۹۱۲۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ وَدَنَا خُرُوجُهُ وَوَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ وَجِئْتُ سَرِيعًا فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبے کے اندر تشریف لے گئے جب آپ نزدیک ہوئے نکلنے کے مجھے خیال آیا میں گیا اور جلدی گیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پایا اندر سے نکلتا ہوا میں نے بلال سے پوچھا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز پڑھی انھوں نے کہا ہاں درمیان دو ستونوں کے۔

۲۹۱۳۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ هَذَا رَسُولُ اللهِ

حضرت مجاہد   سے روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ اپنے مکان میں آئے لوگوں نے کہا دیکھو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ گئے کعبے اندر میں آیا تو آپ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عَلَى الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ ۔

کو نکلتے ہوئے پایا اور بلال دروازے پر کھڑے تھے میں نے کہا اے بلال! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبے اندر نماز پڑھی۔ انھوں نے کہا ہاں۔ میں نے کہا کہاں؟ انھوں نے کہا ان دو ستونوں کے بیچ میں دو رکعتیں پڑھیں پھر باہر نکل کر کعبے کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں۔

۲۹۱۴۔ أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِجِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَسَبَّحَ فِي نَوَاحِيهَا وَكَبَّرَ وَلَمْ يُصَلِّ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبے اندر تشریف لے گئے اس کے کونوں میں تسبیح کی اور تکبیر اور نماز پڑھی پھر باہر نکلے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر فرمایا یہ قبلہ ہے۔

بَابُ ۱۴۷۰ الْحِجْرِ

حطیم کا بیان

۲۹۱۵۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّي عَلَى بِنَائِهِ لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ أَذْرُعٍ وَجَعَلْتُ لَهُ بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگوں کے کفر کا زمانہ نزدیک نہ ہوتا اور میرے پاس خرچ زیادہ ہوتا اس سے جو مجھ کو قوت دی۔ البتہ میں حطیم پانچ گز کعبے کے اندر داخل کرتا اور ایک دروازہ اندر جانے کے لیے اور ایک دروازہ نکلنے کے لیے بناتا۔

۲۹۱۶۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَدْخُلُ الْبَيْتَ قَالَ ادْخُلِي الْحِجْرَ فَإِنَّهُ مِنَ الْبَيْتِ ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیت اللہ میں داخل ہوں؟ آپ نے فرمایا حطیم میں جاؤ بیت اللہ ہی میں ہے (حطیم اس جگہ کا نام ہے، جو بیت اللہ کے مغربی جانب میزاب رحمت کے نیچے واقع ہے وہاں ایک دیوار اٹھا دی ہے درحقیقت حطیم میں نماز پڑھنا گویا بیت اللہ میں پڑھنا ہے۔

بَابُ ۱۴۷۱ الصَّلَاةُ فِي الْحِجْرِ

حطیم میں نماز پڑھنا

۲۹۱۷ - أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ أَبِي عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيهِ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي الْحِجْرَ فَقَالَ إِذَا أَرَدْتِ دُخُولَ الْبَيْتِ فَصَلِّي هٰهُنَا فَإِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوا حَيْثُ بَنَوْهُ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں بیت اللہ کے اندر جانا پسند کرتی تھی اور وہاں نماز پڑھنی تھی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے حطیم میں لے گئے فرمایا: جب تو بیت اللہ کے اندر جانا چاہے تو یہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھ لے یہ بھی بیت اللہ کا ایک ٹکڑا ہے لیکن تیری قوم نے بناتے وقت کمی کی اور اس کو بیت اللہ سے باہر رہنے دیا ورنہ شریک کرنے کا تقاضا۔

بَابُ ۱۲۶۲ التَّكْبِيرِ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ

کعبے کے کونوں میں تکبیر کہنا

۲۹۱۸ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يُصَلِّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کعبے کے اندر نماز نہیں پڑھی لیکن تکبیر کہی اس کے کونوں میں۔

بَابُ ۱۲۶۳ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ فِي الْبَيْتِ

بیت اللہ کے اندر اللہ کا ذکر کرنا اور دعا کرنا

۲۹۱۹ - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى حَتّٰى إِذَا كَانَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتّٰى أَتٰى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَخَدَّهُ عَلَيْهِ وَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالْمَسْأَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر گئے آپ نے بلالؓ کو حکم کیا انہوں نے دروازہ بند کر لیا اس وقت خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے آپ چلے گئے جب ان دو ستونوں کے بیچ میں پہنچے جو دروازے کے نزدیک ہیں تو بیٹھے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور اس سے مانگا اور استغفار کیا پھر کھڑے ہوئے اور کعبہ کی پشت پر جو سامنے تھی منہ رکھا اور رخسار۔ اور اللہ کی حمد و ثنا کی اور سوال اور استغفار کیا پھر کعبے کے ایک کونے کی طرف گئے اور تکبیر اور تہلیل اور تسبیح کہی اور ثنا کی اللہ کی اور سوال کیا اور استغفار کیا پھر نکلے اور دو رکعتیں پڑھیں کعبے کی طرف منہ کر کے پھر فارغ ہو کر چلے اور فرمایا یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے۔

بَابُ ۱۲۶۴ وَضْعِ الصَّدْرِ وَالْوَجْهِ عَلٰى مَا اسْتُقْبِلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ

۲۹۲۰۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ مَالَ إِلٰى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَدَّهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا فَعَلَ ذٰلِكَ بِالْأَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

کعبے کی دیوار پر منہ اور سینہ رکھنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کعبے کے اندر گیا آپ بیٹھے اور اللہ کی حمد اور ثنا کی اور تکبیر اور تہلیل کہے پھر جو سامنے دیوار تھی کعبے کی اس طرف جھکے اور اپنا سینہ اس پر رکھا اور گال اور دونوں ہاتھ پھر اللہ اکبر اور لآ الٰہ الا اللّٰہ کہا اور دعا کی چاروں کونوں میں ایسا ہی کیا پھر نکلے اور دروازے پر آن کر کعبے کی طرف منہ کیا اور فرمایا یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے (یعنی نماز میں اس طرف منہ کرنا چاہیے۔

بَابُ ۱۲۶۵ مَوْضِعِ الصَّلَاةِ مِنَ الْكَعْبَةِ

۲۹۲۱۔ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

۲۹۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ النَّسَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ۔

۲۹۲۳۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُودُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَيُقِيمُهُ عِنْدَ الشُّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِي يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا أُنْبِئْتَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي هٰهُنَا فَيَقُولُ نَعَمْ

کعبے میں نماز کس جگہ پڑھے

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے نکلے اور دو رکعتیں کعبے کے سامنے پڑھیں پھر فرمایا یہ قبلہ ہے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبے کے اندر گئے اور چاروں کونوں میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ باہر نکلے جب نکلے تو دو رکعتیں پڑھیں کعبے کے سامنے۔

حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو کھینچ کر لاتے تھے (جب بڑھے ہو گئے تھے اور ان کی بینائی جاتی رہی) اور کھڑے کر دیتے تھے تیسرے کناڈ پر حجر اسود کے پاس سے دروازہ کعبہ کے قریب۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

فَيَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّي۔

یہاں نماز پڑھتے تھے وہ کہتے تھے ہاں پھر آگے بڑھتے اور نماز پڑھتے۔

بَابُ ۱۲۶۶ ذِكْرُ الْفَضْلِ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

۲۹۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ مِنْ لَفْظِهِ قَالَ أَنْبَأَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا أَرَاكَ تَسْتَلِمُ إِلَّا هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطِيئَةَ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا اے ابا عبدالرحمن (کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی) میں دیکھتا ہوں تم نہیں چھوتے مگر ان دو رکنوں کو (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی کو) انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ان کا چھونا مٹاتا ہے گناہ کو اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص سات بار طواف کرے گویا اس نے ایک بردہ آزاد کیا۔

بَابُ ۱۲۶۷ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں باتیں کرنا

۲۹۲۵۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُهُ إِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم طواف کر رہے تھے ایک آدمی کو دیکھا وہ دوسرے آدمی کو کھینچ رہا ہے اس کی ناک میں نکیل ڈال کر آپ نے اپنے ہاتھ سے نکیل کاٹ دی اور فرمایا ہاتھ پکڑ کر کھینچے۔

۲۹۲۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُودُهُ رَجُلٌ بِشَيْءٍ ذَكَرَهُ فِي نَذْرٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ إِنَّهُ نَذْرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کھینچ رہا ہے ایک شخص کو کسی چیز سے اس نے نذر کی تھی آپ نے اس کو کاٹ دیا اور فرمایا یہ نذر ہے (یعنی نذر اس طرح بھی ادا ہو جائے گی)۔

بَابُ ۱۲۶۸ إِبَاحَةِ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

طواف میں باتیں کرنا درست ہے

۲۹۲۷۔ أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ایک شخص سے روایت ہے جس نے رسول اللہ

حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ فَأَقِلُّوا مِنَ الْكَلَامِ اللَّفْظُ لِيُوسُفَ خَالَفَهُ حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ۔

صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے فرمایا طواف بیت اللہ کا نماز ہے (یعنی مثل نماز کے ہے) تو اس میں باتیں کم کرو۔

۲۹۲۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ أَقِلُّوا الْكَلَامَ فِي الطَّوَافِ فَإِنَّمَا أَنْتُمْ فِي الصَّلَاةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کم باتیں کرو تم طواف میں تم نماز میں ہو (یعنی طواف بھی نماز ہے)

بَابُ ۱۳۶ إِبَاحَةِ الطَّوَافِ فِي كُلِّ الْأَوْقَاتِ

ہر وقت طواف درست ہے

۲۹۲۹۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد مناف کے بیٹو نہ منع کرو کسی کو اس گھر کے طواف کرنے یا یہاں نماز پڑھنے سے جس وقت چاہے رات اور دن میں۔

بَابُ ۱۳۷ كَيْفَ طَوَافُ الْمَرِيضِ

بیمار کیونکر طواف کرے

۲۹۳۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ۔

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی میں بیمار ہوں آپ نے فرمایا طواف کر لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر میں نے طواف کیا اور آپ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے سورۃ الطور پڑھتے تھے۔

بَابُ ۱۴۷۱ طَوَافُ الرِّجَالِ مَعَ النِّسَاءِ

مردوں کا طواف کرنا عورتوں کے ساتھ

۲۹۳۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا طُفْتُ طَوَافَ الْخُرُوجِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَطُوفِي عَلَى بَعِيرِكِ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ عُرْوَةُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ۔

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا میں نے طواف نہیں کیا رخصت کا آپ نے فرمایا جب نماز ہونے لگے تو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لے۔

۲۹۳۲۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ مَرِيضَةٌ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طُوفِي مِنْ وَرَاءِ الْمُصَلِّينَ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ يَقْرَأُ وَالطُّورِ۔

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا مکے میں آئیں اور وہ بیمار تھیں انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے فرمایا نمازیوں کے پیچھے سے طواف کر لے سوار ہو کر۔ انھوں نے کہا میں نے سنا اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبے کے پاس والطور پڑھ رہے تھے۔

بَابُ ۱۴۷۲ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا۔

۲۹۳۳۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهِ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا کعبے کے گرد اونٹ پر سوار ہو کر چھوتے تھے آپ حجر اسود کو خمدار چھڑی سے۔

بَابُ ۱۴۷۳ طَوَافُ مَنْ أَفْرَدَ الْحَجَّ

جو شخص تنہا حج کرے اس کا طواف

۲۹۳۴۔ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ عَنْ زُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيَانٌ أَنَّ وَبَرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ قَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے پوچھا کیا میں بیت اللہ کا طواف کروں میں نے حج کا احرام باندھا ہے انھوں نے کہا کیوں نہیں کرتا وہ بولا میں نے عبداللہ بن عباس کو اس سے منع کرتے دیکھا لیکن تمہارا کہنا ہم کو ان سے زیادہ پسند ہے انھوں نے

عَبَّاسٍ يَنْهَى عَنْ ذٰلِكَ وَأَنْتَ أَعْجَبُ إِلَيْنَا مِنْهُ قَالَ رَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

نے کہا ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے حج کا احرام باندھا پھر طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی صفا اور مروے میں ۔

بَابُ ۱۴۷ طَوَافُ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ

جو شخص عمرے کا احرام باندھے اس کا طواف

۲۹۳۵ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَيَأْتِي أَهْلَهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ایک شخص نے بیت اللہ کا طواف کیا ہے لیکن صفا مروہ نہیں دوڑا کیا وہ اپنی عورت سے جماع کرلے انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آئے تو سات پھیرے کئے بیت اللہ کے پھر مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروے کے بیچ میں دوڑے اور تم کو رسول اللہ کی پیروی کرنا چاہیے یعنی جب تک سعی نہ کرے صفا اور مروے کی اپنی بی بی سے صحبت نہ کرے ۔

بَابُ ۱۴۸ كَيْفَ يَفْعَلُ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ

جو شخص قران کرے لیکن ہدی ساتھ نہ لائے وہ کیا کرے ۔

۲۹۳۶ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا فَأَهْلَلْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَطُفْنَا أَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَحِلُّوا فَهَابَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ فَحَلَّ الْقَوْمُ حَتَّى حَلُّوا إِلَى النِّسَاءِ وَلَمْ يَحِلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُقَصِّرْ إِلَى يَوْمِ النَّحْرِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نکلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے جب ذوالحلیفہ میں پہنچے تو آپ نے ظہر پڑھی اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے جب بیدا میں پہنچے تو حج اور عمرے دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا ہم نے بھی احرام باندھا آپ کے ساتھ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں آئے اور ہم نے طواف کیا اور آپ نے حکم کیا لوگوں کو احرام کھول ڈالنے کا سب لوگ ڈرے آپ نے فرمایا اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا پھر سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور اپنی عورتوں تک کے پاس گئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام نہ کھولا نہ بال کترے دسویں تاریخ تک دیکھ کے

بَابُ ۱۴۷۶ طَوَافِ الْقَارِنِ

۲۹۳۷۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

۲۹۳۸۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَأَيُّوبَ ابْنِ مُوسَى وَإِسْمٰعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فَسَارَ قَلِيلًا فَخَشِيَ أَنْ يُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ إِنْ صُدِدْتُ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ مَا سَبِيلُ الْحَجِّ إِلَّا سَبِيلُ الْعُمْرَةِ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا فَسَارَ حَتَّى أَتَى قُدَيْدًا فَاشْتَرَى مِنْهَا هَدْيًا ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

۲۹۳۹۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرٰهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ أَخْبَرَنِي هَانِئُ بْنُ أَيُّوبَ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا۔

قران کرنیوالے کا طواف

حضرت نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ نے قران کیا حج اور عمرے میں تو ایک ہی طواف کیا اور کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا۔ ف

حضرت نافع سے روایت ہے، عبداللہ بن عمرؓ نکلے جب ذوالحلیفہ میں آئے تو عمرے کا احرام باندھا تھوڑی دور چلے پھر ان کو ڈر ہوا کعبے سے روکے جانے کا (بوجہ فساد حجاج اور عبداللہ بن زبیرؓ) انھوں نے کہا اگر میں روکا جاؤں گا تو اسی طرح کروں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے پھر کہا کہ حج کی بھی وہی راہ ہے جو عمرے کی ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے حج واجب کر لیا اپنے عمرے کے ساتھ پھر چلے یہاں تک کہ قدید (ایک مقام کا نام ہے) میں آئے اور ہدی خریدی پھر مکے میں آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور صفا مروہ دوڑے اور کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طواف کیا۔

بَابُ ۱۴۷۷ ذِكْرِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

۲۹۴۰۔ أَخْبَرَنِي إِبْرٰهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ۔

حجر اسود کا بیان

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حجر اسود (یعنی وہ پتھر جو کعبہ کے مشرقی جانب میں نصب ہے) جنت کا پتھر ہے۔

ف: یعنی قران میں ایک ہی طواف اور سعی کافی ہے حج اور عمرے دونوں کیلئے لیکن ابوحنیفہؒ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے۔

بَابُ ۱۴۷۸ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ الأَسْوَدِ

۲۹۴۱- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الأَعْلَى عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ أَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صلى الله عليه وسلم بِكَ حَفِيًّا .

حجر اسود کا چومنا

حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بوسہ دیا حجر اسود کو اور چمٹ گئے اور فرمایا میں نے ابوالقاسم صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھ پر مہربان دیکھا۔

بَابُ ۱۴۷۹ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

۲۹۴۲- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَجَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُمَرَ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ إِنِّي لأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ دَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَهُ .

حجر اسود کا چومنا

حضرت عابس بن ربیعہ سے روایت ہے میں نے دیکھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کے پاس آئے اور کہا میں جانتا ہوں تو پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھے بوسہ دیتے ہوئے میں بھی بوسہ نہ دیتا پھر نزدیک ہوئے اس سے اور چوما اس کو۔

بَابُ ۱۴۸۰ كَيْفَ يُقَبِّلُ

۲۹۴۳- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ طَاوُسًا يَمُرُّ بِالرُّكْنِ فَإِنْ وَجَدَ عَلَيْهِ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ يُزَاحِمْ وَإِنْ رَآهُ خَالِيًا قَبَّلَهُ ثَلاَثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ حَجَرٌ لاَ تَنْفَعُ وَلاَ تَضُرُّ وَلَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ .

کس طرح بوسہ دیوے

حضرت حنظلہ سے روایت ہے میں نے طاؤس کو دیکھا وہ حجر اسود کے سامنے سے جاتے اگر ہجوم ہوتا تو چلے جاتے اور جو ہجوم نہ ہوتا تو تین بار اسکو بوسہ دیتے پھر کہتے میں نے ابن عباس کو ایسا ہی کرتے دیکھا ابن عباس نے کہا میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا انھوں نے ایسا ہی کیا پھر کہا تو پتھر ہے نہ فائدہ دے سکتا ہے نہ نقصان اور جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا ہوتا تجھ کو چومتے ہوئے میں بھی نہ چومتا پھر حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ایسا ہی کرتے ہوئے۔

بَابُ ۱۴۸۱ كَيْفَ يَطُوفُ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ وَعَلَى أَيِّ شِقَّيْهِ يَأْخُذُ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

طواف کیونکر شروع کرے اور حجر اسود کو بوسہ دیکر کدھر چلے

۲۹۴۴۔ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں آئے تو مسجد میں گئے اور حجر اسود کو چھوا پھر داہنی طرف چلے (باب کعبہ کی طرف) تین پھیروں میں ذرا دوڑ کر چلے مونڈھے ہلاتے ہوئے (یعنی رمل کیا) پھر اپنی چال سے چار پھیروں میں پھر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور فرمایا (واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی) پھر دو رکعتیں پڑھیں اور مقام ابراہیم آپ کے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر خانہ کعبہ کے پاس آئے دو رکعتیں پڑھ کر اور حجر اسود کو چوما پھر صفا کی طرف چلے۔

بَابُ ۱۲۸۲ كَمْ يَسْعَى

کتنے پھیروں میں دوڑے

۲۹۴۵۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمُلُ الثَّلَاثَ وَيَمْشِي الْأَرْبَعَ وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

حضرت نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ پہلے تین پھیروں میں رمل کرتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے (سب سات پھیرے کرتے) اور کہتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے۔

بَابُ ۱۲۸۳ كَمْ يَمْشِي

کتنے پھیروں میں چلے

۲۹۴۶۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب طواف کرتے حج یا عمرے میں آتے ہی تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے پھر دو رکعتیں پڑھتے پھر صفا مروہ دوڑتے۔

بَابُ ۱۲۸۴ الْخَبَبِ فِي الثَّلَاثَةِ مِنَ السَّبْعِ

پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلنا

۲۹۴۷۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکے میں آتے تو حجر اسود کو بوسہ دیتے طواف کے شروع میں پھر تین پھیروں میں دوڑ

حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوْفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ۔

کر چلتے۔

بَابُ ١٣٨٥ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرے میں رمل کرنا

٢٩٤٨۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنَا عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَخُبُّ فِي طَوَافِهِ حِيْنَ يَقْدَمُ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ ثَلَاثًا وَيَمْشِي أَرْبَعًا قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

حضرت نافع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب حج یا عمرے میں پہلا طواف کرتے تو تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے اور چار پھیروں میں چال سے چلتے اور کہتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے۔

بَابُ ١٣٨٦ الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل کرنا

٢٩٤٩۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو رمل کرتے حجر اسود سے حجر اسود تک تین پھیروں میں۔

بَابُ ١٣٨٧ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ أَجْلِهَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیوں کیا

٢٩٥٠۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ وَلَقُوْا مِنْهَا شَرًّا فَأَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَرْمُلُوْا وَأَنْ يَمْشُوْا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مدینے میں آئے تو مشرکوں نے کہا ناتوان کر دیا ان لوگوں کو بخار نے اور انھوں نے مدینے جا کر بڑی خرابی اٹھائی یہ خبر اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر کو دی آپ نے حکم کیا اپنے اصحاب کو رمل کرنے کا اور دونوں رکنوں (یعنی رکن یمانی

ف۱ رمل کہتے ہیں جلدی جلدی چلنے کو مونڈھے سے ہلا کر جیسے سپاہی میدان جنگ میں اکڑ کر چلتا ہے۔

مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ مِنْ نَاحِيَةِ الْحِجْرِ فَقَالُوا لَهُوَ لَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا۔

اور حجر اسود) کے بیچ میں اپنی چال سے چلنے کا مشرک اس وقت حطیم کی طرف تھے (تو وہ نہیں دیکھتے تھے مسلمانوں کو رکن یمانی اور حجر اسود کے بیچ میں) انھوں نے کہا یہ تو زور آور ہیں اس سے بھی۔

۲۹۵۱۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ عَدِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ عَلَيْهِ أَوْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ۔

حضرت زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا حجر اسود کے چھونے کو انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود کو چھوتے اور چومتے وہ بولا اگر لوگ مجھ پر ہجوم کریں اور میں مغلوب ہو جاؤں۔ ابن عمرؓ نے کہا اگر مگر وہیں یمن میں رکھو (یہ لوچھنے والا یمن کا رہنے والا تھا) میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا حجر اسود کو چھوتے ہوئے اور چومتے ہوئے۔

بَابُ ۱۲۸۸ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ فِي كُلِّ طَوَافٍ

رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پھیرے میں چھونا

۲۹۵۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوَافٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر پھیرے میں چومتے۔

۲۹۵۳۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نہیں چھوتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو۔

بَابُ ۱۲۸۹ مَسْحِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا

۲۹۵۴۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا چھوتے ہوئے مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو۔

بَابُ ۱۲۹۰ تَرْكِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ

اور دو رکنوں کا نہ چھونا

۲۹۵۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكٌ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُخْتَصَرٌ۔

حضرت عبید اللہ بن جریج نے کہا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تم نہیں چھوتے ہو مگر رکن یمانی اور حجر اسود کو۔ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں چھوتے تھے مگر ان کو (یہ حدیث مختصر ہے بڑی حدیث سے)۔

۲۹۵۶- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چومتے تھے کعبے کے رکنوں (دیوار کے کناروں) میں سے کسی رکن کو مگر حجر اسود کو اور جو رکن اس کے پاس ہے جمحی لوگوں کے گھر کی طرف۔

۲۹۵۷- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ان دونوں رکنوں کا یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کا چومنا نہیں چھوڑا جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ان کو چومتے ہوئے نہ سختی میں نہ آسانی میں (یعنی بھیڑ میں بھی سختی اٹھا کر چوما)۔

۲۹۵۸- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فِي رَخَاءٍ وَلَا شِدَّةٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا میں نے حجر اسود کا چومنا نہ چھوڑا آسانی اور سختی میں جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اسے چومتے ہوئے۔

بَابُ ۱۳۹۱ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

لکڑی سے حجر اسود کو چھونا

۲۹۵۹- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر چومتے تھے حجر اسود کو ایک لکڑی سے (یعنی لکڑی پتھر میں لگا کر اس کو چوم لیتے تھے)۔

١٣٩٢۔ اَلْاِشَارَةُ اِلَى الرُّكْنِ

حجر اسود پہ پہنچ کر اشارہ کرنا

٢٩٦٠۔ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف اونٹ پر چڑھ کر کرتے جب حجر اسود کے سامنے پہونچتے تو اشارہ کرتے۔

١٤۔ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

اللہ جل جلالہ نے فرمایا اپنے کپڑے پہنے رہو ہر مسجد کے پاس

٢٩٦١۔ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمًا الْبَطِيْنَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ تَقُوْلُ۔

اَلْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهٗ اَوْ كُلُّهٗ وَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهٗ

قَالَ فَنَزَلَتْ يَا بَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت بیت اللہ کا طواف ننگی ہو کر رہی تھی اور کہتی تھی یہ شعر الیوم یبدو بعضہ اوکلہ وما بدا منہ فلا احلہ جس کے معنے یہ ہیں آج کے دن ظاہر ہے اس کا بالکل یا بعض اس کا پس جو ظاہر ہے اس کا میں نہیں حلال کرتا اس کو یعنی اکثر بدن میرا ننگا ہے جس کسی نے دیکھا نہ معاف کروں گی میں اس کو تب یہ آیت اتری یَا بَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی آدم کے بیٹو اپنے کپڑے پہنو ہر مسجد کے پاس۔

٢٩٦٢۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ بَعَثَهٗ فِي الْحَجَّةِ الَّتِيْ اَمَّرَهٗ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِيْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ اَلَا لَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابوبکرؓ نے ان کو بھیجا جس سال رسول اللہ علیہ وسلم نے ان کا امیر کیا تھا حاجیوں کا حجۃ الوداع سے پہلے چند آدمیوں کے ساتھ تاکہ لوگوں کو خبر کریں اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔

٢٩٦٣۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُحَرَّرِ بْنِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو سورۂ برات سنانے کے لیے مکے بھیجا۔ راوی نے کہا

عَنْ أَبِيهِ قَالَ جِئْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِبَرَاءَةٍ قَالَ مَا كُنْتُمْ تُنَادُونَ قَالَ كُنَّا نُنَادِي أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَأَجَلُهُ أَوْ أَمَدُهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ وَلَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ فَكُنْتُ أُنَادِي حَتَّى صَحِلَ صَوْتِي۔

میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا تم کیا پکارتے تھے انھوں نے کہا ہم پکارتے تھے کہ نہیں جاویگا جنت میں مگر مومن اور نہ طواف کرے بیت اللہ کا ننگا اور جس شخص سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اقرار کیا ہو تو اس کی مدت اور مہلت چار مہینے تک ہے جب چار مہینے گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول بیزار ہے مشرکوں سے بعد اس سال کے کوئی مشرک حج کرنے نہ آوے میں پکارتا رہا یہاں تک کہ میری آواز بیٹھ گئی۔

۱۲۹۶ أَيْنَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کی دو رکعتیں کہاں پڑھے؟

۲۹۶۴ - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنْ سُبْعِهِ جَاءَ حَاشِيَةَ الْمَطَافِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَّافِينَ أَحَدٌ۔

حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ علیہ وسلم جب سات پھیروں سے فارغ ہوئے تو مطاف (وہ جگہ جہاں طواف کرتے ہیں) کے کنارے آئے اور دو رکعتیں پڑھیں اور آپ کے اور طواف کرنے والوں کے بیچ میں کوئی آڑ نہ تھی۔ (سامنے سے طواف کرنے والے جا رہے تھے۔

۲۹۶۵ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا مروہ دوڑے پھر کہا تم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اچھی پیروی کرنا چاہیے۔

۱۲۹۷ - اَلْقَوْلُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کا دوگانہ پڑھ کر کیا کہے

۲۹۶۶ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلَّى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا بیت اللہ کا سات بار تین پھیروں میں رمل کیا اور چار پھیروں میں اپنی چال چلے پھر مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں پڑھیں پھر اس آیت کو پڑھا و اتخذوا من مقام ابراہیم مصلی

رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَكَبَّرَ اللَّهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتَّى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ فَسَعَى حَتَّى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللَّهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ فَعَلَ هَذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ.

یعنی مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ اور بلند آواز سے پڑھا لوگوں کو سنایا پھر فارغ ہوکر حجر اسود کو چوما اور چلے کہتے ہوئے ہم شروع کرتے ہیں اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا یعنی قرآن میں اللہ نے پہلے صفا کو بیان فرمایا ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ تو ہم بھی صفا سے شروع کرتے ہیں پھر صفا پر آپ چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ دکھائی دیا تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر پھر تکبیر کہی اور اللہ کی تعریف کی اور دعا مانگی جو اللہ نے تقدیر میں لکھی تھی پھر پیدل اترے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں جھک گئے نالے کے بیچ میں اور جب نشیب کے پاس سے بھی نکلے دوڑے یہاں تک کہ پاؤں بلندی پر چڑھے پھر اپنی چال پر چلے یہاں تک کہ مروہ کے پاس آئے اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ دکھائی دیا تین بار فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر پھر اللہ کا ذکر فرمایا اور تسبیح کی اور تعریف کی اور دعا کی جو اللہ کو منظور تھی ہر بار ایسا ہی کیا یہاں تک کہ فارغ ہوئے سعی سے۔

٢٩٥٦- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَابْدَءُوا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سات پھیرے کیے ان میں سے تین میں رمل کیا اور چار میں اپنی چال سے چلے پھر یہ آیت پڑھی واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی بعد اس کے دو رکعتیں پڑھیں اور مقام آپ کے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر حجر اسود کو چوما اور نکلے یہ آیت پڑھتے ہوئے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں تو شروع کرو اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا۔

١٢٩- اَلْقِرَاءَةُ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کے دوگانے میں کونسی سورتیں پڑھے

۲۹۶۸۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَى إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَأَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثُمَّ عَادَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام ابراہیم میں پہنچے تو یہ آیت پڑھی واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی. پھر دو رکعتیں پڑھیں ان میں الحمد اور قل یا یہا الکافرون اور قل ھواللہ احد پڑھی پھر حجر اسود کے پاس آئے اس کو بوسہ دیا پھر صفا کی طرف نکلے۔

۱۳۴۷۔ اَلشُّرْبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ

زمزم کا پانی پینا

۲۹۶۹۔ اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَاصِمٌ وَمُغِيرَةُ ح وَأَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

۱۳۴۸۔ اَلشُّرْبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ قَائِمًا

زمزم کا پانی کھڑے ہو کر پینا

۲۹۷۰۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا آپ نے کھڑے ہو کر پیا۔

۱۳۴۹۔ ذِكْرُ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يُخْرَجُ مِنْهُ

صفا کی طرف اسی دروازے سے نکلنا جہاں سے حرم سے نکلتے ہیں

۲۹۷۱۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے گئے تو سات بار طواف کیا بیت اللہ کا پھر مقام کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں پھر صفا کی طرف نکلے اس دروازے سے جہاں سے

الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يُخْرَجُ مِنْهُ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُنَّةٌ.

سے نکلا کرتے تھے اور دوڑے درمیان صفا اور مروے کے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یہ سنت ہے۔

١٥٠. ذِكْرُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا اور مروے کا بیان

۲۹۷۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قُلْتُ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ إِنَّمَا كَانَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَهُ فَكَانَتْ سُنَّةً.

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہؓ کے سامنے یہ آیت پڑھی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما یعنی صفا اور مروہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی سو جو کوئی حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں پھرنا ان دونوں کے بیچ میں میں نے کہا اب مجھے پرواہ نہیں ہے اگر ان دونوں میں نہ پھروں (صفا اور مروے میں کیونکہ اللہ جل جلالہ نے صفا مروہ پھرنے کو واجب نہیں کیا بلکہ فرمایا پھرنا گناہ نہیں ہے) حضرت عائشہ رضی نے کہا برا کہا تو نے کچھ لوگ جاہلیت میں صفا اور مروے میں نہیں پھرتے تھے (بلکہ صفا اور مروہ دوڑنا گناہ سمجھتے تھے) جب دین اسلام آیا اور قرآن اترا اس وقت یہ آیت اتری تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفا اور مروے دوڑے ہم بھی آپ کے ساتھ دوڑے اور یہ سنت ہوگیا۔ ف۔

۲۹۷۳- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا فَوَاللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هَذِهِ الْآيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا اس آیت کو فلا جناح علیہ ان یطوف بھما میں نے کہا قسم خدا کی اگر کوئی صفا مروہ نہ دوڑے تو اس پر کچھ گناہ نہیں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا بری بات کہی تو نے اے بھانجے میرے اس آیت کا اگر یہ مطلب ہوتا تو یوں اترتی فلا جناح

ف: اکثر علماء کے نزدیک صفا اور مروہ دوڑنا حج کا ایک رکن ہے جس کے بغیر حج صحیح نہیں ہوتا اور بعض ائمہ سلف کے نزدیک مستحب ہے اور ابوحنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے۔

أَوَّلَتَهَا كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلَكِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وَكَانَ مَنْ أَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا۔

علیہ ان لا یطوف بھما یعنی اگر کوئی صفا مروہ نہ پھرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں یہ آیت انصار کے باب میں اتری ہے اسلام لانے سے پہلے وہ احرام باندھتے تھے مناۃ (بت کا نام ہے) کے لیے جس کو پوجتے تھے مشلل (ایک مقام کا نام ہے قریب قدید کے) کے پاس سو جو کوئی احرام باندھتا مناۃ کے لیے وہ صفا مروہ دوڑنا برا جانتا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کو پوچھا تو یہ آیت اللہ نے اتاری ان الصفا والمروۃ اخیر تک۔ (یس یہ رد ہے انصار کے خیال کا) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنت کیا صفا مروہ پھرنے کو اب کسی شخص کو اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔

٢٩٧٤۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُولُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ بِهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا جب کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلے صفا جانے کی نیت سے آپ فرماتے تھے شروع کرتے ہیں ہم اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا۔

٢٩٧٥۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّفَا وَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللَّهُ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ کی طرف نکلے اور فرمایا شروع کرتے ہیں ہم اس سے جس سے اللہ نے شروع کیا پھر یہ آیت پڑھی ان الصفا والمروۃ اخیر تک۔

١٥٠١۔ مَوْضِعُ الْقِيَامِ عَلَى الصَّفَا

صفا پر کہاں کھڑا ہو

٢٩٧٦۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفا پہاڑ پر چڑھے جب خانہ کعبہ دکھلائی دیا تو تکبیر کہی اور وہاں کھڑے ہو گئے۔

١٥٠٢۔ اَلتَّكْبِيرُ عَلَى الصَّفَا

صفا پر تکبیر کہنا

۲۹۷۷۔ أخبرنا محمد بن سلمة والحرث بن مسكين قراءة عليه وأنا أسمع واللفظ له عن ابن القاسم قال حدثني مالك عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان إذا وقف على الصفا يكبر ثلاثا ويقول لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير يصنع ذلك ثلاث مرات ويدعو ويصنع على المروة مثل ذلك.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب صفا پر کھڑے ہوتے تو تین بار تکبیر کہتے اور فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر تین بار اور دعا مانگتے پھر مروے پر ایسا ہی کرتے۔

۱۵۰۳۔ التهليل على الصفا

صفا پر لا الٰہ الا اللہ کہنا

۲۹۷۸۔ أخبرنا عمران بن يزيد قال أنبأنا شعيب قال أخبرني ابن جريج قال أخبرني جعفر بن محمد أنه سمع أباه يحدث أنه سمع جابرا عن حجة النبي صلى الله عليه وسلم ثم وقف النبي صلى الله عليه وسلم على الصفا يهلل الله عز وجل ويدعو بين ذلك.

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے سنا اپنے والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے انھوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے حج کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے صفا پر لا الہ الا اللہ کہتے تھے اور دعا کرتے تھے۔

۱۵۰۴۔ الذكر والدعاء على الصفا

صفا پہاڑ پر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا

۲۹۷۹۔ أخبرنا محمد بن عبد الله بن الحكم عن شعيب قال أنبأنا الليث عن ابن الهاد عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جابر قال طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبيت سبعا رمل منها ثلاثا ومشى أربعا ثم قام عند المقام فصلى ركعتين وقرأ واتخذوا من مقام إبراهيم مصلى ورفع صوته يسمع الناس ثم انصرف فاستلم ثم ذهب فقال نبدأ بما بدأ الله به فبدأ بالصفا فرقي عليها حتى بدا له البيت وقال ثلاث مرات لا إله إلا الله وحده لا شريك له له الملك

اس کا ترجمہ باب القول بعد رکعتی الطواف میں گذر چکا۔

لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
وَكَبَّرَ اللَّهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ
مَاشِيًا حَتَّى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ فَسَعَى
حَتَّى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ
فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ
هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
ذَكَرَ اللَّهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ
فَعَلَ هَذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ.

۱۵۰۶۔ اَلطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

اونٹ پر چڑھ کے صفا مروہ دوڑنا

۲۹۸۰۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ
قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ
أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ
بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ
وَلِيَسْأَلُوهُ إِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر
چڑھ کے سعی کی اور صفا مروہ میں طواف کیا بیت اللہ کا
سوار ہو کر تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں اور آپ لوگوں سے
اونچے رہیں اور لوگ آپ سے پوچھیں اس لیے کہ لوگوں
نے آپ کو ڈھانپ لیا تھا۔

۱۵۰۷۔ اَلْمَشْيُ بَيْنَهُمَا

صفا اور مروے کے بیچ میں چلنا

۲۹۸۱۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ
بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ
السَّائِبِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ
يَمْشِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ إِنْ أَمْشِي
فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَإِنْ أَسْعَى
فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى۔

حضرت کثیر بن جمہان سے روایت ہے
میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو دیکھا چلتے ہوتے (اپنی چال
سے) صفا اور مروے کے بیچ میں انھوں نے کہا اگر میں
چلوں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی چلتے تھے اور
جو دوڑوں تو آپ بھی دوڑتے تھے۔

۲۹۸۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَذَكَرَ نَحْوَهُ
إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ۔

ترجمہ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے انھوں نے
کہا میں بوڑھا ہوں (تو میرے لیے چلنا ہی بہتر ہے)

۱۵۰۷۔ اَلرَّمَلُ بَيْنَهُمَا

۲۹۸۳۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلُوا ابْنَ عُمَرَ هَلْ رَأَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ فِيْ جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ فَرَمَلُوْا فَلَا اُرَاهُمْ رَمَلُوْا اِلَّا بِرَمَلِهِ۔

صفا اور مروہ کے بیچ میں رمل کرنا

حضرت زہری سے روایت ہے لوگوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم نے دیکھا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا صفا اور مروہ کے بیچ میں انہوں نے کہا آپ لوگوں کے ساتھ تھے مگر لوگوں نے رمل کیا تھا میں سمجھا ہوں آپ کو دیکھ کر کیا ہوگا۔

۱۵۰۸۔ اَلسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۲۹۸۴۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ۔

صفا اور مروہ کے بیچ میں دوڑنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ کے درمیان دوڑے مشرکوں کو اپنا زور بتلانے کے لیے کہ ہم چلنے چگنے طاقت ور رہیں۔

۱۵۰۹۔ اَلسَّعْيُ فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ

۲۹۸۵۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُدَيْلٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنِ امْرَاَةٍ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ وَيَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْوَادِيْ اِلَّا شَدًّا۔

نالے کے اندر دوڑنا

ایک عورت سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا نالے کے اندر دوڑتے تھے اور فرماتے تھے نالے کو دوڑ کر طے کرنا چاہیے (اب وہاں دو نشان کردیے ہیں دو سبز تقیر لگے ہیں ان کے بیچ میں دوڑتے ہیں۔

۱۵۱۰۔ مَوْضِعُ الْمَشْيِ

۲۹۸۶۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشٰى حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ

کس مقام پر اپنی چال سے چلے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب صفا سے اترتے تو چلتے یہاں تک کہ پاؤں آپ کے جب نالے میں جھکتے دوڑتے نالے سے نکلنے تک۔

بَطْنِ الْوَادِي سَعَى حَتَّى يَخْرُجَ مِنْهُ.

۱۵۱۱۔ مَوْضِعُ الرَّمَلِ

رمل کس جگہ پر کرے

۲۹۸۷۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَطْنِ الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم نالے کے اندر جھکے تو آپ دوڑے اس میں نکلنے تک۔

۲۹۸۸۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ يَعْنِي عَنِ الصَّفَا حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتَّى إِذَا صَعِدَ مَشَى.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفا سے اترے جب آپ کے پاؤں نالے میں جھکے تو دوڑے جب اوپر چڑھنے لگے تو پھر اپنی چال سے چلنے لگے۔

۱۵۱۲۔ مَوْضِعُ الْقِيَامِ عَلَى الْمَرْوَةِ

مروہ پر کس مقام پر کھڑا ہو

۲۹۸۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللَّهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَاءَ اللَّهُ فَعَلَ هَذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مروے پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ دکھلائی دینے لگا پھر فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر تین بار پھر اللہ کا ذکر کیا اس کی تسبیح اور تحمید کی (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ) پھر دعا کی جو اللہ نے چاہا ہر بار ایسا ہی کیا یہاں تک کہ سعی سے فارغ ہوئے۔

۱۵۱۳۔ التَّكْبِيرُ عَلَيْهَا

مروے پر تکبیر کہنا

۲۹۹۰۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى الصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ ثُمَّ وَحَّدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صفا پر گئے اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ دکھلائی دیا پھر اللہ کی توحید بیان کی اور تکبیر کہی اور فرمایا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر

لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ مَشَى حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ سَعَى حَتَّى إِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَيْهَا كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى قَضَى طَوَافَهُ

پھر چلے نالے میں آپ کے پاؤں جھکے تو دوڑے جب پاؤں اوپر چڑھے تو اپنی چال سے چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پر گئے وہاں بھی ایسا ہی کیا جیسا صفا پر کیا تھا یہاں تک کہ طواف سے فارغ ہوئے۔

١٥١٤۔ كَمْ طَوَافُ الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

قران اور تمتع میں کتنی بار سعی کرے

٢٩٩١۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے صفا اور مروہ میں سعی نہیں کی مگر ایک بار ف

١٥١٥۔ أَيْنَ يُقَصِّرُ الْمُعْتَمِرُ

عمرہ کرنے والا بال کہاں کتروائے

٢٩٩٢۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ فِي عُمْرَةٍ عَلَى الْمَرْوَةِ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال کترے تیر کے پیکان سے مروہ پر۔

٢٩٩٣۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال کترے ایک اعرابی کے تیر سے۔

١٥١٦۔ كَيْفَ يُقَصِّرُ

کس طرح بال کترے

٢٩٩٤۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بال کاٹنے کے لیے

ف: جیسے طواف بیت اللہ کا قران میں ایک ہی کافی ہے ویسے ہی سعی بھی مگر ابو حنیفہؒ کے نزدیک قران والے کو طواف اور دو سعی کرنا چاہیے۔

قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخَذْتُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ كَانَ مَعِي بَعْدَ مَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ قَالَ قَيْسٌ وَالنَّاسُ يُنْكِرُونَ هٰذَا عَلَى مُعَاوِيَةَ۔

ایک تیر سے جو میرے ساتھ تھا جب آپ طواف اور سعی کر چکے حج کے دس دنوں میں، قیس نے کہا لوگ انکار کرتے تھے معاویہ پر اس حدیث کی روایت میں۔ ف۔

۱۵۱۷۔ مَا يَفْعَلُ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهْدٰى۔

جو شخص حج کا احرام باندھے اور ہدی ساتھ لیجاوے وہ کیا کرے

۲۹۹۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ قَالَتْ فَلَمَّا أَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلٰى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حج کی نیت سے جب آپ نے طواف کیا بیت اللہ کا اور سعی کی تو فرمایا جس کے ساتھ ہدی وہ احرام پر قائم رہے اور جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے۔

۱۵۱۸۔ مَا يَفْعَلُ مَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَأَهْدٰى

جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہو اور ہدی لایا ہو وہ کیا کرے

۲۹۹۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَهْدٰى فَلَا يَحِلُّ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے حجۃ الوداع میں بعضوں نے ہم میں سے حج کا احرام باندھا اور بعضوں نے عمرے کا اور ہدی ساتھ لائے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور ہدی نہیں لایا وہ تو احرام کھول ڈالے اور جس نے عمرے کا احرام باندھا لیکن ہدی لایا ہے وہ احرام نہ کھولے اور جس نے حج کا احرام باندھا وہ اپنا حج پورا کرے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔

ف: کیونکہ وہ حج کے دنوں میں عمرہ کرنا برا جانتے تھے۔

۲۹۹۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ قَالَتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَأَقَامَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَأَحْلَلْتُ فَلَبِسْتُ ثِيَابِي وَتَطَيَّبْتُ مِنْ طِيبِي ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ اسْتَأْخِرِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے حج کا لبیک پکارتے ہوئے جب نزدیک پہنچے مکے کی تو آپ نے فرمایا جس کے ساتھ ہدی نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور جس کے ساتھ ہدی ہو وہ احرام باندھے رہے۔ اسماءؓ نے کہا زبیرؓ میرے خاوند کے ساتھ ہدی تھی وہ احرام باندھے رہے اور میرے ساتھ ہدی نہ تھی تو میں نے احرام کھول ڈالا اور کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پھر زبیر کے پاس بیٹھی، انھوں نے کہا مجھ سے الگ رہو میں نے کہا تم ڈرتے ہو کہ میں تم پر کود پڑوں گی۔ ف

۱۵۱۹- اَلْخُطْبَةُ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ

آٹھویں تاریخ سے پہلے (ساتویں تاریخ کو) خطبہ پڑھنا

۲۹۹۸- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى أَبِي قُرَّةَ مُوسَى بْنِ طَارِقٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعِرَّانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْعَرْجِ ثُوِّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَوَقَفَ عَلَى التَّكْبِيرِ فَقَالَ هَذِهِ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَدْعَاءِ لَقَدْ بَدَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُصَلِّيَ مَعَهُ فَإِذَا عَلِيٌّ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جعرانہ کے عمرے سے لوٹے تو ابوبکرؓ کو (لوگوں کا سردار کر کے) حج پر مقرر کیا ہم لوگ ان کے ساتھ گئے جب عرج (ایک مقام کا نام ہے) میں پہنچے تو صبح کی اذان ہوئی پھر ابوبکرؓ کھڑے ہوئے نماز کی تکبیر کہنے کو اتنے میں اونٹ کی آواز پیچھے سے سنی انھوں نے توقف کیا اور کہا یہ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی آواز ہے جس کا نام جدعاء ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غالبا معلوم ہوا حج میں آنا تو شاید آپ ہی ہوں ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھیں گے اتنے میں علیؓ اس اونٹنی پر نمودار ہوئے۔ ابوبکر صدیقؓ نے کہا تم امیر ہو کے آئے ہو یا کچھ پیغام لے کر انھوں نے کہا کچھ پیغام لے کر مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ

ف: اور تمہارا احرام خراب کر دوں گی یہ خیال نہ کرو۔

عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرٌ أَمْ رَسُولٌ قَالَ لَا بَلْ رَسُولٌ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةَ أَقْرَؤُهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الْأَوَّلُ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ وَكَيْفَ يَرْمُونَ فَعَلَّمَهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَاءَةَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى خَتَمَهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ خُثَيْمٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا أَخْرَجْتُ هَذَا لِئَلَّا يُجْعَلَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَمَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنْ إِسْحَقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ لَمْ يَتْرُكْ حَدِيثَ ابْنِ خُثَيْمٍ وَلَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ إِلَّا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ قَالَ ابْنُ خُثَيْمٍ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ وَكَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ خُلِقَ لِلْحَدِيثِ.

علیہ وسلم نے بھیجا ہے سورۂ برات سنانے کو حج کے اجتماع میں۔ پھر ہم مکے میں آئے یوم الترویہ سے ایک دن پہلے (یعنی ساتویں تاریخ کو) تو ابوبکرؓ کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا لوگوں کو اور حج کے ارکان بیان کیے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور سورت برات سنائی یہاں تک کہ ختم کیا اس کو پھر ابوبکرؓ کے ساتھ نکلے جب عرفہ کا دن ہوا تو ابوبکرؓ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ سنایا اور حج کے احکام بیان کیے جب وہ فارغ ہوئے تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور ان کو سورۂ برات سنائی یہاں تک کہ اسکو ختم کیا پھر جب یوم النحر ہوا (دسویں تاریخ) تو ہم لوٹے منا کو (عرفات سے) جب ابوبکرؓ لوٹ کر آئے تو انھوں نے لوگوں کو خطبہ سنایا اور لوٹنے کے اور قربانی کے احکام بتلائے پھر جب فارغ ہوئے تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور سورۂ برات سنائی یہاں تک کہ ختم کیا اس کو پھر جب پہلا دن کوچ کا ہوا (یعنی بارھویں تاریخ) تو ابوبکرؓ کھڑے ہوئے اور خطبہ سنایا اور بیان کیا کیونکر کوچ کرنا چاہیے اور کس طرح کنکریاں مارنا چاہیے پھر سب ارکان سکھلائے جب فارغ ہوئے تو حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور سورۂ برات لوگوں کو سنائی یہاں تک کہ ختم کیا اسکو۔

۱۵۲۰- اَلْمُتَمَتِّعُ مَتَى يُهِلُّ بِالْحَجِّ

تمتع کرنیوالا حج کا احرام کب باندھے

ف: اگرچہ پہلے آپ نے سورۂ برات سنانا بھی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا تھا لیکن بعد کو خیال آیا کہ عہد توڑنے کے لیے کوئی شخص عزیز چاہیے کیونکہ عرب ایسے امور میں اقارب ہی کی بات قبول کرتے ہیں اس لیے پیچھے سے حضرت علیؓ کو روانہ کیا۔

۲۹۹۹- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوا وَاجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَضَاقَتْ بِذَلِكَ صُدُورُنَا وَكَبُرَ عَلَيْنَا فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي تَفْعَلُونَ فَأَحْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے (مکے کو) جب ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احرام کھول ڈالو اور حج کو عمرہ کر ڈالو یہ سن کر ہمارے دل تنگ ہوئے اور ہم پر شاق گزرا جب یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا اے لوگو احرام کھول ڈالو اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول ڈالتا اور جیسا تم نے کیا کرتا پھر ہم نے احرام کھول ڈالا یہاں تک کہ جماع کیا اپنی عورتوں سے اور جو کام بغیر احرام والا کرتا ہے وہ کیا جب یوم الترویہ (آٹھویں تاریخ) ہوا تو مکے سے نکل کر ہم نے لبیک پکاری حج کی۔

۱۵۲۱- مَا ذُكِرَ مِنْ مِنًى

منیٰ کا بیان

۳۰۰۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ الدِّيلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَدَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ مَا أَنْزَلَكَ تَحْتَ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْتُ أَنْزَلَنِي ظِلُّهَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْأَخْشَبَيْنِ مِنْ مِنًى وَنَفَخَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ السُّرَّبَةُ وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ يُقَالُ لَهُ السُّرَرُ بِهِ سَرْحَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُونَ نَبِيًّا۔

حضرت محمد بن عمران انصاری سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے میری طرف مڑے عبداللہ بن عمر اور میں ایک درخت کے تلے اترا تھا مکے کی راہ میں انھوں نے کہا تم اس درخت کے تلے کیوں ٹھہرے ہو میں نے کہا سایہ کے لیے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو دو پہاڑوں کے بیچ میں ہو منا کے اور اشارہ کیا مشرق کی طرف تو وہاں ایک وادی (راہ دو پہاڑوں کے بیچ میں) ہے جس کو سرر یا سرر کہتے ہیں وہاں ایک درخت ہے اس کے تلے ستر پیغمبروں کے آنول کاٹے گئے ہیں۔

۳۰۰۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الْأَعْرَجُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا منا میں تو اللہ نے ہمارے کان کھول دیے جو آپ فرماتے تھے وہ ہم سنتے تھے اپنے اپنے ٹھکانوں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع کیا ان کو بتلانا حج کے طریقے یہاں تک کہ جمرہ

بِمِنًى فَفَتَحَ اللّٰهُ اَسْمَاعَنَا حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ وَنَحْنُ فِيْ مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتّٰى بَلَغَ الْجِمَارَ فَقَالَ بِحَصَى الْخَذْفِ وَاَمَرَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَنْ يَنْزِلُوْا فِيْ مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَاَمَرَ الْاَنْصَارَ اَنْ يَنْزِلُوْا فِيْ مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ

کے پاس پہنچے تو چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں انگلیوں سے اور حکم کیا مہاجرین کو مسجد میں آگے اترنے کا اور انصار کو پیچھے اترنے کا۔

۱۵۲۲- اَيْنَ يُصَلِّي الْاِمَامُ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

آٹھویں تاریخ کو امام ظہر کی نماز کہاں پڑھے

۳۰۰۲- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ

حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا تم مجھ سے وہ بات بیان کرو جو تم کو یاد ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آپ نے ظہر کہاں پڑھی آٹھویں تاریخ کو انھوں نے کہا منا میں میں نے کہا کوچ کے دن عصر کہاں پڑھی انھوں نے کہا ابطح میں (یعنی محصب میں جو ایک مقام ہے مکے سے ایک میل کے فاصلے پر)۔

۱۵۲۳- اَلْغُدُوُّ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ

منا سے عرفات کو جانا

۳۰۰۳- اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى اِلٰى عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے منا سے عرفے کو کوئی ہم میں سے تکبیر کہتا اور کوئی لبیک کہتا۔

۳۰۰۴- اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى عَرَفَاتٍ فَمِنَّا الْمُلَبِّيْ وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۱۵۲۴- اَلتَّكْبِيْرُ فِي الْمَسِيْرِ اِلٰى عَرَفَةَ

عرفات کو جاتے ہوئے تکبیر کہنا

۳۰۰۵- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُلَائِيُّ

حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت

يَعْنِي أَبَا نُعَيْمٍ الْفَضْلَ بْنَ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ وَنَحْنُ غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ مَا كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي التَّلْبِيَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَالَ كَانَ الْمُلَبِّي يُلَبِّي فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ.

سے میں نے انسؓ سے کہا اور ہم دونوں چلے آتے تھے عرفات کو منیٰ سے تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آج دن کے لبیک میں کیا کرتے تھے انھوں نے کہا کوئی لبیک کہتا تو برا نہ جانتے اور جو تکبیر کہتا تو برا نہ جانتے (کیونکہ مقصود اللہ کا ذکر ہے)

١٥٢٥ التَّلْبِيَةُ فِيهِ

٣٠٠٦- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ الثَّقَفِيُّ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ فِي هَذَا الْيَوْمِ قَالَ سِرْتُ هَذَا الْمَسِيرَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَكَانَ مِنْهُمُ الْمُهِلُّ وَمِنْهُمُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَلَى صَاحِبِهِ.

عرفات کو جاتے ہوئے لبیک کہنا

حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے میں نے انسؓ سے کہا نویں تاریخ صبح کو تم لبیک میں کیا کہتے ہو آج کے روز انھوں نے کہا میں آج کے دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ چلا ہوں کوئی ان میں سے لبیک پکارتا کوئی تکبیر کہتا اور دونوں میں کوئی دوسرے پر اعتراض نہ کرتا۔

١٥٢٦- مَا ذُكِرَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ

٣٠٠٧- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَاتَّخَذْنَاهُ عِيدًا { الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ } قَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أُنْزِلَتْ فِيهِ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي أُنْزِلَتْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ.

عرفے کے دن کی فضیلت

حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا اگر ہمارے اوپر یہ آیت اترتی الیوم اکملت لکم دینکم یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) حضرت عمرؓ نے کہا میں جانتا ہوں جس دن یہ آیت اتری وہ جمعے کی رات تھی اور ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں تھے۔

٣٠٠٨- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ عَبْدًا أَوْ أَمَةً مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَإِنَّهُ لَيَدْنُو

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دن اتنے غلام اور لونڈی اللہ آزاد نہیں کرتا جہنم سے جتنے عرفے کے دن (یعنی نویں تاریخ ذی الحجہ کی) آزاد کرتا ہے مقرر حق تعالیٰ اس دن نزدیک ہوتا ہے اپنے بندوں سے پھر فخر کرتا

ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ وَيَقُولُ مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ الَّذِي رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

ہے اپنے بندوں سے فرشتوں پر اور فرماتا ہے (عنایت سے) یہ لوگ کیا چاہتے ہیں (یعنی تے ان کو بخشش دیا مراد وہ بندے ہیں جو حج کرجاتے ہیں اور عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔

۱۵۲۷۔ اَلنَّهْيُ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفے کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت

۳۰۰۹۔ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَأَيَّامَ التَّشْرِيقِ عِيدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک عرفے کا دن اور بقرعید کا دن اور ایام تشریق (یعنی ۱۱۔۱۲۔۱۳ ذی الحجہ کے) یہ ہماری مسلمانوں کے عید کے دن ہیں اور یہ دن کھانے پینے کے ہیں ف۔

۱۵۲۸۔ اَلتَّرْوَاحُ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفے کے دن جلدی عرفات پر پہنچنا

۳۰۱۰۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَخْبَرَنَا أَشْهَبُ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ يَأْمُرُهُ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي أَمْرِ الْحَجِّ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ جَاءَهُ ابْنُ عُمَرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا مَعَهُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِهِ أَيْنَ هٰذَا فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْحَجَّاجُ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ لَهُ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَقَالَ لَهُ هٰذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ لَهُ نَعَمْ فَقَالَ أُفِيضُ عَلَيَّ مَاءً ثُمَّ أَخْرُجُ إِلَيْكَ فَانْتَظَرَهُ

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبدالملک بن مروان نے (جو خلفائے بنی امیہ میں سے تھا) حجاج بن یوسف کو لکھا (جو حاکم تھا مکے کا عبدالملک کی طرف سے) کہ مخالفت نہ کرے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حج کے کاموں میں جب عرفے کا دن ہوا تو عبداللہ بن دوپہر ڈھلتے ہی اس کے پاس آئے میں بھی ان کے ساتھ تھا اور اس کے پردے کے پاس آن کر پکارا کہاں ہے یہ حجاج نکلا ایک کسم کے رنگ کا تہبند باندھے ہوئے اور کہنے لگا کیا کہتے ہو اے ابا عبدالرحمٰن انھوں نے کہا چلو اگر سنت کی پیروی چاہتے ہو۔ حجاج نے کہا ابھی سے انھوں نے کہا ہاں کہا میں پانی ڈال لوں اپنے

ف: لیکن عرفے کے دن روزہ رکھنا حرام نہیں ہے اور باقی دنوں میں حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک حاجی کو عرفے کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے تاکہ ارکان حج میں خلل نہ پڑے اور جو حاجی نہ ہو اس کو درست ہے۔

حَتَّى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ السُّنَّةَ فَأَقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى ابْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذَلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ ۔

دوپہر پھر نکلا میں اور عبداللہ بن عمرؓ اس کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ نکلا اور میرے اور باپ کے بیچ میں چلا میں نے کہا اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ چھوٹا پڑھ اور عرفات میں جلدی کر ٹھہرنے کے لیے وہ ابن عمرؓ کی طرف دیکھنے لگا ان سے سننے کے لیے انھوں نے کہا سچ کہتا ہے۔

۱۵۲۹- اَلتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَةَ

عرفات میں لبیک کہنا

۳۰۱۱- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَا لِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّونَ قُلْتُ يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ ۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبداللہ بن عباسؓ کے ساتھ تھا عرفات میں۔ انھوں نے کہا کیا سبب ہے جو لبیک کی آواز نہیں آتی میں نے کہا لوگ معاویہ سے ڈرتے ہیں (انھوں نے لبیک کہنے سے منع کیا ہے) یہ سن کر عبداللہ بن عباسؓ اپنے ڈیرے سے نکلے اور کہا لبیک اللھم لبیک لبیک لوگوں نے سنت کو چھوڑ دیا حضرت علیؓ کی عداوت میں (اور معاویہ کی محبت میں)

۱۵۳۰- اَلْخُطْبَةُ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

عرفات میں نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا

۳۰۱۲- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ

حضرت سلمہ بن نبیط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خطبہ پڑھتے ہوئے عرفات میں ایک لال اونٹ پر نماز سے پہلے۔

۱۵۳۱- اَلْخُطْبَةُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى النَّاقَةِ

عرفات کے دن اونٹ پر سوار ہو کر خطبہ پڑھنا

۳۰۱۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۱۵۲۲۔ قَصْرُ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

۳۰۱۴۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ جَاءَ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَقَالَ هَذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَالِمٌ فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ الْيَوْمَ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلَاةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ۔

عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ حجاج بن یوسف کے پاس آئے اور کہا چل اگر سنت کی پیروی چاہتا ہے اس نے کہا ابھی عبداللہ بن عمرؓ نے کہا ہاں سالم نے کہا میں حجاج سے بولا اگر تم آج کے دن سنت پر چلنا چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھ اور نماز جلدی پڑھ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا سچ کہتا ہے۔

۱۵۲۳۔ اَلْجَمْعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

۳۰۱۵۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ۔

عرفات میں ظہر اور عصر ملا کر پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز کو اپنے وقت پر پڑھتے مگر مزدلفے اور عرفات میں (عرفات میں ظہر اور عصر دونوں ظہر کے وقت پڑھ لیتے اور مزدلفے میں مغرب اور عشاء دونوں عشاء کے وقت پڑھتے۔)

باب ۱۵۲۴ رَفْعُ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ

۳۰۱۶۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو فَمَالَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْأُخْرَى۔

عرفات میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا عرفات میں آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے دعا مانگتے کو اتنے میں اونٹنی مڑی تو اس کی نکیل تھامی اور ایک ہاتھ اٹھائے رہے۔

۳۰۱۷۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَقِفُ بِالْمُزْدَلِفَةِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے قریش کے لوگ مزدلفے میں ٹھہرتے اور باقی عرب کے لوگ سب عرفات میں ٹھہرتے اور قریش کو حمس کہتے ہیں (کیونکہ حمس

يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَسَائِرُ الْعَرَبِ تَقِفُ بِعَرَفَةَ فَأَمَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ.

احمس کی جمع ہے اور احمس قریشی کو کہتے ہیں اس لیے کہ وہ اپنے دین میں سخت ہوتا ہے) اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا عرفات میں ٹھہرنے کا پھر عرفات سے لوٹنے کا اور فرمایا لوٹو جہاں سے لوٹتے ہیں لوگ۔

۳۰۱۸۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا فَقُلْتُ مَا شَأْنُ هَذَا إِنَّمَا هَذَا مِنَ الْحُمْسِ.

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ایک اونٹ کھو گیا میں اس کو ڈھونڈنے چلا گیا عرفات پر عرفہ کے دن میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا وہاں ٹھہرے ہوئے۔ میں نے کہا ان کو یہ کیا ہوا یہ تو حمس میں سے ہیں (یعنی قریش کے لوگوں میں سے ان کو تو مزدلفے میں ٹھہرنا تھا جو حرم کے اندر ہے نہ عرفات میں قریش کہتے ہم اللہ کے لوگ ہیں تو اللہ کے حرم سے باہر نہ ٹھہریں گے)۔

۳۰۱۹۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا بِعَرَفَةَ مَكَانًا بَعِيدًا مِنَ الْمَوْقِفِ فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ.

حضرت زید بن شیبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ سے دور تھے اتنے میں ابن مربع ہمارے پاس آیا اور کہنے لگا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجا ہوا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں اپنے ٹھکانوں پر رہو (اگلے زمانے سے مقرر ہیں) رہو اس لیے کہ تم وارث ہو اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کے۔

۳۰۲۰۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ.

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے جابر بن عبداللہ انصاری کے پاس گیا اور ان سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

۱۵۳۵ ـ فَرْضُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں ٹھہرنا فرض ہے

۳۰۲۱۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ

حضرت عبدالرحمن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اتنے

عبد الرحمن بن يعمر قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتاه ناس فسألوه عن الحج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحج عرفة فمن أدرك ليلة عرفة قبل طلوع الفجر من ليلة جمع فقد تم حجه.

میں کچھ لوگ آئے اور حج کو پوچھنے لگے آپ نے فرمایا حج عرفات میں ٹھہرنا ہے جس شخص نے عرفے کی رات پائی مزدلفے کی رات کی صبح ہونے سے پہلے (یعنی دسویں تاریخ کی صبح سے پہلے) اس کا حج پورا ہو گیا اگرچہ ایک ساعت ہی اس وقت کے اندر عرفات میں ٹھہرے۔

۳۰۲۲۔ أخبرنا محمد بن حاتم قال حدثنا حبان قال أنبأنا عبد الله عن عبد الملك بن أبي سليمان عن عطاء عن ابن عباس عن الفضل بن عباس قال أفاض رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفات وردفه أسامة بن زيد فجالت به الناقة وهو رافع يديه لا تجاوزان رأسه فما زال يسير على هينته حتى انتهى إلى جمع۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اور آپ کے ساتھ اسامہ بن زید سوار تھے تو اونٹنی آپ کو لے کر چلی اور آپ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے تھے (دعا کے لیے) لیکن سر سے اونچے نہ تھے پھر اسی حالت سے آپ چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفے میں پہنچے۔

۳۰۲۳۔ أخبرنا إبراهيم بن يونس بن محمد قال حدثنا أبي قال حدثنا حماد عن قيس بن سعد عن عطاء عن ابن عباس أن أسامة بن زيد قال أفاض رسول الله صلى الله عليه وسلم من عرفة وأنا رديفه فجعل يكبح راحلته حتى أن ذفراها ليكاد يصيب قادمة الرحل وهو يقول يا أيها الناس عليكم بالسكينة والوقار فإن البر ليس في إيضاع الإبل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسامہ بن زید نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لوٹے عرفات سے اور میں آپ کے ساتھ سوار تھا آپ اپنی اونٹنی کی نکیل کھینچنے لگے (آہستہ چلانے کے لیے) یہاں تک کہ اس کے کانوں کی جڑیں پالان کے برابر آنے لگیں اور آپ فرماتے تھے اے لوگو لازم کر لو اپنے اوپر آہستگی اور نرمی کو (یعنی سہولت سے چلو) کیونکہ اونٹ دوڑانا کچھ نیکی نہیں ہے (بلکہ دوڑانے میں خوف ہے لوگوں کو ایذا پہنچنے کا اس لیے کہ ہجوم بہت ہوتا ہے)

۱۵۳۶۔

الأمر بالسكينة في الإفاضة من عرفة

عرفات سے لوٹتے وقت آہستہ چلنے کا حکم

۳۰۲۴۔ أخبرنا محمد بن علي بن حرب قال حدثنا محرز بن الوضاح عن إسماعيل يعني ابن أمية عن أبي غطفان بن طريف حدثه أنه سمع ابن عباس يقول لما دفع رسول الله صلى الله عليه وسلم شنق ناقته حتى إن رأسها ليمس واسطة رحله

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے تو آپ نے اونٹنی کی مہار کھینچی یہاں تک کہ سر اس کا پالان کی لکڑی سے چھونے لگا اور آپ فرماتے تھے لوگوں سے آہستہ چلو عرفے کی شام کو۔

وَهُوَ يَقُولُ لِلنَّاسِ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ۔

۳۰۲۵۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ نے فرمایا عرفے کی شام کو مزدلفے کی صبح کو جب لوگ چلے اے لوگو آرام پکڑو اور آپ روکے تھے اپنی اونٹنی کو یہاں تک کہ بطن محسر میں آئے جو منا میں ہے فرمایا لازم پکڑو چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھر آپ لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کو مارا اس وقت سے لبیک موقوف کی۔

۳۰۲۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹے اطمینان سے اور جلدی چلایا اونٹ کو بطن محسر میں (جو ایک وادی ہے درمیان منا اور مزدلفے کے) اور حکم کیا لوگوں کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے کا۔

۳۰۲۷۔ أَخْبَرَنِي أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَجَعَلَ يَقُولُ السَّكِينَةَ عِبَادَ اللَّهِ يَقُولُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَيُّوبُ بِبَاطِنِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عرفات سے لوٹتے فرماتے تھے: اطمینان سے چلو اے بندو اللہ کے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔ ایوب نے جو راوی ہے اس حدیث کا اپنی ہتھیلی سے اشارہ کیا آسمان کی طرف۔

۱۵۲۷۔ كَيْفَ السَّيْرُ مِنْ عَرَفَةَ

عرفات سے کیونکر چلنا چاہیے

۳۰۲۸۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَسِيرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ كَانَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کیوں کر چلتے تھے۔ انھوں نے کہا عنق سے (جو ایک متوسط چال ہے نہ جلدی نہ دھیما) جب جگہ پاتے تو نص کرتے

يَبْلُغُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ۔

اور نص عنق سے زیادہ ہے۔

۱۵۳۸- النُّزُولُ بَعْدَ الدَّفْعِ مِنْ عَرَفَةَ

عرفہ سے واپسی پر گھاٹی میں اترنا

۳۰۲۹- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتُصَلِّي الْمَغْرِبَ قَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے لوٹے تو پہاڑ کی گھاٹی کی طرف چلے میں نے کہا مغرب کی نماز پڑھ لوں آپ نے فرمایا نماز کی جگہ آگے ہے۔

۳۰۳۰- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الشِّعْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الصَّلَاةَ قَالَ الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ لَمْ يَحُلَّ آخِرُ النَّاسِ حَتَّى صَلَّى۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی میں اترے جہاں امراء اترتے ہیں اور پیشاب کیا پھر ایک ہلکا وضو کیا میں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز آپ نے فرمایا نماز آگے ہے۔ جب ہم مزدلفے میں آئے تو ابھی اخیر کے لوگ اترے بھی نہ تھے آپ نے نماز پڑھ لی۔

۱۵۳۹- الْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفے میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا

۳۰۳۱- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ۔

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشاء کو مزدلفے میں (یعنی دونوں نمازیں عشاء کے وقت پڑھیں)

۳۰۳۲- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ۔

ترجمہ ابن مسعود سے ایسی ہی روایت ہے۔

۳۰۳۳- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشاء کو ایک تکبیر سے مزدلفے میں ان کے بیچ میں نفل نہیں پڑھا اور نہ ہر ایک کے لئے

جَمَعَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلَى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا.

بعد نفل پڑھا۔

٣٠٣٤۔ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ كَذَلِكَ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ ان کے باپ نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا مغرب اور عشاء کو ان دونوں کے بیچ میں کوئی نماز نہ پڑھی۔ مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں پھر عشاء کی دو رکعتیں پڑھیں بعد عبداللہ بن عمرؓ بھی اسی طرح جمع کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ جل جلالہ سے مل گئے۔

٣٠٣٥۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو مزدلفے میں پڑھی ایک تکبیر سے۔

٣٠٣٦۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ كُرَيْبًا قَالَ سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ قَالَ أَقْبَلْنَا نَسِيرُ حَتَّى بَلَغْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَنَاخَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الْقَوْمِ فَأَنَاخُوا فِي مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ فَنَزَلُوا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا انْطَلَقْتُ عَلَى رِجْلَيَّ فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ وَرَدِفَهُ الْفَضْلُ.

حضرت کریب سے روایت ہے جنہوں نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور وہ سوار تھے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عرفے کی شام کو میں نے کہا تم نے کیا کیا انہوں نے کہا ہم چلتے رہے (عرفات سے) یہاں تک کہ مزدلفے میں آئے وہاں آپ نے اونٹ بٹھایا پھر مغرب کی نماز پڑھی اور لوگوں کو کہلا بھیجا ان سب نے اپنے اپنے ٹھکانوں میں اونٹ بٹھائے ابھی وہ سب اترنے نہ پائے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز پڑھ لی پھر لوگ اترے جب صبح ہوئی تو میں پیدل چلا قریش کے آگے چلنے والوں کے ساتھ اور فضل بن عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار ہوئے۔

١٥٤٠۔ تَقْدِيمُ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى مَنَازِلِهِمْ بِمُزْدَلِفَةَ

عورتوں اور بچوں کو آگے سے اپنے ٹھکانے بھیج دینا مزدلفے میں تاکہ ہجوم میں انکو تکلیف نہ ہو

٣٠٣٧۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ان لوگوں میں تھا جن کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ .

اپنے لوگوں میں سے ضعیف سمجھ کر آگے بھیج دیا مزدلفے کی رات کو۔

۳۰۳۸ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ .

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۰۳۹ - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ وَعَفَّانُ وَسُلَيْمَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُشَاشٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ ضَعَفَةَ بَنِي هَاشِمٍ أَنْ يَنْفِرُوا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ .

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی ہاشم کے ضعیف لوگوں (یعنی عورتوں بچوں کو) حکم کیا مزدلفے سے رات ہی کو چلے جانے کا (تاکہ دن میں ہجوم سے تکلیف نہ ہو)۔

۳۰۴۰ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تُغَلِّسَ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى .

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم کیا مزدلفے چلے جانے کا اندھیرے منہ منیٰ کو۔

۳۰۴۱ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ كُنَّا نُغَلِّسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى .

حضرت ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مزدلفے سے اندھیرے منہ منیٰ کو چلے آتے تھے۔

۱۵۴۱ - اَلرُّخْصَةُ لِلنِّسَاءِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ الصُّبْحِ

عورتوں کو مزدلفے سے لوٹنے کی اجازت فجر ہونے سے پہلے

۳۰۴۲ - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُورٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا أَذِنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَوْدَةَ فِي الْإِفَاضَةِ قَبْلَ الصُّبْحِ مِنْ جَمْعٍ لِأَنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً .

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی سودہ کو مزدلفے سے لوٹنے کی فجر ہونے سے پہلے اس لیے کہ وہ موٹی عورت تھیں۔

۱۵۴۲ - اَلْوَقْتُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفے میں فجر کی نماز کس وقت پڑھے

۳۰۴۳- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ صَلَّاهُمَا بِجَمْعٍ وَصَلَاةَ الْفَجْرِ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا کسی نماز کو بے وقت پڑھتے ہوئے مگر مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفے میں اور فجر کی نماز بھی اس دن وقت سے پہلے پڑھی۔ [1]

۲۱۵۔ فِيْمَنْ لَّمْ يُدْرِكْ صَلٰوةَ الصُّبْحِ مَعَ الْاِمَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

جس شخص کو مزدلفے میں فجر کی نماز امام کے ساتھ نہ ملے

۳۰۴۴- اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ وَدَاوُدَ وَزَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى مَعَنَا صَلَاتَنَا هٰذِهِ هٰهُنَا ثُمَّ اَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مزدلفے میں ٹھہرے ہوئے آپ نے فرمایا جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز (فجر کی) اس جگہ پڑھی پھر ہمارے ساتھ ٹھہرا اور اس سے پہلے رات یا دن میں (نویں تاریخ کو) عرفات میں ٹھہرا اس کا حج پورا ہو گیا۔

۳۰۴۵- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ جَمْعًا مَعَ الْاِمَامِ وَالنَّاسِ حَتّٰى يُفِيْضَ مِنْهَا فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْهُ مَعَ النَّاسِ وَالْاِمَامِ فَلَمْ يُدْرِكْ۔

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے مزدلفہ امام اور لوگوں کے ساتھ پایا وہاں سے لوٹنے تک اس نے حج پایا اور جس نے امام اور لوگوں کے ساتھ نہ پایا اس نے حج نہ پایا۔

۳۰۴۶- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَقْبَلْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّئٍ لَمْ اَدَعْ حَبْلًا اِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ

حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفے میں آیا اور میں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں میں نے کوئی ٹیلہ نہیں چھوڑا جس پر نہ ٹھہرا ہوں تو کیا حج میرا ہو گیا آپ نے فرمایا جس شخص نے

[1] : یعنی جو وقت مقرر تھا اس سے پہلے پڑھی نہ یہ کہ طلوع فجر سے پہلے پڑھی اور حنفیہ نے اس سے حاشیہ صفحہ ہذا آٹھ صفحہ پر دیکھیں"

حَجٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ.

نے ہمارے ساتھ یہ نماز (یعنی فجر کی نماز) پڑھی اور اس سے پہلے وہ عرفات میں (دن میں) یا (رات میں) ٹھہرا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا۔

٣٠٤٧: أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَوَقَفَ هٰذَا الْمَوْقِفَ حَتَّى يُفِيضَ وَأَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٣٠٤٨: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ مُضَرِّسٍ الطَّائِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّئٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي مَا بَقِيَ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ هٰهُنَا مَعَنَا وَقَدْ أَتَى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ وَتَمَّ حَجُّهُ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میں طے کے پہاڑوں سے آیا ہوں نے اپنی اونٹنی کو تھکایا اور اپنی جان کو تھکایا۔

٣٠٤٩: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَعْمَرَ الدِّيلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ نَجْدٍ فَأَمَرُوا رَجُلًا فَسَأَلَهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَقَدْ أَدْرَكَ حَجَّهُ أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

حضرت عبدالرحمن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا عرفے میں کچھ لوگ نجد کے آئے تھے انھوں نے ایک شخص سے کہا آپ سے پوچھے حج کو۔ آپ نے فرمایا حج کیا ہے عرفات میں ٹھہرنا جو شخص دسویں رات تک بھی فجر نکلنے سے پہلے عرفات میں آجاوے اس نے حج پالیا اور منا میں رہنے کے تین دن ہیں جو جلدی کرے دو دن میں چلا جاوے

حدیث سے استدلال کیا ہے فجر کو دیر سے پڑھنے کا حالانکہ یہ استدلال اس حدیث سے تمام نہیں ہوتا کیونکہ حدیث میں تصریح نہیں ہے کہ آپ ہمیشہ فجر کی نماز روشنی میں پڑھا کرتے)۔" حاشیہ صفحہ سابقہ"

مَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا فَجَعَلَ يُنَادِي بِهَا فِي النَّاسِ۔

اس پر گناہ نہیں اور جو دیر کر کے جائے اس پر بھی گناہ نہیں پھر آپ نے ایک شخص کو اپنے ساتھ سوار کر لیا کہ لوگوں میں اس کو پکار دیوے۔

۳۰۵۰۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدلفہ تمام ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

۱۵۴۴۔ اَلتَّلْبِيَةُ بِمُزْدَلِفَةَ

مزدلفے میں لبیک کہنا

۳۰۵۱۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيرٍ وَهُوَ ابْنُ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا اور ہم مزدلفے میں تھے میں نے سنا اس شخص سے جن پر سورہ بقرا اتری اس جگہ فرماتے تھے لبیک اللھم لبیک۔

۱۵۴۵۔ وَقْتُ الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ

مزدلفے سے کس وقت لوٹے

۳۰۵۲۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت عبداللہ بن میمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا مزدلفے میں انھوں نے کہا جاہلیت کے لوگ مزدلفے سے نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب نہ نکلتا اور کہتے چمک جا اے ثبیر (ثبیر ایک پہاڑ کا نام ہے مزدلفے میں) اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کا خلاف کیا آپ لوٹتے آفتاب نکلنے سے پہلے

۱۵۴۶۔ اَلرُّخْصَةُ لِلضَّعَفَةِ أَنْ يُصَلُّوا يَوْمَ النَّحْرِ الصُّبْحَ بِمِنًى

ضعیف لوگوں کو اجازت ہے کہ مزدلفے سے رات ہی کو لوٹ جاویں (صبح کی نماز منا میں آ کر پڑھیں دسویں تاریخ کو)

۳۰۵۳۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ أَشْهَبَ أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ حَدَّثَهُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ فَصَلَّيْنَا الصُّبْحَ بِمِنًى وَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ضعیف لوگوں کے ساتھ (یعنی عورتوں بچوں کو) روانہ کر دیا تو ہم نے صبح کی نماز منا میں پڑھی اور کنکریاں ماریں۔

۳۰۵۴۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ أَنِّي اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ بِمِنًى قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ وَكَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا فَصَلَّتِ الْفَجْرَ بِمِنًى وَرَمَتْ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ۔

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے چاہا کہ میں بھی اجازت لیتی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جیسے اجازت لی تھی سودہ نے اور فجر کی نماز منا میں پڑھتی لوگوں کے آنے سے پہلے اور سودہ تو ایک بھاری بھر کم عورت تھیں انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی انھوں نے فجر کی نماز منا میں پڑھی اور لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں ماریں۔

۳۰۵۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ مَوْلًى لِأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ جِئْتُ مَعَ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ مِنًى بِغَلَسٍ فَقُلْتُ لَهَا لَقَدْ جِئْنَا مِنًى بِغَلَسٍ فَقَالَتْ قَدْ كُنَّا نَصْنَعُ هٰذَا مَعَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ایک غلام سے روایت ہے میں اسماء کے ساتھ منا میں آیا اندھیرے میں میں نے کہا ہم منا میں پہنچے اندھیری رات میں (حالانکہ دن کو آنا چاہیے) اسماء نے کہا ہم ایسا ہی کرتے تھے اس شخص کے ساتھ جو تجھ سے بہتر تھا۔

۳۰۵۶۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَأَنَا جَالِسٌ مَعَهُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

حضرت عروہ سے روایت ہے میں نے اسامہ بن زید سے پوچھا اور میں ان کے ساتھ بیٹھا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کیونکر چلتے تھے مزدلفے سے لوٹتے وقت انھوں نے کہا آپ چلاتے تھے اونٹنی کو لیکن جب جگہ پاتے تو دوڑاتے

۳۰۵۷۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب عرفے کی شام کو لوٹے اور مزدلفے کی صبح کو تو فرمایا اے لوگو اطمینان سے چلو

عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِيْنَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ يُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ۔

اور آپ روکے ہوتے تھے اونٹنی کو جب منا میں آئے اور بطن محسر میں اترے تو فرمایا چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارو جمرے پر اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا جیسے آدمی کنکری مارتا ہے۔

۱۵۴۷۔

اَلْاِيْضَاعُ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ۔

بطن محسر میں اونٹ جلدی دوڑانا

۳۰۵۸۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی اونٹ دوڑایا وادی محسر میں (جو ایک مقام ہے قریب منا کے مزدلفے سے آتے ہوئے اس کو محسر اس لیے کہتے ہیں کہ وہاں اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر گر گیا تھا۔

۳۰۵۹۔ أَخْبَرَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ الْعَبَّاسِ حَتّٰى أَتٰى مُحَسِّرًا حَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطَى الَّتِيْ تُخْرِجُكَ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے سُنا اپنے باپ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے کہا ہم جابر بن عبداللہ کے پاس گئے اور پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال انھوں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مزدلفے سے لوٹے آفتاب نکلنے سے پہلے اور فضل بن عباس رض کو اپنے ساتھ بٹھا لیا جب محسر میں آئے تو اونٹ کو ذرا تیز کیا پھر بیچ کے راستے سے چلے جہاں سے جمرہ کبریٰ پر نکلتے ہیں یہاں تک کہ اس جمرے کے پاس آئے جو درخت کے پاس ہے اور سات کنکریاں ماریں ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی چھوٹی چھوٹی کنکریاں وادی کے اندر کی طرف سے۔

۱۵۴۸۔

اَلتَّلْبِيَةُ فِي السَّيْرِ

چلتے وقت لبیک کہنا

۳۰۶۰۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ وَ

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے

وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

آپ لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ جمرے کو مارا۔

۳۰۶۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّى حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۱۵۴۹- اِلْتِقَاطُ الْحَصٰی

کنکریاں چننا

۳۰۶۲- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ قَالَ بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ۔

حضرت ابو العالیہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کی صبح کو فرمایا اور آپ اونٹنی پر تھے میرے لیے کنکریاں چن دیں میں نے کنکریاں چنیں چھوٹی چھوٹی (جن کو دو انگلیوں سے پھینکتے ہیں) جب میں نے وہ کنکریاں آپ کے ہاتھ میں رکھیں تو آپ نے فرمایا ہاں اسی طرح کی کنکریاں مارو اور دین میں سختی کرنے سے بچو تم سے پہلے لوگ تباہ ہوگئے دین میں تشدد (سختی) سے

۱۵۵۰- مِنْ أَيْنَ يَلْتَقِطُ الْحَصٰی

کنکریاں کہاں سے چنی جاویں

۳۰۶۳- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِينَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي تُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ۔

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ عرفے کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو لوٹے اے لوگو ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے جب منیٰ میں آئے اور وادی محسر میں اترے تو فرمایا لازم کرو اپنے اوپر چھوٹی چھوٹی کنکریاں جن سے جمرے کو مارتے ہیں اور آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے جیسے انسان کنکریاں پھینکتا ہے۔

۱۵۵۱
قَدْرُ حَصَى الرَّمْيِ

کتنی بڑی کنکریاں مارے

۳۰۷۴ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ بِهِنَّ فِي يَدِهِ وَوَصَفَ يَحْيَى تَحْرِيكَهُنَّ فِي يَدِهِ بِأَمْثَالِ هَؤُلَاءِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کے دن صبح کو مجھ سے فرمایا آپ اونٹ پر تھے کنکریاں چن میرے لیے میں نے کنکریاں چنیں چھوٹی چھوٹی اور آپ کے ہاتھ میں رکھیں آپ ان کو ہاتھ میں ہلاتے تھے (یحییٰ نے جو راوی ہے اس حدیث کا بیان کیا اس طرح ہلاتے تھے) اور فرماتے تھے ان اسی طرح کی کنکریاں مارو۔

۱۵۵۲
الرُّكُوبُ إِلَى الْجِمَارِ وَاسْتِظْلَالُ الْمُحْرِمِ

سوار ہو کر کنکریاں مارنا اور محرم پر سایہ کرنا

۳۰۷۵۔ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ حَجَجْتُ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ بِلَالًا يَقُودُ بِخِطَامِ رَاحِلَتِهِ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَافِعٌ عَلَيْهِ ثَوْبَهُ يُظِلُّهُ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ قَوْلًا كَثِيرًا۔

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ میں نے حج کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو بلال کو دیکھا وہ آپ کی اونٹنی کی مہار کھینچ رہے تھے اور اسامہ بن زید اپنے کپڑے سے آپ پر سایہ کیے تھے آپ احرام باندھے تھے یہاں تک کہ آپ نے کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو پھر خطبہ سنایا لوگوں کو اور اللہ کی تعریف اور ثنا کی اور بہت باتیں فرمائیں۔

۳۰۷۶۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ صَهْبَاءَ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ۔

حضرت قدامہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا دن نحر کے جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارتے ہوئے آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے جو سرخ اور سفید تھی نہ مارتے تھے نہ ہٹو ہٹو کہتے تھے۔

۳۰۷۷۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جمرے کو مارتے

أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِي هَذَا۔

تھے اونٹ پر سے اور فرماتے تھے اے لوگو اپنے حج کے کام سیکھ لو اس لیے کہ شاید اس سال کے بعد پھر حج نہ کروں (ایسا ہی ہوا پھر آپ کی وفات ہو گئی)۔

۱۵۵۳۔ وَقْتُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

جمرۂ عقبہ دسویں تاریخ کس وقت مارے

۳۰۶۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمَى بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کنکریاں ماریں آفتاب نکلنے کے بعد اور بعد دسویں تاریخ کے (گیارھویں ، بارھویں کو) دوپہر ڈھلے۔

۱۵۵۴۔ النَّهْيُ عَنْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

آفتاب نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے کی ممانعت

۳۰۶۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم لڑکوں عبد المطلب کے گدھوں پر سوار کر کے روانہ کیا ہماری رانوں پر مارتے تھے اور فرماتے تھے اے بیٹو میرے جمرے عقبہ پر کنکریاں نہ مارنا یہاں تک کہ آفتاب نکلے۔

۳۰۷۰۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ أَهْلَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے لوگوں کو آگے بھیج دیا اور حکم کیا کہ کنکریاں نہ ماریں جب تک آفتاب نہ نکلے۔

۱۵۵۵۔ الرُّخْصَةُ فِي ذَلِكَ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کو آفتاب نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت

۳۰۷۱۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بی بی کو

الطَّائِفِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ إِحْدَى نِسَائِهِ أَنْ تَنْفِرَ مِنْ جَمْعٍ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَتَأْتِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَتَرْمِيَهَا وَتُصْبِحَ فِي مَنْزِلِهَا وَكَانَ عَطَاءٌ يَفْعَلُهُ حَتَّى مَاتَ۔

حکم کیا مزدلفہ سے کوچ کر جانے کا اسی رات کو اور جمرہ عقبہ کے پاس آن کر رمی کرنے کا پھر اپنی جگہ پر آنے کا۔ عطاء بھی ایسا ہی کرتے تھے یہاں تک کہ مر گئے۔

۱۵۵۶ اَلرَّمْيُ بَعْدَ الْمَسَاءِ

شام ہونے پر رمی کرنا

۳۰۶۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ أَيَّامَ مِنًى فَيَقُولُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ فَقَالَ رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَمَا أَمْسَيْتُ قَالَ لَا حَرَجَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے لوگ پوچھتے تھے منا کے دنوں میں حج کے مسائل کو آپ فرماتے تھے کچھ حرج نہیں۔ ایک شخص نے کہا میں نے سر منڈا یا قربانی سے پہلے آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔ دوسرا بولا میں نے کنکریاں ماریں شام ہوتے، آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔

۱۵۵۷ رَمْيُ الرُّعَاءِ

اونٹ چرانے والوں کی رمی کا بیان

۳۰۶۳۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرُّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا۔

حضرت ابو البداح بن عدی سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی اونٹ چرانے والوں کو ایک دن درمیان کر کے رمی کرنے کی (اس لیے کہ وہ ہر روز منیٰ میں نہیں آ سکتے، اپنے اونٹوں کو دور لے جانے تھے چرانے کے لیے)۔

۳۰۶۴۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرُّعَاةِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْيَوْمَيْنِ اللَّذَيْنِ بَعْدَهُ يَجْمَعُونَهُمَا فِي أَحَدِهِمَا۔

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرواہوں کو منا میں رات کو نہ رہنے کی وہ کنکریں دن نحر کے یعنی دسویں تاریخ پھر دو دن کی ایک دن باندھ لیں۔

۱۵۵۹ اَلْمَكَانُ الَّذِي يُرْمَى مِنْهُ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ

جمرہ عقبہ کی رمی کہاں سے کریں

۳۰۷۵ - أَخْبَرَنِي هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُحَيَّاةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ -

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا لوگ جمرہ کی رمی گھاٹی کے اوپر سے کرتے ہیں عبداللہ نے گھاٹی کے اندر سے رمی کی اور کہا قسم اس کی جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے یہیں سے رمی کی اس شخص نے جس پر سورہ بقرہ اتری (یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم)

۳۰۷۶ - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَمَالِكُ بْنُ الْخَلِيلِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ وَمَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمٰى عَبْدُ اللّٰهِ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَعَرَفَةَ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هٰهُنَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَنْصُورٌ غَيْرَ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ.

حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی نے کنکریاں ماریں سات خانہ کعبہ ان کے بائیں طرف تھا اور عرفات داہنی طرف اور کہا یہ مقام ہے ان کا جن پر سورہ بقرہ اتری۔

۳۰۷۷ - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ -

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۰۷۸ - أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ لَا تَقُولُوا سُورَةُ الْبَقَرَةِ قُولُوا السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ حِينَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَعْرَضَهَا يَعْنِي الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَكَبَّرَ مَعَ كُلِّ

حضرت اعمش سے کہا میں نے حجاج سے سنا انھوں نے کہا مت کہو سورۃ البقرہ لیکن یوں کہو کہ وہ سورت جس میں بقر کا ذکر ہے میں نے ابراہیم سے بیان کیا انھوں نے مجھ سے عبدالرحمٰن بن یزیدؓ نے کہا وہ عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ تھے جب انھوں نے رمی کی جمرہ عقبہ کی وہ وادی کے اندر آئے اور جمرے کو سامنے کیا اور سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے

حَصَاةٍ فَقُلْتُ إِنَّ أُنَاسًا يَصْعَدُونَ الْجَبَلَ فَقَالَ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ رَأَيْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَمٰى.

ساتھ تکبیر کہی میں نے کہا بعضے لوگ پہاڑ پر چڑھتے ہیں (کنکریاں مارنے کو) انہوں نے کہا قسم ہے اس کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے میں نے اس شخص کو دیکھا جس پر سورہ بقرہ اتری یہیں سے رمی کی۔ ف

۳۰۷۹- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَذَكَرَ آخَرَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارتے تھے۔

۳۰۸۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارتے تھے۔

۱۵۵- عَدَدُ الْحَصَى الَّتِي يَرْمِي بِهَا الْجِمَارَ

کتنی کنکریاں مارے

۳۰۸۱- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ.

حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے جابر سے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کا حال انہوں نے کہا آپ نے چھوٹی چھوٹی سات کنکریاں ماریں اس جمرے پر جو درخت کے پاس ہے ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہی وادی کے اندر سے پھر قربانی کی جگہ پر آئے اور قربانی کی۔

۳۰۸۲- أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ قَالَ سَعْدٌ رَجَعْنَا فِي الْحَجَّةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسِتٍّ فَلَمْ يَعِبْ

حضرت مجاہد سے روایت ہے سعد نے کہا ہم لوٹے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کر کے کوئی کہتا تھا میں نے سات کنکریاں ماریں کوئی کہتا تھا میں نے چھ کنکریاں ماریں اور کسی نے دوسرے پر عیب نہ رکھا۔

ف: تو عبداللہ بن مسعود نے سورہ بقرہ کہا پس معلوم ہوا کہ سورہ بقرہ کہنا درست ہے اور حجاج کا خیال غلط تھا۔

بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۳۰۸۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ فَقَالَ مَا أَدْرِي رَمَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتٍّ أَوْ بِسَبْعٍ.

حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے ابن عباسؓ سے کنکریوں کو پوچھا انھوں نے کہا مجھے یاد نہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات۔

۱۵۶۰- التَّكْبِيرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

ہر کنکری کیساتھ تکبیر کہنا

۳۰۸۴- أَخْبَرَنِي هَرُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَخِيهِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ.

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوار تھا آپ لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر سات ہر کنکرے پر تکبیر کہی۔

۱۵۶۱- قَطْعُ الْمُحْرِمِ التَّلْبِيَةَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

کنکریاں مارتے ہی لبیک موقوف کرنا

۳۰۸۵- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَلَمَّا رَمَى قَطَعَ التَّلْبِيَةَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فضل عباسؓ نے کہا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا میں سنتا رہا آپ لبیک کہے جاتے تھے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ پر اس وقت لبیک موقوف کی۔

۳۰۸۶- أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَامِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۰۸۷- أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ عَنْ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

١٥٦٢- الدُّعَاءُ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

کنکریاں مارنے کے بعد دُعا کرنا

٣٠٨٨- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي الْمَنْحَرَ مَنْحَرَ مِنًى رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

حضرت ابن شہاب زہری سے روایت ہے ہم کو پہنچا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب رمی کرتے اس جمرے کی جو منا سے نزدیک ہے تو سات کنکریاں اس پر مارتے ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہتے پھر آگے بڑھتے اور قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے دونوں ہاتھ اٹھاتے (دعا کیلئے) بڑی دیر تک کھڑے رہتے پھر دوسرے جمرے پاس آتے اس کو سات کنکریاں مارتے ہر کنکری پر تکبیر کہتے پھر بائیں طرف مڑتے اور قبلہ کے سامنے منہ کر کے کھڑے ہوتے۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے پھر جمرہ عقبہ پاس آتے (جو سب کے آخر میں ہے منا سے) اس پر سات کنکریاں مارتے وہاں نہیں ٹھہرتے زہری نے کہا میں نے یہ حدیث سالم سے سنی وہ اپنے باپ ابن عمر سے نقل کرتے تھے ابن عمر ایسا ہی کرتے تھے (یہ گیارھویں بارھویں کے رمی کا بیان ہے کیونکہ دسویں تاریخ صرف

بَابُ ١٥٦٣- مَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

محرم جب کنکریاں مار چکے تو اسکو کیا درست ہوگا

٣٠٨٩- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ قِيلَ وَالطِّيبُ فَقَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَضَمَّخُ بِالْمِسْكِ أَفَطِيبٌ هُوَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا جب کنکریاں مارے تو سب چیزیں اس کو درست ہو گئیں جو احرام میں منع تھیں) مگر عورتوں سے صحبت کرنا (وہ بعد طواف الزیارۃ کے درست ہوگا) ایک شخص نے کہا خوشبو درست ہے انہوں نے کہا میں نے تو رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مشک ملتے تھے مشک خوشبو ہے۔

آخر المناسك

حج کے احکام تمام ہوئے [1]

ف[1]: الحمد للہ خدا کے فضل اور امداد سے ربع ثانی پورا ہوا کتاب مقدس سنن نسائی شریف کا یعنی نصف اول تمام ہوا اب خدا سے امید ہے کہ وہ اسی طرح نصف ثانی کو بھی تمام کر دیگا اپنے فضل اور احسان سے۔

اَلنِّصْفُ الثَّانِي

وَالرُّبُعُ الثَّالِثُ مِنْ كِتَابِ سُنَنِ النَّسَائِيِّ ؒ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب جہاد کے بیان میں

بَابُ ۱۵۶۳ وُجُوبِ الْجِهَادِ

جہاد فرض ہے

۳۰۹۰- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْأَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَخْرَجُوْا نَبِيَّهُمْ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ لَيَهْلِكُنَّ فَنَزَلَتْ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَكُوْنُ قِتَالٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهِيَ أَوَّلُ آيَةٍ

ترجمہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکے سے نکالے گئے ابوبکرؓ نے کہا ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو نکال دیا۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اب یہ لوگ ضرور برباد ہوں گے پھر یہ آیت اتری: أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا اخیر تک یعنی اجازت دی گئی اُن لوگوں کو جن سے مشرک لڑتے ہیں اللہ تعالیٰ کی کیونکہ اس سے پہلے لڑنے کا حکم نہ تھا مسلمانوں کو کافر ان کو ستاتے ایذا دیتے مارتے تب وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے آپ فرماتے صبر کرو ابھی خدا کا حکم مجھ کو لڑنے کیلئے

ف: جہاد ایک بڑا رکن ہے اسلام کا جو ہجرت کے بعد مدینہ میں فرض ہوا اور جب سے جہاد شروع ہوا روز بروز اسلام کی عزت اور عظمت بڑھتی گئی یہاں تک کہ دنیا کے اکثر ملکوں میں اسلام پھیل گیا اور جب سے جہاد موقوف ہوا مسلمان ذلیل ہو گئے اور کفار غالب۔

نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ۔

نہیں ہوا۔ جب یہ آیت اتری تو جہاد شروع ہوا۔ جو تم سے لڑتے ہیں تم بھی ان سے لڑو بدلا لو اور اللہ ان کی مدد کر سکتا ہے۔) ابوبکرؓ نے کہا میں سمجھا اب لڑائی ہو گی۔ ابن عباسؓ نے کہا تو یہ آیت سب سے پہلے اتری جہاد میں ف ۱

۳۰۹۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبِي قَالَ أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَصْحَابًا لَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا فِي عِزٍّ وَنَحْنُ مُشْرِكُونَ فَلَمَّا آمَنَّا صِرْنَا أَذِلَّةً فَقَالَ إِنِّي أُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوا فَلَمَّا حَوَّلَنَا اللهُ إِلَى الْمَدِينَةِ أَمَرَنَا بِالْقِتَالِ فَكَفُّوا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور ان کے دوست رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے جب آپ مکے میں تشریف رکھتے تھے اور کہنے لگے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جس زمانے میں ہم مشرک تھے تو عزت میں تھے اور جب سے ایمان لائے ذلیل ہوگئے۔ آپ نے فرمایا مجھے تو یہی حکم ہے کہ معاف کروں لوگوں کی خطاؤں کو تم مت لڑو پھر جب ہم کو اللہ تعالیٰ مدینے لے گیا تو وہاں حکم ہوا کافروں سے لڑنے کا اس وقت بعضے لوگ لڑنے میں ہچکچانے (یعنی لڑنے سے ڈرے) تب یہ آیت اللہ تعالےٰ نے اتاری: اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ اخیر تک یعنی تو نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جن سے پہلے کہا گیا تھا روکے رہو اپنے ہاتھوں کو اور نماز پڑھا کرو۔ ف ۲

۳۰۹۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ف ۱: جہاد کہتے ہیں کافروں اور باغیوں سے لڑنے کو دین کے لیے اور کبھی جہاد کے معنی یہ بھی آتے ہیں کہ اپنے نفس سے لڑے یا شیطان سے یا فاسقوں سے نفس سے لڑائی یہ کہ دین کی باتوں پر عمل کرے اور برائیوں سے اسے روکے اور شیطان سے لڑائی یہ کہ اس کے فریب میں نہ آئے۔ شبہات اور شہوات شیطانیہ کو دفع کرے اور فاسقوں سے لڑائی یہ کہ ہاتھ اور زبان اور قلم اور روپیہ سے ان کی اصلاح میں کوشش کرے اور ان کو برے کاموں سے باز رکھے۔

ف ۲: اور زکوٰۃ دیا کرو (یعنی لڑنا ضروری نہیں) پھر جب حکم ہوا انھیں لڑنے کا تو ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے ایسا ڈرنے لگا جیسے اللہ سے ڈرتا ہے یا اس سے زیادہ اور کہنے لگا اے پروردگار تو نے ہم پر لڑائی کیوں فرض کی ہم کو تھوڑی مدت تک جینے کیوں نہ دیا۔ کہہ دے تو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کا مزا تھوڑا ہے اور آخرت بہتر ہے پرہیزگار کے لیے اور تم پر ظلم نہ ہوگا رتی برابر۔ یعنی جب تک مسلمان مکے میں تھے اور کافروں سے تکلیف اٹھاتے تو لڑائی کی اجازت چاہتے پھر جب لڑائی کا حکم ہوا تو خوش ہونا تھا لیکن بعضے کچے دل کے لوگ گھبرانے لگے اور موت سے ڈرے اور کافروں سے ایسا خوف کرنے لگے کہ اتنا اللہ سے بھی نہ تھا۔

مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قُلْتُ عَنْ سَعِيدٍ قَالَ نَعَمْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَأَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا.

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جامع کلمے دیے گئے (یعنی قرآن اور حدیث جن کے لفظ مختصر ہیں اور معنی اُن کے بہت ہیں جامع اُسی عبارت کو کہتے ہیں جس میں لفظ تھوڑے ہوں پر مطلب بہت ہو) اور مجھ کو مدد ملی رُعب (دھاک) سے (یعنی کافروں کے دل میں میری دہشت اللہ تعالے نے ڈال دی) اور میں سوتا تھا تو زمین کے خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھ میں دی گئیں ابوہریرہؓ نے کہا۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو گذر گئے لیکن تم اُن خزانوں کو نکال رہے ہو (مراد خزانوں سے روم ایران اور مصر اور شام کے خزانے تھے جو اللہ تعالے نے مسلمانوں کو عنایت فرمائے اور آپ کو خواب میں دکھا دیا تھا جب آپ کی وفات ہو گئی تو اس خواب کے مطابق مسلمانوں نے یہ سب ملک فتح کیے اور وہاں کے خزانے تصرف میں لائے)

۳۰۹۳- أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِمَفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِي يَدِي فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتُمْ تَنْتَثِلُونَهَا.

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔

۳۰۹۴- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا ہے تا وقتیکہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہہ لیں پس جس نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے اپنے مال و جان کو مجھ سے بچا لیا مگر کسی کے حق کے بدلے۔ اور اس کا حساب خدا کے اوپر ہے فل تو اس سے مال دلایا جائے گا۔ پھر اگر اُس نے

ف۱ : یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھ لیا تو اسکی جان محفوظ ہو گئی اور مال بھی محفوظ ہو گیا البتہ اگر کسی کا حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں"

فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ۔

ظاہر میں کلمہ پڑھتا ہے اور دل میں اس پر یقین نہیں تو خدا اُس سے سمجھے گا (دلوں کے حال دریافت کرنے کا حکم امام قاضی کو حکم نہیں)

۳۰۹۵- أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو عرب کے بعضے لوگ کافر ہو گئے جن کو کافر ہونا تھا حضرت عمرؓ نے کہا اے ابوبکرؓ تم کس طرح لڑو گے ان لوگوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا مجھ کو حکم ہوا لوگوں سے لڑنے کا یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں تو جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس نے بچا لیا اپنے مال اور جان کو مگر کسی حق کے بدلے (یعنی قصاص یا حد میں) اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔ کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میں بیشک لڑوں گا اس سے جو تفرقہ ڈالے نماز اور زکوٰۃ میں اس لیے کہ زکوٰۃ مال کا حق ہے قسم خدا تعالیٰ کی یہ لوگ اگر نہ دیں گے بکری کا بچہ جو دیا کرتے تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو میں ضرور لڑوں گا ان سے اس بات پر۔ کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اللہ کی نہیں ہے یہ امر میری نظر میں مگر اسلیے کہ کھول دیا اللہ بزرگی اور عزت والے نے سینہ ابوبکرؓ کا لڑائی کرنے کے واسطے اور میں بھی سمجھا کہ حق یہی ہے ف۔

۳۰۹۶- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنِي شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَسُفْيَانُ بْنُ

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب قصد کیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے لڑائی کے لیے تب کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابوبکرؓ کیسے لڑتے ہو ان لوگوں سے اور رسول اللہ

خون کرے گا تو اس کے بدلے مارا جائیگا اور کسی کے مال کا ضامن ہوگا۔ حاشیہ صفحہ سابقہ۔

ف: اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ شرع شریف نے جان اور مال پر جو حق لگا دیے ہیں اگر کوئی شخص ان حقوق کو ادا نہ کرے تو اس کو سزا دینا ضرور ہے۔

عُيَيْنَةَ وَذَكَرَ آخَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا جَمَعَ أَبُو بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ ۲ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۰۹۷۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأْيَ أَبِي بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے لڑائی کا یہاں تک کہ کہیں وہ لا الٰہ الا اللہ پھر جب انھوں نے یہ کلمہ کہا تو بچا لیا خون اور مال کو اپنے مجھ سے ف۱ مگر حق کے بچاؤ نہیں ف۲ کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میں ضرور ماروں گا اس شخص کو جو فرق کرے گا نماز میں اور زکوٰۃ میں قسم خدائے تعالیٰ کی اگر نہ دیویں گے یہ لوگ مجھ کو وہ بکری کا بچہ جو دیا کرتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو بے شک ماروں گا اُن کو اس بات پر کہا عمر رضی اللہ عنہ اللہ تعالےٰ کی قسم نہیں یہ امر میری نظر میں مگر یہ کہ کھول دیا ہے اللہ بزرگی اور عزت والے نے سینہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اُن سے لڑنے کے لیے اور میں بھی سمجھا کہ حق یوں ہی ہے۔

ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھر گئے عرب کے لوگ کہا عمر رضی اللہ عنہ نے اے ابوبکر کیسے مارنے ہو عرب کو پھر جواب دیا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ کو حکم ہوا ہے کہ لڑوں میں لوگوں سے یہاں تک کہ گواہی دیویں اس بات کی نہیں کوئی معبود برحق اللہ کے سوا اور اس بات کی کہ میں رسول ہوں اللہ تعالےٰ کا اور پڑھیں نماز اور دیویں زکوٰۃ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ نہ دیویں گے وہ بکری کا بچہ جو دیا کرتے تھے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تو ضرور ماروں گا میں ان کو اس پر کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا میں نے رائے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدا کی طرف سے ہے میں نے بھی جانا کہ حق اسی طرح ہے ف۳

ف۱: یعنی دین محمدی میں کلمہ گو کو مارنا اور اس کا مال لینا حرام ہے۔

ف۲: یعنی اگر ناحق خون کرے گا یا مال کا ضامن ہوگا تو اس سے مال دلایا جائیگا اور اسی طرح حد زنا وغیرہ میں رعایت نہ کریں گے۔

ف۳: مطلب اس حدیث کا اور جو حدیث اوپر گزری ایک ہی ہے لیکن راوی ضعیف ہونے کے "حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیے"

وَهٰذَا الْحَدِيثُ خَطَأٌ وَالَّذِي قَبْلَهُ الصَّوَابُ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

٣٠٩٨- أَخْبَرَنَا هٰرُونُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

٣٠٩٩- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُغِيرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَأَنْبَأَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ.

٣١٠٠- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَأَخْبَرَنِي

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حکم ہوا ہے

سعید سے کچھ فرق ہو گیا ہے لفظوں میں۔ امام نسائیؒ نے کہا عمران القطان اس روایت میں قوی نہیں اور یہ روایت خطا ہے اور اس سے پہلے کی ٹھیک ہے۔ حاشیہ صفحہ سابقہ

عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ۔

کہ لڑوں میں لوگوں سے یہاں تک کہ کہیں کلمہ پھر جس نے کلمہ کہا اس نے بچا لیا اپنی جان اور مال لیکن حق اس جان اور مال کا نہ چھوڑوں گا اور حساب اُس کا اللہ تعالیٰ کے ذمے پر ہے۔

۳۱۰۱- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔

ترجمہ۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرو مشرکوں سے مال اور ہاتھ اور زبان سے۔

۱۵۶۵- اَلتَّشْدِيدُ فِي تَرْكِ الْجِهَادِ

جہاد کے چھوڑنے کی سختی اور شدّت کا بیان

۳۱۰۲- أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا وُهَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ الْوَرْدِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةِ نِفَاقٍ۔

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مر گیا اس طرح کہ نہ کبھی اس نے جہاد کیا اور نہ کبھی راہِ خدا میں لڑنے کی نیت کی تو وہ منافقوں کے طریقے پر مرا۔ ف۔

۱۵۶۶- اَلرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ السَّرِيَّةِ

غازیوں کے لشکر سے پیچھے رہنے کی اجازت

۳۱۰۳- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عُفَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ مُسَافِرٍ

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس کی

ف۔ یعنی جو سچا مسلمان ہوگا دین محمدی کا غلبہ چاہے گا تو کافروں سے اللہ کے واسطے لڑے گا اور اگر سامان نہ ہوگا تو دل میں البتہ اس کا قصد رکھے گا اور جو دل میں بھی کبھی جہاد کا خیال نہ کرے گا۔ معلوم ہوا کہ منافقوں کی طرح اس کا ایمان زبانی ہے ایمان کامل نہیں اور دل میں قصد ہونے کا یہ نشان ہے کہ جہاد کے اسباب جیسے ہتھیار، گھوڑا اور صول لینا اکٹھے کرے۔ حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ۔

جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر نہ ہوتی یہ بات کہ بعضے ایمان والوں کو خوش نہیں لگتا مجھ سے پیچھے رہنا اور میں نہیں پاتا وہ چیز کہ جس پر سوار کروں اُن کو تو نہ چھوڑتا میں ساتھ کسی لشکر کا اور قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھے بہت بھلا معلوم ہوتا ہے یہ کہ میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں اور پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں۔ ف۔

بَابُ ١٥٦: فَضْلِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ

باب بیان میں اس بات کے کہ جہاد کرنیوالوں کے برابر نہیں ہوسکتے گھر رہ جانیوالے

٣١٠٣- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ إِلَيْهِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَجَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ

ترجمہ: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اتری یہ آیت: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ یعنی برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں۔ اتنے میں ابن ام مکتوم بھی آ گئے وہ نابینا صحابی کا جو اندھے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت مجھ کو پڑھ کر سنا رہے تھے۔ پھر عرض کیا ابن ام مکتوم نے یا رسول اللہ اگر ممکن ہوتا مجھ سے جہاد تو بیشک میں بھی مجاہد ہوتا۔ پھر اتارا اللہ عزت اور بزرگی والے نے غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ یعنی جن کو بدن کا نقصان نہیں۔ ف۔ اور زید بن ثابت کہتے

کی سواری سیکھنا اور جو کار آمد چیزیں ہوں تیار رکھنا۔ لشکر کے ساتھ نہ جانے کی رخصت" حاشیہ صفحہ سابقہ

ف: یہ وہ اس لشکر کو کہتے ہیں جس میں نو سپاہیوں سے زیادہ ہوں اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تشریف نہ لے گئے ہوں۔ آپ کے دل میں کمال خواہش تھی ہر ایک لڑائی میں شریک ہونے کی۔ لیکن ابتدائے اسلام میں بے اسبابی اور قلت سواری کے سبب صحابہ ساتھ نہ جا سکتے تھے اس سبب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رک جاتے تھے اور اگر بدون صحابہ کے جاتا ہو اسواسطے سعید تھا کہ نیوالے جہاد کے ثواب کے محروم رہتے۔ اور انکو آپ کا ساتھ چھوڑنا ناگوار گزرتا اور سب کو لے جانا سواریوں کی کمی سے ممکن نہ تھا اس حدیث سے جہد کی فضیلت اور رفیقوں کی رعایت معلوم ہوتی۔

ف: بدن کے نقصان والے یعنی اندھے لولے اپاہج جہاد کے حکم سے معاف ہیں سوا باقی لوگوں میں" حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں

عَلَى حَتَّى ظَنَنْتُ أَنْ سَتُرَضُّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ هَذَا لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَقَ يَرْوِي عَنْهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ لَيْسَ بِثِقَةٍ۔

ہیں کہ جب یہ پچھلی آیت اتری تو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران کے اوپر تھی پھر بوجھ پڑا مجھ پر یہاں تک کہ میں سمجھا ٹوٹ جاوے گی ران میری پھر موقوف ہوگئی وہ حالت وحی کے سبب سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ران کا بوجھ زیادہ بہت معلوم ہوا۔ امام نسائی رح کی اس روایت کی اسناد میں عبدالرحمن بن اسحاق ہے وہ کچھ برا نہیں۔ اس سے علی بن مسہر، ابو معاویہ اور عبدالواحد بن زیاد وہ نعمان بن سعد سے روایت کرتے ہیں اور وہ ثقہ نہیں ہے۔

٣١٠٥ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي حَتَّى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

ترجمہ: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پڑھی ان پر یہ آیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے لا یستوی القاعدون من المؤمنین والمجاهدون فی سبیل اللہ یعنی برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں۔ اتنے میں آئے ابن مکتوم اور آپ مجھ کو پڑھ کر سنا رہے تھے پھر ابن مکتوم بولے یا رسول اللہ اگر میں قدرت رکھتا تو میں بھی جہاد کرتا اور تھے ابن مکتوم اندھے پھر اتاری یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر غیر اولی الضرر یعنی جس کے بدن میں نقصان ہے جہاد کا حکم ان پر نہیں اور اس آیت اترنے کے وقت آپ کی ران مبارک میری ران پر تھی میں سمجھا کہ چورا ہو جائے گی میری ران پھر موقوف ہوگئی وحی۔

٣١٠٦ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ وَاللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلْفَهُ فَقَالَ هَلْ لِي رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

ترجمہ: براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس لاؤ ہڈی جس پر لکھتے تھے آپ نے لکھوایا لا یستوی القاعدون من المؤمنین ابن ام مکتوم آپ کے پیچھے بیٹھے تھے انھوں نے کہا میرے لیے رخصت ہے تب اترا غیر اولی الضرر

لڑنے والوں کو بڑے درجے ہیں کہ بیٹھنے والوں کو نہیں اگرچہ بیٹھنے والے بھی جنتی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاد فرض کفایہ ہے فرض عین نہیں ہے بعضے بعضے جہاد کرتے رہیں تو نہ کرنے والے معاف ہیں اور جو سب موقوف کریں تو سب گنہگار رہیں۔ " حاشیہ صفحہ سابقہ "

۳۱۰۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ جَاءَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَ أَعْمَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ فِيَّ وَأَنَا أَعْمَى قَالَ فَمَا بَرِحَ حَتَّى نَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

ترجمہ: براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جب یہ آیت اُتری لا یستوی القاعدون المؤمنین یعنی جہاد کرنے والے اور گھر میں بیٹھنے والے برابر نہیں ہو سکتے تو ابن ام مکتوم آئے اور کہنے لگے پھر میرے باب میں کیا حکم ہے میں تو اندھا معذور ہوں۔ تھوڑی دیر گذری تھی کہ یہ اُترا غیر اولی الضرر یعنی معذور اس حکم سے معاف ہیں۔

۱۵۰- اَلرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ لِمَنْ لَهُ وَالِدَانِ

جس کے ماں باپ زندہ ہوں اسکو گھر پر رہنے کی اجازت

۳۱۰۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس درخواست کی جہاد میں جانے کی آپ نے پوچھا تیرے ماں باپ زندہ ہیں عرض کیا اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ انہی دونوں میں جہاد کر۔ ف1

۱۵۱- اَلرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ لِمَنْ لَهُ وَالِدَةٌ

جس کی ماں زندہ ہو اسکو گھر پر رہنے کی اجازت ہے

۳۱۰۹- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ طَلْحَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا۔

ترجمہ: معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آئے جاہمہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ جہاد کروں اور آیا ہوں کہ آپ سے مشورہ کروں۔ آپ نے فرمایا کیا تیری ماں زندہ ہے عرض کیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ تو اسی کے ساتھ رہا کر اس لیے کہ جنت اس کے پاؤں کے نیچے ہے ف2۔

ف1: یعنی تو کوشش کر ماں باپ کی خدمت میں تیرے لیے یہی جہاد ہے۔

ف2: اکثر علماء اس طرف گئے ہیں کہ ماں باپ مسلمان ہوں اور لڑکے کو جہاد میں جانے سے منع کریں تو اس کو جانا حرام ہے اس لیے کہ ان کی فرمانبرداری فرض عین ہے۔

بَابٌ مَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ

۳۱۱۰- أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ۔

باب بیان میں اس کے جو جہاد کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان اور مال سے

ترجمہ:- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں بہتر کون ہے۔ آپ نے فرمایا جو کوئی جہاد کرے جان اور مال سے اللہ کی راہ میں اور کہا پھر کون یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا پھر وہ ایماندار جو رہتا ہو گھاٹیوں میں پہاڑوں کی اور ڈرتا ہو اللہ تعالیٰ سے اور دور رہیں لوگ شرارت سے اس کی (یعنی اس سے کسی کو نقصان نہ پہنچے)۔

بَابٌ مَنْ عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى قَدَمِهِ

۳۱۱۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ إِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ أَوْ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ أَوْ عَلَى قَدَمِهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَإِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا فَاجِرًا يَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ لَا يَرْعَوِي إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیادہ جانیوالے کا بیان

ترجمہ:- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال تبوک میں لڑائی ہوئی اس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے پیٹھ لگائے ہوئے لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے پھر فرمایا سنو میں تم کو خبر دیتا ہوں بھلے آدمی کی اور برے آدمی کی۔ بہتر اور بھلا آدمی لوگوں میں وہ شخص ہے جس نے کام کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ یا اونٹ پر سوار ہو کر یا اپنے پاؤں سے چل کر یہاں تک کہ اس کو موت آئے یعنی مر گیا اسی کام میں اور سب سے بدتر اور شریر وہ شخص ہے جو بدکار ہو کر پڑھتا ہے کتاب اللہ کی اور نہیں خیال کرتا کسی چیز کا اس کتاب کے مضمون میں سے (ف)۔

۳۱۱۲- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْقِلِ

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے ڈر سے ڈرنے والے کو جہنم کا لقمہ ہونا ایسا

ف: تبوک نام ہے ایک جگہ کا جو مابین مدینے اور شام کے ہے اور مدینے سے وہاں تک چودہ منزل ہیں۔ خیال نہیں کرتا اس کے مضمون کی طرف یعنی قرآن کے پڑھنے سے کچھ فائدہ نہیں اٹھاتا اور باز نہیں آتا ہے بری باتوں سے فقط لفظوں کو رٹتا ہے اس سے کیا فائدہ؟

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَا یَبْکِیْ اَحَدٌ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ فَتَطْعَمَہُ النَّارُ حَتّٰی یُرَدَّ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ فِیْ مَنْخَرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا۔

ناممکن ہے جیسا لوٹنا دودھ کا چھاتیوں میں وا اور نہ جمع ہوگا غبار خدا کے رستے کا اور دھواں جہنم کا نتھنوں میں مسلمان کے ہرگز یعنی جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کو نکلے گا پھر اس کی ناک میں راہ کا غبار جاوے گا تو پھر جہنم میں نہیں جاوے گا۔

۳۱۱۳- اَخْبَرَنَا ھَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ عَنِ الْمَسْعُوْدِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عِیْسَی بْنِ طَلْحَۃَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَکٰی مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی حَتّٰی یَعُوْدَ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ نَارِ جَھَنَّمَ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا اللہ کے ڈر سے رونے والا دوزخ میں یہاں تک کہ لوٹے دودھ چھاتیوں میں اور نہ اکٹھا ہوگا غبار خدا کی راہ کا اور دھواں دوزخ کا۔

۳۱۱۴- اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سُھَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِی النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ کَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ وَقَارَبَ وَلَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَفَیْحُ جَھَنَّمَ وَلَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ الْاِیْمَانُ وَالْحَسَدُ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع نہ ہوں گے وہ مسلمان دوزخ میں جس نے مارا ہو کافر کو پھر میانہ روی کی یعنی درست رہا ہو قول اور فعل میں اور غبار اللہ کی راہ کا اور پیپ دوزخ کی جمع نہیں ہو سکتی دونوں مسلمان کے پیٹ میں اور حسد اور ایمان ایک آدمی میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۵- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ سُھَیْلٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدُخَانُ جَھَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دھواں دوزخ کا بندے کے اندر ہرگز اور نہیں اکٹھے ہوں گے بخل اور ایمان ایک شخص کے دل میں

۳۱۱۶- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَھْدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَۃَ عَنْ سُھَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ ہوگا جمع غبار جہاد کا اور دھواں دوزخ کا منہ پر کسی آدمی کے اور نہیں رہ سکتے

ف:- یعنی جیسا دودھ باہر آکر پھر جانا اس کا چھاتیوں کے اندر محال ہے اسی طرح اللہ کے ڈر سے رونے والوں کا آگ میں جانا ممکن نہیں۔

اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ وَجْهِ رَجُلٍ اَبَدًا وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْاِیْمَانُ فِیْ قَلْبِ عَبْدٍ اَبَدًا۔

بخل اور ایمان ہرگز ایک دل میں جمع ہو کر۔

۳۱۱۷- اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ عَبْدٍ وَلَا یَجْتَمِعُ الشُّحُّ

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غبار جہاد کا اللہ کی راہ اور دھواں دوزخ کا نہ جمع ہوں گے آدمی کے اندر اسی طرح بخل اور ایمان کسی ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے۔

۳۱۱۸- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ وَابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنْ حُصَیْنِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ مَنْخَرَیْ مُسْلِمٍ اَبَدًا۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں دوزخ کا نتھنوں میں کسی مسلمان کے۔

۳۱۱۹- اَخْبَرَنِیْ شُعَیْبُ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هٰرُوْنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنْ حُصَیْنِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ مَنْخَرَیْ مُسْلِمٍ وَلَا یَجْتَمِعُ شُحٌّ وَاِیْمَانٌ فِیْ قَلْبِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع ہوگا غبار جہاد کا اور دھواں دوزخ کا ناک میں مسلمان کے اور نہیں جمع ہوتے انسان کے دل میں بخل اور ایمان۔

۳۱۲۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَکَمِ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ اللَّیْثِ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اَبِیْ یَزِیْدَ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ بْنِ اللَّجْلَاجِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ لَا یَجْمَعُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غُبَارًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدُخَانَ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَلَا یَجْمَعُ اللّٰهُ فِیْ قَلْبِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ الْاِیْمَانَ بِاللّٰهِ وَالشُّحَّ جَمِیْعًا۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اللہ عزوجل نہ جمع کرے گا غبار کو جہاد کے اور دھوئیں کو دوزخ کے اندر مسلمان کے اور جس مسلمان کو ایمان ہے اللہ پر نہیں رکھا اللہ اس کے دل میں بخل ف۔

ف: غبار اور دھواں جمع نہ ہونا اشارہ ہے اس بات کا کہ جہاد میں جس نے ذرا سی تکلیف اٹھائی [illegible]

۱۵۷۔ ثَوَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ

۳۱۲۱۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ لَحِقَنِي عَبَايَةُ بْنُ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ۔

جس کے قدموں پر گرد پڑی ہو اللہ کی راہ میں اسکے ثواب کا بیان

ترجمہ:۔ ابو عبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کے پاؤں پر دھوں پڑی ہو جہاد کی حرام ہو گیا وہ دوزخ پر۔

۱۵۸۔ ثَوَابُ عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ

۳۱۲۲۔ أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ شُمَيْرٍ الرُّعَيْنِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا عَلِيٍّ التُّجِيبِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حُرِّمَتْ عَيْنٌ عَلَى النَّارِ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

جو آنکھ جاگی ہو اللہ کی راہ میں اس کے ثواب کا بیان

ترجمہ:۔ ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ہیں دوزخ پر وہ آنکھیں جو جاگیں اللہ کی راہ میں۔

۱۵۹۔ فَضْلُ غَدْوَةٍ فِي سَبِيلِ اللهِ

۳۱۲۳۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدْوَةُ وَالرَّوْحَةُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح کو جانے کی خوبی کا بیان

ترجمہ:۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی راہ میں جانا ایک بار صبح یا شام کو بہتر ہے ساری دنیا اور دنیا کی چیزوں سے۔

ہو گی اس کو اللہ بخش دے گا اور عزت والا دوزخ میں نہ جانے دے گا حسد اور کامل ایمان کے ساتھ جمع نہیں ہوتے یعنی حسد کرنے والا اور کامل ایماندار نہیں ہو سکتا" حاشیہ صفحہ سابقہ

بَابٌ ۵۵ فَضْلُ الرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں شام کو جانے کے ثواب اور خوبی کا بیان

۲۱۲۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ۔

ترجمہ:- ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بار صبح یا شام کو جانا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے تمام ان چیزوں سے جن پر آفتاب ڈوبا یا نکلا۔ ف۱

۲۱۲۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مقدس پر لازم کیا ہے اول تو جہاد کرنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں دوسرا نکاح کرنے والا گناہ سے بچنے کے لیے اور تیسرا مکاتب جس کی نیت ادا کرنے کی ہو۔ ف۲

بَابٌ ۵۶ الْغُزَاةُ وَفْدُ اللَّهِ تَعَالَى

باب بیان میں اس بات کے کہ جہاد کرنے والے ہیں مقرب ہیں اللہ کے

۲۱۲۶- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سُهَيْلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللَّهِ ثَلَاثَةٌ الْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وفد اللہ کے تین ہیں مجاہد اور حاجی اور عمرہ کرنے والا۔ ف۳

ف۱ یعنی تمام دنیا سے آخرت کا ثواب بڑھ کر ہے۔ اس واسطے کہ دنیا فانی ہے اور آخرت عمدہ اور باقی ہے۔

ف۲: مکاتب وہ غلام ہے جسے مولا یہ کہے اگر تو اتنا مال مجھ کو اتنی مدت میں ادا کر دے تو آزاد ہے جس قدر مال عوض میں آزادی کے ٹھیرے اس کو بدل کتابت کہتے ہیں۔

ف۳: وفد کے معنی ایلچیوں کے ہیں۔ لیکن اس جگہ مراد مقرب ہیں۔ یعنی ان تینوں شخصوں کا خدا کی جناب میں بڑا مرتبہ ہے۔

بَابُ مَا تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ

باب بیان میں اس بات کے کہ کس چیز کا ضامن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مجاہد کیلئے

۳۱۲۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ ضامن ہے اس شخص کا جو جہاد کرے اس کی راہ میں اور نہ نکلے گھر سے مگر جہاد کی نیت سے اللہ کے کلام کو سچا جان کر اس بات کا کہ داخل کرے گا اس کو جنت میں یا پھیر لائے گا اسکو اس کے گھر میں جہاں سے نکلا ہے ثواب اور غنیمت کے ساتھ۔

۳۱۲۸- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي ذُبَابٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ يَخْرُجُ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْإِيمَانُ بِي وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِي أَنَّهُ ضَامِنٌ حَتَّى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِأَيِّهِمَا كَانَ إِمَّا بِقَتْلٍ أَوْ وَفَاةٍ أَوْ أَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَالَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگہبانی کرتا ہے اللہ اس کی جو نکلے راہ میں خدا کے اس پر ایمان رکھ کر خالص جہاد کی نیت سے اللہ ضامن ہے اس کا کہ پہنچا دیوے اس کو جنت میں جو مارے جائے یا مر جائے کے یا پھیر لادے اس کو اس کے گھر جہاں سے گیا تھا ثواب یا مال دے کر۔ف

۳۱۲۹- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بِأَنْ يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا بِمَا نَالَ مِنْ

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی دن بھر روزہ رکھے اور رات بھر عبادت کرے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون شخص جہاد کرتا ہے اس کی راہ میں اور جو اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے اس کے لیے ضامن ہے اس بات کا کہ اگر مر جاوے تو پہنچا دے اسکو جنت میں یا پھرا دیوے اس کو سلامتی کے ساتھ ثواب یا لوٹ

ف: گھر سے نکلتے ہی مجاہد کا نگہبان اللہ ہے اور دونوں طرح اس کا بھلا کرتا ہے جیسا ایمان (حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں)

أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ

مال دے کر۔

بَابُ ثَوَابِ السَّرِيَّةِ الَّتِي تُخْفِقُ

باب بیان میں اُن غازیوں کے جن کو جہاد میں لوٹ کا مال ہاتھ نہ لگے

۳۱۳۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَذَكَرَ آخَرَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ۔

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ جہاد کرتے ہیں اللہ تعالے کی راہ میں اور لیتے ہیں لوٹ کا مال تو انھوں نے آخرت کے ثواب کی دو تہائیاں دنیا میں لے لیں اور باقی رہی ان کے لیے ایک تہائی اور اگر نہ پائے لوٹ تو پورا حصہ رہا ان کا۔ ف

۳۱۳۱۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِيهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ضَمِنْتُ لَهُ أَنْ أُرْجِعَهُ إِنْ أَرْجَعْتُهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَإِنْ قَبَضْتُهُ غَفَرْتُ لَهُ وَرَحِمْتُهُ

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس حدیث قدسی میں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی میرے بندوں میں سے جاوے جہاد کرنے کو میری خوشنودی کے لیے میں ضامن ہو جاتا ہے اس کے واسطے اس بات کا کہ لوٹا دوں اس کو ثواب یا مال غنیمت کا دے کر اور اگر قبض کروں اس کی جان تو بخشوں گا اس کو اور رحمت کروں گا اس پر۔ ف۲

دے کر نکلا ہے اس کے ساتھ مال دنیا کا اور ثواب آخرت کا لے کر پھرتا ہے یا جنت میں جاتا ہے جس کی تمنا تمام انبیاء اور اولیاء کو ہے اور ہر عبادت کا نتیجہ جنت میں داخل ہونا ہے)" حاشیہ صفحہ سابقہ"

ف: یعنی زندہ غازیوں کو جن کو مال بھی ہاتھ آئے دو فائدے تو سر دست ہیں ایک تو سلامتی دوسرے مال غنیمت کا باقی رہا تیسرا حصہ یعنی جنت سو قیامت میں ملے گا اور جن کو مال نہ ملے یا شہیدوں کو تو دنیا میں کچھ فائدہ نہیں ان کا ثواب بالکل آخرت پر رہا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شہید زندہ غازی سے افضل ہے۔

ف۲: حدیث قدسی اس کو کہتے ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم یوں فرمادیں کہ خدائے عزوجل نے ایسا فرمایا ہے قرآن اور حدیث قدسی میں یہ فرق ہے کہ قرآن کا الفاظ اور مضمون دونوں خدائے تعالیٰ کی طرف سے ہیں اور" حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں

باب ۵۷: مَثَلُ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی مثال کے بیان میں

۳۱۳۲- اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار اللہ سے ڈرنے والا قیام اور رکوع اور سجدہ میں ہو۔

باب ۵۸: مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

یہ باب بیان میں اس بات کے ہے کہ کون سا عمل ہے جو جہاد کے برابر ہو

۳۱۳۳- اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ حَصِيْنٍ اَنَّ ذَكْوَانَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا اَجِدُهُ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدًا فَتَقُوْمَ لَا تَفْتُرُ وَتَصُوْمَ لَا تُفْطِرُ قَالَ مَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ۔

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا فرمائیے مجھ کو کوئی کام جو برابر ہو جہاد کے۔ آپ نے فرمایا میں نہیں پاتا ایسا کوئی کام۔ پھر فرمایا اس آدمی سے کیا تو کر سکتا ہے یہ کہ جب مجاہد اپنے گھر سے باہر ہو اور تو داخل ہو مسجد میں پھر کھڑا ہو وے تو نماز کے لیے اور کھڑا رہے تو ہمیشہ کبھی نہ تھکے اور رکھے روزہ اور نہ افطار کرے اس کو کبھی۔ کہا اس آدمی نے کون کر سکتا ہے یہ۔

۳۱۳۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ اَنَّ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهُ سَاَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ

ترجمہ:- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا میں نے پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کون سا کام بہتر ہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا اللہ پر ایمان لانا کہا کہ پھر کون سا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

اور حدیث قدسی میں مضمون خدائے تعالیٰ کا اور لفظ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنی خدا تعالیٰ نے ایک مطلب بطور الہام کے حضرت کے دل میں ڈالا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنی عبارت سے بیان کیا قرآن کا چھونا بے وضو درست نہیں اور حدیث قدسی کا چھونا درست ہے۔ (حاشیہ صفحہ سابقہ)

خَيْرٌ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

وسلم نے فرمایا کہ جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

۲۱۳۵۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ۔

ترجمہ:۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سوال کیا کسی شخص نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سا عمل بڑھ کر ہے یا رسول اللہ؟ فرمایا ایمان لانا اللہ تعالےٰ پر۔ کہا اس نے پھر کون سا فرمایا جہاد کرنا اللہ تعالےٰ کی راہ میں کہا پھر کون سا فرمایا حج کرنا مبرور یعنی مقبول درگاہ خدا کی جناب میں۔ ف

۱۵۸۔ دَرَجَةُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کا درجہ

۲۱۳۶۔ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ قَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

ترجمہ:۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابو سعید جو راضی ہو گیا خدا کے رب ہونے پر ف۲ اور اسلام کے دین پر ف۳ اور محمد کی پیغمبری پر ف۴، ایسا شخص بہشت کے لائق ہو گیا کہا راوی نے اچھے معلوم ہوئے ابو سعید رضی اللہ عنہ کو یہ کلمے عرض کیا پھر فرمائیے رسول اللہ آپ یہ کلمے دوبارہ پھر آپ نے فرمایا کہ ایک دوسری عبادت ہے جس کے سبب سے بندے کے سو درجے بلند ہوتے ہیں اور ہر ایک درجے میں اتنا فرق ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فرق ہے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ کون سی عبادت ہے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی راہ میں جہاد کرنا خدا کی راہ میں جہاد کرنا ف۵

ف: حج مقبول مبرور ہونا اللہ تعالیٰ کو خوب معلوم ہے لیکن بعد حج کے جس کا دل دنیا سے بیزار ہوا اور عاقبت کی خوبی کا طلبگار تو علامت حج کے مقبول ہونے کی ہے اور جو لوگ حج سے آکر زیادہ فاسق بدکار اور بخیل ہو جاتے ہیں یہ علامت حج کی مردودیت کی ہے۔

ف۲: خدائے تعالےٰ کے رب اور مالک ہونے پر راضی ہونا یہ کہ جو کچھ خدا کرے اس شخص کے لیے اس سے تنگ نہ ہو اور تدبیر کرے تو اتنی ہی کرے کہ شرع میں جائز ہو۔

ف۳: اسلام کے دین پر راضی ہونا یہ کہ سوائے اسلام کے طریقے کے اور کوئی طریقہ شادی غمی میں یا کھانے پینے وغیرہ میں خوش نہ آوے۔

ف۴: محمدؐ کی نبوت پر بھی راضی ہوگا جو ان کے امر و نہی کو سب پر مقدم کرے گا۔

ف۵: یعنی ایمان مغفرت کے واسطے کافی ہے لیکن ترقی درجات جہاد پر موقوف ہے۔

٣١٣٧- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَمَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَغْفِرَ لَهُ هَاجَرَ أَوْ مَاتَ فِي مَوْلِدِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نُخْبِرُ بِهَا النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا بِهَا فَقَالَ إِنَّ لِلْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِهِ وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا بَعْدِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ.

ترجمہ:۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے ادا کی نماز اور دی زکوٰۃ اور خدا کے ساتھ کسی کو ساجھی نہ جانتا ہو اور مر جاوے اللہ تعالیٰ بخشے گا اس کو ہجرت کی ہو اس نے یا مر گیا وہیں جہاں پیدا ہوا تھا۔ صحابہ نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بشارت سے ہم خوش کر دیں لوگوں کو آپ نے فرمایا بہشت کے سو درجے ہیں اور ہر درجے میں اتنا فرق ہے جتنا فاصلہ ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور یہ درجے ان کے واسطے تیار کیے ہیں جو جہاد کرتے ہیں اس کی راہ میں اور اگر میں مشکل نہ سمجھتا مسلمانوں پر اور دقت نہ ہوتی اس بات کی کہ نہیں پاتا میں وہ چیز جس پر سوار کر دوں ان کو اور میرا ساتھ چھوٹ جانے سے ان لوگوں کو ناخوشی بھی نہ ہوتی تو میں نہ چھوڑتا ہمراہی کسی ادنیٰ لشکر کی اور میں درست رکھتا ہوں اس بات کو کہ مارا جاؤں اور پھر جلایا جاؤں اور پھر مارا جاؤں ف۔

١٥٨٢- مَا لِمَنْ أَسْلَمَ وَهَاجَرَ وَجَاهَدَ

جو شخص اسلام لاوے اور ہجرت اور جہاد کرے اُس کے ثواب کے بیان میں

٣١٣٨- قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا زَعِيمٌ وَالزَّعِيمُ الْحَمِيلُ لِمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ

ترجمہ:۔ فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں زعیم ہوں یعنی ضامن ہوں جو شخص میرے اوپر ایمان لاوے اور میری اطاعت کرے اور ہجرت کرے اس کو ایک گھر ملے گا جنت کے باہر اور ایک اندر بیچ میں اور میں ضامن ہوں اس شخص کا جو ایمان لاوے میرے اوپر اور اطاعت کرے اللہ

ف: یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کمال دلی خواہش تھی کہ ہر لڑائی میں جاویں چھوٹی ہو یا بڑی لیکن ابتدائے اسلام میں بے اسبابی اور قلت سواری سے سب اصحاب ساتھ نہ جا سکتے۔ تھے اس سبب سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رک جاتے تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون اصحاب کے جانا اس واسطے پسند نہ تھا کہ نہ جانے والے جہاد کے ثواب سے محروم رہتے اس حدیث میں جہاد کی فضیلت اور رفیقوں کی رعایت کا بیان ہے۔

الْجَنَّةِ وَأَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ
الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى غُرَفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ
فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوتُ حَيْثُ
شَاءَ أَنْ يَمُوتَ۔

جہاد کرے اللہ کی راہ میں اس کو ایک گھر ملے گا جنت کے باہر اور ایک جنت کے اندر بیچ میں اور ایک جنت کے اوپر سے اوپر درجوں میں جس نے یہ کام کیے (یعنی ایمان ہجرت اور جہاد) اس نے نیکی کی کوئی بات نہ چھوڑی اور برائی سے بالکل دور رہا (یعنی اسقدر اس کے لیے کافی ہے)

٣١٣٩- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا
أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَقِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ
عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ أَبِي فَاكِهٍ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ
الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ آدَمَ بِأَطْرُقِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ
الْإِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَتَذَرُ دِينَكَ وَدِينَ آبَائِكَ
وَآبَاءِ أَبِيكَ فَعَصَاهُ فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ
الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَتَدَعُ أَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ
وَإِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ
فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ
فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ
الْمَرْأَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا
عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ
قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ
الْجَنَّةَ وَإِنْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ
الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ

ترجمہ: سبرہ بن فاکہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان بیٹھتا ہے راستوں پر انسان کے پھر روکتا ہے اس کو رستے سے اسلام کے اور کہتا ہے اس کو کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے دین کو اور اپنے باپ دادوں کے دین کو پھر نہیں سنتا آدمی اس کی بات اور مسلمان ہو جاتا ہے اور روکتا ہے اس کو ہجرت کے رستے سے اور کہتا ہے تو ہجرت کرتا ہے اور چھوڑتا ہے اپنے زمین اور آسمان کو[١] اور کہتا ہے کہ مہاجر کی مثال ایسی ہے جیسے گھوڑا لمبے ڈورے میں[٢] پھر اسکا کہ کرتا ہے اس کی بات کا انسان اور ہجرت کرتا ہے[٣] پھر روکتا ہے اس کو جہاد سے اور کہتا ہے تو جہاد کرتا ہے وہ ایک آفت ہے جان اور مال کے لیے تو لڑے گا اور مارا جاوے گا پھر نکاح کر دیں گے لوگ تیری جورو کا اور بانٹ لیں گے تیرا مال پھر نہیں سنتا انسان اس کی بات اور جہاد کرتا ہے اور اس کے بعد فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے یہ کام کیے حق ہے اللہ پر کہ داخل کرے اس کو بہشت میں اگر وہ مارا جائے یا اگر گرا دے اس کو اس کی سواری یا مر جائے ڈوب کر تو بھی حق ہے اللہ پر کہ

ف[١]: زمین سے مراد وطن ہے اور آسمان سے مراد وہ ہے جس کے نیچے اپنے وطن میں رہتا ہے یا زمین سے مراد گھر ہے اور آسمان سے مراد اس کی چھت ہے۔

ف[٢]: گھوڑا لمبے ڈورے میں یعنی رسی میں بندھا جیسے گھوڑے کو باندھ کر چرنے چھوڑتے ہیں وہ اپنی جگہ سے کہیں جا نہیں سکتا کیونکہ ہجرت گاہ کا چھوڑنا شرع میں جائز نہیں۔ لیکن بضرورت کسی جگہ جانا جائز ہے۔

ف[٣]: یعنی شیطانی وسواس کو ترک دیتا ہے اور اللہ کے بھروسے پر نکل کھڑا ہوتا ہے۔

أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ -

لے جاوے اس کو بہشت میں ف۱۔

بَابُ ٥٨٣ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

٣١٣٠- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللهِ مَا عَلَى الَّذِي يُدْعٰى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضَرُورَةٍ هَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ -

باب بیان میں اس شخص کے جو جوڑا دے اللہ کی راہ میں

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جوڑا دیگا اللہ کی راہ میں یعنی دو چیزوں کا جوڑا جیسے دو کپڑے یا دو جوتے یا دو گھوڑے وغیرہ) بلایا جائیگا بہشت میں یوں کہہ کر کہ اے اللہ کے بندے یہ بہتر چیز ہے جو کوئی ہوگا نمازی پکاریں گے اس کو نماز کے دروازے سے اور جو ہوگا مجاہد پکاریں گے اس کو جہاد کے دروازے سے اور جو ہوگا خیرات کرنے والا پکاریں گے اس کو خیرات کے دروازے سے اور جو ہوگا روزہ دار پکاریں گے اس کو ریان کے دروازے سے ریان اس دروازہ کا نام ہے جس میں سے روزہ دار جنت میں جاویں گے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس پر کچھ جرم ہے جو پکارا جائے سب دروازوں سے اور کوئی ایسا ہوگا بھی جو سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ تم ایسے ہی ہو گے ف۲

٥٨٤ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا

٣١٣١- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ شُعْبَةُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ مُرَّةَ أَخْبَرَهُمْ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ

بیان اس مجاہد کا جو لڑے اللہ کا نام بلند کرنے کیلئے

ترجمہ: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک گنوار رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا کہ لوگ لڑتے ہیں اس لیے کہ ان کا ذکر اور چرچا ہو نام ہو اور بعضے لوگ لڑتے ہیں اس لیے کہ ان کو لوٹ ملے اور کچھ

ف۱: شیطان کے پھندوں سے بچنا نہیں ہو سکتا مگر اللہ کے فضل سے اور جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا وہ لوگ بیشک جنتی ہیں اور اللہ نے ایسے ہی لوگوں کے لیے جنت بنائی ہے۔

ف۲: یعنی سب دروازوں سے بلائے جاؤ گے۔ اس حدیث سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

وَيُقَاتِلُ يُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ.

لوگ جہاد کرتے ہیں اس واسطے کہ اپنی قومیت جتائیں لوگوں میں پھر کون ہے جو خدا کی راہ میں لڑتا ہے آپ نے فرمایا جو شخص شروع سے اس بات کے لیے کہ بول بالا ہو اللہ کا تو وہ آدمی خدا کی راہ کا مجاہد ہے اور خدا کے واسطے لڑتا ہی کر سکتے ہیں۔

۱۵۸۵. مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ

اس آدمی کا بیان جو بہادر کہلانے کیلئے لڑے

۳۱۴۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ النَّاسِ يُقْضَى لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَمْ أَفْهَمْ تُحِبُّ كَمَا أَرَدْتُ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ

ترجمہ: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جن پر حکم ہوگا سب سے پہلے قیامت کے دن لایا جاوے گا شہید۔ پھر جتاوے گا اللہ تعالےٰ اس کو اپنی نعمتیں پھر پہچانے گا اُن کو وہ شہید یعنی اقرار کرے گا سب نعمتوں کا پھر اللہ تعالےٰ فرماوے گا تو نے کیا عمل کیا تو نے یعنی ان نعمتوں کے شکر میں کہے گا میں لڑا تیری راہ میں یہاں تک کہ شہید ہو گیا میں حکم ہوگا کہ جھوٹا ہے تو اس بات میں بلکہ لڑا تو اس لیے کہ لوگوں میں بہادر مشہور ہو اور خلق کہے کہ فلانا بڑا بہادر اور جرأت والا تھا اور یہ بہادری اور جرأت تیری دنیا میں مشہور ہو چکی پھر حکم ہو گا اس کے لیے یعنی دوزخ کو لے جانے کا پھر گھسیٹیں گے اس کو فرشتے منہ کے بل اور ڈال دیں گے آگ میں پھر آوے گا وہ شخص جس نے سیکھا علم اور سکھایا اور دوسروں کو اور پڑھا قرآن اور جتاوے گا اللہ اس کو اپنی نعمتیں پھر وہ اقرار کرے گا ان سب کا پھر پوچھے گا کیا عمل کیا ان نعمتوں کے بدلے یہ شخص کہے گا علم پڑھا میں نے اور پڑھایا اور پڑھا تیرے واسطے قرآن کو حکم ہوگا کہ جھوٹا ہے تو بلکہ سیکھا علم تو نے اس واسطے کہ عالم مشہور ہو ئے دنیا میں اور قرآن پڑھا اس لیے کہ لوگ کہیں قاری کہیں اور تو مشہور ہو چکا اسی نام سے پھر حکم ہوگا اس کے لیے اور کھینچیں گے اس کو منہ کے بل آخر جا پڑے گا آگ میں پھر آوے گا وہ آدمی جس کو وسعت دی تھی

فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنْ لِيُقَالَ إِنَّهُ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ فَأُلْقِيَ فِي النَّارِ.

اللہ تعالیٰ نے اور تھا اس کے یہاں مال ہر قسم کا اس کو دیا وے گا اپنی نعمتیں اور وہ اقرار کرے گا ان سب نعمتوں کا پھر حکم ہو گا اس کو کہ کیا عمل کیا تو نے ان چیزوں کے شکر میں کہے گا کہ خرچ کیا مال میں نے ہر جگہ جہاں جہاں تیری رضامندی تھی اور نہ چھوڑا مجھ سے کوئی راستہ جس میں تو نے خرچ کرنا فرمایا تھا حکم ہو گا کہ تو جھوٹ بولتا ہے بلکہ تو سخی کہلانے کو دیتا تھا اور تو سخی مشہور ہو چکا پھر حکم ہو گا اس کے لیے اور کھینچ لے جاویں گے اس کو منہ کے بل آخر جا پڑے گا دوزخ میں۔

١٥٨٦ - مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَمْ يَنْوِ مِنْ غَزَاتِهِ إِلَّا عِقَالًا

بیان اس آدمی کا جس نے جہاد کیا اللہ کی راہ میں اور غرض نہ رکھی جہاد کرنے سے مگر ایک رسی جس سے باندھتے ہیں پاؤں اونٹ وغیرہ کا

٣١٤٣ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى.

ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جہاد کرے اللہ کی راہ میں اور نیت نہ رکھے مگر رسی لینے کی بس اس کو وہی چیز ملے گی جو اس کی نیت میں ہے (یعنی جہاد کا ثواب نہ ہو گا کیونکہ اسکی نیت خالص نہ تھی اگرچہ رسی کوئی بڑی چیز نہیں ہے مگر اتنا ذرا سا خیال رکھنے سے خلوص کو دھبہ لگتا ہے اور ثواب گھٹ جاتا ہے چاہیے کہ سوائے خدا کے اور کسی امر کا خیال نہ کرے۔

٣١٤٤ - أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا وَهُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى.

ترجمہ: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جہاد کرے اس نیت سے کہ ملے اسکو عقال یعنی پاؤں بند اونٹ کا وہ پاوے گا وہی چیز جس کا ارادہ کیا۔ ف۱

ف۱ یعنی جیسی نیت ویسی مراد ملے گی انسان کو لازم ہے کہ اللہ کی رضامندی طلب کرے اور دین کا کام ذلیل چیزوں کے حاصل کرنے کے لیے نہ کرے۔

۱۵۷- مَنْ غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ

۳۱۳۵- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ هِلَالٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ شَدَّادٍ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَا لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ۔

بیان اس غازی کا جو مزدوری یا نام آوری چاہے

ترجمہ: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک شخص آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اگر کوئی شخص جہاد کرے مزدوری کی طمع سے (کہ روپیہ ملیگا) اور نام پیدا کرنے کیلئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو کچھ ثواب نہ ہوگا پھر اس شخص نے یہی پوچھا آپ نے یہی جواب دیا تین بار اس کو کچھ ثواب نہیں ہے۔ پھر فرمایا آپ نے اللہ جل جلالہ نہیں قبول کرتا مگر وہ عمل جو خالص اسی کے لیے ہو اور اس کے کرنے سے خالص خدا کی رضامندی مقصود ہو اور نہ دنیا کا مال متاع یا نام آوری ورنہ خدا کے نزدیک وہ نیکی بیکار بلکہ وبال ہوگی۔

۱۵۸- ثَوَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ

۳۱۳۶- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ مِنْ عِنْدِ نَفْسِهِ صَادِقًا ثُمَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ فَلَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَمَنْ جُرِحَ

جو شخص لڑے اللہ کی راہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اتارنے تک اس کے ثواب کا بیان۔

ترجمہ: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مرد مسلمان لڑے اللہ عزت اور بزرگی والے کی راہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اتارنے تک ف واجب ہوگئی اس کے لیے جنت اور جس آدمی نے سچے دل سے دعا کی اللہ تعالیٰ کی جناب میں اپنے مارے جانے کے لیے خدا کی راہ میں پھر وہ مر گیا یا قتل ہوا اس کو شہید کے برابر ثواب ہے اور جس کو کچھ زخم لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں یا پڑے کوئی مصیبت

ف: دوبارہ دودھ اتارنے تک کے یہ معنی ہیں کہ جانور کا جب دودھ دوہتے ہیں تو وہ جانور اپنا دودھ اوپر چڑھا لیتا ہے پھر اس کو ذراسی دیر چھوڑ دیتے ہیں وہ پھر دودھ سے اپنی چھاتیوں کو بھر دیتا ہے پھر دوبارہ دودھ دوہنا شروع کرتے ہیں اور فواق ناقہ کے یہی معنی ہیں اور مراد اس سے ذراسی دیر ہے یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں اتنی دیر لڑے گا تو اس کے حق میں آپ نے فرمایا ہے۔

۳۱۴۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ يَا كَعْبَ بْنَ مُرَّةَ يَا كَعْبُ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمُوا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الدَّرَجَةُ قَالَ أَمَا إِنَّهَا لَيْسَتْ بِعَتَبَةِ أُمِّكَ وَلَكِنْ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ مِائَةُ عَامٍ۔

ترجمہ: کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (اُن سے شرحبیل بن سمط نے کہا اے کعب ہمیں حدیث بیان کرو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ڈرو اُس میں فرق یا کمی بیشی کرنے سے) کعبؓ نے کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ فرماتے تھے جو شخص اسلام میں بوڑھا ہو اللہ کی راہ میں (جہاد کرکے) اس کا بڑھاپا قیامت کے روز اس کے لیے نور ہوگا شرحبیلؓ نے کہا ہمیں حدیث بیان کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ڈرو انھوں نے کہا میں نے سُنا آپ سے آپ فرماتے تھے تیر مارو جس کا تیر دشمن تک پہنچے گا اس کے لیے ایک درجہ بلند کرے گا یہ سن کر ابن النحام نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ درجہ کیا ہے آپ نے فرمایا وہ درجہ تیری ماں کی چوکھٹ نہیں ہے (یعنی ذرا سا فرار اونچا) بلکہ دو درجوں کے بیچ میں اتنا فاصلہ ہے جتنی دور آدمی سو برس میں جاوے (اللہ اکبر کچھ ٹھکانا ہے)۔

۳۱۵۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّامِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيهِ نِسْيَانٌ وَلَا تَنَقُّصٌ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَلَغَ الْعَدُوَّ أَخْطَأَ أَوْ أَصَابَ كَانَ لَهُ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً كَانَ فِدَاءُ كُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے مارا تیر اللہ کی راہ میں لگا ہو دشمن کو یا خطا گیا ہو تو ہو گیا اس کو ثواب ایک بردہ آزاد کرنے کا اور جس آدمی نے آزاد کیا غلام مسلمان ہو گیا ہر عضو اس غلام کا آزاد کرنے والے کے ہر عضو کا چھٹکارا آگ سے دوزخ کی اور سفید ہوئے اللہ کی راہ میں جس کسی کے کچھ بال ہوگا اس کے لیے نور دن قیامت کے۔

۳۱۵۱- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْوَلِيدِ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ الْأَسْوَدِ

ترجمہ: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزت اور بزرگی والا جلتی

عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يُدْخِلُ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صُنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَمُنَبِّلَهُ۔

کرے گا تین آدمی کو بسبب ایک تیر کے اول بنانے والا نیک نیتی اور ثواب پانے کی غرض سے دوسرا تیر چلانے والا اللہ تیسرا تیر دینے والا یعنی تیر انداز۔

بَابُ ۱۵۹۰ مَنْ كُلِمَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں زخمی ہونیکا بیان

۳۱۵۲-أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَاللهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ

ترجمہ:- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی زخمی ہوتا ہے اللہ کی راہ میں اور اللہ کو خوب معلوم ہے کہ کون گھائل ہوتا ہے اس کی راہ میں البتہ وہ آوے گا قیامت کے دن اور اس کے زخم سے ٹپکتا ہوگا خون جس کی رنگت ظاہر اخون کی سی ہوگی اور خوشبو اس کی مشک کی سی۔

۳۱۵۳-أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمِّلُوهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَإِنَّهُ لَيْسَ كَلْمٌ يُكْلَمُ فِي اللهِ إِلَّا أَتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرْحُهُ يَدْمَى لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ رِيحُ الْمِسْكِ

ترجمہ:- عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈھانپ دو ان کو خون آلودہ اس لیے جس کو زخم لگا ہوگا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کو لاویں گے اور زخم سے خون رواں ہوگا۔ رنگ اس کا خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی سی۔

۱۵۹۱-مَا يَقُولُ مَنْ يَطْعَنُهُ الْعَدُوُّ

جب دشمن لڑائی میں زخم مارے تو کیا کہنا چاہیے یعنی مسلمان کو جو زخم کھائے

۳۱۵۴-أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ وَوَلَّى النَّاسُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةٍ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَفِيهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فَأَدْرَكَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَالْتَفَتَ

ترجمہ:- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جنگ اُحد کے روز جب مسلمانوں کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ گئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک کونے میں تھے بارہ انصاری آدمیوں میں اور ان میں طلحہ بن عبیداللہ بھی تھے مشرکوں نے اُن کو گھیرا اس خیال سے کہ تھوڑے سے آدمی ہیں ان کو مارلیں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کے فرمایا اب ہماری طرف سے کون لڑے گا اور کون

ف: یہ حدیث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے لیے فرمائی جو جہاد میں زخم کھا کر شہید ہو گئے تھے فرمایا ان کو غسل دینا ضروری نہیں یونہی ان کو دفن کر دو قیامت کے روز وہ زخموں سمیت خون بہتے ہوئے اٹھیں گے۔

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَۃُ أَنَا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمَا أَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ فَقَالَ أَنْتَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا الْمُشْرِکُونَ فَقَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَۃُ أَنَا قَالَ کَمَا أَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَقَالَ أَنْتَ فَقَاتَلَ حَتّٰی قُتِلَ ثُمَّ لَمْ یَزَلْ یَقُولُ ذٰلِکَ وَیَخْرُجُ إِلَیْہِمْ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَیُقَاتِلُ قِتَالَ مَنْ قَبْلَہُ حَتّٰی یُقْتَلَ حَتّٰی بَقِیَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَۃُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَۃُ أَنَا فَقَاتَلَ طَلْحَۃُ قِتَالَ الْأَحَدَ عَشَرَ حَتّٰی ضُرِبَتْ یَدُہُ فَقُطِعَتْ أَصَابِعُہُ فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰہِ لَرَفَعَتْکَ الْمَلَائِکَۃُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُونَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰہُ الْمُشْرِکِینَ۔

ہم کو بچاوے گا؟ طلحہؓ نے کہا میں یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا تم اپنے حال پر رہو (یعنی تم ٹھہرے رہو) ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ میں۔ آپ نے فرمایا تو پھر وہ لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا پھر آپ نے لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا کون حفاظت کرے گا قوم کی (یعنی ان کی طرف سے لڑے گا) طلحہؓ نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے حال پر رہو۔ ایک شخص انصاری بولا میں یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا تو پھر وہ لڑا یہاں تک کہ شہید ہوا پھر برابر آپ اسی طرح فرماتے رہے اور ایک ایک مرد انصاری لڑائی کیلئے نکلتا گیا اور لڑتا گیا اور شہید ہوتا رہا یہاں تک کہ فقط رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور طلحہؓ رہ گئے اس وقت آپ نے فرمایا اب کون لڑے گا؟ طلحہؓ نے کہا میں پھر طلحہؓ بھی لڑے پہلے گیارہ شخصوں کی مانند یہاں تک کہ ان کے ہاتھ پر ایک کاری ضرب لگی اور انگلیاں کٹ گئیں۔ انھوں نے کہا حس (یہ کلمہ درد کے وقت کہتے ہیں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو بسم اللہ کہتا (جب تجھے زخم لگا تھا) فرشتے تجھے اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے پھر اللہ جل جلالہ نے مشرکوں کو پھیر دیا ف۔

بَابُ ۵۹۲ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰہِ فَارْتَدَّ عَلَيْہِ سَيْفُہُ فَقَتَلَہُ۔

بیان اس شخص کا جس کو لگے اسی کی تلوار الٹ کر اور مر جاوے اس سے۔

۳۱۵۵- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ اللّٰہِ ابْنَا كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ

ترجمہ: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خیبر کی لڑائی میں میرا بھائی بہت لڑا حضرت کے ساتھ مل کر پھر پلٹ کر لگی اس کو تلوار اس کی پھر مر گیا وہ اور چرچا کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں نے اس بات کا اور شک کیا اس کے مرجانے میں اس لیے کہ وہ مر گیا اپنے

ف؎ معلوم نہیں ان کے دل میں کیا آیا کہ خود ہی لوٹے ابوسفیان بولا اب میں اگلے سال تم سے لڑوں گا اور لشکر سمیت لوٹ گیا پھر راہ میں جا کر پچھتایا۔

فارتد علیه سیفه فقتله فقال أصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم في ذلك وشكوا فیه رجل مات بسلاحه قال سلمة فقفل رسول الله صلی الله علیه وسلم من خیبر فقلت یا رسول الله أتأذن لي أن أرتجز بك فأذن له رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه أعلم ما تقول فقلت.

والله لولا الله ما اهتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم صدقت

فأنزلن سكینة علینا وثبت الأقدام إن لاقینا والمشركون قد بغوا علینا فلما قضیت رجزي قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قال هذا قلت أخي قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یرحمه الله فقلت یا رسول الله والله إن ناسا لیهابون الصلاة علیه یقولون رجل مات بسلاحه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم مات جاهدا مجاهدا

قال ابن شهاب ثم سألت ابنا لسلمة ابن الأكوع فحدثني عن أبیه مثل ذلك غیر أنه قال حین قلت إن ناسا لیهابون الصلاة علیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم كذبوا مات

ہتھیار سے۔ جب لوٹے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیبر سے کہا میں نے یا رسول اللہ مجھ کو اذن ہو رجز پڑھوں؂۱ حکم دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو اور بولے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہ سمجھ کر بات کر اے اکوع۔ کہا اکوع نے اللہ کی قسم اگر نہ ہوتی عنایت خدا کی نہ ملتی راہ ہم کو ہدایت کی اور نہ یقین لاتے ہم کسی بات پر اور نہ نماز پڑھتے۔ جواب دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہتے ہو کہا اکوع رضی اللہ عنہ نے پھر یا اللہ جل شانہٗ ہم کو اطمینان دے اور جما ہمارے پاؤں مقابلے میں دشمنوں کے اور مشرک بدل گئے ہم پر کہنے لگے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہ جب میں پورا کر چکا اپنا رجز ت۔ اس وقت فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کس نے کہا اس طرح یعنی یہ رجز کس نے تصنیف کیا؟ فأنزلن سكینة علینا وثبت الأقدام إن لاقینا والمشركون قد بغوا علینا

عرض کیا کہ میرے بھائی نے یا رسول اللہ۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ رحم کرے اس پر۔ پھر عرض کیا میں نے یا رسول اللہ خدا کی قسم لوگ خوف کرتے تھے اس پر نماز پڑھنے سے اور کہتے تھے یہ آدمی اپنے ہتھیار سے مرا ہے آپ نے فرمایا مرا دکھ میں اور ہوا مجاہد؂۲

ترجمہ: کہا ابن شہاب نے جو ہے یک راوی کا سے سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ میں نے پوچھا سلمہ بن اکوع کے بیٹے سے اس نے اپنے باپ سے اسی طرح حدیث بیان کی لیکن یہ بات زیادہ کی کہ جب کہا ابن اکوع نے کہ لوگ ڈرتے تھے اس کی نماز پڑھنے سے اس کے جواب

؂۱ رجز کلمات موزوں کو کہتے ہیں جس کو عرب کے لوگ لڑائی کے وقت یا خوشی میں پڑھتے ہیں۔

؂۲ یعنی اپنے ہتھیار سے مرنا اور بات ہے اور یہ مرنا اور قسم کا ہے۔ کیونکہ اس نے اپنا ہتھیار اپنے پر نہیں چلایا بلکہ دشمن پر چلایا تھا تو دشمن کو مارنے کی کوشش میں مرا ہے اگرچہ دشمن کو مارنے میں اس کی تلوار اس پر لوٹ پڑی تو اس میں اس کا کچھ قصور نہیں۔

جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَأَشَارَ بِأُصْبُعَيْهِ.

پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹ ہیں وہ لوگ وہ مرا کوشش میں جہاد کی اور مجاہد ہوا اور اس کو دو اجر ہیں اپنی انگلیوں سے اشارہ کر کے فرمایا۔

بَابُ ۵۹۳ تَمَنِّي الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

اس باب میں بیان ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جانے کی آرزو کرنا۔

۳۱۵۶- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي ذَكْوَانُ أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلَكِنْ لَا يَجِدُونَ حَمُولَةً وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَوَدِدْتُ أَنِّي قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثَلَاثًا.

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر شاق نہ ہوتا میری امت پر تو نہ چھوڑتا میں ساتھ کسی ادنیٰ لشکر کا لیکن نہیں میسر لوگوں کو بار برداری اور نہیں پاتا ہوں میں وہ چیز کہ جس پر سوار کروں ان سب کو اور شاق ہے ان پر یہ بات کہ پیچھے رہ جائیں میرا ساتھ ان سے اور میں بہت چاہتا ہوں کہ مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور پھر جلایا جاؤں اور پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور پھر مارا جاؤں تین بار فرمایا۔

۳۱۵۷- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ بِأَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ.

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر یہ ہوتی ایمان دار لوگوں کو ناخوشی میرا ساتھ چھوٹ جانے کے سبب سے اور نہ ہوتی یہ دقت بھی کہ نہیں پاتا ہوں میں وہ چیز جس پر سوار کروں ان کو تو نہ چھوڑتا میں ساتھ کسی ادنیٰ لشکر کا جب وہ لشکر اللہ کی راہ میں لڑنے کو جاتا قسم ہے مجھے اپنی جان کے مالک کی میں بہت چاہتا ہوں کہ مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں اور پھر جلایا جاؤں اور پھر مارا جاؤں۔

۳۱۵۸- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمِيرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ

ترجمہ۔ ابن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کا کوئی روح ہے گا کہ پھر آوے دنیا میں مرنے کے بعد اگرچہ اس کو دولت دنیا ساری لیکن شہید چاہتا ہے کہ پھر دنیا میں جاؤں اور دوبارہ

نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا غَيْرُ الشَّهِيدِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمِيرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ.

اللہ کی راہ میں مارا جاؤں۔ ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی راہ میں مارا جانا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے گاؤں یا شہر میں رہنے سے۔

بَابٌ ۱۵۹۴ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جانیوالے کا بیان

۳۱۵۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

ترجمہ۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا کہ بولا ایک آدمی جنگ اُحد کے روز فرمایئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالےٰ کی راہ میں تو کہاں میرا ٹھکانا فرمایا آپ نے کہ جنت میں پھر ڈال دیں اس نے کھجوریں جو اس کے ہاتھ میں تھیں (جن کو وہ کھا رہا تھا جنت میں جانے کے اشتیاق میں) پھر لڑا اور مارا گیا۔

بَابٌ ۱۵۹۵ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

بیان اس شخص کا جو لڑے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اس پر قرض ہو

۳۱۶۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ هَا أَنَا ذَا قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ سَارَّنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا.

ترجمہ۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ خطبہ پڑھتے تھے منبر پر کہا فرمایئے اگر میں لڑوں اللہ کی راہ میں جم کر اور ثواب کی نیت سے اور منہ پھیر کر لڑائی سے کیا معاف ہو جائیں گے میرے گناہ فرمایا آپ نے ہاں پھر آپ چپکے رہے ایک ساعت فرمایا کہاں ہے وہ سائل وہ آدمی بولا حاضر ہوں میں یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیا کہا تھا تو نے وہ بولا کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ تعالیٰ کی راہ میں ثابت قدم رہ کر ثواب کے لیے لڑوں اور نہ ہٹوں مقابل سے دشمن کے کیا بخش دیگا اللہ تعالےٰ نے میری خطائیں آپ نے فرمایا ہاں مگر قرض نہ بخشا جائے گا (کیونکہ قرض بندے کا حق ہے) آپ نے فرمایا یہ جبرئیل نے ابھی کہا مجھ سے چپکے سے (ابن حجر نے کہا مثل قرض کے ہیں سب بندے کے مظالم جو

خدا کے بندوں پر کرے وہ معاف نہ ہوں گے اگرچہ شہید ہو جب تک ان سے معاف نہ کرا دے ۔

۳۱۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ نَادَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ بِهِ فَنُودِيَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ كَذَلِكَ قَالَ لِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ترجمہ: عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر قتل ہو جاؤں راہ میں اللہ کے آخر تک پہلی حدیث کی طرح۔

۳۱۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ بِاللَّهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَيُكَفِّرُ اللَّهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي ذَلِكَ.

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کھڑے ہوئے ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ میں اور ذکر کیا ان کے روبرو کہ جہاد کرنا خدا کے راہ میں اور ایمان لانا اللہ پر سب کاموں سے بڑھ کر ہے ۔ اتنے میں کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا فرمائیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں لڑوں اللہ کی راہ میں کیا معاف کر دے گا میری خطاؤں کو آپ نے فرمایا کہ ہاں اگر تو ثابت قدم رہے اور نیت ثواب کی رکھے اور پیٹھ نہ دیوے دشمن کو لیکن قرض نہیں معاف ہو سکتا اس لیے کہ جبرئیل علیہ السلام نے ایسے ہی فرمایا۔

۳۱۶۳: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَسَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ اس وقت منبر پر تھے کہا فرمائیے یا رسول اللہ صلی اللہ

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي فِي سَبِيلِ اللهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ حَتَّى أُقْتَلَ أَيُكَفِّرُ اللهُ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ هَذَا جِبْرِيلُ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْكَ دَيْنٌ.

علیہ وسلم اگر مارا جاؤں میں یہ کہ تلوار اللہ کی راہ میں ثواب لینے کو اور ثابت قدم رہوں اور منہ نہ پھیروں مقابلے سے دشمن کے کیا دور کر دے گا خدا میرے گناہوں کو مجھ سے آپ نے فرمایا ہاں جب چلا گیا وہ شخص پھر بلایا اس کو اور فرمایا یہ دیکھ جبرئیل علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تیرا قرض معاف نہ ہوگا۔

۱۴۹۶۔ مَا يَتَمَنَّى فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

کس چیز کی آرزو کریگا اللہ تعالیٰ کے راہ میں لڑنے والا

۳۱۶۴۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَلَهَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا إِلَّا الْقَتِيلُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جان نہیں مرتی جس کے واسطے خدا کے نزدیک بہتری ہو کر اس کو خوش لگے یہ بات کہ پلٹ آوے دنیا کی طرف اس حالت پر کہ اس کو تمام دنیا ملے یعنی جس کی مغفرت ہوئی اس کو آرزو نہیں کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ہفت اقلیم کی اس کو سلطنت ملے مگر شہید سو وہ چاہتا ہے کہ پلٹ آوے پھر دنیا میں دوبارہ خدا کی راہ میں قتل ہووے ف۔

۱۴۹۷۔ مَا يَتَمَنَّى أَهْلُ الْجَنَّةِ

بہشت میں کیا آرزو ہوگی اس بات کا بیان

۳۱۶۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ فَيَقُولُ سَلْ وَتَمَنَّ فَيَقُولُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّنِي إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لایا جاوے گا ایک آدمی بہشت والوں میں سے پھر فرماوے گا اس کو اللہ عزت اور بزرگی والا اے آدم کی اولاد کیسا ٹھکانا ملا تجھ کو۔ وہ کہے گا اے رب بہتر جگہ ملی مجھ کو پھر فرماوے گا اس کو خداوند تعالےٰ مانگ اور آرزو کر کسی چیز کی۔ وہ کہے گا میں مانگتا ہوں یہ کہ پھر بھیج دے مجھ کو دنیا کی طرف تاکہ میں مارا جاؤں تیری

ف: اس حدیث میں شہادت کی عمدگی کا بیان ہے یعنی شہید کے سب مطلب حاصل ہوں گے سوائے اس کے اس کو کچھ آرزو باقی نہیں رہے گی کہ پھر قتل ہووے تاکہ زیادہ تر خدا کے نزدیک عزت پاوے۔

لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ.

راہ میں دس بار یہ سوال اس لیے کرے گا کہ وہ شہید کا مرتبہ خدا کے پاس دیکھے گا۔

۱۵۰۔ مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنَ الْأَلَمِ

اس بات کا بیان کہ شہید کو کس قدر ایذا ہوتی ہے

۳۱۶۶۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ مَسَّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ يُقْرَصُهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید کو اتنی ہی تکلیف شہادت میں ہوتی ہے جیسے تم میں سے کسی کو چٹکی لینے میں ہوتی ہے (یا چیونٹی یا کھٹمل کے کاٹنے میں) پھر اس کے بعد آرام ہی آرام ہے ہمیشہ کے لیے۔

۱۵۰۰۔ مَسْأَلَةُ الشَّهَادَةِ

شہادت چاہنے کا بیان

۳۱۶۷۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ.

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص صدق دل اور سچی نیت سے چاہے اللہ تعالٰی کے نزدیک شہید ہونا پہنچاوے گا اللہ تعالٰی اس کو مقام میں شہیدوں کے اگرچہ مر جاوے وہ اپنے بستر پر۔

۳۱۶۸۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ حُجَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مَنْ قُبِضَ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيدٌ الْمَقْتُولُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالنُّفَسَاءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ.

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ حال میں جو شخص مر جاوے وہ شہید ہے اللہ تعالٰی کی راہ میں شامل ہو کر قتل ہو جائے یا ڈوب جاوے یا دستوں سے مر جاوے یا طاعون کی بیماری سے مر جاوے یا عورت نفاس میں مر جاوے ان سب کو درجہ شہادت ہے۔ ف

ف: طاعون کی بیماری سے وبا مراد ہے یعنی شہادت کے واسطے کچھ کافروں کے ہاتھ سے مارے جانے پر منحصر نہیں بلکہ درجہ شہادت موقوف ہے صبر پر اور ان چیزوں میں بڑا صبر کرنا پڑتا ہے اور اگر بے صبر ہے (حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں)

۳۱۵۹- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِخْوَانُنَا مَاتُوا عَلَى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُولُ رَبُّنَا انْظُرُوا إِلَى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُولِينَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جھگڑا کریں گے شہید دین میں اور ان لوگوں میں جو مر گئے ہیں اپنے بستروں پر اپنے رب کے روبرو ان آدمیوں کے واسطے جو مر گئے ہیں وبا سے شہید کہیں گے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ مارے گئے ہیں یہ جیسے ہم لوگ مارے گئے تھے اور کہیں گے بستروں پر مرنے والے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ لوگ مرے ہیں ہماری طرح بستر پر۔ حکم ہوگا ہمارے رب کی طرف سے کہ دیکھو ان لوگوں کے زخموں کو اگر شہیدوں سے ملتے ہیں تو بیشک شہیدوں میں سے ہیں اور جب دیکھیں گے ان کو تو زخم ان کے شہیدوں کے مانند ہوں گے۔

۶۰۰- اِجْتِمَاعُ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُولِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي الْجَنَّةِ

شہید اور اس کا جو شخص کہ قاتل تھا ان دونوں کے جنتی ہونے کا بیان

۳۱۶۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَعَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْجَبُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى لَيَضْحَكُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تعجب کرتا ہے اللہ عزت اور بزرگی والا ان دو آدمیوں سے کہ ہوتے ہیں وہ دونوں اور مار ڈالا ایک نے دوسرے کو اور دوسری بار آپ نے یوں فرمایا کہ ہنستا ہے اللہ ان دو آدمیوں کے معاملے کی طرف سے کہ مارا ایک نے دوسرے کو اور داخل ہوئے جنت میں دونوں۔

۶۰۱- تَفْسِيرُ ذَلِكَ

تفسیر اس کی

۳۱۶۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہنستا ہے اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر کہ ایک نے ان میں سے مار ڈالا ایک

خواہ کافر کے ہاتھ سے مارا جاوے یا ان بیماریوں میں مر جاوے تو کسی میں ثواب اور درجہ پاوے گا۔ (از حاشیہ صفحہ سابقہ)

عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللَّهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُقَاتِلُ فَيُسْتَشْهَدُ۔

۱۶۰۳- فَضْلُ الرِّبَاطِ

۳۱۶۲- قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا أُجْرِيَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنَ الْأَجْرِ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ وَأَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ۔

۳۱۶۳- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُوسٰى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَابَطَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً كَانَتْ لَهُ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ فَإِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ۔

نے دوسرے کو اور دونوں گئے بہشت میں۔ اور بیان اس کا یوں ہے کہ ایک شخص ان میں لڑتا تھا اللہ تعالیٰ کے راہ میں وہ مارا گیا یعنی شہید ہو گیا اور مارنے والے نے توبہ کی یعنی اللہ جل شانہٗ نے اس کو اسلام نصیب کیا بعد اس کے وہ شخص بھی اللہ تعالیٰ کے راہ میں لڑ کر مر گیا اور درجۂ شہادت پایا۔ ف۔

خوبی اور بزرگی پہرا دینے کی

حضرت سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرا دیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن رات کا تو ہوا اسکو ثواب ایک مہینے کے روزوں اور نماز کا اور جو مر گیا پہرا دینے کی حالت میں جاری رہے گا اس کے لیے اسی قدر ثواب اور جاری رہے گا رزق اس کا اور بچ گیا فتنہ ڈالنے والے کے فساد سے۔ ف۲

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے پہرا دیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن اور رات ہوگا اس کو مثل ایک مہینے کے روزوں اور نماز کا ثواب اور جاری رہے گا اس کا کام جو وہ کر رہا تھا اور بچ گیا فتنوں سے قبر اور حشر کے اور موقوف نہ ہوگا رزق اس کا۔

ف: ہنسنے سے مراد یہاں خوش ہونا ہے کیونکہ اللہ جل شانہٗ اپنے بندوں پر نہایت رحیم ہے اور چاہتا ہے کہ کسی بندے پر عذاب نہ ہو۔ لیکن ہم اپنے اعمالوں کی شامت سے خود عذاب کا رستہ اختیار کرتے ہیں۔

ف۲: رباط جہاد کے زمانے میں اس جگہ کی چوکی پہرے کا نام ہے کہ جہاں سے دشمن کے آنے کا (حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں)

۳۱۷۴- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہرا دینا اللہ تعالےٰ کی راہ میں ایک دن بہتر ہے ہزار دنوں سے اور مقاماتمیں

۳۱۷۵- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

۱۶۰۳- فَضْلُ الْجِهَادِ فِي الْبَحْرِ

دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت کا بیان

۳۱۷۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب جاتے قبا کی طرف (قبا نام ہے ایک جگہ کا مدینے کے قریب) تو آتے ام حرام کے یہاں وہ بیوی آپ کو کھانا کھلاتی اور ام حرام بیٹی ملحان کی بیوی تھی عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی اتفاقاً ایک روز تشریف لائے اس کے گھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو کھانا کھلایا ام حرام نے آپ کو اور بیٹھ کر آپ کے سر کی جوئیں دیکھنے لگی پھر سو گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر جاگے ہنستے ہوئے وہ بیوی فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کیا دیکھ کر ہنسے آپ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ آپ نے فرمایا مجھے اللہ نے

کا احتمال ہے فتان سے مراد قبر اور حشر کے فتنے اور فساد ہیں جو شخص پہرے میں مرا اس کو چوکی دینے کا ثواب قیامت تک ملتا رہے گا اور روزی ہمیشہ کھلی رہے گی یعنی ثواب اس آدمی کا کبھی نہ بند ہوگا۔" حاشیہ صفحہ سابقہ"

فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحٰقُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَقَالَ الْحَارِثُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَضَحِكَ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

دکھائے گئے میری امت کے لوگ جہاد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور چڑھتے ہیں وہ لوگ بلندی پر اس دریا کے اور بادشاہ بنے بیٹھے ہیں تختوں پر یا یوں فرمایا کہ بادشاہوں کی مانند تختوں پر ہیں شک ہوا راوی کو یعنی مثل کو لفظ فرمایا تھا یا بغیر اس کے فرمایا تھا۔ ملحان کی بیٹی فرماتی ہیں میں نے عرض کیا کہ دعا کیجئے اللہ سے یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ ان میں سے کر دے آپ نے اس کے لیے دعا کی پھر سوئے اور حارث کی روایت میں یوں ہے پھر سوئے پھر جاگے آپ پھر ہنسے میں نے عرض کیا کس بات پر ہنسے آپ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے وہی پہلا جواب فرمایا پھر کہا میں نے کہ دعا کیجئے میرے لیے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا کہ تو پہلوں میں کی ہے (یعنی تو ان میں شریک ہو چکی پہلی دعا سے اب کیا حاجت ہے) دوسرے لشکر میں شریک ہونے کی۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر ام حرام سمندر میں سوار ہوئیں معاویہؓ کے زمانے میں (یعنی جب وہ دریا میں جہاد کو گئی تھیں حضرت عثمانؓ کی خلافت میں) اور جانور پر سے گر پڑیں جب دریا سے اتریں اور مر گئیں۔

٣١٧٧- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي وَأُمِّي مَا أَضْحَكَكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ هَذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكِ مِنْهُمْ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ يَعْنِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا ام حرام نے آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں اور سو گئے پھر اٹھے ہنستے ہوئے کہا میں نے میں صدقے کروں اپنے ماں باپ کو آپ پر سے آپ کس بات پر ہنسے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے دیکھا لوگوں کو اپنی امت کے اس دریا میں سوار ہوتے ہوئے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر۔ میں نے کہا دعا کیجئے میرے لیے کہ اللہ مجھ کو ان میں سے کرے آپ نے فرمایا تو انہیں میں کی ہے پھر سو گئے اور پھر اٹھے ہنستے ہوئے پھر پوچھا میں نے آپ نے وہی

أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَرَكِبَ الْبَحْرَ وَرَكِبَتْ مَعَهُ فَلَمَّا خَرَجَتْ قُدِّمَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

بعد فرمائی جو اول بیان ہو چکی پھر کہا میں نے دعا کیجئے میرے لیے آپ نے فرمایا تو اول والوں میں ہو چکی پھر آئی یہ بیوی عبادہؓ بن صامتؓ کے نکاح میں اور گئیں دریا کے سفر کو ان کے ساتھ (حضرت عثمانؓ کی خلافت میں معاویہؓ کے ساتھ جہاد کے لیے) جب نکلنے لگیں تو خچر سامنے آیا اس پر چڑھیں پھر گریں تو گردن ان کی ٹوٹ گئی (اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا ان کے حق میں قبول ہوئی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی شوکت اور عزت سے اور بحری اور برّی لڑائیوں کے سامان کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوتے ہیں۔)

۱۶۰۴- غَزْوَةُ الْهِنْدِ

ہندوستان میں جہاد کا بیان

۳۱۷۸- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ سَيَّارٍ ح قَالَ وَأَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبِيدَةَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرْجِعْ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ ہندوستان میں مسلمان جہاد کریں گے تو اگر وہ جہاد میرے سامنے ہوا تو میں اپنی جان اور مال کو اس میں خرچ کروں گا اگر مارا جاؤں گا تو سب سے افضل شہیدوں میں داخل ہوں گا اور جو زندہ رہوں گا تو میں وہ ابوہریرہ ہوں گا جو جہنم کے عذاب سے آزاد کر دیا گیا ہے (یہ وعدہ بھی آپ کا سچ ہوا کہ ہندوستان مسلمانوں نے فتح کیا)

۳۱۷۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ عَنْ جَبْرِ بْنِ عَبِيدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي وَإِنْ قُتِلْتُ كُنْتُ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

ترجمہ وہی جو اوپر کی حدیث میں گزرا۔

۳۱۸۰- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے جو غلام تھے رسول اللہ

قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ أَخِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ لُقْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ الْبَهْرَانِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

صلے اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں دو گروہ ہوں گے اللہ تعالیٰ بچاوے گا ان کو دوزخ سے ایک ان میں سے جہاد کریگا ہندوستان میں اور دوسرا ہوگا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ۔

۱۲۰۵۔ غَزْوَةُ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

ترک اور حبش کے جہاد کا بیان

۳۱۸۱۔ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ السَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي سُكَيْنَةَ رَجُلٍ مِنَ الْمُحَرَّرِينَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ عَرَضَتْ لَهُمْ صَخْرَةٌ حَالَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَفْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ الْمِعْوَلَ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ نَاحِيَةَ الْخَنْدَقِ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَنَدَرَ ثُلُثُ الْحَجَرِ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَائِمٌ يَنْظُرُ فَبَرَقَ مَعَ ضَرْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْقَةٌ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّانِيَةَ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْآخَرُ فَبَرَقَتْ بَرْقَةٌ فَرَآهَا سَلْمَانُ ثُمَّ ضَرَبَ الثَّالِثَةَ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْبَاقِي وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ رِدَاءَهُ وَجَلَسَ قَالَ سَلْمَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُكَ حِينَ ضَرَبْتَ مَا

ایک صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روایت کرتے ہیں کہ حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا اس وقت نکلا ایک بڑا پتھر تو حرج ہوا خندق کھودنے میں اور مشکل ہوا لوگوں کو اس کا توڑنا پھر کھڑے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہ ہتھیار لے کر جس سے پتھر توڑتے ہیں اور رکھ دی آپ نے اپنی چادر مبارک خندق کے کنارے پر اور یہ آیت یعنی وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ پڑھی اور ہتھیار اٹھا کر مارا تہائی پتھر ٹوٹ کر گر پڑا آیت کے معنی یہ ہیں پورا ہوا سچ سے پروردگار کا کلام سچائی اور انصاف میں کوئی اس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں۔ اس وقت سلمان فارسیؓ وہاں کھڑے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ آپ کے مارتے وقت ایک بجلی کی چمک ہوئی پھر دوبارہ وہی آیت پڑھ کر آپ نے اسی ہتھیار سے مارا پھر ویسی ہی بجلی کی چمک ہوئی اور دوسرا تہائی پتھر سے جدا ہو گیا تیسری بار آیت پڑھ کر جو مارا تیسرا ٹکڑا بھی گر پڑا اور بہت گئے آپ وہاں سے پھر اپنی چادر مبارک لے کر بیٹھ گئے سلمان فارسیؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں دیکھتا تھا کہ جب آپ

نَضْرِبُ ضَرْبَةً إِلَّا كَانَتْ مَعَهَا بَرْقَةٌ قَالَ لَهُ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ رَأَيْتَ
ذٰلِكَ فَقَالَ إِيْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ قَالَ فَإِنِّيْ حِيْنَ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الْأُوْلَى
رُفِعَتْ لِيْ مَدَائِنُ كِسْرٰى وَمَا حَوْلَهَا وَمَدَائِنُ
كَثِيْرَةٌ حَتّٰى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَهُ مِنْ
أَصْحَابِهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَفْتَحَهَا عَلَيْنَا
وَيُغَنِّمَنَا دِيَارَهُمْ وَيُخَرِّبَ بِأَيْدِيْنَا بِلَادَهُمْ
فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ
ثُمَّ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الثَّانِيَةَ فَرُفِعَتْ لِيْ مَدَائِنُ
قَيْصَرَ وَمَا حَوْلَهَا حَتّٰى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَفْتَحَهَا عَلَيْنَا وَيُغَنِّمَنَا دِيَارَهُمْ
وَيُخَرِّبَ بِأَيْدِيْنَا بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ ضَرَبْتُ الثَّالِثَةَ فَرُفِعَتْ
لِيْ مَدَائِنُ الْحَبَشَةِ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ الْقُرٰى
حَتّٰى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا
وَدَعُوْكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوْكُمْ.

چوٹ مارتے تھے اس کے ساتھ ہی ایک بجلی چمکتی تھی۔
آپ نے فرمایا کیا تو نے دیکھی یہ بات اے سلمان؟ عرض
کیا سلمان رضی اللہ عنہ نے قسم ہے اس خدا کی جس نے آپ
کو دین حق دے کر بھیجا ہے میں نے دیکھا ہے۔ پھر فرمایا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب ماری میں نے پہلی چوٹ
اٹھا دیے گئے میرے سامنے سے پردے یہاں تک
کہ دیکھا میں نے اپنی آنکھوں سے شہر فارس کے اور جو آس
پاس ہیں بستیاں اس کی اور بہت سے شہر دیکھے میں نے
جو لوگ وہاں حاضر تھے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے سے دعا کیجیے کہ فتح ہو ویں وہ ملک
ہمارے ہاتھوں سے اور ملے وہاں کی لوٹ ہم کو اور خراب
ہو ویں وہ شہر ہمارے ہاتھ سے۔ پھر دعا کی آپ نے
اسی بات کی پھر فرمایا آپ نے جب ماری میں نے دوسری
ضرب تو دکھائے گئے مجھ کو شہر روم کے اور اس کے آس
پاس جو کچھ تھا آنکھوں سے پھر لوگوں نے وہی پہلی دعا کی التجا
کی اور آپ نے ان کے لیے دعا کی پھر آپ نے فرمایا کہ
جب ماری میں نے تیسری ضرب تو دکھائے گئے مجھ کو حبش
کے شہر اور جو کچھ ان کے آس پاس آبادی تھی اور دیکھا میں
نے ان کو اپنی آنکھوں سے اس بار آپ نے یوں فرمایا
کہ چھوڑ دو حبش کو جب تک وہ تم سے نہ لڑیں اور چھوڑ دو
ترک کو جب تک وہ تم کو چھوڑے رہیں (یعنی اگر تم سے
لڑیں تو مارو ان کو۔

۳۱۸۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ سُهَيْلٍ
عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ
التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوْهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ
يَلْبَسُوْنَ الشَّعَرَ وَيَمْشُوْنَ فِي الشَّعَرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں ہونے کی جب
تک تم نہ لڑو گے ترکوں سے جن کے منہ گول ہوں گے موٹے
موٹے تہ بہ تہ ڈھالوں کی طرح بال پہنیں گے اور بالوں میں
چلیں گے (یعنی جوتیوں پر ان کے بال ہوں گے۔

۱۹۰۶- اَلْاِسْتِنْصَارُ بِالضَّعِيْفِ

ناتواں آدمی سے مدد چاہنا

۳۱۸۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ ظَنَّ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے خیال کیا کہ میرا درجہ اور صحابہ سے بڑھ کر ہے (کیونکہ سعد مالدار تھے اور بہادر اور قوی زور آور تیر انداز) تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس امت کی مدد کرے گا ناتوانوں سے (یعنی ان کی دعا اور نماز اور سچائی کی برکت سے) یعنی اگر تم زور آور اور مالدار ہو تو ناتواں غریبوں کو حقیر نہ سمجھو شاید اللہ کے نزدیک وہی زیادہ مقبول ہوں اور انہیں کے طفیل سے تم کو فتح ہوتی ہو مطلب یہ کہ غرور کرنا اور اپنے تئیں دوسرے سے بہتر جاننا اسلام کے خلاف ہے۔

۳۱۸۳- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْطَاةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْغُونِي الضَّعِيفَ فَإِنَّكُمْ إِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ڈھونڈو میرے لیے ناتواں کو کیونکہ تم کو روزی ملتی ہے اور تمہاری مدد ہوتی ہے ناتوانوں کے طفیل سے۔

۱۶۰۷۔ فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

غازی کو جہاد کی تیاری کرا دینے والے کی بزرگی کا بیان

۳۱۸۵- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیاری کرا دی غازی کی اللہ کی راہ میں جانے کے لیے اس نے خود جہاد کیا اور جو کوئی پیچھے رہ گیا اس کے گھر والوں کی حفاظت کے واسطے اور نگہبانی کی اس کے گھر والوں کی بھلائی اور اپنا نداری سے تو وہ بھی غازی ہوا۔

۳۱۸۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

ترجمہ:۔ دونوں حدیثوں کا ایک ہی ہے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

۳۱۸۷- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوا فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ وَفِيهِمْ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَإِنَّا لَكَذٰلِكَ إِذْ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ أَهٰهُنَا طَلْحَةُ أَهٰهُنَا الزُّبَيْرُ أَهٰهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ بِئْرَ رُومَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہو کر نکلے ہم حج کرنے کے لیے اور آیا ہمارا قافلہ مدینہ شریف میں جس وقت ہم اتار رہے تھے اسباب اپنا اپنے ڈیروں میں اتنے میں ایک آدمی آیا اور بولا لوگ مسجد میں جمع ہیں اور ڈرے ہوئے ہیں۔ ہم بھی گئے تو دیکھا لوگ اکٹھے ہیں چند آدمیوں پر مسجد کے بیچ میں اور وہاں موجود تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اتنے میں تشریف لائے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک زرد چادر پہنے ہوئے جس سے اپنا سر ڈھانپ لیا تھا اور فرمانے لگے یہاں طلحہ اور زبیر اور سعد موجود ہیں سب بولے کہ ہاں موجود ہیں پھر کہا کہ اللہ وحدہ لا شریک کی تم کو قسم دیتا ہوں کیا تم کو معلوم نہیں یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو کوئی خریدے مربد بنی فلاں (یعنی زمین جو مسجد کے پاس تھی) اللہ اس کو بخش دے گا میں نے اس کو خریدا بیس یا پچیس ہزار کو (یعنی بیس یا پچیس ہزار درم کو شک ہے) پھر آیا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی میں نے آپ کو اس جگہ کے خرید لینے کی اس وقت آپ نے فرمایا کر دے اس کو ہماری مسجد کے لیے اور اس کا تجھ کو اجر اور ثواب ملے گا سب لوگ بولے اے اللہ ہاں ہے یعنی تجھ کو معلوم ہے اے اللہ سچ ہے یہ بات سب نے ہاں کہا اثبات کے جواب میں پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میں قسم دیتا ہوں تم کو اس خدا کی جس کے سوا نہیں کوئی معبود برحق اور سچا کیا تم کو نہیں معلوم وہ وقت جبکہ فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی مول لے بیر رومہ کو (نام ایک کنوئیں کا ہے) اللہ بخشے گا اس کو پھر خریدا میں نے اس کو اتنے اتنے داموں کے ساتھ (پینتیس ہزار درم کو

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوْهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ يُجَهِّزُ هٰؤُلَاءِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ يَعْنِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى لَمْ يَفْقِدُوْا عِقَالًا وَلَا خِطَامًا فَقَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

پھر آیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا یہ کہ خرید لیا اس کو اتنے مول سے آپ نے فرمایا چھوڑ دے اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے اور اس کا ثواب تجھ کو ملے گا۔ سب لوگ اللہ کو یاد کر کے بولے کہ ہاں یعنی اسی طرح ہے۔ جیسا تم کہتے ہو پھر اسی طرح قسم دے کر کہا کہ تم کو معلوم ہے وہ زمانہ بھی جس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کا منہ دیکھ کر فرمایا تھا کہ جو کوئی ان غازیوں کی تیاری کرا دے اللہ بخش دے گا اسکو اور یہاں اس جہاد کا ذکر ہے جس کا نام بسبب عسرت یعنی تنگی کے جیش عسرت رکھا گیا تھا۔ حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں میں نے اس کی ایسی تیاری کرا دی کہ کسی کو ایک رسے کی جس سے پاؤں باندھتے اونٹ رغیرہ کی حاجت نہ رہے سب نے اللہ کو یاد کیا اور کہا کہ ہاں حضرت عثمانؓ اس بار بولے اے اللہ تو گواہ ہے اس بات پر اے اللہ تو گواہ ہے اس بات پر اے اللہ تو گواہ ہے۔

۱۶۰۔ فَضْلُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے راہ میں خرچ کرنے کی بزرگی اور عمدگی کا بیان!

۳۱۸۸۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جوڑا۔ بلایا جائیگا وہ بہشت میں یا عبداللہ ہذا خیر کہہ کر یعنی اے اللہ تعالیٰ کے بندے یہ بہتر ہے تیرے لیے پھر جو کوئی نمازی ہوگا بلایا جائے گا نماز کے دروازے سے اور جو کوئی مجاہد ہوگا پکارا جائے گا جہاد کے دروازے سے اور جو کوئی خیرات کرنے والا ہوگا بلایا جائے گا خیرات کے دروازے سے اور جو کوئی روزہ دار ہوگا بلایا جائے گا ریان کے دروازے سے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ کیا اس شخص کو کچھ حرج ہوگا جو ان سب دروازوں سے پکارا جائے اور

مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے بلایا جائے آپ نے فرمایا ہاں ایسے بھی لوگ ہوں گے اور مجھے امید ہے کہ تم انھیں لوگوں میں سے ہوں گے۔

۳۱۸۹۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ فَادْخُلْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص جوڑا دے خدا کے راہ میں بلاویں گے اس کو بہشت کے چوکیدار سب دروازوں سے بہشت کے کہیں گے آؤ میاں فلانے ادھر آ بیٹھے اس دروازے سے گھسو۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس شخص کو تو کسی طرح ٹوٹا نہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مجھ کو امید ہے کہ تو انھیں لوگوں میں ہوگا جن کو سب بہشت کے فرشتے خوشی سے بلاویں گے۔ ف۔

۳۱۹۰۔ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَقِيتُ أَبَا ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ حَدِّثْنِي قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَهُ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوهُ إِلَى مَا عِنْدَهُ قُلْتُ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ إِنْ كَانَتْ إِبِلًا فَبَعِيرَيْنِ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس مسلمان نے دیا ہوگا جوڑا ہر قسم کے مال سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سامنے آویں گے ان کے سب دربان بہشت کے اور بلاویں گے اس کو اپنی چیزوں کی طرف۔ صعصعہ بن معاویہ نے جو راوی ہیں اوپر کے راویوں میں سے کہا ابوذر سے کس طرح سے یہ یعنی ہر قسم کے مال سے جوڑا دینے کے کیا معنی ہیں انھوں نے فرمایا کہ اونٹ رکھتا ہے تو دو اونٹ دیے ہوں اور گائے رکھتا ہے تو دو گائے دی ہوں۔

۳۱۹۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الرُّكَيْنِ الْفَزَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمِيلَةَ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَتْ لَهُ

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی خرچ کرے اللہ کی راہ میں کوئی چیز لکھا جاتا ہے اس کے لیے سات سو گنا یہ آیت اس آیت کا مطلب ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اتاری: مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

ف: جوڑا خرچ کرے یعنی دو اشرفی دے یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑ۔ اس حدیث سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت اور بہشتی ہونا ان کا ثابت ہوا۔

بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ۔

كَمَثَلِ حَبَّةٍ آخر تک یعنی مثال اس چیز کی جو خرچ کرتے ہیں اللہ کی راہ میں ایک دانے کی سی ہے جس سے سات بالیاں اگیں اور ہر بالی میں سو دانے۔

۱۶۰۹۔ فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۳۱۹۲۔ أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِمِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ۔

خدا تعالیٰ کی راہ میں صدقہ اور خیرات کی فضیلت

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اونٹنی مہار والی اللہ کی راہ میں کسی آدمی نے صدقہ کے طور پر دی اس وقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن آئیں گی سات سو اونٹنیاں مہار والی یعنی اس ایک کے بدلے میں۔

۳۱۹۳۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ كَانَ نَوْمُهُ وَنُبْهُهُ أَجْرًا كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَأَفْسَدَ فِي الْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد دو ہیں جس شخص نے جہاد کیا اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہنے کے لیے اور فرمانبرداری کی امام کی یعنی اپنے سردار کی اور خرچ کی اچھی پسند کی چیز اور نرمی کی اپنے ساتھی کے ساتھ اور باز رہا فساد سے تو سونا اور جاگنا اس کا سب کے سب اجر اور ثواب ہوں گے اور جو لڑے واسطے دکھلانے یا سنانے کے اور نافرمانی کرے امیر کی اور فساد کرے زمین میں تو وہ نہ پھرے گا خالی پورا اتر کر (یعنی نہ ثواب ہو نہ عذاب ایسا بھی لوٹنا اس کا مشکل ہے بلکہ عذاب میں گرفتار ہوگا۔

۱۶۱۰۔ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ

۳۱۹۴۔ أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَاللَّفْظُ لِحُسَيْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَخْلُفُ فِي

مجاہدین کی عورتوں کی عزت

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجاہدوں کی عورتیں بیٹھنے والوں کے لیے ایسی حرام ہیں جیسی ان کی مائیں ان پر حرام ہیں پھر جو کوئی رہا عورتوں کی نگہبانی کے لیے گھر پر اگر خیانت کی اس محافظ نے کسی مجاہد کے گھر میں تو کھڑا رکھیں گے اس کو قیامت کے دن

امرأة رجل من المجاهدين فيخونه فيها إلا وقف له يوم القيامة فأخذ من عمله ما شاء فما ظنكم.

یہاں تک کہ لے لیگا یہ مجاہد اس کے عملوں میں سے جس قدر اور جو چیز چاہے گا پھر کیا گمان ہے تمہارا (یعنی تم کیا سمجھتے ہو وہ کچھ چھوڑ دے گا بلکہ سب نیکیاں لے لیگا۔

١٢١١- من خان غازيا في أهله

غازی کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرنے والے کا بیان

٣١٩٥- أخبرني هرون بن عبد الله قال حدثنا حرمي بن عمارة قال حدثنا شعبة عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حرمة نساء المجاهدين على القاعدين كحرمة أمهاتهم وإذا خلفه في أهله فخانه قيل له يوم القيامة هذا خانك في أهلك فخذ من حسناته ما شئت فما ظنكم.

سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجاہدوں کی عورتیں گھر بیٹھنے والوں کے لیے حرام ہیں ایسی جیسے ان کی مائیں ان کے حق میں حرام ہیں اگر گھر پہ چھوڑ گیا مجاہد کسی کو اور اس نے خیانت کی مجاہد کی امانت میں، قیامت کے دن حکم ہوگا مجاہد کے لیے کہ یہ شخص ہے جس نے چوری اور خیانت کی تیرے گھر میں تو لے لے اس کی نیکیوں میں سے جتنا تیرا جی چاہے۔ آپ نے فرمایا تم کیا سمجھتے کہ کتنی لے گا وہ۔

٣١٩٦- أخبرنا عبد الله بن محمد بن عبد الرحمن قال حدثنا سفيان قال حدثنا قعنب كوفي عن علقمة بن مرثد عن ابن بريدة عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال حرمة نساء المجاهدين على القاعدين في الحرمة كأمهاتهم وما من رجل من القاعدين يخلف رجلا من المجاهدين في أهله إلا نصب له يوم القيامة فيقال يا فلان هذا فلان فخذ من حسناته ما شئت ثم التفت النبي صلى الله عليه وسلم إلى أصحابه فقال ما ظنكم ترون يدع له من حسناته شيئا.

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر رہ جانیوالوں پہ مجاہدوں کی عورتیں حرام ہیں جیسے ان گھر رہنے والوں پہ ان کی مائیں حرام ہیں۔ اگر کسی گھر رہنے والے کو مجاہد نے اپنا گھر سپرد کیا تھا کہ اس کے بال بچوں کی نگہبانی کرے پھر اس نے خیانت کی تو کھڑا کیا جائیگا قیامت کے دن یہ گھر رہنے والا اور آواز آئے گی کہ او فلانے یعنی مجاہد کو پکار کر حکم ہوگا کہ اس شخص کی نیکیوں میں سے لے لے جتنا تیرا جی چاہے۔ پھر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم متوجہ ہوئے صحابہ کی طرف اور فرمانے لگے کہ تم کیا سمجھتے ہو گے وہ چھوڑ دے گا اس کی نیکیوں میں کچھ بھلا

ف: یعنی مجاہد کی غیبت میں اگر اس نے کچھ خیانت کی ہوگی تو اللہ تعالے قیامت کے دن اس کو ظاہر کر دے گا اگرچہ مجاہد کو معلوم نہ تھا۔

٣١٩٧- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاهِدُوا بِأَيْدِيكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرو ہاتھوں سے اور زبان سے اور مال سے[1]۔

٣١٩٨- أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الشَّامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ الْأَصْبَغِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هٰرُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ وَقَالَ مَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنَّا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کے مارنے کا۔ اور فرمایا جو کوئی ڈرے ان سے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی مسلمانوں میں نہیں ہے کیونکہ کافر سانپ سے ڈرتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اگر اس کو ماریں گے تو بلا آوے گی وہ بدلہ لے لیگی مسلمانوں کو ایسا خیال نہ کرنا چاہیے۔

٣١٩٩- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ جَبْرًا فَلَمَّا دَخَلَ سَمِعَ النِّسَاءَ يَبْكِينَ وَيَقُلْنَ كُنَّا نَحْسَبُ وَفَاتَكَ قَتْلًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ وَمَا تَعُدُّونَ الشَّهَادَةَ إِلَّا مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِنَّ شُهَدَاءَكُمْ إِذًا لَقَلِيلٌ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْحَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْمَغْمُومُ يَعْنِي الْهَدِمَ شَهَادَةٌ وَالْمَجْنُوبُ شَهَادَةٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهِيدَةٌ قَالَ رَجُلٌ أَتَبْكِينَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ دَعْهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ عَلَيْهِ بَاكِيَةٌ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ اپنے باپ عبداللہ بن جبر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جبر کی عیادت یعنی بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے جب گھر میں داخل ہوئے عورتوں کے رونے کی آواز سنی اور وہ کہہ رہی تھیں کہ ہماری یہ آرزو تھی کہ تم اللہ تعالے کی راہ میں مرتا آپ نے فرمایا کہ تم لوگ شہید اسی کو جانتے ہو جو جہاد میں مارا جائے اگر ایسی بات ہو تو تم لوگوں میں شہید بہت کم ہوں گے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جانے سے شہادت ہے اور دستوں کے عارضے میں مر جانے سے شہادت ہوتی ہے اور جل کر مر جانے میں شہادت ہے اور پانی میں بے اختیاری سے ڈوب کر مر جانے میں شہادت ہے اور دب کر مر جانے میں شہادت ہے۔ اور ذات الجنب کی بیماری سے مر جانے میں شہادت ہے اور عورت زچگی کے وقت مر جاوے تو شہید ہے۔ کوئی آدمی بولا کہ تم روتی ہو

ف[1] ہاتھوں سے جہاد کرنا تو لڑنا ہے تلوار اور بندوق سے اور زبان سے جہاد یہ ہے کہ کافروں کی برائی کرے کافر جو اسلام پر اعتراض کریں اس کا جواب دے مالوں سے جہاد یہ ہے کہ خدا کی رضامندی میں اپنا مال صرف کرے۔

اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا کچھ نہ کہو ان سے (یعنی رونے دو کیونکہ مرنے سے پہلے رونا منع نہیں البتہ جب مر جاوے تو پھر کوئی رونے والی اس پر نہ رووے (یعنی چلّا کر نہ روئے پیٹے اور چپکے چپکے رونا آنسو بہانا درست ہے اس میں کچھ قباحت نہیں)۔

٣٢٠٠ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي الطَّائِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَبْرٍ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيِّتٍ فَبَكَى النِّسَاءُ فَقَالَ جَبْرٌ أَتَبْكِينَ مَا دَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا قَالَ دَعْهُنَّ يَبْكِينَ مَا دَامَ بَيْنَهُنَّ فَإِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ۔

حضرت جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گیا جبر یعنی راوی اس حدیث کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی میت میں تو رونے لگیں عورتیں جبرؓ بولے کہ تم روتی ہو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا چھوڑ دو ان کو روتی ہیں جب تک کہ مردہ ان میں ہے (یعنی زندہ ہے) پھر جب مر جائے تو کوئی عورت نہ روئے۔

تمام ہوئی کتاب جہاد کی

كِتَابُ النِّكَاحِ

کتاب النکاح [۱]

بَابُ ١٦١٢ ذِكْرِ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النِّكَاحِ وَأَزْوَاجِهِ وَمَا أَبَاحَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَظَرَهُ

بیان نکاح اور ازواج مطہرات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اس چیز کا جو درست کی اللہ بزرگی اور عزت والے نے

---

[۱] اب شروع ہوتی ہے کتاب نکاح کی نکاح ایک قسم کا اقرار اور قول ہے جو شریعت محمدی نے واسطے مباح ہونے وطی اور تصرف کے قرار دیا ہے اور نکاح واجب ہے جب آدمی کو ڈر ہو زنا میں پڑ جانے کا اور جو ڈر نہ ہو مستحب اور مسنون ہے تاکہ نسل کو ترقی ہو اور مسلمانوں کی تعداد بڑھے ہر ایک مسلمان کو چار بیویوں تک نکاح کرنے کی اجازت ہے مگر خاص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے چار کی قید نہ تھی جب آپ نے وفات پائی اس وقت نو بیویاں آپ چھوڑ گئے جن کا ذکر آئے گا۔ البتہ لونڈیاں جس قدر چاہے ہر ایک مسلمان رکھ سکتا ہے۔

عَلٰى خَلْقِهٖ زِيَادَةً فِيْ كَرَامَةٍ وَتَنْبِيْهًا لِفَضِيْلَتِهٖ

اپنے نبی کے لیے اور منع کیا اس سے اپنی مخلوق کو تاکہ ظاہر ہو یہ بات کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ساری خلق پر بزرگی اور فضیلت ہے ۔

۳۲۰۱- اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ مَيْمُوْنَةُ اِذَا رَفَعْتُمْ جَنَازَتَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَوَاحِدَةٌ لَمْ يَكُنْ يَقْسِمُ لَهَا ۔

حضرت عطاء　　　سے روایت ہے کہ ہم لوگ جنازہ پر میمونہ رضی اللہ عنہ کی جو بیوی تھیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ گئیں مقام سرف میں (کہ مکہ سے دو منزل پر) ابن عباس فرمانے لگے کہ یہ میمونہ ہے جس وقت اٹھاؤ تم ان کا جنازہ سہولت سے اٹھائیو اور نہ ہلائیو اس کو اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نو بیویوں کے ساتھ رہتے اور ہر ایک کی باری مقرر فرماتے مگر ایک عورت کی باری مقرر نہ کرتے تھے (نو بیویاں یہ تھیں: سودہ، عائشہ، حفصہ، ام سلمہ، زینب بنت جحش، جویریہ، صفیہ، میمونہ، ان سب کی باری ایک ایک رات مقرر تھی آپ ہر ایک کی باری میں اس کے پاس رہتے مگر سودہ بوڑھی ہو چکی تھیں تو انھوں نے اپنی باری حضرت عائشہ کو دے دی تھی آپ سودہ کی باری میں بھی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رہتے ۔

۳۲۰۲- اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ تِسْعُ نِسْوَةٍ يُصِيْبُهُنَّ اِلَّا سَوْدَةَ فَاِنَّهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ ۔

حضرت عطاء　　　سے ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کہا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے نزدیک نو بیویاں تھیں جایا کرتے تھے ان کے یہاں ان کی باری کے موافق لیکن سودہ کے یہاں نہیں جایا کرتے تھے کیونکہ انھوں نے اپنی باری دن اور رات کی بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی تھی ۔

۳۲۰۳- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِي اللَّيْلَةِ الْوَاحِدَةِ وَلَهٗ يَوْمَئِذٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں جایا کرتے تھے آپ ان کے پاس ایک رات میں ۔ ف ۔

ف : یعنی ایک رات میں سب کے پاس ہو آتے ایسا آپ کبھی کبھی کرتے ورنہ اکثر آپ کا یہ دستور تھا حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں

۳۲۰۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقُولُ أَوَ تَهَبُ الْحُرَّةُ نَفْسَهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ -

بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ شرم کرتی تھی میں ان عورتوں کی بات سے جو بخش دیا کرتی تھیں اپنی جان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کہتی تھیں کیا بیبیاں اور آزاد عورتیں اپنی جان مفت بخش دیتی ہیں تعجب اور غیرت کی بات معلوم ہوتی تھی مجھ کو پھر اتاری یہ آیت اللہ عزت اور بزرگی والے نے :۔ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ یعنی پیچھے رکھ دے تو جس کو چاہے ان میں اور جگہ دے اپنے پاس جس کو چاہے اس وقت کہا میں نے کہ قسم خدا کی آپ کا رب آپ کی خواہش کے موافق چلتا ہے ۔

۳۲۰۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَنَا فِي الْقَوْمِ إِذْ قَالَتِ امْرَأَةٌ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَرَأْ فِيَّ رَأْيَكَ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا فَقَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَعَكَ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَزَوَّجَهُ بِمَا مَعَهُ مِنْ سُوَرِ الْقُرْآنِ -

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم سب لوگ ایک جگہ میں تھے اتنے میں ایک عورت آئی اور کہنے لگی میں نے اپنی جان آپ کو بخش دی یا رسول اللہ جو آپ چاہیں کیجئے یہ بات سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا میرا نکاح کر دو اس عورت سے آپ نے فرمایا جا تو لے آ کچھ اگر چہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ گیا مگر اس کو کوئی چیز نہ ملی اور نہ انگوٹھی لوہے کی ملی ۔ آپ نے فرمایا کہ تجھ کو کچھ سورتیں قرآن میں سے یاد ہیں کہا ہاں ، آپ نے نکاح کیا اس عورت کا ان قرآن کی سورتوں کے بدلے (یعنی کہا تو اس سے قرآن پڑھا دینا تیرا یہی مہر ہے ۔

بَابُ ۲۱۳ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَرَّمَهُ عَلَى خَلْقِهِ لِيَزِيدَهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قُرْبَةً إِلَيْهِ

جو باتیں اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کیلئے مقرر کیں اور لوگوں کیلئے درست نہیں کیں اپنے رسول کا مرتبہ بڑھانے کو ان کا بیان

۳۲۰۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَالِدٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى

بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس جس دن حکم ہوا ان کو اس امر کا

حتیٰ کہ ایک ایک دن رات ایک بیوی کے پاس رہتے باری باری ۔ حاشیہ صفحہ سابقہ"

ابن اعين قال حدثنا ابي عن معمر عن الزهري قال حدثنا ابو سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها اخبرته ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءها حين امره الله ان يخير ازواجه قالت عائشة فبدا بي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اني ذاكر لك امرا فلا عليك ان لا تعجلي حتى تستامري ابويك قالت وقد علم ان ابوي لا يامراني بفراقه ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ايها النبي قل لازواجك ان كنتن تردن الحياة الدنيا وزينتها فتعالين امتعكن فقلت في هذا استامر ابوي فاني اريد الله ورسوله۔

کو اختیار دے دیں اپنی بیبیوں کو بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس دن پہلے میرے نزدیک آپ تشریف لائے اور فرمانے لگے میں تجھ سے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں تو جلدی نہ کرنا اس بات کے جواب میں (کیونکہ سوچ کر کہنے میں تیرا کچھ نقصان نہیں) اور صلاح لے لیجیو اپنے ماں باپ سے اس امر میں بیبی فرماتی ہیں کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے فرمائی کہ آپ جانتے تھے کہ میرے ماں باپ آپ سے جدائی اختیار کرنے کے لیے مشورہ نہ دیں گے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا۔ میں نے کہا کیا یہی بات ہے جس کے لیے مشورہ کروں میں اپنے ماں باپ سے بس میں چاہتی ہوں اللہ کو اور اس کے رسول کو اور پچھلے گھر کو، اور ترجمہ آیت کا یوں ہے اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتی ہو دنیا کا جینا اور یہاں کی رونق تو آؤ کچھ فائدہ دوں تم کو اور رخصت

۳۲۰۷- اخبرنا بشر بن خالد العسكري قال حدثنا غندر قال حدثنا شعبة عن سليمان قال سمعت ابا الضحى عن مسروق عن عائشة رضي الله عنها قالت قد خير رسول الله صلى الله عليه وسلم نساءه اوكان طلاقا۔

بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اختیار دیا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عورتوں کو کیا وہ طلاق تھا۔

۳۲۰۸- اخبرنا عمرو بن علي قال حدثنا عبد الرحمن عن سفيان عن اسماعيل عن الشعبي عن مسروق عن عائشة قالت خيرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخترناه فلم يكن طلاقا۔

بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اختیار

ف۱: حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے دیکھا کہ لوگ آسودہ ہوئے جاتے ہیں تو ہم بھی آسودہ ہوں بعضوں نے بول چال کی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی کہ ایک مہینہ گھر میں نہ جاویں پھر مہینے کے بعد یہ آیت اتری۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر میں آئے اول حضرت عائشہؓ سے کہا انھوں نے اللہ اور رسول کی مرضی اختیار کی پھر اسی طرح سب نے کہا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہاں ہمیشہ فقر و فاقہ تھا اپنے اختیار سے جو آتا تھا شتاب اٹھا ڈالتے تھے پھر قرض لینا پڑتا۔

ف۲: یعنی صرف اختیار دینے سے عورت کو طلاق نہیں پڑتی البتہ اگر عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو طلاق دینا پڑ جاتی ہے۔

دیا ہم کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم نے اختیار کر لیا آپ کو تو نہ ہوا وہ اختیار دینا طلاق۔

۳۲۰۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ۔

بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حلال ہو گئیں عورتیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے جب آپ نے وفات پائی۔

۳۲۱۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ وَهُوَ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ۔

بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حلال کی تھی اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے پہلے یہ بات کہ نکاح کر لیں جس عورت سے چاہیں (پہلے اللہ تعالےٰ نے قرآن میں حکم اتارا کہ اب تم کو زیادہ عورتیں کرنا درست نہیں نہ ان عورتوں کے بدلے اور عورتیں پھر حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ کو اجازت ہو گئی کہ جتنی عورتیں چاہیں نکاح میں لا دیں۔

بَابُ ۱۶۱۴ الْحَثِّ عَلَى النِّكَاحِ

نکاح پر رغبت دلانے کا بیان

۳۲۱۱- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ أَفْهَمْ فِتْيَةً كَمَا أَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ۔

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ تھا میں ابن مسعود کے ساتھ اور وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نزدیک تھے حضرت عثمانؓ فرمانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوانوں کے پاس آئے اور فرمایا جو شخص تم سے طاقت رکھتا ہو (جورو کو کھانے پلانے کی) تو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے نگاہ نیچی رہتی ہے (یعنی بیگانی عورتوں پر نہیں پڑتی) اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے (زنا سے) اور جو شخص اتنا مقدور نہ رکھے (یعنی مفلس ہو) وہ روزے رکھے۔ روزہ اس کو خصی بنا دے گا (یعنی شہوت کو مٹا دیگا۔

۳۲۱۲- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہا ابن مسعودؓ کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اگر تم کو خواہش ہو کسی جوان عورت کی تو نکاح کرا دوں میں تمہارا اس کے

هَلْ لَكَ فِيْ فَتَاةٍ أُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

٣٢١٣- أَخْبَرَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسْوَدُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ۔

٣٢١٤- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَنْكِحْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ۔

٣٢١٥- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

٣٢١٦- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا

ساتھ پھر بلایا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے علقمہ کو اور سنائی اس کو حدیث کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو طاقت ہو اس کو نکاح کرنا چاہیے اس لیے کہ نکاح نیچی کرا دیتا ہے انسان کی نگاہ کو اور بچاتا ہے زنا سے اور جس کو طاقت نہ ہو تو اس کو روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ روزہ اس کے حق میں وجاء کی مانند ہے وجاء کے معنی خصیہ کچلنا یعنی خصی کرنا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں میں جس کو طاقت ہے اس کو چاہیے کہ نکاح کر لے اور جس کو طاقت نہیں وہ روزے اختیار کرے کیونکہ روزہ مجرد آدمی کے حق میں ایسا ہے جیسا کسی کے خصیے کچل دیے جائیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے جوانوں کی جماعت تم کو نکاح کر لینا چاہیے۔ اگر تم کو طاقت ہے اس لیے کہ نکاح محفوظ رکھتا ہے آنکھوں کو بدنظری سے اور مرد اور عورت کے مکان خاص کو بدکاری سے اور جس کو طاقت نہیں تو اس کو چاہیے کہ روزہ رکھا کرے کیونکہ اس کے واسطے روزہ وجاء ہے یعنی اس کی شہوت کا توڑ ہے۔

ترجمہ اس کا اور اوپر کی حدیث کا ایک ہی ہے اور عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو بھی اوپر کی حدیث کی مانند بیان کیا ہے۔

حضرت علقمہ سے روایت ہے کہ تھا

أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بِمِنًى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَلاَ أُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً فَلَعَلَّهَا أَنْ تُذَكِّرَكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْكَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ.

سیں مِنا میں عبداللہؓ کے ساتھ وہاں ملاقات ہوئی حضرت عثمانؓ سے عبداللہ ٹھہر گئے ان سے باتیں کرنے لگے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے ابا عبدالرحمٰن میں نکاح کرا دوں تیرا ایک جوان لڑکی سے امید ہے کہ وہ یاد دلا دے تجھ کو تیرے دن گذرے ہوئے یعنی جوانی کے مزے پھر الٹا دے عبداللہ بولے آپ مجھ کو یہ بات آج کہتے ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم کو پہلے ہی یہ بات یوں فرمائی تھی اے جماعت نوجوانوں کی تم میں سے جس کو طاقت ہے اس کو چاہیے نکاح کر لینا۔

بَابُ ۱۶۱۵ النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

باب مجرد رہنے سے منع کرنے کے بیان میں

۳۲۱۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لاَخْتَصَيْنَا.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اجازت نہ دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون کو مجرد رہنے کی اگر اجازت دیتے اس کو تو ہم خصی ہو جاتے ف۔

۳۲۱۸- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے۔

۳۲۱۹- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَتَادَةُ أَثْبَتُ وَأَحْفَظُ مِنْ أَشْعَثَ وَحَدِيثُ أَشْعَثَ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۲۲۰- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنِ ابْنِ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

ف: یعنی خوب مجرد رہتے۔

شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ طَوْلًا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ أَفَأَخْتَصِي فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلَى ذٰلِكَ أَوْ دَعْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَوْزَاعِيُّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ قَدْ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

سے کہ میں جوان آدمی ہوں یا رسول اللہ ڈرتا ہوں گناہ میں پڑ جانے سے اور مجھ میں اتنی وسعت اور فراخی نہیں کہ نکاح کر لوں کوئی عورت اجازت ہو تو خصی ہو جاؤں آپ نے کچھ التفات نہ فرمایا یہاں تک کہ تین بار کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے ابوہریرہ قلم تو کر سوکھ گیا جو کچھ تیرے آگے آنے والا ہے اب اس پر تو خصی ہو جا یا نہ ہو۔ ف

۳۲۲۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ نَافِعٍ الْمَازِنِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنِ التَّبَتُّلِ فَمَا تَرَيْنَ فِيهِ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلْ أَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً فَلَا تَتَبَتَّلْ۔

حضرت سعد بن ہشام سے روایت ہے جب وہ گئے سب مسلمانوں کی ماں کے یہاں یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں چاہتا ہوں آپ سے سوال کروں وہ یہ ہے کہ مجرد رہنا اور کبھی نکاح نہ کرنا آپ کو کیسا نظر آتا ہے یعنی آپ اس کو کیسی بات سمجھتی ہیں یا کیسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہرگز ایسا کام نہ کرنا کیا تو نے نہیں سنا جو اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں فرمایا ہے یعنی یہ آیت: وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ الخ یعنی ہم نے بھیجے تجھ سے پہلے رسول جن کو دی تھیں ہم نے عورتیں اور اولاد یہ آیت پڑھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تو ہرگز تبتل نہ اختیار کرنا اسے

۳۲۲۲- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَصُومُ فَلَا أُفْطِرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعضے لوگ یوں کہنے لگے کہ ہم نکاح نہ کریں گے اور کچھ لوگ یوں کہنے لگے کہ ہم گوشت نہ کھاویں گے اور فرش پر نہ سوئیں گے اور کتنے یوں کہنے لگے کہ ہم روزہ رکھ کر افطار نہ کریں گے یعنی ہمیشہ روزہ رکھیں گے کوئی دن بے روزہ نہ رہیں گے یہ خبر پہنچی

ف: یعنی جو کچھ تیرے آگے آنے والا ہے وہ لکھا جا چکا اور قلم خشک ہو گیا یعنی

"حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں"

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا لٰكِنِّي أُصَلِّي وَأَنَامُ وَأَصُومُ وَأُفْطِرُ وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر کے فرمایا کیا حال ہے ان لوگوں کا جو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اور میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں اور سو بھی جاتا ہوں اور روزہ رکھ کر افطار بھی کرتا ہوں اور عورتوں کو اپنے نکاح میں لاتا ہوں اور پھر جو کوئی کراہت کرے میری چال سے وہ شخص ہم میں سے نہیں۔

بَابُ ۱۶۱۶ مَعُونَةِ اللهِ النَّاكِحَ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ

باب اس بات کے بیان میں جو کوئی نکاح کرے گناہ سے بچنے کے لیے اسکا اللہ تعالیٰ مددگار ہے

۳۲۲۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُمْ الْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات مبارک پر ضروری اور ایک حق ٹھیرایا ہے ایک تو مکاتب ہے وہ مکاتب جس کا ارادہ بدل کتابت کے ادا کرنے کا ہو دوسرا نکاح کرنے والا اس ارادے سے کہ گناہ سے بچے۔ اور پاکدامن رہے اور تیسرا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

بَابُ ۱۶۱۷ نِكَاحِ الْأَبْكَارِ

کنواری عورت کو نکاح میں لانے کے فائدے کا بیان

۳۲۲۴- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ تَزَوَّجْتُ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا میں نے پھر آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے فرمایا کیا نکاح کیا ہے تو نے اے جابرؓ میں نے کہا ہاں آپ نے کہا کنواری سے یا بیوہ سے میں نے کہا بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا کنواری کیوں نہ کی کہ کھیلتا تو اس سے اور وہ کھیلتی تجھ سے۔

۳۲۲۵- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ملاقات ہوئی میری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا تم

اب کچھ زیادہ کم نہ کھایا جائے گا پھر اگر تیری قسمت میں اولاد ہے تو ضرور ہو گی خصی ہونے سے کیا فائدہ ہے۔" حاشیہ صفحہ سابقہ"

عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ هَلْ أَصَبْتَ امْرَأَةً بَعْدِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ أَيِّمًا قُلْتُ أَيِّمًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ۔

جو رروا لے بیٹھے تھے جابرؓ نے ہاں سے عبد کہا میں نے جی ہاں آپ نے فرمایا کنواری کو کیا یا بیوہ کو جابرؓ نے کہا بیوہ کو کیا آپ نے فرمایا کنواری کیوں نہ کی جو کھیل کھلاتی تجھ کو۔

بَاب ۱۶۱۸ تَزَوُّجِ الْمَرْأَةِ مِثْلَهَا فِي السِّنِّ

عورت کا نکاح کرنا اسکے ہم عمر سے چاہیے۔

۳۲۲۶۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيْرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں پیام دیا ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے آپ نے فرمایا کہ وہ ابھی چھوٹی ہے پھر پیام دیا حضرت علیؓ نے آپ نے ان کے ساتھ نکاح کر دیا فاطمہ کا۔ ف۔

بَاب ۱۶۱۹ تَزَوُّجِ الْمَوْلٰى الْعَرَبِيَّةَ

بیان نکاح کرنا غلام آزاد کا عورت کے ساتھ

۳۲۲۷۔ أَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فِي إِمَارَةِ مَرْوَانَ ابْنَةَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَأْمُرُهَا بِالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنَةِ سَعِيْدٍ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلٰى مَسْكَنِهَا وَسَأَلَهَا مَا حَمَلَهَا عَلَى الْاِنْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَعْتَدَّ فِي مَسْكَنِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُخْبِرُهُ أَنَّ خَالَتَهَا أَمَرَتْهَا بِذٰلِكَ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ فَلَمَّا أَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبداللہ بن عتبہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عثمانؓ نے طلاق دی سعید بن زیدؓ کی لڑکی کو اور حالانکہ یہ عبداللہ جوان آدمی تھا اور ان دنوں حکومت مروان کی تھی اور طلاق البتہ ایسی طلاق جس میں عورت کا کچھ علاقہ باقی نہ رہے اس کو دی تھی پھر اس عورت کی خالہ نے جس کا نام فاطمہ تھا اس کو کہلا بھیجا کہ تو عبداللہ بن عمرو کے گھر میں مت رہ وہاں سے چلی جا پھر سنی یہ بات مروان نے اور حکم کیا اس کو کہ پھر وہیں جا کر رہے جہاں سے نکل کر آئی ہے اور اس کا سبب پوچھا کہ وہاں سے کاہے کو نکل کر آئی ہے اور عدت اپنے گھر کیوں نہ پوری کی اس عورت نے مروان کو کہلا بھیجا کہ میں اپنی خالہ کے کہنے سے نکل آئی تھی پھر اس کی خالہ قیس کی بیٹی فاطمہ نامی نے یوں بیان کیا کہ میں عمرو بن حفص کے نکاح میں تھی پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ف اس سے معلوم ہوا کہ چھوٹی فرمانے سے آپ کی غرض یہ تھی کہ ان دونوں صاحبوں کی عمر بہت بڑی تھی اور حضرت فاطمہؓ کی عمر ان سے کہیں چھوٹی تھی۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ
فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ هِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا
الْحٰرِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَتِهَا
فَأَرْسَلَتْ زَعَمَتْ إِلَى الْحٰرِثِ وَعَيَّاشٍ تَسْأَلُهُمَا الَّذِي
أَمَرَ لَهَا بِهِ زَوْجُهَا فَقَالَا لَا وَاللّٰهِ مَا لَهَا عِنْدَنَا نَفَقَةٌ إِلَّا
أَنْ تَكُونَ حَامِلًا وَمَا لَهَا أَنْ تَكُونَ فِي مَسْكَنِنَا
إِلَّا بِإِذْنِنَا فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ
فَاطِمَةُ فَأَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ انْتَقِلِي
عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى الَّذِي سَمَّاهُ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاعْتَدَدْتُ
عِنْدَهُ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَكُنْتُ أَضَعُ
ثِيَابِي عِنْدَهُ حَتَّى أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا
مَرْوَانُ وَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَحَدٍ
قَبْلَكِ وَسَآخُذُ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ
عَلَيْهَا مُخْتَصَرٌ۔

نے حضرت علیؓ بن ابی طالب کو یمن کا امیر بنا کر روانہ کیا میرا شوہر بھی ان کے ساتھ گیا پھر جو طلاق کہ باقی رہی تھی تین طلاقوں میں سے وہاں جا کر مجھ کو کہلا بھیجی اور مجھ کو نفقہ دینے کے لیے حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ سے کہہ دیا میں نے ان دونوں سے پچھوا بھیجا کہ میرے خاوند نے میرے لیے کیا حکم کیا ہے انھوں نے کہا کہ اس کو نفقہ یعنی خرچ نہ ملیگا۔ ہاں اگر حاملہ ہوگی تو اس کو خرچ دیں گے اور یہ بھی کہا کہ اس کو ہمارے گھر میں رہنا بغیر ہماری اجازت کے درست نہیں پھر فاطمہ کہنے لگی کہ میں رسول اللہ ؐ کی خدمت میں آئی اور یہ ماجرا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ وہ دونوں سچ کہتے ہیں پھر میں نے کہا یا رسول اللہ ؐ میں کہاں چلی جاؤں آپ نے فرمایا کہ تو ابن مکتوم اندھے کے یہاں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے جا کر رہ میں نے عدت پوری کی ان کے نزدیک اور میں اپنے کپڑے اتار دیتی تھی ان کے یہاں کیونکہ وہ آنکھوں سے معذور تھے پھر نکاح کرا دیا اس کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زیدؓ کے ساتھ (جو غلام کے بیٹے تھے) انکار کیا مروان نے اس بات کا اور کہا ہم نے پہلے یہ حدیث کسی سے نہیں سنی اور ہم عمل کریں گے اسی طریق پر جس پر لوگوں کو عمل کرتے دیکھا (یہ روایت مختصر ہے) ف

۳۲۲۸۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ
حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ
قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا
حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَ
كَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوحذیفہؓ عتبہ کے بیٹے نے متبنیٰ کیا سالم کو جو غلام آزاد تھا کسی انصاری عورت کا اور ابوحذیفہؓ وہ شخص ہے جو حاضر تھا بدر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر ابوحذیفہ نے اس سالم کا نکاح کر دیا اپنی بھتیجی ہند نامی ولید بن عتبہ

ف : کیونکہ جس طلاق میں رجوع کی صورت باقی نہ رہے اس میں نفقہ یعنی کھانا کپڑا دینا نہیں پڑتا اور اس مسئلہ میں اختلاف بھی ہے اور یہاں اس حدیث سے غرض یہ ہے کہ فاطمہ بنت قیس کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کے ساتھ نکاح کر دیا حالانکہ اسامہ بن زید آزاد کیے ہوئے غلام کے بیٹے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَهُ فَوُرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي الدِّينِ مُخْتَصَرٌ۔

کی بیٹی سے اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید کو بیٹا بنایا تھا اور جاہلیت کے زمانے میں دستور تھا کہ متبنیٰ کرنے والے کو اس لڑکے کا باپ کہا کرتے تھے اور وہ لڑکا وارث ہوا کرتا تھا اس کی میراث کا یوں ہی دستور رہا بہت مدت تک پھر اتاری یہ آیت اللہ عزت اور بزرگی والے نے اس باب میں: ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ۔ یعنی پکارو لے پالکوں کو ان کے باپ کا کرکے یہی پورا انصاف ہے اللہ کے ہاں پھر اگر نہ جانتے ہو ان کے باپ کو تو تمہارے بھائی ہیں دین میں اور رفیق ہیں۔ الغرض جن کا باپ معلوم نہ ہو تو وہ دین کے بھائی ہیں اور رفیق۔

٣٢٢٩- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَأَنْكَحَ أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ سَالِمًا ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدَ ابْنَةَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَتْ هِنْدُ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَفْضَلِ أَيَامَى قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ رُدَّ كُلُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابوحذیفہ بن عتبہ وہ شخص ہے جو حاضر تھا بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس نے لے پالک کیا تھا سالم کو جو غلام تھا ایک انصاری عورت کا جیسا کہ لے پالک کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور ابوحذیفہ نے سالم کا نکاح کر دیا تھا اپنی بھتیجی ہندہ کا ولید کے بیٹے سے اور ہندہ وہ عورت تھی جس نے اوّل زمانے میں ہجرت کی تھی اور اس وقت میں وہ سب بیواؤں قریشیوں سے افضل تھی پھر جب اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت زید بن حارثہ کے مقدمہ میں: ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ یعنی پکارو لے پالکوں کو ان کے باپ کا کرکے یہی پورا انصاف ہے اللہ کے ہاں پھر ہر ایک لے پالک کو نسبت کرنے لگے ان کے باپوں کی طرف اور اگر معلوم نہ ہوتا کسی کا باپ تو ان کو لگاتے ان کے مولاؤں کی طرف۔

ف: یہاں اس حدیث سے غرض یہ ہے کہ سالم کا نکاح عرب کی لڑکی سے ہوا حالانکہ سالم عرب کے شریفوں میں سے نہیں تھے۔

أَحَدٍ يَنْتَمِي مِنْ أُولٰئِكَ إِلَى أَبِيهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُعْلَمْ أَبُوهُ وَلَا تُرَدُّ إِلَى مَوَالِيهِ۔

بَابُ ١٦٢٠ الْحَسَبِ

٣٢٢٠- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِي يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ الْمَالُ

حسب کا بیان

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا داروں کا حسب جس کی طرف وہ دوڑتے ہیں مال ہے۔ (یعنی مالداری اور تونگری کو حسب سمجھتے ہیں حالانکہ حسب ان عمدہ عادات اور اخلاق کو کہتے ہیں جو پشت در پشت چلے آتے ہوں اگرچہ مال نہ ہو (حاشیہ منوبیہ)

بَابُ ١٦٢١ عَلَى مَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ

٣٢٢١- أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّ لِي أَخَوَاتٌ فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ إِذًا إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

عورت میں کیا بات دیکھ کر نکاح کیا جائے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نکاح کیا ایک عورت کو انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔ نکاح کرنے کے بعد ملاقات ہوئی ان کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر پوچھا آپ نے کیا نکاح کیا ہے تو نے اے جابر۔ میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا کنواری یا بیاہی ہوئی وہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا بیاہی ہوئی یعنی ایک دفعہ اس کا نکاح ہو چکا ہے آپ نے فرمایا کیوں کنواری سے کا ہے کو نہ کیا جو تیرا دل بہلاتی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میری بہنیں ہیں ڈرا میں ایسی عورت کے لانے سے ان کے پاس آپ نے فرمایا اگر ایسی بات ہے تو اچھا کیا تو نے اور فرمایا آپ نے کہ عورت سے نکاح کرتے ہیں دین داری پر اس کی یا مالداری پر یا خوبصورتی پر اور تجھ کو دین والی کا اختیار کرنا لازم ہے تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں (یہ ایک دعائیہ کلمہ ہے)

بَابُ ١٦٢٢ كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْعَقِيمِ

٣٢٢٢- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

بانجھ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ف: اس لفظ سے بددعا دینا مقصود نہیں بلکہ ایک لفظ بول چال میں مستعمل ہے اور بددعا بھی ہو تو حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں"

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُسْتَلِمُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصِبٍ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَلِدُ أَفَأَتَزَوَّجُهَا فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَنَهَاهُ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ۔

آیا ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ ملی مجھ کو ایک عورت شریف اور مرتبہ والی لیکن اس کو اولاد نہیں ہوتی کیا میں نکاح کر لوں اس کے ساتھ آپ نے منع کیا اس کو پھر دوبارہ آیا پھر منع کیا اس کو پھر تیسری بار آیا پھر منع کیا اس کو اور فرمایا آپ نے کہ تم نکاح کرو ایسی عورت سے جس کو اولاد ہوئے اور مرد کی دوست عاشق کی مانند کیونکہ میں تم سے امت کو بڑھاؤں گا۔

بَابُ ١٤٢٣ تَزْوِيجِ الزَّانِيَةِ

۳۲۲۳- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكَانَ رَجُلًا شَدِيدًا وَكَانَ يَحْمِلُ الْأُسَارَى مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَدَعَوْتُ رَجُلًا لِأَحْمِلَهُ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقُ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ خَرَجَتْ فَرَأَتْ سَوَادِي فِي ظِلِّ الْحَائِطِ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا مَرْثَدٌ مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا مَرْثَدُ انْطَلِقِ اللَّيْلَةَ فَبِتْ عِنْدَنَا فِي الرَّحْلِ قُلْتُ يَا عَنَاقُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الزِّنَا قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هَذَا الدُّلْدُلُ هَذَا الَّذِي يَحْمِلُ أُسَرَاءَكُمْ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَطَلَبَنِي ثَمَانِيَةٌ فَجَاءُوا حَتَّى قَامُوا عَلَى رَأْسِي فَبَالُوا فَطَارَ بَوْلُهُمْ عَلَيَّ وَأَعْمَاهُمُ اللَّهُ عَنِّي فَجِئْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَى الْأَرَاكِ فَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحُ عَنَاقَ

زانیہ کا نکاح میں لانا کیسا ہے

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد غنوی تھا ایک سخت آدمی زور آور اور مکے سے قیدیوں کو سوار کرا کر مدینہ کی طرف لایا کرتا تھا کہا مرثد نے بلایا میں نے ایک آدمی کو اس لیے کہ سواری پر بٹھاؤں اس کو اور مکے میں ایک زانیہ عناق نامی اس کی آشنا تھی مرثد کہتا ہے جب میں نکلا تو دیوار کے سایہ میں ایک سیاہی نظر پڑی یعنی آدمی کی پرچھائیں وہ بولی کون ہے یہ مرثد ہے شاباش جم جم آؤ ہے تو اسے مرثد چلو آج رات کو ڈیرے میں ہمارے ساتھ سو جاؤ۔ مرثد کہتے ہیں میں نے کہا اسے عناق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زنا کو حرام فرمایا ہے وہ بولی اسے خیمے والو یہ دلدل حاضر ہے اور دلدل ایک پرندہ ہے جو رات کو نکلتا ہے اپنا منہ چھپائے ہوئے را اٹھالے جائیگا تمہارے قیدیوں کو مکے سے مدینہ تک پس گیا میں خندمہ (ایک پہاڑ ہے) کی طرف چلا مرثد کہتے ہیں پھر آٹھ آدمی ڈھونڈتے ہوئے آئے اور میرے سر پر آ کر کھڑے ہو گئے پھر موتا انھوں نے ان کا موت میرے پر پڑا لیکن اندھا کر دیا اللہ تعالیٰ نے ان کو پھر آیا میں اپنے ساتھی کے پاس اور سوار کر لیا اس کو جب

ف: سکتی ہے اس طرح کہ اگر تو اس کے خلاف کرے گا تو تیرا کام نکالو اور بے فائدہ ہو گا۔ حد حاشیہ صفحہ سابقہ"

فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتْ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا

آگیا میں اس کے ساتھ زنا کا گناہ میں نے کیا اس کی بچھڑ آیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا میں نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عناق سے نکاح کر لوں۔ آپ نے میری بات کا کچھ جواب نہ دیا۔ پھر اتری یہ آیت: الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ یعنی اور بدکار عورت کو بیاہ نہیں کرتا مگر مرد بدکار یا شرک کرنے والا۔ مرثد کہتے ہیں کہ بلایا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پڑھی یہ آیت میرے سامنے اور کہا مت نکاح کر اس سے۔ ف۔

۳۲۳۴۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُ عَنْ هَارُونَ بْنِ رِئَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَعَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَبْدُ الْكَرِيمِ يَرْفَعُهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَارُونُ لَمْ يَرْفَعْهُ قَالَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عِنْدِي امْرَأَةً هِيَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَهِيَ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ لَا أَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِثَابِتٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَهَارُونُ بْنُ رِئَابٍ أَثْبَتُ مِنْهُ وَقَدْ أَرْسَلَ الْحَدِيثَ وَهَارُونُ ثِقَةٌ وَحَدِيثُهُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْكَرِيمِ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا میری ایک عورت ہے اور وہ مجھ کو سب لوگوں سے پیاری ہے اور اس میں یہ عیب ہے کہ اگر کوئی اس کو ہاتھ لگائے تو منع نہیں کرتی یعنی زنا پر راضی ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا تو اس کو طلاق دیدے کہنے لگا میں اس کے بغیر صبر نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا اپنا کام نکال اس سے۔

بَابُ ۱۹۲۳ كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الزُّنَاةِ

مکروہ ہے نکاح کرنا زناکار عورتوں سے

۳۲۳۵۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

ف: مرد اگر بدکار ہو تو عورت پارسا نہ بیاہ لاوے اور اگر نیک ہو تو عورت بدکار نہ لاوے یہ مطلب ہے۔ ایک یہ کہ اس کا کفو نہیں اس کو ملاوے دوسرے یہ کہ ایک سے دوسرے کو عادت نہ لگ جاوے (موضح القرآن) بعضوں نے کہا کہ یہ حکم منسوخ ہے حاشیہ صفحہ ہذا اسکلے صفحہ پر دیکھیے۔"

عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْکَحُ النِّسَاءُ لِاَرْبَعَةٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِیْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاكَ۔

فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کی جاتی ہیں عورتیں چار چیزوں سے مال کے سبب سے اور شرافت خاندانی کے سبب سے اور خوبصورتی کے سبب سے اور دین کے باعث تو اپنا کام نکال کر دین والی سے تیرے ہاتھ مٹی میں ملیں۔ ف۔

بَابُ ۱۶۲۵ اَیُّ النِّسَاءِ خَیْرٌ

سب عورتوں میں اچھی عورت کونسی عورت ہے

۳۲۲۹- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ النِّسَاءِ خَیْرٌ قَالَ الَّتِیْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِیْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِیْ نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا یَکْرَهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں میں سے کون سی عورت اچھی ہوتی ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے۔ جب وہ دیکھے اس کی طرف اور جب وہ حکم کرے تو بجالائے اور مخالفت نہ رکھے اس سے اپنے جان میں اور اپنے مال میں جو خاوند کو برا لگے۔

بَابُ ۱۶۲۶ اَلْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ

نیک عورت کا ملنا کیا خوبی رکھتا ہے

۳۲۳۰- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَیْوَةُ وَذَکَرَ اٰخَرَ اَنْبَاَنَا شُرَحْبِیْلُ بْنُ شَرِیْكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیَّ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدُّنْیَا کُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَیْرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا ساری پونجی اور فائدہ ہے لیکن اس میں سب سے بڑھ کر فائدے اور مالیت کی چیز عورت نیک بخت ہے یعنی جس کو نیک بخت خوش اخلاق ملے اس کو سب سے بڑھ کر دنیا میں دولت ملی۔

بَابُ ۱۶۲۷ اَلْمَرْاَةُ الْغَیْرٰی

جس عورت میں غیرت و رشک بہت ہو

ابتدائے اسلام میں تھا اس وقت بدکار عورتوں سے نکاح حرام ہو گیا تھا بعد اس کے درست ہو گیا۔ اس آیت سے وَاَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ اب بدذاتیہ اگر توبہ کرے تو اس سے نکاح درست ہے۔ "حاشیہ صفحہ سابقہ"

ف: یعنی ان سب چیزوں میں دین داری بڑھ کر ہے تو اسی کو اختیار کر مال و دولت شرافت خوبصورتی بیدینی کے ساتھ مرغوب نہیں ہوتی انجام میں مصیبت اور تکلیف ہوتی ہے۔ دینداری سے ہمیشہ آرام ملتا ہے۔

۳۲۳۸ - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسٍ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَتَزَوَّجُ مِنْ نِسَاءِ الْاَنْصَارِ قَالَ اِنَّ فِیْهِمْ لَغَیْرَةً شَدِیْدَةً

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا، لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم لوگ انصاری عورتوں سے نکاح کر لیا کریں یعنی مدینے والی عورتوں سے مکے والے لوگ نکاح کرنا چاہیں تو کر لیا کریں یا نہ، آپ نے فرمایا انصار کی عورتوں میں غیرت بہت ہے۔

باب ۱۶۲۸ اِبَاحَةِ النَّظَرِ قَبْلَ التَّزْوِیْجِ

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان!

۳۲۳۹ - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَهُوَ ابْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ اِلَیْهَا قَالَ لَا فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَیْهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیغام بھیجا ایک آدمی نے مدینے والوں کے یہاں فرمایا اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نے اس کو دیکھ بھی لیا ہے یا نہیں آپ نے فرمایا اس عورت کو دیکھ لے لیکن بغیر دیکھے نکاح کرنا اچھا نہیں۔

۳۲۴۰ - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ رِزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِیِّ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَاَةً عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَظَرْتَ اِلَیْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّهٗ اَجْدَرُ اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیام کیا میں نے نکاح کا ایک عورت کے ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔ آپ نے فرمایا تو نے دیکھ بھی لیا ہے اس کو۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کہ دیکھ لے اس کو اس سے الفت زیادہ ہوگی تم دونوں میں۔

باب ۱۶۲۹ التَّزْوِیْجِ فِیْ شَوَّالٍ

عید کے مہینے میں نکاح کرنے کا بیان

۳۲۴۱ - اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اُمَیَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شَوَّالٍ وَاُدْخِلْتُ عَلَیْهِ فِیْ شَوَّالٍ وَکَانَتْ عَائِشَةُ تُحِبُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کے مہینے میں اور مستحب جانتی تھیں میری عائشہؓ لوگوں کے واسطے یہ بات یعنی عید کے مہینے میں لوگوں کو اپنی عورتوں کے نزدیک جانا چاہیے کیونکہ میرے سے بڑھ کر کوئی عورت حضرت صلی

أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَتْ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي -

بَابُ ١٦٣٠ الْخِطْبَةِ فِي النِّكَاحِ

٣٢٤٣- أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ قَالَتْ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ كُنْتُ حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ أُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْطَلِقِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِي فَإِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلَكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ مُخْتَصَرٌ -

اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مسرت اور زیادہ فائدہ لینے والی تھی۔

نکاح کے واسطے پیام کرنے کا بیان

حضرت عامر بن شراحیل فاطمہ قیس کی بیٹی سے سن کر روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تھی فاطمہ بنت قیس ان عورتوں میں کہ جنھوں نے پہلے ہجرت کی تھی۔ فاطمہ اپنا حال عامر بن شراحیل سے بیان کر رہی ہے اور کہتی ہے کہ پیام بھیجا مجھ کو عبدالرحمن بن عوف نے کئی اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان اور پیغام کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے واسطے اسامہ بن زید کے جو غلام تھے آپ کے اور فاطمہ کہتی ہیں میں نے سنا تھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا جو کوئی مجھ سے محبت رکھتا ہے اس کو چاہیے اسامہ سے محبت رکھے۔ فاطمہ کہتی ہیں جب گفتگو کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے سے میں نے کہا میں آپ کے ہاتھ میں ہوں یعنی آپ کے اختیار میں ہوں جس سے آپ چاہیں تب میرا نکاح کر دیجیئے پھر فرمایا ام شریک کے نزدیک جا اور ام شریک ایک امیر عورت ہے انصار کے لوگوں میں یعنی مدینے والوں میں اور بہت خرچنی ہے اللہ عزت اور بزرگی والے کی راہ میں اور اترتے ہیں اس کے ہاں مہمان۔ فاطمہ قیس کی بیٹی نے کہا ایسا ہی کرتی ہوں یعنی ام شریک کے یہاں جا کر رہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا ایسا نہ کر کیونکہ ام شریک کے مکان میں مہمانوں کی کثرت ہے شاید تیری اوڑھنی سر سے جاوے یا پنڈلیوں پر سے کپڑا ہٹ جاوے پھر لوگ تجھے ننگی کھلی دیکھیں گے تو تجھ کو برا معلوم ہوگا اپنے چچازاد بھائی عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس جانا مناسب ہے اور وہ آدمی ہے فہر کے قبیلے سے یعنی فہر نام ہے قبیلے کا۔ فاطمہ کہتی ہیں کہ میں چلی گئی ان کے پاس اور اس حدیث میں مختصر کر کے بیان کیا ہے یعنی فاطمہ نے اپنے رہنے کا حال اس حدیث میں نہیں کہا

کیا اور دوسری حدیث میں بیان کیا ہے۔

بَابُ ۱۲۱ النَّهْيِ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

پیام پر پیام بھیجنے کے منع ہونے کا بیان

۳۲۴۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پیغام بھیجا کرو دوسرے کے پیغام پر۔

۳۲۴۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑھایا کرو دھول دھوکا دینے کو خریدار کے اور نہ بیچے مقیم مسافر کا مال اور نہ بیچے کوئی شخص اپنے بھائی مسلمان کی بکری پر اور پیام نہ کرے اپنے بھائی مسلمان کے پیام پر اور طلاق نہ دلوا دے کوئی عورت اپنی بہن مسلمان کو یعنی اپنی سوکن کے لیے طلاق کی درخواست نہ کرے تاکہ انڈیل لے جو چیز اس کے برتن میں ہے۔ ف۔

۳۲۴۵- أَخْبَرَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ کرے کوئی اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر۔

۳۲۴۶- أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبْ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتّٰى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام نہ بھیجے کوئی اپنے بھائی مسلمان کے پیغام پر یہاں تک کہ نکاح کر لے وہ یا چھوڑ دے۔

ف: جو چیز اس کے برتن میں ہے یعنی جو کچھ اس کے حصے میں ہے غرض یہ ہے کہ عورت مسلمان ہو کر دوسری عورت مسلمان کے لیے ایسا خیال نہ کرے کہ اگر اس کو طلاق ہو جائے گی تو میں خاوند کے ساتھ آرام چین سے رہوں گی اور اس سوکن کا جو حصہ تھا وہ بھی مجھ کو ملے گا کیونکہ ہر کسی کا حصہ اس کے ساتھ ہے اور ہر ایک کا حصہ دوسرے کو نہیں مل سکتا پھر ناحق اس کے لیے طلاق کی درخواست سے کیا فائدہ ہے۔

۳۲۴۷ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ ـ

ترجمہ کئی بار ہو چکا ہے۔

بَابُ ۱۶۳۲ خِطْبَةُ الرَّجُلِ إِذَا تَرَكَ الْخَاطِبُ أَوْ أَذِنَ لَهُ

پہلے پیغام دینے والے کی اجازت سے یا اس کے چھوڑ دینے کے بعد نکاح کا پیغام دینا چاہیے

۳۲۴۸ - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ الرَّجُلِ حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ ـ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچا کرے تم میں کوئی دوسرے کی چیز بکنے کے وقت یعنی ایک کے خریدار کو پاس والا بیوپاری نہ بلایا کرے تاکہ خلل نہ پڑے اس کے بیوپار میں اور نکاح کا پیغام نہ کرے دوسرے آدمی کے پیغام پر جب تک کہ وہ چھوڑ نہ دے یا اجازت نہ دے اس کو۔

۳۲۴۹ - أَخْبَرَنِي حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثَوْبَانَ أَنَّهُمَا سَأَلَا فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَنْ أَمْرِهَا فَقَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَكَانَ يَرْزُقُنِي طَعَامًا فِيهِ شَيْءٌ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَئِنْ كَانَتْ لِي النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى لَأَطْلُبَنَّهَا وَلَا أَقْبَلُ هَذَا فَقَالَ الْوَكِيلُ لَيْسَ لَكِ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ فَاعْتَدِّي عِنْدَ فُلَانَةَ قَالَتْ وَكَانَ يَأْتِيهَا أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ آذَنْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ خَطَبَكِ فَقُلْتُ مُعَاوِيَةُ وَرَجُلٌ آخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَإِنَّهُ غُلَامٌ مِنْ غِلْمَانِ قُرَيْشٍ لَا شَيْءَ لَهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَإِنَّهُ صَاحِبُ شَرٍّ لَا خَيْرَ فِيهِ

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور عبدالرحمٰن بن ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ پوچھا ان دونوں نے فاطمہ بنت قیس سے اس کا حال پھر بیان کرنے لگی فاطمہ اپنا حال ان سے اور کہنے لگی کہ میرے خاوند نے مجھ کو تین طلاق دی تھی اور کھانے کو دیا مجھ کو کچھ اناج جو اچھا نہ تھا یعنی گھٹیا اناج جیسے جو وغیرہ۔ فاطمہ کہتی ہیں میں نے کہا اپنے خاوند کے وکیل سے اگر مجھ کو کھانا اور ٹھکانا دینا اس پر پہنچتا ہوگا تو البتہ میں لوں گی اس سے یہ دونوں اور میں نہیں لیتی یہ اناج پھر میرے خاوند کے وکیل نے جواب دیا تجھے نہ کھانا دینا چاہیے اور نہ ٹھکانا۔ فاطمہ کہتی ہیں میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ ذکر کیا پھر آپ نے اسی طرح فرمایا یعنی کھانا اور ٹھکانا تجھ کو تیرے خاوند کی طرف سے نہیں پہنچتا چل جا تو اپنے عدت کے دن پورے کر فلانی عورت کے یہاں، فاطمہ کہتی ہیں میں نے کہا اس کے یہاں آپ کے آدمی آیا جایا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہاں اپنی عدت کے دن گذار لے کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے پھر آپ نے فرمایا جب تیری عدت کے دن پورے ہو جائیں مجھ سے اجازت لینا فاطمہ کہتی ہیں جب دن عدت کے پورے ہو چکے آپ نے فرمایا کس کا پیغام آیا تجھے

وَلَكِنِ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَتْ فَكَرِهْتُهُ فَقَالَ لَهَا ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَكَحْتُهُ.

پاس میں نے عرض کیا کہ معاویہؓ اور ایک اور دوسرے شخص قریشی کا آپ نے فرمایا معاویہ تو ایک لڑکا ہے قریش کے لڑکوں میں کا اور اس کے پاس کچھ بھی نہیں اور رہا دوسرا آدمی وہ تو ایسا شور ہے کہ جس کے پاس عیال کا نام نہیں تو اسامہؓ سے نکاح کر لے فاطمہ کہتی ہیں میرا جی گھبرایا انحضرت کیا اسامہؓ کے نام سے آپ نے تین بار یہی فرمایا وہ کہتی ہیں پھر نکاح کر لیا میں نے اسامہؓ سے۔

بَابُ ١٤٣٢ إِذَا اسْتَشَارَتِ الْمَرْأَةُ رَجُلًا فِيمَنْ يَخْطُبُهَا هَلْ يُخْبِرُهَا بِمَا يَعْلَمُ

باب اس بات کے بیان میں جب پوچھے کوئی عورت پیغام بھیجنے والے کا حال تو بتلا دینا چاہیے جو کچھ کہ معلوم ہو!

٣٢٥٠- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي فَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ وَلَكِنِ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فاطمہ بنت قیس کو ابوعمرو بن حفصؓ نے طلاق دی اور اس کو بالکل بے تعلق کر دیا۔ اور عمرو کہیں مسافری میں تھا یعنی تین طلاق دی اس کی طرف سے اس کے وکیل نے کچھ جو بھیجے فاطمہ غصے ہوئی ان جوؤں کے بھیجنے پر پھر ابوعمرو کے وکیل نے کہا خدا کی قسم تیرا ہم پر کچھ حق نہیں پھر آئی فاطمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا یہ ماجرا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے تب آپ نے فرمایا تجھ کو خرچ نہ ملے گا پھر فاطمہ کو حکم کیا جا اپنی عدت کے دن گزار ام شریک کے ہاں بعد اس کے یوں فرمایا ام شریک کو ہمارے اصحاب گھیرے رہتے ہیں یعنی اس کے یہاں جایا آیا کرتے ہیں تو عبداللہ بن ام مکتوم کے یہاں اپنی عدت کے دن پورے کر کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے تو اپنے کپڑے اتارے گی تو بھی کچھ ڈر نہیں اور جب تیری عدت پوری ہو جائے تب مجھ سے اذن لیجیو۔ فاطمہ کہتی ہیں جب حلال ہوا مجھ کو عدت سے نکلنا یعنی پوری ہو گئی عدت اور جائز ہوا نکاح کرنا اور سے تو میں نے معاویہ اور ابوجہم کے پیغام دینے کا ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا ابوجہم کے کندھے

فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ۔

سے نکلتا نہیں اس نے اور معاویہ مفلس ہے اس کے پاس ایک دمڑی نہیں تو نکاح کر لے اسامہ سے فاطمہ کہتی ہیں میں گھبرائی اسامہ سے پھر فرمایا آپ نے تو اسامہ کو کر لے بجھ کر لیا میں نے اسامہ کو اور اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور برکت دی اس کے نکاح میں اور رشک کیا لوگوں نے مجھ پر۔

بَابُ ۱۶۳۴ إِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا يَعْلَمُ

جب پوچھے کوئی آدمی کسی شخص سے ایک عورت کا حال جسے نکاح کرنا منظور ہے تو کہہ دیوے وہ شخص جس سے دریافت کیا جاتا ہے جو کچھ جانتا ہو۔

۳۲۵۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَجَدْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَ وَالصَّوَابُ أَبُو هُرَيْرَةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی انصاری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں عورت کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تو نے دیکھ لیا ہے اس عورت کو کیونکہ انصاری لوگوں کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے۔ ف۔

۳۲۵۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کرنا چاہا آپ نے فرمایا دیکھ لے اس کو اس لیے کہ انصار کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے۔

بَابُ ۱۶۳۵ عَرْضِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ عَلَى مَنْ يَرْضَى

باب اس بات کے بیان میں پیش کرے لڑکے والا لڑکی کو اسکے روبرو جس سے کہ لڑکے والا خوش ہو۔

۳۲۵۳- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیوہ ہوئی

ف: آپ نے مردوں پر عورتوں کو قیاس کیا یا بے قصد کسی عورت کو دیکھ لیا ہوگا۔

عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسٍ يَعْنِي ابْنَ حُذَافَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِينَةِ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي ذٰلِكَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَلَقِيتُهُ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَخَطَبَهَا إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْئًا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهَا وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا نَكَحْتُهَا۔

حفصہ جو آپ کی بیٹی تھی خاوند حفصہ کا خنیس جن کا نام ابن حذافہ تھا اور ابن حذافہ صحابی تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ان صحابیوں میں سے جو بدر میں حاضر تھے وہ مر گئے مدینہ طیبہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ملا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اور پیش کیا حفصہ کو ان کے سامنے اور کہا میں نے اگر تم چاہتے ہو تو نکاح کر دیتا ہوں میں تمہارا حفصہ کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں فکر کروں گا اس بات میں حضرت عمر فرماتے ہیں میں ٹھہرا کئی راتیں پھر جواب دیا حضرت عثمان نے میں ان دنوں نکاح کرنا نہیں چاہتا پھر کہا حضرت عمر نے پھر ملا میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پھر کہا میں نے ان کو تم چاہتے ہو تو حفصہ کا نکاح تمہارے ساتھ کر دیتا ہوں پھر کچھ نہ کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رنج ہوا ان کے جواب نہ دینے پر عثمان رضی اللہ عنہ کی بات سے بھی زیادہ پھر میں کئی راتیں ٹھہرا آخر پیغام کیا اس کے لیے مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے نکاح کر دیا اس کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر ملاقات کی میرے سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اور کہنے لگے شاید تجھ کو رنج ہوا ہوگا میرے چپ رہنے پر جب تو نے حفصہ رضی اللہ عنہا کو میرے سامنے کیا تھا حضرت عمر نے کہا۔ حضرت ابوبکر فرمانے لگے جب تم نے میرے سامنے کیا اور میں نے کچھ جواب نہ دیا اس کی وجہ یہ تھی حضرت کو میں نے حفصہ کا ذکر کرتے ہوئے سنا تھا اور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنا مناسب نہ جانا اور خیال کر لیا اگر آپ اس کو نہ کریں گے تو میں نکاح کر لوں گا۔

بَابُ ۱۲۳۶ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى مَنْ تَرْضَى

باب اس بیان میں عورت جس شخص سے راضی ہو اس آدمی کو خود نکاح کرنے کی درخواست کر سکتی ہے

۳۲۵۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں

مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ فَقَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَكَ فِيَّ حَاجَةٌ ۔

۳۲۵۵- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُومٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَتِ ابْنَةُ أَنَسٍ فَقَالَتْ مَا كَانَ أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ أَنَسٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

بیٹھا تھا نزدیک انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے اور ان کے پاس ان کی لڑکی بھی موجود تھی انس ؓ فرمانے لگے آئی ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خود سامنے آکر کہنے لگی یا رسول اللہ آپ کو میری کچھ حاجت ہے یعنی آپ کو اگر عورت کی خواہش ہو تو مجھ سے نکاح کر لو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے خود پیش کیا اپنے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یعنی نکاح کی درخواست کی جیسا کہ اوپر بیان ہوا یہ سن کر ہنسی انس ؓ کی بیٹی اور کہنے لگی کیا بے شرم تھی یہ عورت انس ؓ نے کہا تجھ سے بہتر تھی یہ عورت کیونکہ پیش کیا تھا اس نے اپنے تئیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے۔

بَابُ ۱۶۳ صَلَاةُ الْمَرْأَةِ إِذَا خُطِبَتْ وَاسْتِخَارَتُهَا رَبَّهَا

۳۲۵۶- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ اذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أَبْشِرِي أَرْسَلَنِي إِلَيْكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ فَقَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَبِّي فَقَامَتْ إِلَى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِغَيْرِ أَمْرٍ ۔

جب پیغام آئے کسی عورت کو نکاح کا تو نماز پڑھے اور استخارہ کرے اپنے رب سے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب پوری ہوئی عدت زینب کی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زید کو جا ذکر کر زینب کے پاس میرا زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے جا کر کہا زینب سے خوشی کر تو اے زینب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے مجھ کو تیرے پاس آپ ذکر کرتے تھے تیرا زینب بولی میں ابھی کچھ نہ کروں گی یہاں تک کہ میں حکم لے لوں اپنے رب کا یہ کہہ کر کھڑی ہوئی اپنی مسجد میں اور اترا قرآن پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بے اجازت چلے آئے گھر میں اس لیے کہ قرآن میں اللہ نے یوں اتارا ہم نے تیرا نکاح کر دیا زینب سے پھر جب نکاح ہو گیا تو آنے میں اجازت کی کیا ضرورت تھی۔

۳۲۵۷- أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ تَفْخَرُ عَلَى

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فخر کرتی تھیں زینب جحش کی بیٹی سب بیبیوں پر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اور کہتی تھیں میرا نکاح اللہ بزرگ اور عزت والے نے آسمان

نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْكَحَنِي مِنَ السَّمَاءِ وَفِيْهَا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ۔

بَابٌ ۲۳۳۔ كَيْفَ الْاِسْتِخَارَةُ

۳۲۵۵۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُوْلُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِيْنُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِيْنِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ۔

پر کیا اور زینب کے مقدمہ میں اتری پردے کی آیت۔

استخارہ کیسے کرتے ہیں

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھاتے تھے استخارہ ہر کام کے لیے جیسے سکھایا کرتے تھے سورہ قرآن کی یعنی جیسے اہتمام قرآن کے سکھانے میں کرتے تھے ویسا ہی استخارہ کے سکھانے میں بھی کوشش کرتے تھے اور یوں فرماتے تھے جب کسی کو کوئی کام آ پڑے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر دعا کرے اے اللہ میں خیر اور بھلائی مانگتا ہوں تجھ سے تیرے علم کی برکت سے اور مدد چاہتا ہوں تیری قدرت سے اور چاہتا ہوں تیرا بہت بڑا فضل اور کرم کیونکہ تو بڑی قدرت اور حکمت والا ہے اور میں عاجز اور بے طاقت ہوں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا ہے تجھ کو خوب معلوم ہیں غیب کے حال اے اللہ میرے اگر تو جانتا ہے یہ کام بہتر ہے اور بہتر ہے میرے لیے دین اور دنیا میں اور نیک ہوگا اس کام کا اخیر اور انجام میرے لیے۔ راوی کہتا ہے فی دینی ومعاشی فرمایا یا عاجل امری وآجلہ فرمایا یعنی راوی کو شک ہوا غرض معنی دونوں کے قریب ہیں عاجلہ سے مراد فی الحال اور آجلہ سے مراد اخیر اس کام کا غرض دونوں لفظوں میں سے کوئی سا پڑھ لے پھر کہے میرے قبضے میں کر اس کام کو اور آسان کر اس کو میرے لیے اور مبارک کر اس کام کو میرے واسطے اور اگر تو جانتا ہے یہ کام میرے واسطے برا ہے اور نقصان ہے میرے دین دنیا کا اس میں اور برا ہوگا اس کا انجام میرے حق میں تو ہٹا دے اس کام کو مجھ سے اور ہٹا دے مجھ کو اس کام سے یعنی نہ پورا کر اس کو اور خیر عنایت کر مجھ کو اور بھلا کر میرا جہاں سے ہو سکے

بَابُ ۱۲۹ إِنْكَاحِ الْاِبْنِ أُمَّهُ

بیٹا اپنی ماں کا نکاح غیر کے ساتھ کرا سکتا ہے۔

۳۲۵۹ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بَعَثَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَلَمْ تَزَوَّجْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ أَخْبِرْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي امْرَأَةٌ غَيْرَى وَأَنِّي امْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدٌ فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَقُلْ لَهَا أَمَّا قَوْلُكِ إِنِّي امْرَأَةٌ غَيْرَى فَسَأَدْعُو اللهَ لَكِ فَيُذْهِبُ غَيْرَتَكِ وَأَمَّا قَوْلُكِ إِنِّي امْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ فَتُكْفَيْنَ صِبْيَانَكِ وَأَمَّا قَوْلُكِ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدٌ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِكِ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذَلِكَ فَقَالَتْ لِابْنِهَا يَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهُ مُخْتَصَرٌ.

اور خوش ہو کر میرا دل اسی کے ساتھ اور فرمایا آپ نے کہ نام لے حاجت مند اپنی حاجت کا۔ ف۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب تمام ہوئی عدت ام سلمہؓ کی، ابو بکر نے ان کو نکاح کا پیغام دیا۔ پس بھیجا ان کی طرف حضرت ابو بکرؓ نے کہ پیغام نکاح کا دیں۔ انہوں نے قبول نہ کیا اس کو پھر آئے حضرت عمرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے پیغام لے کر کہا میری ام سلمہ نے میں ایک عورت غیرت والی ہوں (یعنی بہت جلنے والی) اور میں بچوں والی اور میرے والی بھی یہاں حاضر نہیں ہیں پھر آئے حضرت عمرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اس بات کا آپ کے روبرو۔ آپ نے فرمایا پھر جاؤ اس کے پاس اور کہو اس سے یہ جو تم کہتی ہو کہ میں غیرت والی ہوں تو اس کا جواب یہ ہے میں خدا سے دعا کروں گا وہ تیری جلن کھو دے گا اور سب بچے تیرے تو ان کو کفایت کرتا ہے ان کے لیے اور یہ جو تم کہتی ہو میرے والی یہاں موجود نہیں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے تیرے سب والی غائب ہوں یا حاضر اس بات سے برا نہ مانیں گے یہ بات سن کر حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا اٹھو عمرؓ یعنی اپنے بیٹے سے کہا نکاح کر دے میرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرؓ نے نکاح کر دیا اپنی ماں کا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس میں مختصر بیان ہے۔

بَابُ ۱۳۰ إِنْكَاحِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الصَّغِيرَةَ

کوئی آدمی چھوٹی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو درست ہے۔

ف : خلاصہ یہ کہ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ هٰذَا النِّكَاحَ يَا هٰذِهِ الْقِصَّةَ خَيْرًا لِّي کی جگہ جو کام پیش آئے اس کا نام لیا جائے امر کے لفظ کی جگہ پھر کیونکہ امر کام کو کہتے ہیں۔

۳۲۶۰- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ان سے جب وہ چھ برس کی تھیں اور خلوت ہوئی ان کے ساتھ جب وہ نو برس کی تھیں۔

۳۲۶۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِينَ وَدَخَلَ عَلَيَّ لِتِسْعِ سِنِينَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات برس کی عمر میں اور خلوت کی نو برس کی عمر میں[1]۔

۳۲۶۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتِسْعِ سِنِينَ وَصَحِبْتُهُ تِسْعًا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا ان سے نو برس کی عمر میں اور وہ ساتھ رہیں آپ کے نو برس تک۔

۳۲۶۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب نکاح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے وہ نو برس کی لڑکی تھیں اور وفات پائی حضرت نے جب وہ اٹھارہ برس کی تھیں۔

بَابُ (۱۴۲۱) إِنْكَاحِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الْكَبِيرَةَ

کوئی شخص اپنی بڑی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو درست ہے

۳۲۶۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیوہ ہوئی حفصہ عمر کی بیٹی جو زوجہ تھیں خنیس بن حذافہ کی اور تھا یہ شخص اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فوت ہوا مدینہ طیبہ

[1] گو جب ان سے نکاح کیا تھا وہ نابالغ تھیں ان کے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح کر دیا تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔

عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ يَعْنِي تَاَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَاَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ اِنْ شِئْتَ اَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ قَالَ سَاَنْظُرُ فِيْ اَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ اَنْ لَا اَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَلَقِيْتُ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيَّ شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ اَوْجَدَ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَحْتُهَا اِيَّاهُ فَلَقِيَنِيْ اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِيْنَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ اَرْجِعْ اِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِيْ اَنْ اَرْجِعَ اِلَيْكَ شَيْئًا فِيْمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ اِلَّا اَنِّيْ قَدْ كُنْتُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا وَلَمْ اَكُنْ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا۔

ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں گیا عثمان بن عفان کے پاس پھر بیان کیا میں نے حفصہ کا حال ان کے پاس اور کہا میں نے اگر تمہاری مرضی ہو تو حفصہ کا نکاح تم سے کر دیتا ہوں۔ حضرت عثمانؓ نے جواب دیا میں اپنے حال کو دیکھ کر جواب دوں گا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں کئی رات چپ رہا پھر حضرت عثمانؓ نے آکر یہ جواب دیا مجھے ظاہر ہوئی یہ بات کہ آج کے روز نکاح کرنا میرے لیے مناسب نہیں یعنی ان دنوں میں نکاح نہیں کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر آیا میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ان سے بھی کہا میں نے اگر تم کو خواہش ہے تو نکاح کر دیتا ہوں تمہارا حفصہ عمرؓ کی بیٹی سے۔ حضرت ابوبکرؓ چپ ہو رہے اور کچھ جواب نہ دیا۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں مجھ کو ان پر بہت غصہ آیا اتنا عثمانؓ پر بھی نہ آیا تھا پھر کئی راتیں مجھ کو اسی حالت میں گزریں پھر پیغام کیا حفصہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں نے نکاح کر دیا حفصہؓ کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کے بعد ملاقات ہوئی میری حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر کہنے لگے شاید تم کو خفگی اور رنج ہوا ہو اس وقت جب تم نے بیان کیا تھا حفصہ کا حال میرے سامنے اور میں نے تم کو پلٹ کر کچھ جواب نہ دیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا ہاں یعنی رنج تو ہوا تھا۔ حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے اس وقت جو میں نے تم کو لوٹا کر جواب نہ دیا اس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے معلوم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کا ذکر کیا ہے اور میں ایسا آدمی نہیں جو ظاہر کر دیتا بھید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ میں نے اپنے جی میں خیال کر لیا تھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نہیں کریں گے قبول تو میں قبول کر لوں گا۔

بَابُ ١٦٤٢ اِسْتِئْذَانِ الْبِكْرِ فِي نَفْسِهَا

کنواری عورت سے اس کا نکاح کرنے کے لیے اجازت لینا چاہیے

٣٢٦٥ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوہ جوان عورت زیادہ مستحق ہے اپنی ذات کے معاملے میں اپنے والی سے یعنی جب عورت جوان ہو گئی تو اس پر اس کا باپ یا بھائی وغیرہ جبر اور زبردستی نہیں کر سکتے نکاح کے باب میں اور کنواری سے اذن لینا چاہیے اور اذن دینا اس کا خاموش رہنا ہے۔

٣٢٦٦ - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدَ مَوْتِ نَافِعٍ بِسَنَةٍ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ حَلْقَةٌ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

ترجمہ اوپر گزرا کیونکہ ثیبہ اور ایم اس کے ایک ہی معنے ہیں اس جگہ۔

٣٢٦٧ - أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الأَيِّمُ أَوْلَى بِأَمْرِهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

ترجمہ ایک ہے لیکن لفظوں کا فرق ہے یہاں اولیٰ فرمایا ہے وہاں احق فرمایا ہے احق اور اولی سے ایک ہی مطلب ہے یعنی وہ اپنے نفس کی خود مالک ہے۔

٣٢٦٨ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عورت کنواری نہ ہو تو ولی کا اس پر کچھ بس نہیں چلتا اور کنواری سے اجازت لے کر نکاح کرنا چاہیے اور پوچھنے کے وقت چپ رہنا بھی اس کا قول اور اجازت دینا سمجھا گیا ہے۔

بَابُ ١٤٢٣ اسْتِئْمَارِ الْأَبِ الْبِكْرَ فِي نَفْسِهَا

٣٢٦٩- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

باپ کو چاہیے پوچھ لینا کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کرنے کے لیے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کنواری نہیں وہ خود مالک ہے اپنی ذات کے کاموں میں اور کنواری سے بھی اجازت لے کر کرے اس کا باپ نکاح اس کا۔

بَابُ ١٤٢٤ اسْتِئْمَارِ الثَّيِّبِ فِي نَفْسِهَا

٣٢٧٠- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِذْنُهَا أَنْ تَسْكُتَ۔

اگر ثیب کا نکاح کرنا چاہے تو اس کا حکم لیکر کرے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ثیب عورت کا نکاح اس کے اذن لیے بغیر نہ کرنا چاہیے اور کنواری کا نکاح بھی اس کی مرضی سے اور حکم لے کر کرنا چاہیے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کنواری کیسے حکم دے گی یعنی وہ تو شرمانی بہت ہے آپ نے فرمایا اس کا چپ رہنا حکم دینا ہے۔

بَابُ ١٤٢٥ إِذْنِ الْبِكْرِ

٣٢٧١- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ يُحَدِّثُ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَأْمِرُوا النِّسَاءَ فِي أَبْضَاعِهِنَّ قِيلَ فَإِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي وَتَسْكُتُ قَالَ هُوَ إِذْنُهَا۔

کنواری عورت کے اذن کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم اور اجازت لیا کرو عورتوں سے ان کے نکاح کے باب میں کسی نے کہا کنواری تو حیا کرتی ہے اور چپ ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا اس کا چپ رہنا ہی اذن ہے۔

٣٢٧٢- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ترجمہ اوپر کی حدیث میں گزر چکا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْاَيِّمُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْكُتَ۔

بَابٌ ۱۶۲۶ اَلثَّيِّبُ يُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

اگر عورت ثیب ہو اور اس کا باپ نکاح کر دے اسکی ناراضگی کے ساتھ تو کیا حکم ہے ایسی عورت کا

۳۲۶۳۔ اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ ح وَاَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمُجَمِّعٍ ابْنَيْ يَزِيْدَ بْنِ جَارِيَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذٰلِكَ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ نِكَاحَهُ۔

خنساء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اس کے باپ خذام نے نکاح کر دیا اس کا اور یہ ثیبہ تھی تو برا معلوم ہوا اس کو اور آئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر توڑ ڈالا نکاح اس کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے۔

بَابٌ ۱۶۲۷ اَلْبِكْرُ يُزَوِّجُهَا اَبُوْهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

اگر کنواری عورت کا نکاح کریں اور وہ ناراض ہو تو کیا حکم ہے۔

۳۲۶۴۔ اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ زَوَّجَنِيْ ابْنَ اَخِيْهِ لِيَرْفَعَ بِيْ خَسِيْسَتَهُ وَاَنَا كَارِهَةٌ قَالَتِ اجْلِسِيْ حَتّٰى يَأْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَتْهُ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْهَا فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْاَمْرَ اِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَجَزْتُ مَا صَنَعَ اَبِيْ وَلٰكِنْ اَرَدْتُ اَنْ اَعْلَمَ اَلِلنِّسَاءِ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی ایک جوان لڑکی ان کے پاس اور کہنے لگی کہ میرے باپ نے نکاح کر دیا میرا اپنے بھتیجے سے اس لیے کہ جاتی رہے میرے سبب سے نحوست اور خساست اس کی اور میں ناراض ہوں اس کے ساتھ نکاح ہو جانے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آ لینے دے پھر آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر خبر دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ نے اس کے باپ کو بلا بھیجا پھر اختیار دیا آپ نے اس لڑکی کو وہ لڑکی کہنے لگی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہو گئی وہ بات جو کچھ کر چکا

میرا باپ یعنی نکاح اب تو نکاح ہو چکا اور باپ کا کیا ہوا کام میں رد نہیں کرتی لیکن میں یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ عورتوں کا بھی کچھ اختیار ہوتا ہے اس امر میں یا نہیں۔

٣٢٧٥- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اجازت لی جائے باکرہ سے اس کی ذات اور نفس کے کاموں میں اگر چپ رہے تو وہی اس کی اجازت ہے اور اگر انکار کیا تو نہیں زور اس پر۔

بَابُ ۱۲۴۸ الرُّخْصَةُ فِي نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

احرام کی حالت میں ہو کر نکاح کرنا جائز ہے

٣٢٧٦- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحٰرِثِ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَفِي حَدِيثِ يَعْلَى بِسَرِفَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ حارث کی بیٹی سے اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔ اور یعلی (راوی کا نام) کی حدیث میں مقام کا بھی ذکر ہے یعنی سرف میں جو نام ہے ایک جگہ کا۔

٣٢٧٧- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔

٣٢٧٨- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ جَعَلَتْ أَمْرَهَا إِلَى الْعَبَّاسِ فَأَنْكَحَهَا إِيَّاهُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میمونہ رضی اللہ عنہا سے اور آپ اس وقت محرم تھے حضرت میمونہ رض کی طرف سے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے تھے انھوں نے نکاح کر دیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔

٣٢٧٩- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رض سے اور آپ محرم تھے۔

بَابُ ۱۲۴۹ النَّهْيُ عَنْ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ

محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت کا بیان

۳۲۸۰۔ اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ اَبَانَ ابْنَ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے محرم اپنا اور نہ دوسرے کا اور نہ پیغام دے نکاح کا۔ ف۔

۳۲۸۱۔ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ مَطَرٍ وَيَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر کی حدیث کا اور اس حدیث کا ایک ہے۔

بَابُ ۱۲۵۰ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَلَامِ عِنْدَ النِّكَاحِ

کونسا کلام مستحب ہے نکاح کے وقت

۳۲۸۲۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَاُ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کی تشہد سکھائی یعنی سب تعریف خدا ہی کو ہے اس کے واسطے ہے اور میں مدد چاہتا ہوں اسی کی اور پناہ مانگتا ہوں اس سے اور اپنی مغفرت اللہ بخشش چاہتا ہوں اس سے اور اللہ پناہ دے ہم کو ہماری شرارتوں سے اور جس کو وہ ہدایت کرے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ راندہ کرے اس کو کوئی راہ پر نہیں لا سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور اقرار کرتا ہوں کہ محمد بندہ خدا ہیں اور اس کے رسول ہیں اور پڑھیں تین آیتیں قرآن کی۔ ف۔

ف: یہ حدیث معارض ہے ابن عباس کی حدیث کے جو اوپر گذری مگر علماء نے ابن عباس کی حدیث کو ترجیح دی ہے اور اس حدیث کو ممانعت تنزیہی پر محمول کیا ہے۔

ف: حاجت سے مراد نکاح وغیرہ ہے اور گواہی عبدیت اور رسالت پر جیسا امت پر فرض ہے ویسا ہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی اور جامع ترمذی میں لکھا ہے بیان کیا ان تینوں آیتوں کو سفیان ثوری نے اول تو یہ آیت ہے" حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں"

٣٢٨٣ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَّا بَعْدُ ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے کچھ گفتگو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت پڑھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ خطبہ الحمدللہ آخر تک اور فرمایا اما بعد۔

بَابُ ١٦٥١ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخُطْبَةِ

خطبہ کے مکروہ ہونے کا بیان!!

٣٢٨٤ - أَخْبَرَنِي إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ تَشَهَّدَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيبُ أَنْتَ ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خطبہ پڑھا دو آدمیوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کہا ایک آدمی نے مَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوَى جس نے کہا مانا اللہ کا اور اس کے رسول کا اس نے پائی ہدایت اور بزرگی اور جس نے نافرمانی کی ان کی بے شک وہ گمراہ ہوا اور راہ بھولا آپ نے اسکا خطبہ سن کر فرمایا برا خطیب ہے تو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ اور دوسری آیت یہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا اور تیسری آیت یہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا پہلی آیت سورۂ آل عمران کے دسویں رکوع کا شروع اور ترجمہ یوں ہے۔ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے جیسے چاہیے اس سے ڈرنا اور نہ مرو مگر مسلمان۔ دوسری آیت سورہ نساء کی ہے اور ترجمہ یہ ہے اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے جس کا واسطہ دیتے ہو آپس میں اور خبردار رہو ناتوں سے اللہ ہے تم پر مطلع اس آیت میں لفظ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا کا مصحف عثمان میں نہیں قرات عبداللہ بن مسعود کی ہے اسلئے اس لفظ کے معنی کے نیچے خط کھینچ دیا ہے اور تیسری آیت سورہ احزاب کے اخیر رکوع میں ہے ترجمہ اے ایمان والو ڈرتے رہو اللہ سے اور کہو سیدھی بات کہ سنوار دے تم کو تمہارے کام اور بخشے تمہارے گناہ اور جو کوئی کہنے پر چلا اللہ اور اس کے رسول کے اس نے پائی بڑی مراد۔ "حاشیہ صفحہ سابقہ"

ف : یعنی اتنی توحید اور اثبات رسالت ہے مطلب یہ ہے کہ کوئی بڑا کام پیش آئے یا لوگوں کو نصیحت منظور ہو تو یہ خطبہ پڑھ کر وہ کام کرنا مسنون ہے۔

ف : کس لیے کہ تو نے اللہ اور اس کے رسول کو برابر کر دیا ضمیر لا کر وَمَنْ يَعْصِهِمَا میں یوں چاہیے تھا وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ؛

بَابُ ١٦٥٢ الْكَلَامِ الَّذِي يَنْعَقِدُ بِهِ النِّكَاحُ

٣٢٨٥ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ إِنِّي لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَأْ فِيهَا رَأْيَكَ فَسَكَتَ فَلَمْ يُجِبْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ثُمَّ قَامَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَأْ فِيهَا رَأْيَكَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ اذْهَبْ فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ شَيْئًا وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا قَالَ قَدْ أَنْكَحْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۔

باب ہے اس بات کے بیان میں جس سے نکاح بندھ جاتا ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں لوگوں میں بیٹھا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایک عورت کھڑی ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے اپنے تئیں آپ کو بخشا اب جو آپ کی سمجھ میں آئے سو کیجئے آپ چپ ہو رہے اور جواب نہ دیا پھر وہ کھڑی ہوئی اور بولی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے تئیں آپ کو بخشا آپ جو چاہیں سو کیجئے آپ چپ ہو رہے اور جواب نہ دیا پھر وہ کھڑی ہوئی اور بولی یا رسول اللہ میں نے اپنے تئیں آپ کو بخشا آپ جو چاہیں سو کیجئے اتنے میں اٹھا ایک اور آدمی جو کہنے لگا میرے ساتھ نکاح کرا دیجئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے یعنی مہر وغیرہ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا جا ڈھونڈ کر لا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ملے تو لے کر آ اس نے جا کر ڈھونڈا اور تلاش کیا آخر پھر آیا اور کہنے لگا مجھے تو لوہے کی انگوٹھی ملی نہ اور کچھ ملا آپ نے فرمایا تجھے کچھ قرآن میں سے بھی یاد ہے اس نے کہا ہاں فلانی سورت فلانی سورت یعنی کچھ سورتیں نہ سارا قرآن تب آپ نے فرمایا میں نے تیرا نکاح کر دیا اس عورت سے اس قرآن کے عوض جو تجھ کو معلوم اور یاد ہے۔

بَابُ ١٦٥٣ الشُّرُوطِ فِي النِّكَاحِ

٣٢٨٦ - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ ۔

نکاح کی شرطوں کا بیان

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے وہ شرط پورا کرنے کے لائق ہے جس سے حلال ہوئی تمہارے واسطے عورت کی شرمگاہ یعنی مہر کا ادا کرنا سب سے مقدم ہے ف

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا جو شرط کی جائے اس کو پورا کرنا چاہیے کیونکہ سب سے پہلے مہر ہے "ترجمہ حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں"

۳۲۸۷- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي سَعِيْدُ بْنُ اَبِي اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُوْفٰى بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ۔

بَابُ ۱۶۴ النِّكَاحِ الَّذِيْ تَحِلُّ بِهِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا

بیان اس نکاح کا جس سے حلال ہوجاتی ہے تین طلاق دی ہوئی عورت اس کو جس نے طلاق دی تھی اس کو!!

۳۲۸۸- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِيْ فَاَبَتَّ طَلَاقِيْ وَاِنِّيْ تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَمَا مَعَهُ اِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِيْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی عورت رفاعہ کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی مجھ کو ایسی طلاق دی تھی رفاعہ نے جس سے میرا تعلق اس کے ساتھ کچھ نہ رہا یعنی تین طلاقیں دی تھیں۔ پھر میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر کو کر لیا اس کے ساتھ تو کپڑے کے پلو جیسا ہے یعنی سست اور کمزور ہے یہ بات سن کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہنسے اور فرمانے لگے شاید تو چاہتی ہو گی کہ پھر رفاعہ کے پاس چلی جاؤں سو یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی جب تک وہ نہ چکھے تیرے شہد کو اور تو نہ چکھے اس کے شہد کو۔ یعنی جب تک عبدالرحمٰن تیرے ساتھ صحبت نہ کرے گا رفاعہ کو تو جائز نہ ہو گی لے

بَابُ ۱۶۵ تَحْرِيْمِ الرَّبِيْبَةِ الَّتِيْ فِيْ حَجْرِهٖ

بیان حرام ہونے ربیبہ کا جو مرد کی پرورش میں ہو!

۳۲۸۹- اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ

زینب بیٹی ابوسلمہ کی اور ماں اس کی ام سلمہ بیوی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے روایت ہے بیان کرتی ہے میں نے

اس کے اور شرطیں جو ہیں یعنی بعد مہر کے اور شرطوں کو پورا کرنا چاہیے۔ " حاشیہ صفحہ سابقہ"

لے: تین طلاق کے بعد صرف دوسرے سے نکاح کرنا کافی نہیں بلکہ اس سے صحبت ہونا بھی ضروری ہے۔

قال اخبرني عروة ان زينب بنت ابي سلمة و امها ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته ان ام حبيبة بنت ابي سفيان اخبرتها انها قالت يا رسول الله انكح اختي بنت ابي سفيان قالت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم او تحبين ذلك فقلت نعم لست لك بمخلية واحب من يشاركني في خير اختي فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان اختك لا تحل لي فقلت والله يا رسول الله انا لنتحدث انك تريد ان تنكح درة بنت ابي سلمة فقال بنت ام سلمة فقلت نعم فقال والله لو لا انها ربيبتي في حجري ما حلت لي انها لابنة اخي من الرضاعة ارضعتني وابا سلمة ثويبة فلا تعرضن علي بناتكن ولا اخواتكن -

ام حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی سے سنا تھا وہ ام حبیبہ یوں فرماتی تھیں میں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر لو میری بہن کو آپ نے فرمایا تیری خوشی ہے اس میں۔ میں نے کہا ہاں میری خوشی ہے کیا میں آپ کی اکیلی بیوی تھوڑی ہی ہوں۔ (یعنی اب بھی سوکنیں ہیں) پھر بہن کی بہتری ہو تو مجھے خوشی ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تیری بہن میرے لیے حلال نہیں۔ پھر میں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم ہے ہم تو آپس میں ذکر کرتی تھیں کہ آپ درہ ابوسلمہ کی بیٹی کو نکاح کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں فرمانے لگے اگر وہ لڑکی میری ربیبہ بھی نہ ہوتی تو بھی مجھ کو حلال نہ ہوتی اس واسطے کہ میری بھتیجی ہے دودھ کے ناطے سے دودھ پلایا مجھ کو اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے پھر آگے کبھی اپنی بہن اور بھتیجیوں کو میرے نکاح کے لیے تجویز نہ کرنا۔

باب ۱۴۵۶ تحريم الجمع بين الام والبنت

ماں اور بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے

۳۲۲۰ - اخبرنا وهب بن بيان قال حدثنا ابن وهب قال اخبرني يونس عن ابن شهاب ان عروة بن الزبير حدثه عن زينب بنت ابي سلمة ان ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت يا رسول الله انكح بنت ابي تعني اختها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم وتحبين ذلك قالت نعم لست لك بمخلية واحب من شركني في خير اختي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ذلك لا يحل قالت ام حبيبة يا رسول الله والله لقد تحدثنا انك تنكح درة بنت ابي سلمة فقال بنت ام سلمة قالت ام حبيبة نعم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فوالله لو انها لم تكن ربيبتي في حجري ما حلت انها لابنة

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں میں نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نکاح کر لیجئے آپ میری بہن سے آپ نے فرمایا کیا تو یہ بات دل چاہتی ہے۔ کہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ہاں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور نہیں میں وہ عورت جو اکیلی ہو اپنے خاوند کے پاس تو میں دل سے چاہتی ہوں یہ بات کہ میری بہن بھلائی میں شامل ہو میرے ساتھ۔ آپ نے فرمایا مجھ کو حلال نہیں کہا ام حبیبہ رضی اللہ عنہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قسم خدا کی ہم نے تو سنا ہے کہ آپ درہ سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جو بیٹی ہے ابوسلمہ کی۔ آپ نے فرمایا کیا ام سلمہ کی لڑکی کو کہتی ہے تو ام حبیبہ نے کہا ہاں یا رسول اللہ ام سلمہ کی بیٹی کا ہی ذکر ہے۔ آپ نے فرمایا قسم خدا اگر وہ ربیبہ میری پرورش

أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِيْ وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

میں بھی نہ ہوتی تو بھی مجھے جائز نہ تھی اس لیے کہ وہ میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے۔ دودھ پلایا تھا مجھ کو اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے (نام عورت کا ہے) پھر آپ نے ام حبیبہؓ کو فرمایا پھر کبھی اپنی بیٹیوں اور بہنوں کی تجویز میرے ساتھ نکاح کرنے کے لیے نہ کرنا۔

۳۲۹۱۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِيْ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِيْ سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَوْ أَنِّيْ لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِيْ إِنَّ أَبَاهَا أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انھوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم نے سُنا ہے کہ آپ نکاح کرنا چاہتے درہ نامی ابی سلمہؓ کی بیٹی سے۔ آپ فرمانے لگے کیا ام سلمہ کے ہوتے ہوئے اگر ام سلمہ سے بھی میں نکاح نہ کرتا تو بھی مجھ کو حلال نہ تھی اس واسطے کہ اس کا باپ میرا بھائی ہے دودھ کے ناطے سے۔ ف۱

بَابُ ۱۶۵۴ تَحْرِيْمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ

دو بہنوں کا ہونا ایک مرد کے نکاح میں حرام ہے!

۳۲۹۲۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيْبَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ لَكَ فِيْ أُخْتِيْ قَالَ فَأَصْنَعُ مَاذَا قَالَتْ تَزَوَّجْهَا قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكِ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يَشْرَكُنِيْ فِيْ خَيْرٍ أُخْتِيْ قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ قَالَتْ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَاللّٰهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِيْ مَا حَلَّتْ لِيْ إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا انھوں نے اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو میری بہن کی طرف کچھ رغبت ہے کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا میں کیا کروں اس کو۔ ام حبیبہ نے کہا نکاح کر لیجئے اس سے۔ آپ نے فرمایا وہ نکاح تجھ کو کیسا معلوم ہوتا ہے اور تیرے دل کی خوشی ہے اس کام میں۔ ام حبیبہؓ نے فرمایا ہاں میری خوشی ہے اس میں کیونکہ میں اکیلی نہیں ہوں پھر میں خوش ہوں اس بات سے کہ شامل ہو جائے میری بہن اس بھلائی میں۔ آپ نے فرمایا وہ حلال نہیں میرے لیے۔ ام حبیبہؓ فرمانے لگیں میں نے سُنا ہے کہ آپ درہ سے جو ام سلمہ کی بیٹی ہے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں

ف۱: یعنی وہ مجھ کو کسی طرح بھی حلال نہیں ہو سکتی اوّل تو یہ ہے کہ اس کی ماں میرے نکاح میں ہے وہ میری ربیبہ ہوئی اور ربیبہ حرام ہوتی ہے جب کہ مرد کی پرورش میں ہو اور دوسرے یہ کہ اسکا باپ میرا بھائی ہے دودھ کے ناطے سے۔

آپ نے پوچھا دری درہ جو ابو سلمہ کی بیٹی ہے۔ ام حبیبہؓ نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا اگر وہ میری ربیبہ بھی نہ ہوتی تو بھی وہ مجھ کو حلال نہ تھی کیونکہ وہ میری رضاعی بھائی کی بیٹی ہے آپ نے فرمایا پھر کبھی میرے سامنے ذکر نہ کرنا اپنی بیٹیوں اور بہنوں کا۔

بَابُ ۱۶۵ الْجَمْعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا

جمع کرنا بھتیجی اور پھوپھی کا کیسا ہے

۳۲۹۳- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کی جائے بھتیجی اور پھوپھی اور نہ جمع کی جائے خالہ اور بھانجی ف۔

۳۲۹۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔

ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۲۹۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ يُجْمَعُ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا۔

۳۲۹۶- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ رَبِيعَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی پر بھتیجی سے اور خالہ پر بھانجی سے نکاح کرنے کو۔

۳۲۹۷- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ أَخْبَرَنِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار عورتوں کے

ف: یعنی اگر کسی عورت کی بھتیجی کو نکاح کر لیا ہے تو اسکے جیتے جی اسکی پھوپھی سے نکاح نہ کرے اور اگر بھانجی کو کر لیا ہے تو اسکے اوپر اسکی خالہ کو نہ کرے اور اگر پھوپھی سے کیا ہے تو اس کی بھتیجی سے نہ کرے اور اسی طرح خالہ کو کر لیا ہے تو بھانجی کو نہ کرے۔

أَيُّوْبُ بْنُ مُوْسَى عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا۔

کے جمع کرنے میں بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ اور بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا اشارہ ہی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۲۹۸۔ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَتِهَا۔

ترجمہ اس حدیث کا اور حدیث آئندہ کا ایک ہے۔

۳۲۹۹۔ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ إِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيْرٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا۔

بَابُ ۱۲۵۹ تَحْرِيْمِ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے

۳۳۰۰۔ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى خَالَتِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے بھتیجی سے پھوپھی پر اور نہ بھانجی سے خالہ پر۔

۳۳۰۱۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيْهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کے ہوتے بھتیجی کو نکاح کرنے سے اور اگر بھتیجی نکاح میں ہو تو اس کی پھوپھی سے نکاح کرنے کو۔

۳۳۰۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَاصِمٌ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى الشَّعْبِيِّ كِتَابًا فِيْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کیا جائے عورت کی بھتیجی سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے۔

خَالَتِهَا قَالَ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ جَابِرٍ۔

ترجمہ اس حدیث اور حدیث آئندہ کا بھی آگے آتا ہے۔

۳۳۰۳۔ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا۔

۳۳۰۴۔ اَخْبَرَنِی اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰی خَالَتِهَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی کو پھوپھی پر اور بھانجی کو خالہ پر نکاح کرنے سے۔

بَابُ ۱۲۶۰ مَا یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ

دُودھ کے باعث سے کون کون سے ناطے حرام ہوتے ہیں

۳۳۰۵۔ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ اَنْبَاَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَرَّمَتْهُ الْوِلَادَةُ حَرَّمَهُ الرَّضَاعُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پیدا ہونے سے جتنے ناطے حرام ہوتے ہیں اتنے ہی ناطے دودھ پینے کے باعث سے حرام ہوتے ہیں یعنی رضاعت کا اور ولادت کا ایک ہی حکم ہے نکاح کے حرام ہونے میں۔

۳۳۰۶۔ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ یُسَمّٰی اَفْلَحَ اسْتَاْذَنَ عَلَیْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِبِیْ مِنْهُ فَاِنَّهُ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کو خبر پہنچی ان کا چچا جس کا نام افلح ہے ان کے پاس آنے کی اجازت مانگتا ہے اور وہ دودھ کے ناطے سے چچا تھا بیوی عائشہ رضی نے ان سے پردہ کیا یہ خبر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا پردہ نہ کر ان سے کیونکہ دودھ سے بھی اتنے لوگ محرم ہو جاتے ہیں جتنے نسب سے محرم ہوتے ہیں۔

۳۳۰۷۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتے ہیں دودھ پلانے سے اتنے ناطے جتنے حرام ہوتے ہیں نسب سے۔

۳۳۰۸۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا

هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ـ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام ہوتے ہیں اتنے ناطے دودھ پینے یا پلانے سے جتنے حرام ہوتے ہیں اولاد یا نسل میں ہونے سے ۔ ف ۔

بَابُ ١٦٦ تَحْرِيْمِ بِنْتِ الْأَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

دودھ بھائی کی بیٹی کے حرام ہونے کا بیان

۳۳۰۹- اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا قَالَ وَعِنْدَكَ اَحَدٌ قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ ـ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے آپ جدا ہوتے ہیں اور قریش کی لڑکیوں سے نکاح کرنے کا شوق رکھتے ہیں یعنی بنی ہاشم کو چھوڑ کر قریش میں کیوں تلاش کرتے ہو آپ نے فرمایا تیرے نزدیک کوئی ہے۔ میں نے کہا ہاں حمزہ کی بیٹی ہے آپ نے فرمایا وہ تو میری بھتیجی ہے دودھ کے ناطے سے وہ مجھے درست نہیں۔

۳۳۱۰- اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَ شُعْبَةُ هٰذَا سَمِعَهُ قَتَادَةُ مِنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ـ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حمزہ رضی کی بیٹی کا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا وہ تو میرے دودھ بھائی کی بیٹی ہے ۔

۳۳۱۱- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْدَ عَلٰى بِنْتِ حَمْزَةَ فَقَالَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَاِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ ـ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا حمزہؓ کی بیٹی سے نکاح کرنے کے لیے آپ نے فرمایا وہ تو میری بھتیجی ہے دودھ کے ناطے سے۔ قسم خدا کی دودھ حرام کرتا ہے ویسا ہی جیسے ناطہ حرام کرتا ہے۔

بَابُ ١٦٧ الْقَدْرِ الَّذِيْ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

کس قدر دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے

۳۳۱۲- اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اتاری گئی تھی

ف : جن کا بیان قرآن شریف میں بتفصیل ذکر کیا ہے سورہ نساء میں۔

مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْحَارِثُ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ۔

اللہ عزت اور بزرگی والے کی طرف سے یہ آیت: عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ اور معنی اس کے دس گھونٹ معلوم اور ایک شخص کی یعنی حارث کی روایت میں یوں آیا ہے اتاری گئی تھی یہ آیت قرآن کی آیتوں میں یعنی عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ اور حکم ان دس گھونٹ معلوم کا یہ ہے کہ حرام کرتے ہیں نکاح کو پھر منسوخ ہو گئی پہلی اس آیت سے یعنی خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ معنی اس کے پانچ گھونٹ معلوم پھر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ آیت قرآن میں پڑھی جاتی تھی ف۔

۳۳۱۳۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ وَأَيُّوبَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ وَقَالَ قَتَادَةُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ۔

ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پوچھا کسی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کا مسئلہ آپ نے فرمایا نہیں ثابت ہوتی ایک بار یا دو بار چھاتی چوسنے سے۔ اور قتادہ کی روایت میں بھی یوں ہی ہے۔

۳۳۱۴۔ أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ۔

ترجمہ اس حدیث اور آئندہ حدیث کا ایک ہی ہے

۳۳۱۵۔ أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نہیں حرام کرتا نکاح کو ایک بار یا دو بار کا چوس لینا چھاتیوں کو یعنی ایک یا دو گھونٹ حرام نہیں کرتا۔

۳۳۱۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَتَبْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لکھا ہم نے ابراہیم بن یزید نخعی کو استفسار رضاعت کے باب میں انھوں نے جواب میں لکھا بیان کیا میرے نزدیک شریح نے

ف: مگر اب قرآن میں یہ آیت نہیں ہے تو شاید بعد اس کے تلاوت منسوخ ہو گئی اور حضرت عائشہؓ کو خبر نہ ہوئی اور حکم اس کا باقی رہا اور بعضوں کے نزدیک حکم بھی منسوخ ہو گیا تھوڑا دودھ پینا بھی حرام کر دیگا۔

نَسْأَلُهُ عَنِ الرَّضَاعِ فَكَتَبَ أَنَّ شُرَيْحًا حَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا يَقُولَانِ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُحَرِّمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ۔

علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دونوں فرماتے تھے حرام ہو جاتا ہے نکاح دودھ پینے سے اگرچہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ بھی لکھا تھا ابوالشعثا محاربی نے مجھ سے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا تھا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہیں حرام کرتا نکاح ایک یا دو بار کا اچک لینا یعنی ایک یا دو بار گھونٹ پینا۔ ف

۳۳۱۷۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَا إِخْوَانُكُنَّ وَمَرَّةً أُخْرَى انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس اس وقت میرے نزدیک ایک آدمی بیٹھا تھا شاق گزرا یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دیکھا میں نے غصہ آپ کے منہ پر پھر کہا میں نے یا رسول اللہ یہ تو میرا بھائی ہے دودھ کے ناطہ سے آپ فرمانے لگے تم نظر کر لیا کرو کون ہے تمہارے بھائی ہیں اور دوسری بار یوں فرمایا دیکھ لیا کرو تمہاری بہنیں کونسی ہیں دودھ کے ناطہ سے کیونکہ دودھ پینے کا اعتبار بھوک کے وقت میں ہے۔ ف۲

باب ۸۶۳ لَبَنِ الْفَحْلِ

عورت کے دودھ پلانے سے مرد کے ساتھ بھی رشتہ قائم ہو جاتا ہے

۳۳۱۸۔ أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَأَنَّهَا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک روز ان کے یہاں تشریف رکھتے تھے حضرت عائشہؓ نے سنا کوئی آدمی حضرت حفصہؓ کے گھر میں آنے کے لیے اجازت مانگتا ہے۔ میں نے کہا اے رسول اللہؐ یہ آدمی آپ کے گھر میں آنے کی اجازت چاہتا ہے آپ نے فرمایا میں نے اس کو پہچانا وہ حفصہؓ کا چچا ہے دودھ کے ناطے سے حضرت عائشہؓ فرمانے لگیں اگر فلانا آدمی زندہ ہوتا وہ میرا چچا تھا

ف۱ تو جب حدیث موجود ہے کہ ایک بار یا دو بار چوسنے سے حرمت نہیں ہوتی اس پر عمل کرنا بہتر ہے اور فتویٰ علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود کا اس کے خلاف حجت نہیں ہو سکتا۔

ف۲ یعنی دودھ کی حاجت جس میں ہو وہ رضاعت ہو کر معتبر ہے۔

الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

دودھ کے ناطے سے میرے یہاں بھی آیا کرے؟ آپ نے فرمایا رضاعت یعنی دودھ کا رشتہ حرام کر دیتا ہے نکاح کو جیسا حرام کر دیتا ہے اولاد اور نسل میں ہونا۔

۳۲۱۹۔ أَخْبَرَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّيْ أَبُو الْجَعْدِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَرَدَدْتُهُ قَالَ وَقَالَ هِشَامٌ هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنِيْ لَهُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آیا چچا رضاعی میرا ابوالجعد میں نے پھیر دیا اس کو یعنی گھر میں نہ آنے دیا اور ہشام نے کہا کہ وہ ابوالقعیس تھا پھر گھر میں آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اس کو اذن دو گھر میں آنے کے لیے۔

۳۲۲۰۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلٰى عَائِشَةَ بَعْدَ آيَةِ الْحِجَابِ فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنِيْ لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اذن مانگا گھر میں آنے کے لیے مجھ سے ابوقعیس کے بھائی نے پردے کی آیت اترنے کے بعد میں نے انکار کیا اس کو اذن دینے سے اس بات کا ذکر ہوا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک آپ نے فرمایا اذن دو اس کو گھر میں آنے کا۔ اس لیے کہ تمہارا چچا ہے دودھ کے ناطے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا مجھ کو دودھ عورت نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا پھر آپ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تیرے نزدیک آسکتا ہے۔

۳۲۲۱۔ أَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنْبَأَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَفْلَحُ أَخُوْ أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ وَهُوَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتّٰى جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِيْ لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے افلح بھائی ابوقعیس کا تھا اس نے اذن مانگا مجھ سے گھر میں آنے کے لیے میں نے انکار کیا اس کو اذن دینے سے حالانکہ وہ میرا چچا تھا دودھ کے ناطہ سے جس وقت تشریف لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے خبر کی آپ سے اس امر کی آپ نے فرمایا اجازت دے اس کو گھر میں آنے کی اس لیے کہ وہ تیرا چچا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ نقصہ حجاب کی آیت اترنے کے بعد کا ہے۔

۳۲۲۲۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّيْ أَفْلَحُ بَعْدَ مَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اذن مانگا مجھ سے میرے چچا افلح نے گھر میں آنے کے لیے بعد اترنے آیت حجاب کے میں نے اذن نہ دیا اس کو جب آئے

نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ ۔

۳۳۲۳۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ وَإِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ ۔

بَابُ ۲۶۳ رَضَاعِ الْكَبِيرِ

۳۳۲۴۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ يَقُولُ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ قُلْتُ إِنَّهُ لَذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي

نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے یہاں میں نے پوچھا یہ مسئلہ آپ سے آپ نے فرمایا اجازت دو اس کو اس واسطے کہ وہ تمہارا چچا ہے۔ میں نے کہا اے رسول اللہ کے مجھے دودھ عورت نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا پھر آپ نے فرمایا تیرے ہاتھ خاک میں پڑیں وہ تیرا چچا ہے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابو قعیس کے بھائی افلح نے اذن مانگا مجھ سے گھر میں آنے کے لیے میں نے اس کو اذن نہ دیا اور کہا کہ اجازت نہ دوں گی جب تک اجازت نہ لے لوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جب آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں نے عرض کیا آپ کے روبرو افلح ابو قعیس کے بھائی آئے تھے اور اندر آنے کے لیے اذن مانگتے تھے میں نے انکار کیا اور ان کو گھر میں آنے نہیں دیا آپ نے فرمایا اجازت دو ان کو گھر میں آنے کی اس واسطے کہ وہ تیرے چچا ہیں میں نے عرض کیا اے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دودھ ابی قعیس کی بیوی نے پلایا ہے مرد نے تو نہیں پلایا آپ نے فرمایا اذن دے اس کو وہ تیرا چچا ہے۔

بڑی عمر میں دودھ پلانے کا بیان

حضرت عائشہؓ جو بیوی ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتی ہیں آئی سہلہ سہیل کی بیٹی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے رسول اللہؐ میں پاتی ہوں ابوحذیفہ کے منہ پر خفگی کا اثر سالم کے آنے سے میرے پاس۔ آپ نے فرمایا اس کو تو اپنا دودھ پلا دے اس نے عرض کیا وہ تو داڑھی والا ہے پھر آپ نے فرمایا تو دودھ پلا اس کو یہ دودھ پلانا دور کر دے گا ابوحذیفہ کے منہ پر کی چیز کو یعنی وہ خفگی ابوحذیفہ کا جاتا رہے گا سہلہ کہتی ہیں پھر ابوحذیفہ کے منہ پر وہ بات کبھی نہ دیکھی میں نے۔

وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَتْ وَاللهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ۔

۳۳۲۵۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ فَأَرْضِعِيهِ قَالَتْ وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَقَالَ أَلَسْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ ثُمَّ جَاءَتْ بَعْدُ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا رَأَيْتُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ شَيْئًا أَكْرَهُهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی سہلہ سہیل کی بیٹی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی ابوحذیفہ کے تیور بدلے دیکھتی ہوں سالم کے گھر میں آنے سے۔ آپ نے فرمایا تو اس کو دودھ پلا دے وہ کہنے لگی کیونکر پلاؤں وہ تو جوان مرد ہے۔ آپ نے فرمایا کیا مجھ کو معلوم نہیں کہ وہ بڑی عمر کا ہے پھر ایک دن آئی اور کہنے لگی قسم ہے اس کی جس نے تم کو اٹھایا اور کھڑا کیا دین حق پر نبی بنا کر اس کے بعد ابوحذیفہ کو میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ اس نے اپنے تیور بدلے ہوں۔

۳۳۲۶۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو الْوَزِيرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ يَحْيَى وَرَبِيعَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ حَتَّى تَذْهَبَ غَيْرَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ فَأَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَ رَبِيعَةُ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حکم کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوحذیفہ کی جورو کو اس بات کا دودھ پلا دے سالم کو جو مولا ہے ابوحذیفہ کا اس لیے کہ جاتی رہے غیرت ابوحذیفہ کی پھر پلا دیا اس عورت نے دودھ اس سالم کو اگرچہ وہ لڑکا نہ تھا بلکہ پورا مرد تھا اور ربیعہ جو اس حدیث کی راوی ہیں وہ یوں فرماتے ہیں کہ یہ رخصت سالم کے لیے یعنی یہ حکم خاص تھا سالم کے لیے اور کسی کو بڑے پن میں دودھ پلانے سے حرمت نہیں ہوتی۔

۳۳۲۷۔ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَقَدْ عَقَلَ مَا يَعْقِلُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ بِذٰلِكَ فَمَكَثْتُ حَوْلًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَلَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقَالَ حَدِّثْ بِهِ وَلَا تَهَابُهُ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی سہلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی اے رسول اللہ سالم آتا ہے ہمارے گھر اور اس کو سمجھ ہے جیسے آدمیوں کو سمجھ ہوتی ہے یعنی عاقل اور بالغ ہے اور جانتا ہے سب باتیں جیسے سیانے مرد جانتے ہیں یعنی جوان ہوگیا ہے دنیا کے سب کاموں سے واقف ہے بچہ نہیں آپ نے فرمایا تو اسکو اپنا دودھ پلا دے تیرے ساتھ اس کا نکاح حرام ہو جانے گا اس کے سبب سے ابن ابی ملیکہ نے کہا ٹھہرا رہا میں ایک برس تک نہیں بیان کیا میں نے اس حدیث کو پھر جب ملاقات ہوئی میری قاسم سے انھوں نے فرمایا تو بیان کر اور

حدیث کو اور خوف نہ کر اس کے بیان کرنے سے۔ ف

۳۳۲۸- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ أَنْبَأَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوهُ وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ فَأَرْضَعَتْهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے سالم مولا ابی حذیفہ کا رہتا تھا ابوحذیفہ کے گھر والوں کے ساتھ مل کر۔ یعنی سب لوگ گھر کے جہاں رہتے تھے ان میں مل کر سالم بھی رہتا تھا اس کے لیے کوئی جدا گھر نہ تھا پھر آئی سہیل کی بیٹی یعنی ابوحذیفہ کی جورو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی کہ سالم عاقل بالغ مرد ہے اور اس کو سب چیز کی سمجھ ہے اور وہ گھر میں آیا کرتا ہے اور میں سمجھتی ہوں ابوحذیفہ اس کے گھر میں آنے سے برا مانتا ہے آپ نے فرمایا تو اس کو اپنا دودھ پلا دے اس کے حق تو حرام ہو جائے گی اس نے دودھ پلا دیا سالم کو پھر وہ بات حذیفہ کے جی سے جاتی رہی پھر آئی ابوحذیفہ کی جورو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی میں نے دودھ پلایا سالم کو جب سے تب سے وہ بات ابوحذیفہ کے جی سے نکل گئی۔

۳۳۲۹- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ وَمَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضْعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُرِيدُ رَضَاعَةَ الْكَبِيرِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نُرَى الَّذِي

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انکار کیا سب ازواج مطہرات نے اور کہا کہ اس رضاعت کے باعث سے کسی کو گھر میں آنے دینے کی رخصت اور اجازت نہ دینا چاہیے اس رضاعت سے یہ غرض ہے کہ بڑی عمر میں جو دودھ پلایا جائے تو اس کے سبب سے کسی کو گھر میں آنے کی اجازت نہیں ہو سکتی اور سب نے کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

ف: ابن ابی ملیکہ اس حدیث کے راوی ہیں پہلے وہ ڈرے اس روایت کے بیان کرنے سے کیونکہ اکثر علماء کے مذہب کے خلاف تھی پھر قاسم کے کہنے سے روایت کرنے لگے۔

أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ إِلَّا رُخْصَةٌ فِي رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَحْدَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضْعَةِ وَلَا يَرَانَا۔

۳۳۳۰- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللّٰهِ مَا نُرَى هٰذِهِ إِلَّا رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِسَالِمٍ فَلَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا يَرَانَا۔

سے کہ خدا کی قسم سہلہ کو جو حکم کیا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ حکم خاص سالم کے حق میں تھا اور انھوں نے قسم کھا کر کہا نہیں آنے ہمارے گھر ایسا رضاعت کے سبب سے کوئی (یعنی اگر یہ حکم عام ہوتا تو ہمارے گھروں میں بھی اس بات کا رواج دیتے مگر یہ حکم عام نہیں ہے۔

بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انکار کیا سب بیویوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس مسئلہ کے عام ہونے کا اور نہیں جائز رکھتی تھیں کسی کا گھر آنا اس کے باعث سے اور کہا سب نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے قسم کھا کر کہا کہ ہمارے نزدیک یہ رخصت نہیں ہر کسی کے لیے بلکہ خاص کیا تھا اس حکم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سالم کے واسطے اور نہیں آئے ہمارے یہاں اس رضاعت کے سبب سے کوئی یعنی سالم کے سوائے اور کسی کو ایسا حکم نہیں تاکہ اس سے نہ پاس کر سکیں اور اجازت دیں۔

باب ۱۶۶۵ الْغِيلَةِ

دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنا

۳۳۳۱- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جُدَامَةَ بِنْتَ وَهْبٍ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ يَصْنَعُهُ وَقَالَ إِسْحٰقُ يَصْنَعُونَهُ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جدامہ وہب کی لڑکی بیان کرتی تھی حضرت عائشہ رضؓ کے پاس۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ارادہ ہوا تھا کہ لوگوں کو منع کر دوں غیلہ کرنے سے (یعنی دودھ پلانے میں جماع کرنے سے) پھر یاد آیا مجھ کو کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں آتا۔ اور اسحاق کی روایت میں جمع کا لفظ ہے یعنی يَصْنَعُوْنَ ہے اور ایک روایت میں يَصْنَعُه ہے مطلب میں کچھ فرق نہیں ہے۔

ف: عربوں کا یہ خیال تھا کہ بچے کی ماں جب بچے کو دودھ پلاتی ہو تو اس سے صحبت نہ کرنی چاہیے اس سے لڑکا ضعیف ہو جاتا ہے یہ خیال صحیح نہیں البتہ اگر حمل رہ جاوے تو اس کا دودھ بچے کو مضر کرتا ہے۔

بَابُ ۱۲۶۶ الْعَزْلِ

۳۳۳۲- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَدَّ الْحَدِيثَ حَتَّى رَدَّهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا ذَاكُمْ قُلْنَا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَيُصِيبُهَا وَيَكْرَهُ الْحَمْلَ وَتَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَيُصِيبُهَا وَيَكْرَهُ الْحَمْلَ وَتَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ۔

نہ داخل کرنا نطفے کا رحم میں عورت کے اور گرا دینا اس کا فرج سے باہر اس باب میں اس کا بیان ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ذکر ہوا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بات کا۔ آپ نے فرمایا کیا ذکر ہو رہا ہے تم میں۔ ہم نے عرض کیا کسی شخص کی عورت ہے اور اس سے وہ قربت کرتا ہے اور عورت کا حاملہ ہونا نہیں چاہتا اور اسی طرح لونڈی کے پاس جاتا ہے اور نہیں چاہتا کہ اس کو اس سے حمل رہ جائے۔ آپ نے فرمایا کچھ گناہ نہیں تم پر ایسا کرنا یعنی اگر انزال باہر نکال کر کرو تو کچھ برا نہیں اس واسطے کہ وہ تقدیر ہے ف۱۔

۳۳۳۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْفَيْضِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُرَّةَ الزُّرَقِيَّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي تُرْضِعُ وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَا قَدْ قُدِّرَ فِي الرَّحِمِ سَيَكُونُ۔

حضرت ابو سعید زرقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے نطفہ کے باہر کرنے کا مسئلہ اور کہنے لگا میں حمل ٹھہرانا نہیں چاہتا اور میری جورو نطفے کو رکھتی ہے آپ نے فرمایا جو کچھ پہلے سے رحم میں رکھا گیا ہے وہ ہو رہے گا یعنی تقدیر کا لکھا جو ہوگا وہ ہرگز نہ مٹے گا۔

بَابُ ۱۲۶۷ حَقِّ الرَّضَاعِ وَحُرْمَتِهِ

۳۳۳۴- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ وَحَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ قَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ

رضاعت کا حق کیا ہے اور کیونکر ادا ہو سکتا ہے؟

حضرت حجاج نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضاعت کا حق میرے سر سے کیونکر ادا ہو۔ آپ نے فرمایا ایک غلام یا لونڈی دینے سے دودھ پلانے کو ایک غلام یا لونڈی مول لیکر دے تاکہ وہ اس کی خدمت کرے۔

ف۱: یعنی نطفہ کا قرار پانا اللہ تعالیٰ کی طرف سے معین اور مقدر ہو چکا ہے اس میں کسی کی کارستانی نہیں چلتی۔ اگر اللہ کو حمل ٹھہرانا ہوگا تو تم کو اس کام سے باز رکھے گا اور نطفہ کو تم باہر نہ ڈال سکو گے اور اس کام سے یہ خیال ہی نہ کرنا چاہیے کہ جب" حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیے"

باب ۱۶۶۸ الشَّهَادَةِ فِي الرَّضَاعِ

۳۳۳۵- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ إِنِّي تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنِي امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ

ثابت ہونا رضاعت کا گواہی سے!

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے پھر آئی ایک عورت حبشن اور کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے میں آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی آپ کو قصے کی اور بیان کیا میں نے آپ کے روبرو فلانی عورت جو فلاں کی بیٹی ہے میں نے اس سے نکاح کیا پھر آئی ایک عورت حبشن اور کہنے لگی میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے آپ نے میری طرف سے منہ پھیر لیا پھر میں آپ کے منہ کی طرف آیا اور کہا میں نے وہ جھوٹی ہے۔ آپ نے فرمایا کیسے اس کو جھوٹی کہیں وہ اقرار کرتی ہے کہ تم دونوں کو اس نے دودھ پلایا ہے تو چھوڑ دے اس کو یعنی جسے تو نے نکاح کیا ہے۔

باب ۱۶۶۹ نِكَاحِ مَا نَكَحَ الْآبَاءُ

۳۳۳۶- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ مِنْ بَعْدِهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ أَوْ أَقْتُلَهُ۔

۳۳۳۷- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصَبْتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ

باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنے والے کا کیا حکم ہے۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ملاقات ہوئی میری ماموں سے اور ان کے پاس ایک جھنڈا تھا میں نے کہا کہاں کا ارادہ ہے آپ کا۔ انھوں نے فرمایا مجھ کو بھیجا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف اس کی گردن مارنے کو اور گردن مارنے کا سبب یہ ہے کہ اس نے نکاح کر لیا ہے اپنے باپ کی جورو سے اس کے مرنے کے بعد۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ملا میں اپنے چچا سے اور ان کے پاس ایک بھالا تھا میں نے پوچھا آپ کہاں جاتے ہیں انھوں نے فرمایا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ایک

ہمارا حق ہوجائے گا جب نطفہ ٹھہرا دیں گے حالانکہ یہ غلط خیال ہے۔ "رہ حاشیہ صفحہ سابقہ"

فَقُلْتُ اَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةَ اَبِيْهِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَضْرِبَ عُنُقَهٗ وَاٰخُذَ مَالَهٗ۔

آدمی کی طرف اس نے نکاح کر لیا ہے اپنے باپ کی جورو سے اس کی گردن مارنے کو اور فرمایا ہے کہ لے لوں اس کا مال۔

بَابُ ۱۶۷ تَاْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ

بیان آیت وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کا یعنی اس کا شان نزول کہاں اور کس وقت ہوا ہے

۳۳۳۸۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ وَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ فَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا لَهُنَّ اَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَكَانَ الْمُسْلِمُوْنَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَيْ هٰذَا لَكُمْ حَلَالٌ اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا لشکر اوطاس کی طرف جو نام ہے ایک مقام کا طائف میں پھر مقابلہ ہوا دشمن سے اور مارا ان کو اور غالب آئے ہم مشرکوں پر اور ہاتھ لگیں ہم کو لونڈیاں اور ان کے خاوند مشرکوں میں رہ گئے تھے (یعنی علاوہ نہیں ہاتھ آئیں) مسلمانوں نے ان کے ساتھ صحبت کرنے سے پرہیز کیا پھر اتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہ آیت: وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی حرام ہیں تم پر وہ عورتیں جو نکاح میں ہیں دوسرے آدمیوں کے لیکن اس وقت حرام نہیں جب تم مالک ہو جاؤ ان کے اور اس حدیث میں جو تفسیر آئی ہے اس سے بھی یہی معنی نکلتے ہیں اور وہ تفسیر یہ ہے یعنی یہ عورتیں تم کو حلال ہیں مدت گزر جانے کے بعد دیکھو کہ جب یہ عورتیں جہاد میں پکڑی گئیں تو لونڈیاں ہو گئیں، اگرچہ ان کے خاوند کافر زندہ ہوں پر عدت کے بعد ان سے صحبت کر سکتے ہیں۔

بَابُ ۱۶۸ الشِّغَارِ

بیٹی یا بہن کے مہر کے نکاح کر لینے کی ممانعت کا بیان

۳۳۳۹۔ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شغار سے ف۔

ف: شغار کے یہ معنی ہیں دو شخص آپس میں نکاح کریں مثلاً ایک شخص اپنی لڑکی کو دوسرے سے ... حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں

عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ۔

۳۲۲۰- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جلب ہے اسلام میں اور نہ جنب اور نہ شغار اور جس نے لوٹ کی وہ نہیں ہم میں سے

۳۲۲۱- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْفَزَارِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ فَاحِشٌ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ بِشْرٍ۔

بَابُ ۱۶۷۲ تَفْسِيرِ الشِّغَارِ

شغار کا بیان

۳۲۲۲- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ مَالِكٌ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور شغار اس کو کہتے ہیں کہ نکاح کر دے کوئی شخص اپنی لڑکی کا دوسرے سے اس شرط پر کہ وہ نکاح کر دے اپنی لڑکی کا اس کے ساتھ اور دونوں عورتوں کا مہر کچھ بھی مقرر نہ کریں۔

۳۲۲۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْأَزْرَقُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شغار سے اور بیان کیا عبید اللہ نے جو راوی ہیں اس حدیث کے شغار کے معنی یہ ہیں کہ نکاح کر دے کوئی آدمی اپنی لڑکی کا اس شرط پر

نکاح کر دے اس کے مہر کے بدلے میں اپنے قادر کی بہن کو نکاح کرے ایسا دستور جاہلیت کے زمانے میں تھا اسلام کی برکت سے نکاح کرنا حرام ہو گیا
ف جلب زکوٰۃ کا مال منگوانا مصدق کے پاس اس میں مال والوں کو تکلیف ہوتی ہے اور گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے پیچھے رہنا اس کو ڈانٹنے کے لیے تا کہ وہ آگے نکل جائے اور جنب یہ کہ دوسرا اپنے ساتھ رکھے جب وہ گھوڑا تھک جائے جس پر سوار تھا تو اس سے پھر چڑھ جائے یہ بے ایمانی ہے اور شرط کے خلاف ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ وَالشِّغَارُ كَانَ الرَّجُلُ يُزَوِّجُ ابْنَتَهُ عَلَى أَنْ يُزَوِّجَهُ أُخْتَهُ ۔

کر نکاح کر دے وہ دوسرا آدمی اپنی بہن کا اس سے ۔

بَابُ ۱۲۶۳ التَّزْوِيجُ عَلَى سُوَرٍ مِنَ الْقُرْآنِ

قرآن کی سورتیں سکھانے پر نکاح کرنے کا بیان

۳۳۴۴۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ لِأَهَبَ نَفْسِي لَكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيهَا قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ وَلَكِنْ هَذَا إِزَارِي قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَبِسْتَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتَّى طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ هَلْ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی آپ نے اس کو نظر اٹھا کر خوب دیکھا پھر سر مبارک نیچے کر لیا عورت نے دیکھا کہ آپ اس کو کچھ نہیں فرماتے تو بیٹھ گئی اتنے میں کھڑا ہوا آدمی اصحابوں میں سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کہنے لگا یا رسول اللہ اگر آپ کو اس عورت کی خواہش نہیں تو میرے ساتھ اس کا نکاح کرا دو۔ آپ نے پوچھا تیرے پاس کچھ ہے اس نے کہا نہیں خدا کی قسم یا رسول اللہ مجھ کو کچھ بھی میسر نہیں۔ آپ نے فرمایا دیکھ جا کر لا اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ گیا اور لوٹ کر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوہے کی انگوٹھی تک بھی نہیں ملی لیکن یہ میرا تہبند حاضر ہے آدھا اس کو دیدوں گا۔ آپ نے فرمایا یہ تیری ازار لے کر کیا کرے گی اگر تو اس کو پہنے تو اس کے لیے کچھ نہیں اور جو وہ پہنے تو تو ننگا رہے وہ آدمی دیر تک بیٹھا رہا پھر اٹھ کر چلا دیکھا اس کی طرف آپ نے جاتے وقت آپ نے حکم کیا وہ بلایا گیا جب وہ آیا آپ نے پوچھا اس سے تجھ کو کچھ قرآن میں سے بھی معلوم ہے اس نے کہا مجھ کو فلانی سورت فلانی سورت یاد ہیں آپ نے فرمایا حفظ پڑھ کر سنا سکتا ہے اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تیرے نکاح میں کر دیا میں نے اس عورت کو اس قرآن کے بدلے جو تجھ کو یاد ہے ۔ ف ۔

بَابُ ۱۲۶۴ التَّزْوِيجُ عَلَى الْإِسْلَامِ

نکاح کرنا اس شرط پر کہ مسلمان ہو جائے مرد

ف: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہر کی کمی کی کوئی حد نہیں ایک پیسے سے لیکر ہزاروں روپے تک ہو سکتا ہے ۔

٣٣٣٥- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامَ أَسْلَمَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَأَسْلَمَ فَكَانَ صَدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا ابوطلحہ نے ام سلیم سے لیکن تھا مہر ان کے درمیان اسلام مسلمان ہوئی ام سلیم پہلے ابوطلحہ سے پھر پیام بھیجا ابوطلحہ نے ام سلیم کو تو ام سلیم نے جواب دیا میں تو مسلمان ہو چکی اگر تم بھی مسلمان ہو جائے گا تو میں تجھ سے نکاح کر لوں گی پھر مسلمان ہوئے اور مہر اس کا اسلام مقرر پایا۔

٣٣٣٦- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ وَاللهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ وَلَكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِي وَمَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذَلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَتْ أَكْرَمَ مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پیام کیا ابوطلحہ نے ام سلیم سے نکاح کے لیے کہا ام سلیم نے قسم ہے اللہ کی نہیں ہے تو اے ابوطلحہ رد کرنے کے قابل (یعنی تیری بات مانی جائے گی) مگر اس واسطے کہ تو کافر ہے اور میں مسلمان ہوں میرے لیے حلال اور جائز نہیں ہے کہ تجھ سے نکاح کروں ہاں اگر تو مسلمان ہو جاوے گا پس تیرا مسلمان ہونا تیرا مہر ہوگا یعنی اور کچھ مہر مقرر نہیں کرنی اسلام لانا ہی مہر کی جگہ سمجھ لوں گی اور تیرے سے اور کسی چیز کی درخواست نہیں پھر مسلمان ہو گئے ابوطلحہ اور مہر یہی رہا ثابت جو انسؓ کے بعد راوی ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے نہیں سنی کوئی ایسی عورت جس کا مہر بزرگ اور بہتر ہو ام سلیم کے مہر سے کیونکہ ام سلیم کا مہر اسلام تھا اور اسلام سے بڑھ کر کوئی چیز ہو سکتی ہے اور ابوطلحہ نے ان سے قربت کی اور بچے پیدا ہوئے ابوطلحہ کے نطفے سے۔

بَابُ ١٦٧٥ التَّزْوِيجِ عَلَى الْعِتْقِ

آزاد کرنے کو مہر ٹھہرا کر نکاح کر لینے کا بیان

٣٣٣٧- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَأَنْبَأَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَشُعَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَهُ صَدَاقَهَا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور بنایا ان بنایا ان کے آزاد کرنے کو مہر ان کا۔

٣٣٣٨- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَأَنْبَأَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آزاد کیا صفیہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آزادی کو اس

عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَنَسٍ أَعْتَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ

بیوی کا مہر ٹھہرایا۔

بَابُ ۱۶۷۶ عِتْقُ الرَّجُلِ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

آزاد کرنا لونڈی کو اور پھر نکاح کر لینا اس سے کیسا ہے اور کتنا اجر رکھتا ہے

۳۳۴۹- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَعَبْدٌ يُؤَدِّي حَقَّ مَوَالِيهِ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں جن کو دوہرا اجر اور ثواب ہے پہلا وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو اور ادب دیا ہو اس کو جیسا کہ ادب دینے کا حق ہے اور علم پڑھایا اس کو جیسا کہ علم پڑھانے کا حق ہوتا ہے یعنی علم و ادب میں اس کو لائق و فائق کیا ہو اور آزاد کر کے کے بعد اس سے نکاح کر لے اور دوسرا غلام جو ادا کرے حق خدمت اپنے میاں کا اور حق اللہ تعالے کا اور تیسرا اہل کتاب جو ایمان لایا ہو۔

۳۳۵۰- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي زُبَيْدٍ عَبْثَرِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ جَارِيَتَهُ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ علیہ وسلم نے جس آدمی نے آزاد کیا اپنی باندی کو اور پھر اس سے نکاح کر لیا اس کو دو اجر ہیں یعنی ایک تو آزاد کرنے کا دوسرا اس سے نکاح کر لینے کا۔

بَابُ ۱۶۷۷ الْقِسْطُ فِي الْأَصْدِقَةِ

مہروں میں انصاف اور عدل کرنیکا بیان

۳۳۵۱- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے اس آیت کی تفسیر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھی اور وہ آیت یہ ہے وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ : یعنی اور اگر ڈرو کہ انصاف نہ کرو گے یتیم لڑکیوں کے حق میں تو نکاح کرو جو تم کو خوش آئیں عورتیں بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میری بہن کے بیٹے اس آیت میں ان یتیم لڑکیوں کا بیان ہے جو پرورش پاتی ہیں اپنے

فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ يُتْلَى فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولَى الَّتِي فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةَ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ ۔

اپنے والیوں کے پاس اور وہ لڑکیاں حصہ رکھتی ہیں مال میں جو پہنچا ہے ان کو ورثے کے سبب سے ان کے والیوں نے ان کی صورت اور مال دیکھ کر یوں چاہا کہ ان کو اپنے نکاح میں لے لیں مگر اتنے مہر سے جتنا ان کو غیر آدمی دے سکتا ہے یعنی اگر آپ ان سے نکاح نہ کریں اور دوسرے سے ان کا نکاح کر دیں تو دوسرا مہر زیادہ دیگا لیکن والی یہ چاہتے کہ بے انصافی کر کے تھوڑے مہر پر آپ ان سے نکاح کر لیں اللہ جل شانہٗ کی طرف سے ان کو ممانعت آئی ان کے ساتھ کم مہر پر نکاح کرنے سے اور حکم ہوا اگر تم ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو تو انصاف کرو ان کے معاملے میں اور اعلیٰ درجے کا مہر مقرر کرو ان کا اور نہیں تو جس کو تمہارا جی چاہے اس کو کرو ان کے سوائے پھر بیبی عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا بعد اس قصے کے لوگوں نے استفادہ کیا یعنی پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تب اتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہ آیت: وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ: یعنی تجھ سے رخصت مانگتے ہیں عورتوں کی تو کہہ اللہ تم کو رخصت دیتا ہے ان کی اور وہ جو تم کو سنائی جاتی ہیں کتاب میں سو حکم ہے یتیم عورتوں کا جن کو تم نہیں دیتے جو ان کا مقرر ہے اور چاہتے ہو کہ ان کو نکاح میں لو اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں اس پچھلی آیت میں اللہ تعالے نے: وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ جو فرمایا ہے اس سے پہلی آیت مراد ہے یعنی: وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ اور دوسری آیت میں فرمایا وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ اس آیت سے غرض یہ ہے کہ جو یتیم لڑکیاں تمہاری پرورش میں ہیں اگر مال اور جمال و حسن میں ہیٹی ہوں تو تم ان کی طرف رغبت نہیں کرتے اسی واسطے تم کو منع ہو گیا ان سے نکاح کرنا جن سے تم رغبت کرتے ہو کیونکہ باوجود خواہش کے ان کا مہر خاطر خواہ

مقرر نہ کرنا یہ انصاف کی بات ہے شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ کے فائدے سے ان آیتوں کا مضمون خوب واضح ہو جائیگا

۳۳۵۲۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٍّ وَذٰلِكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا باندھا مہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۲ اوقیہ اور نش کا اور ہوئے درہم اس کے پانسو ؎۲

۳۳۵۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوسٰى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ الصَّدَاقُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوَاقٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تھا مہر زمانہ مبارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دس اوقیہ۔

۳۳۵۴۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ مُقَاتِلِ بْنِ مُشَمْرِجِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ وَابْنِ عَوْنٍ وَسَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ دَخَلَ حَدِيثُ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَلَمَةُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ نُبِّئْتُ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ وَقَالَ الْآخَرُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَلَا لَا تَغْلُوا صُدُقَ النِّسَاءِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا

حضرت ابو العجفاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے خبردار رہو غلو اور زیادتی کیا کرو مہروں میں عورتوں کے کیونکہ اگر ہوتا یہ کام کچھ عزت کا دنیا میں یا پرہیزگاری کا اللہ تعالے کے نزدیک تو ہوتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم تو سب سے پہلے مستحق اس بات کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی کا اور کسی لڑکی کا مہر اس سے زیادہ لیتی جس کی مقدار بارہ اوقیہ ہوتے ہیں نہیں مقرر فرمایا اور آدمی زیادتی اور غلو کرتا ہے اپنی جورو کے مہر میں یہاں تک کہ اس کو دشمن ہو جاتی

ف ۱: اس سورت کے اول میں تقید تھا یتیم کے حق کا اور فرمایا تھا کہ لڑکی یتیم جس کا والی نہیں مگر چچا کا بیٹا اگر جانے کہ میں اس کا حق ادا نہ کروں گا تو آپ اس کو نکاح میں نہ لائے کسی اور کو کر دے کہ آپ اس کا حامی رہے تو مسلمانوں نے ایسی عورتوں کو نکاح میں لانا موقوف کیا پھر دیکھا کہ بعضی جگہ لڑکی کے حق میں بہتر ہے کہ اپنا والی ہی نکاح میں لائے جو مداس کی خاطر کرے گا غیر نہ کرے گا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے رخصت مانگی اس پر یہ آیت اتری رخصت ملی اور فرمایا کہ وہ جو کتاب میں منع سنایا تھا سو سبب ہے کہ ان کا حق ادا نہ کرو اور یتیم کی تاکید تھی اور جو بھلائی کر لی چاہو تو رخصت ہے ۔

ف ۲: (نش) بارہ ماشہ کے روپیہ ہوں تو ایک سو اکتیس روپیہ ۴ ر ہوتے ہیں۔

أو تقوى عند الله عز وجل كان أولاكم به النبي صلى الله عليه وسلم ما أصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من نسائه ولا أصدقت امرأة من بناته أكثر من ثنتي عشرة أوقية وإن الرجل ليغلي بصدقة امرأته حتى يكون لها عداوة في نفسه وحتى يقول كلفت لكم علق القربة وكنت غلاما عربيا مولدا فلم أدر ما علق القربة قال وأخرى يقولونها لمن قتل في مغازيكم أو مات قتل فلان شهيدا أو مات فلان شهيدا ولعله أن يكون قد أوقر عجز دابته أو دف راحلته ذهبا أو ورقا يطلب التجارة فلا تقولوا ذاكم ولكن قولوا كما قال النبي صلى الله عليه وسلم من قتل في سبيل الله أو مات فهو في الجنة۔

اپنی بیوی سے یہاں تک کہ وہ کہتا ہے میں نے تمہارے لیے تکلیف اٹھائی مشک کی رسی کے لیے یعنی یہ ایک مثل ہے عربی زبان میں۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ مجھ کو تمہارے لیے بڑی مصیبت اٹھانی پڑی مشک کی رسی تک میں بچا لایا اور ایک روایت میں عرق القربہ یعنی مجھے پسینہ آیا جیسے مشک پسیجتی ہے تکلیف سے) ابوالعجفاء رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایک لڑکا تھا مولد (یعنی خالص عرب نہ تھا) تو میں نہیں سمجھا کہ علق القربہ کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ایک اور بات لوگ کہا کرتے ہیں جو مارا جاوے تمہاری لڑائیوں میں یا مر جاوے کہ کہتے ہیں وہ شہید مارا گیا یا شہید مرا اور شاید اس نے اپنے اونٹ کے سرین پر بوجھ لادا ہو یا کجاوے پر سونے چاندی کا سوداگری کے لیے (یعنی اس کی نیت خالص جہاد کی نہ ہو تو ایسا مت کہو بلکہ اس طرح کہو جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تھے جو شخص مارا جاوے یا مر جاوے اللہ کی راہ میں وہ جنت میں جاوے گا (اور کسی شخص خاص کے بارے میں کچھ نہ کہو اللہ جانتا ہے اس کی نیت کیا تھی)

۳۳۵۵۔ أخبرنا العباس بن محمد الدوري قال حدثنا علي بن الحسن بن شقيق قال أنبأنا عبد الله بن المبارك عن معمر عن الزهري عن عروة بن الزبير عن أم حبيبة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجها وهي بأرض الحبشة زوجها النجاشي وأمهرها أربعة آلاف وجهزها من عنده وبعث بها مع شرحبيل بن حسنة ولم يبعث إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيء وكان مهر نسائه أربعمائة درهم

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا اور وہ حبش کے ملک میں تھیں وہاں کے بادشاہ نے جس کا نام نجاشی تھا نکاح کر کے جہیز وغیرہ اپنی طرف سے دیا اور چار ہزار مہر مقرر کیا تھا اور شرحبیل بن حسنہ کے ہمراہ دیگر بھجوا دیا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیوی ام حبیبہ کو ایک حبہ نہیں بھیجا تھا اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اور ازواج مطہرات کا مہر چار سو درہم تھے۔

باب ۱۲۷۸ التزويج على نواة من ذهب

سونے کی ایک نواۃ پر نکاح کرنا (نواۃ کھجور کی گٹھلی یا پانچ درہم برابر تول)

۳۳۵۶۔ أخبرنا محمد بن سلمة والحارث بن مسكين

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ أَثَرُ الصُّفْرَةِ فَسَأَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ۔

آئے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ان کپڑے یا بدن پر زرد دھبہ لگا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا انھوں نے کہا میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے پھر آپ نے فرمایا کیا مہر دیا تو نے۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے عرض کیا ایک نواۃ سونا آپ نے فرمایا ولیمہ کر گو ایک بکری کا ہی ہو ف ۔

۳۳۵۷ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ أَصْدَقْتَهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف بیان کرتے تھے دیکھا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شادی کی خوشی کا نشان اس وقت میں نے ذکر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے نکاح کیا ہے ایک انصاری عورت سے۔ آپ نے پوچھا مہر کتنا باندھا اس کا۔ عبدالرحمٰن نے کہا ایک نواۃ سونے کا۔

۳۳۵۸- أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ح أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ سَمِعْتُ حَجَّاجًا يَقُولُ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ عَلَى صَدَاقٍ أَوْ حِبَاءٍ أَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ أُعْطِيَهُ وَأَحَقُّ مَا أُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ أَوْ أُخْتُهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جس عورت نے نکاح کیا مہر پر یا بخشش پر یا بخشش کے وعدے پر نکاح سے پہلے تو یہ سب چیزیں عورت کی ہیں اور جو کچھ بعد عقد نکاح کے ہو گا وہ دینے والے کا حق ہے اور آدمی کی عزت اور بزرگی بیٹی اور بہن کے سبب سے ہے یعنی اگر بیٹی اور بہن کو دینے والے سے خوش رکھے گا مستوجب تحسین اور آفرین کا ہو گا ۔ ف۲

ف۱ : اہل حساب کی اصطلاح میں نواۃ پانچ درہم کے وزن کو کہتے ہیں ۔

ف۲ : پہلے نکاح سے یعنی نکاح بندھنے سے پہلے عورت کو جو کچھ دیا یا دینے کا اقرار کیا وہ عورت کا مال ہو گیا اس میں خاوند وغیرہ کا کچھ حق نہیں اور جو کچھ بعد نکاح بندھنے کے عورت کو دیا جاتا ہے وہ دینے والے کا حق ہے یعنی اس میں دینے والے کا دعویٰ چل سکتا ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سسرال کے ساتھ احسان کرنا چاہیئے ۔

بَابُ ۱۶۷ إِبَاحَةِ التَّزَوُّجِ بِغَيْرِ صِدَاقٍ

۳۳۵۹- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا أُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَتُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَلُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا أَثَرًا قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا نَجِدُ فِيهَا يَعْنِي أَثَرًا قَالَ أَقُولُ بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ لَهَا كَمَهْرِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعَ فَقَالَ فِي مِثْلِ هٰذَا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فِي امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بَرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَضَى لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ صَدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَرَفَعَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْأَسْوَدُ غَيْرَ زَائِدَةَ۔

۳۳۶۰- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أُتِيَ فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا

بغیر مہر کے نکاح کرنے کی اباحت اور جواز کا بیان

حضرت علقمہ اور اسود سے روایت ہے

آیا ایک مقدمہ عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس اس طرح کا کہ نکاح کیا ایک آدمی نے کسی عورت کے ساتھ اور مہر کا کچھ ذکر نہ آیا تھا یعنی مہر کی تعیین نہ کی اور بغیر صحبت کرنے کے مر گیا عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا لوگوں سے پوچھو تم کو معلوم ہو اس مسئلہ میں کوئی حدیث لوگوں نے کہا ہم کو معلوم نہیں عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا میں اپنی عقل سے کہوں گا اگر ٹھیک پڑا تو اللہ کی طرف سے ہے۔ یہ کہہ کر فرمایا اس عورت کو مہر مثل دینا چاہیے یعنی جیسے مہر اس عورت کے کنبے اور قبیلے میں دوسری عورتوں کا ہے جو اس عورت کی ہم عمر ہیں ویسا ہی مہر اس عورت کا ہے بغیر زیادتی اور نقصان کے اور اس عورت کا حصہ اس کے ترکے میں بھی ہے اور اس کو عدت بھی گزارنی چاہیے یہ بات سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا اسی طرح ہماری عورت کا فیصلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چکا دیا تھا اس عورت کو بروع بنت واشق کہتے تھے ایک آدمی سے نکاح کیا اس نے پھر وہ مر گیا اس کو ہم بستر ہونا بھی نصیب نہ ہوا پھر اس کے لیے حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے مہر کا جو تھا اس عورت کے یہاں کی اور عورتوں کا مہر اور شامل کیا اس عورت کو میراث میں اور حکم کیا اس کے لیے عدت کا یہ بات سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہا یعنی خوش ہوئے کہ ان کا فیصلہ صحیح نکلا امام نسائی نے کہا اس حدیث میں اسود کا ذکر کسی نے نہیں کیا سوا زائدہ کے۔

حضرت علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آیا ایک عورت کا جھگڑا نزدیک عبداللہ بن مسعودؓ کے اور وہ جھگڑا یہ تھا ایک عورت سے کسی شخص نے نکاح

رَجُلٌ فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ قَرِيبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يُفْتِيهِمْ ثُمَّ قَالَ أَرَى لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ بِمِثْلِ مَا قَضَيْتَ۔

گیا تھا اور اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ اس سے صحبت کی ویسے ہی مر گیا لوگ عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس اس مسئلہ کے دریافت کرنے کے لیے قریب ایک مہینے کے پھرتے رہے عبداللہ بن مسعودؓ نے ان کو فتویٰ نہ دیا آخر ایک روز فرمانے لگے میری رائے میں آتا ہے کہ اس عورت کا مہر اس کے کنبے کی عورتوں کے مانند ہے نہ کم اور نہ زیادہ اور اس کے لیے میراث بھی ہے اور عدت بیٹھنا اس کو لازم ہے عبداللہ بن مسعود کی بات پر معقل بن سنان نے گواہی دی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کی بیٹی کا جھگڑا اسی طرح فیصلہ کیا تھا جیسا تم نے فیصلہ کیا۔

۳۳۶۱- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا قَالَ لَهَا الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ فَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ۔

حکم کیا عبداللہ بن مسعودؓ نے اس آدمی کے مقدمے میں جس نے نکاح کیا ایک عورت سے اور نہ مہر مقرر کیا اس کا اور نہ اس سے صحبت کی اس طرح کا حکم کر دلایا جائے ایسی عورت کو مہر اور میراث اور لازم ہے اس پہ عدت یہ سن کر معقل بن سنان نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کا فیصلہ کیا جھگڑے میں بروع کے جو بیٹی تھی واشق کی۔

۳۳۶۲- أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ۔

حضرت علقمہ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح اور بھی روایت کی ہے۔

۳۳۶۳- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ أَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوا إِنَّ رَجُلًا مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَجْمَعْهَا إِلَيْهِ حَتَّى مَاتَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَا سُئِلْتُ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هَذِهِ فَأْتُوا

حضرت علقمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ نے کسی قوم کے لوگ عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس اور کہنے لگے نکاح کیا تھا کسی آدمی نے کسی عورت سے نہ اس کا مہر مقرر کیا اور نہ اس سے صحبت کی اور مر گیا وہ عبداللہ بن مسعودؓ یہ سن کر کہنے لگے ایسی مشکل بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سے آج تک کسی نے مجھ سے نہیں پوچھی تھی تم کسی اور کے پاس جاؤ غرض ان لوگوں نے ان کا

غَيْرِي فَاخْتَلَفُوا إِلَيْهِ فِيهَا شَهْرًا ثُمَّ قَالُوا لَهُ فِي آخِرِ ذَلِكَ مَنْ نَسْأَلُ إِنْ لَمْ نَسْأَلْكَ وَأَنْتَ مِنْ جِلَّةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْبَلَدِ وَلَا نَجِدُ غَيْرَكَ قَالَ سَأَقُولُ فِيهَا بِجَهْدِ رَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّي وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللهُ وَرَسُولُهُ مِنْهُ بُرَآءُ أُرَى أَنْ أَجْعَلَ لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ وَذَلِكَ بِسَمْعِ أُنَاسٍ مِنْ أَشْجَعَ فَقَامُوا فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَضَيْتَ بِمَا قَضَى بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بَرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ قَالَ فَمَا رُؤِيَ عَبْدُ اللهِ فَرِحَ فَرْحَةً يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِإِسْلَامِهِ۔

پوچھا ایک ماہ تک کیا اور آخر کہنے لگے ہم کس کے پاس جائیں اور کس سے پوچھیں تمہارے جیسا بزرگ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں میں سے اس شہر میں کوئی نہیں ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب میں اپنی رائے کے زور سے بیان کرتا ہوں اگر صواب درست ہوا تو اللہ کی طرف سے ہے جو وحدہٗ لاشریک ہے اور اگر خطا یا غلط ہو تو میرا قصور ہے اور شیطان کا اور اللہ اور اس کا رسول دونوں خطا سے بری ہیں۔ میری سمجھ میں اس کو اتنا مہر دینا چاہیے جتنا اس کے ان کی اور عورتوں کا مہر ہے نہ اس سے کم اور نہ زیادہ اور اس کے لیے میراث بھی ہے اور اس کو عدت گزارنی چاہیے چار ماہ دس دن اور کہا یہ مسئلہ سنا چند لوگوں نے اشجع سے پھر اٹھ کر کھڑے ہوئے سب لوگ اور کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ایسا فیصلہ کیا ہے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کی عورت کا فیصلہ کیا تھا اور اس عورت کا نام بروع واشق کی بیٹی کہ مشہور تھا راوی کہتا ہے ایسا خوش میں نے عبداللہ کو کبھی نہ دیکھا تھا مگر اسلام لانے کے وقت میں یعنی یہ بات سن کر عبداللہ بن مسعودؓ بہت خوش ہوئے کیونکہ ان کی رائے مطابق ہوگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے۔

بَابُ ۱۶۸۰ هِبَةِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

۳۳۶۳- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ

بیان ایسی عورت کا جس نے ہبہ اور بخشش کیا اپنے تئیں کسی مرد کو بغیر مہر کے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بخش دیتی ہوں اپنی جان آپ کو پھر کھڑی رہی دیر تک اتنے میں اٹھا ایک آدمی اور کہنے لگا اگر آپ کو اس عورت کی خواہش نہیں تو میرے ساتھ نکاح کر دیجیے اس کا۔ آپ نے فرمایا تیرے پاس کچھ ہے اس نے کہا کچھ نہیں میسر مجھ کو۔ آپ نے فرمایا اسکو

عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۔

جاؤ ڈھونڈ لاؤ اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہو وہ ڈھونڈنے گیا اور کچھ نہ لایا اس کو آپ نے فرمایا اس کو قرآن آتا ہے تجھ کو۔ اس نے کہا ہاں یہ یہ سورتیں آتی ہیں مجھ کو اور نام لیا ان سورتوں کا آپ نے فرمایا میں نے تیرا نکاح کر دیا اس عورت سے اس قرآن پر جو تجھ کو یاد ہے۔

باب ۱۴۸۱ ـ إِحْلَالُ الْفَرْجِ

حلال کر دینا فرج کا کسی کے لیے

۳۳۶۵ ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ رَجَمْتُهُ ۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے لیے جس نے زنا کیا تھا لونڈی سے اپنی جورو کی یہ فرمایا تھا اگر حلال کر دی تھی اس عورت نے یعنی اس کی جورو نے وہ لونڈی اس کے لیے تو ماروں گا میں اس کو سو کوڑے اور اگر حلال نہیں کی تھی اس کے لیے تو رجم کروں گا اس کو۔ ف۱

۳۳۶۶ ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَيُنْبَزُ قُرْقُورًا أَنَّهُ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَكَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجُلِدَ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ فَكَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهَذَا ۔

حضرت حبیب بن سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک جھگڑا نعمان بن بشیر کے پاس اس آدمی کا جس کا نام عبدالرحمٰن تھا اور لوگوں نے اس کا نام قرقور بھی رکھ لیا تھا وہ جھگڑا یہ تھا وہ اپنی جورو کی لونڈی پر جا پڑا یعنی اس سے زنا کیا۔ نعمان بن بشیر کہنے لگے میں فیصلہ کروں گا اس طرح جیسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور کہا نعمان بن بشیر نے اگر حلال کر دی تھی لونڈی تیرے لیے تو کوڑے ماروں گا میں تجھ کو اور نہیں تو رجم کروں گا تجھ کو پتھروں سے آخر یہ ہوا اسّو کوڑے مارے اس کو کیونکہ اس کی جورو نے حلال کر دی تھی اس کو وہ لونڈی۔ قتادہ کہتے ہیں میں نے حبیب بن سالم کو لکھا تھا اس نے مجھ کو یہی لکھ بھیجا

۳۳۶۷ ـ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے ۔

ف۱: کیونکہ جب مالک نے لونڈی کی فرج کسی کو حلال کر دی تو وہ حلال نہیں ہوتی مگر شبہ کی وجہ سے زنا کی حد نہ پڑے گی اور سو کوڑے بطور تعزیر کے اس کو مارے جائیں گے ۔

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَجُلٍ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَاجْلِدْهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَارْجُمْهُ

۳۳۶۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهُ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا۔

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فیصلہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کا کہ اس نے زنا کیا تھا اپنی جورو کی لونڈی سے اس طرح پر اگر اس مرد نے زبردستی سے زنا کیا اس سے تو آزاد ہو گی وہ لونڈی اور مرد کو دینی آئی ایک لونڈی اس کی مانند یعنی مرد اس لونڈی کے بدلے اپنی جورو کو اور لونڈی خرید کر دے کیونکہ یہ لونڈی بسبب زبردستی کے آزاد ہو گئی اور اگر مرد نے زبردستی نہیں کی بلکہ لونڈی کی رضا سے یہ کام ہوا تو یہ لونڈی اس مرد کی ہو گئی اور اس لونڈی کے بدلے دوسری لونڈی اس لونڈی کی مانند مرد پر دینی واجب ہو گی۔

۳۳۶۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ أَنَّ رَجُلًا غَشِيَ جَارِيَةً لِامْرَأَتِهِ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ مَالِهِ وَعَلَيْهِ الشَّرْوَى لِسَيِّدَتِهَا وَإِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لِسَيِّدَتِهَا وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهِ۔

حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زنا کیا ایک مرد نے اپنی جورو کی باندی سے پھر آیا یہ قصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے فرمایا اگر زبردستی اور نارضامندی سے کیا اس آدمی نے یہ کام تو وہ لونڈی آزاد ہو گئی اس آدمی کے مال سے اس لونڈی کی مالک یعنی بیوی کو یہ شخص دوسری لونڈی دیوے اس کے بدلے میں اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضامندی سے ہوا یہ کام تو یہ لونڈی اس کی رہی جس کی تھی اور دوسری باندی اس کی مثل دینی واجب ہو گی اس مرد پر اپنے مال میں سے۔ ف۔

بَابُ ۱۲۸۲ تَحْرِيمِ الْمُتْعَةِ

متعہ کے حرام ہونے کا بیان

ف: یہ گویا جرمانہ ہے مرد پر کہ پرائی لونڈی سے کیوں جماع کیا تو اس کے بدلے اور ایک لونڈی خرید کر دینی پڑی۔ اہل سنت کے نزدیک لونڈی کی شرمگاہ کسی کے لیے حلال کرنا درست نہیں مگر شیعوں کے نزدیک درست ہے۔

۳۳۷۰- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا أَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا لَا يَرَى بِالْمُتْعَةِ بَأْسًا فَقَالَ إِنَّكَ تَائِهٌ أَنَّهُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

حضرت حسن اور عبداللہ جو دونوں بیٹے ہیں محمد کے دونوں اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی یہ خبر کہ کوئی آدمی ایسا ہے جو متعہ کی کچھ حرمت نہیں سمجھتا فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تو گمراہ ہے اس واسطے کہ منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن اس سے اور گدھے کے گوشت سے۔

۳۳۷۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ خیبر کے دن اور گوشت سے گدھے کے جو شہری ہو یعنی گورخر نہ ہو کیونکہ گورخر حلال ہے۔

۳۳۷۲- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ وَالْحَسَنَ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَاهُ أَنَّ أَبَاهُمَا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُمَا أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى يَوْمَ حُنَيْنٍ وَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ مِنْ كِتَابِهِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ اور ابن مثنیٰ فرماتے ہیں حنین کے دن منع کیا اور ابن مثنیٰ کہتے ہیں یوں ہی حدیث بیان کی مجھ کو عبدالوہاب نے اپنی کتاب میں سے۔

۳۳۷۳- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ إِلَى امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا أَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِينِي فَقُلْتُ رِدَائِي وَقَالَ صَاحِبِي رِدَائِي وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِي أَجْوَدَ مِنْ رِدَائِي وَكُنْتُ

حضرت سبرۃ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اجازت دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنے کی تو گیا میں اور ایک آدمی بنی عامر کے قبیلے کی ایک عورت کے پاس اور بیان کیا ہم نے اپنا ارادہ اس سے وہ کہنے لگی کیا دو گے مجھ کو میں نے کہا چادر دیتا ہوں اور میرے ساتھی نے بھی یہی کہا۔ لیکن میرے ساتھ والے کے پاس چادر میری چادر سے اچھی

أَشَبَّ مِنْهُ فَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى رِدَاءِ صَاحِبِي أَعْجَبَهَا وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَيَّ أَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ أَنْتَ وَرِدَاؤُكَ يَكْفِينِي فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْ هَذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِي يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيلَهَا

لگی پر میں اس سے عمر میں کم تھا اور جوان تھا اس سے جب وہ عورت میرے ساتھ والے کی چادر دیکھتی تھی تو اس طرف تکتی اور جب مجھ کو دیکھتی تھی تو اچھا معلوم ہوتا تھا میں اس کو پھر آخر مجھ کو کہنے لگی تو اور تیری چادر پسند ہے مجھ کو پھر میں تین دن رکھا اس کو بعد اس کے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے پاس متعہ والی عورتیں ہیں ان کو چاہیے کہ نکال دیں ان عورتوں کو۔

بَابُ ۱۶۸۳ إِعْلَانِ النِّكَاحِ بِالصَّوْتِ وَضَرْبِ الدُّفِّ

شہرت نکاح کی آواز سے اور دف بجانے کیساتھ

۳۳۷۴۔ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح اور حرام کی تمیز آواز اور دف سے ہوتی ہے۔ ف۔

۳۳۷۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ۔

حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نکاح اور حرام نکاح میں فرق شہرت اور آواز سے ہوتا ہے۔

بَابُ ۱۶۸۴ كَيْفَ يُدْعَى لِلرَّجُلِ إِذَا تَزَوَّجَ

جس آدمی کا نکاح ہوگیا ہو اس وقت اس کو کیا دعا دینی چاہیے۔

۳۳۷۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِيلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ امْرَأَةً مِنْ بَنِي جُشَمٍ فَقِيلَ لَهُ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِينَ قَالَ قُولُوا كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارَكَ اللَّهُ فِيكُمْ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا عقیل ابن ابی طالب کے بیٹے نے کسی عورت سے دعا دی ان کو لوگوں نے بالرفاء والبنین کہہ کر یعنی خدا تم میں اتفاق اور ملاپ دے اور صاحب اولاد کرے اور عورت بنی جشم کے قبیلے میں کی تھی۔ عقیل کہنے لگے جس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اسی طرح تم بھی کہو اور رسول اللہ صلے اللہ

ف: یعنی نکاح کو شہرت اور چھپا کر نہ کرنا چاہیے کیونکہ ظاہر کرنے کی بات اگر کوئی چھپا کر کرے گا تو سوائے حرام کے اور کیا ہوگا اور کچھ شور و غل نہ ہو تو دف جس کا ایک طرف چمڑے سے بجانے میں دف کی بجانے۔

وَبَارَكَ لَكُمْ۔

بَابُ ۱۲۸۵ دُعَاءِ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ التَّزْوِيجَ

۳۳۷۷- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

بَابُ ۱۲۸۶ الرُّخْصَةِ فِي الصُّفْرَةِ عِنْدَ التَّزْوِيجِ

۳۳۷۸- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَالَ وَمَا أَصْدَقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

۳۳۷۹- أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ كَأَنَّهُ يَعْنِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

علیہ وسلم نے یوں فرمایا تھا بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ وَبَارَكَ لَكُمْ یعنی برکت دے اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں اور برکت والا کرے تم کو۔

جو شخص حاضر نہ ہو نکاح کے وقت اس کی دعا دینے کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نشان زرد عبدالرحمٰن کے کپڑے پر۔ آپ نے فرمایا یہ کیا ہے۔ عبدالرحمٰن نے عرض کیا میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے اور گٹھلی کے وزن کے برابر سونا اسکا مہر مقرر کیا ہے آپ نے دعا دی بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ یعنی برکت دے تجھ کو اللہ تعالیٰ اس نکاح میں اور فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی بکری ہو۔

شادی میں زرد چیز لگانے کی رخصت اور اجازت کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئے عبدالرحمٰن بن عوف ان کے اوپر اثر تھا زعفران کے رنگ کا۔ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کیا ہے عبدالرحمٰن نے عرض کیا یہ شادی کا نشان ہے۔ آپ نے فرمایا کتنا مہر باندھا عبدالرحمٰن نے عرض کیا ایک گٹھلی برابر سونا۔ آپ نے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اثر زردی کا مجھ پر یعنی یہ قول عبدالرحمٰن کا ہے انس نے کہا پھر فرمایا آپ نے کیا ہے یہ عرض کیا عبدالرحمٰن نے یہ نکاح کرنے کا نشان ہے میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

باب ۱۶۸۷ نِحْلَةِ الْخَلْوَةِ

۳۳۸۰- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنِ بِي قَالَ أَعْطِهَا شَيْئًا قُلْتُ مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ قُلْتُ هِيَ عِنْدِي قَالَ فَأَعْطِهَا إِيَّاهُ

۳۳۸۱- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحٰقَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِي قَالَ فَأَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ۔

خلوت کی بخشش دینے کا بیان

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نکاح کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے اور کہا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے میرے پاس بھیج دیجئے میری دلہن کو۔ آپ نے فرمایا کچھ دے اس کو۔ میں نے کہا میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا تیری زرہ حطمیہ کہاں گئی میں نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے آپ نے فرمایا وہی دیدے اس کو یعنی دلہن کو۔ ف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب نکاح کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کچھ دے اس کو حضرت علی نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں آپ نے فرمایا تیری زرہ حطمیہ کہاں گئی۔

باب ۱۶۸۸ الْبِنَاءِ فِي شَوَّالٍ

۳۳۸۲- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَأُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِي شَوَّالٍ فَأَيُّ نِسَائِهِ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي۔

عید کے مہینے میں دلہن کو نوشہ کے پاس بھیجنے کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کے مہینے میں اور لائی میں ان کے پاس اسی عید کے مہینے میں پھر کون سی بیوی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے زیادہ خوش اور محظوظ تھی سب برابر ہیں۔

باب ۱۶۸۹ الْبِنَاءِ بِابْنَةِ تِسْعٍ

۳۳۸۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتٍّ وَدَخَلَ عَلَيَّ وَأَنَا بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ وَكُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ۔

نو برس کی لڑکی کو خاوند کے گھر بھیجنے کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس وقت میں چھ برس کی تھی اور آپ میرے نزدیک اس وقت جب میں نو برس کی تھی اور لڑکیوں میں کھیلا کرتی تھی۔

ف: حطمیہ منسوب ہے حطمہ بن محارب کی طرف جو زرہ بنایا کرتے تھے۔

۳۳۸۴- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ قَالَ اَخْبَرَنِي عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرٰهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ۔

ترجمہ حسب سابقہ صفحہ پر گزرا۔

بَابُ ۱۶۹ الْبِنَاءِ فِي السَّفَرِ

مسافری میں دلہن کے پاس جانے کا بیان

۳۳۸۵- اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا الْغَدَاةَ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ اَبُو طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيفُ اَبِي طَلْحَةَ فَاَخَذَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّي لَاَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ وَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجَمَعَ السَّبْيَ فَجَاءَ دِحْيَةُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ کیا خیبر کے جانے کا واسطے جہاد کے تو پڑھی ہم نے نماز صبح کی نزدیک خیبر کے غلس میں یعنی صبح صادق خوب روشن نہ ہوئی تھی پھر سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوار ہوئے ابو طلحہ بھی اور میں ان کے ساتھ بیٹھا ان کی سواری پر جب پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں یوں فرمانے لگے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ یعنی اللہ اکبر کہہ کر فرمایا برباد ہو گیا خیبر جن لوگوں کے گھر دالان اور صحنوں میں اتر لیں گے ہم برا دن چڑھے گا ان لوگوں کے حق میں جو ڈرائے گئے ہیں۔ تین بار ایسا ہی فرمایا انس فرماتے ہیں جب ہم وہاں گئے اس وقت لوگ اپنے کاموں کو جاتے تھے عبدالعزیز جو انس کے شاگرد ہیں وہ فرماتے ہیں خیبر کے لوگ کہتے تھے محمد یعنی اس لشکر کے سردار محمد ہیں اور بعضوں کی روایت میں والخمیس بھی آیا ہے غرض کوئی محمد اور کوئی محمد والخمیس کہتا جاتا تھا یعنی لشکر آیا لشکر آیا کہتے ہوئے چلے جاتے تھے یا محمد مع لشکر آن پہنچے پھر فتح کیا ہم نے خیبر زبردستی سے یعنی لڑ کر اور اکٹھے کئے گئے قیدی (یعنی عورتیں جو پکڑی گئی تھیں) دحیہ کلبی (نام ہے صحابی کا) آ کر کہنے لگا یا رسول اللہ! ان لونڈیوں میں سے ایک لونڈی دیجئے مجھ کو آپ نے فرمایا جا لے لے ان میں سے کوئی لونڈی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ وَإِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا قَالَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا إِلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ عَرُوسًا قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ قَالَ وَبَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوا حَيْسَةً فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

انھوں نے لیا صفیہ حیی کی بیٹی کو۔ اتنے میں ایک آدمی آ کر کہنے لگا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اے نبی اللہ کے صفیہ آپ نے دحیہ کو دیدی وہ عورت دحیہ کے لائق نہیں کیونکہ قریظہ اور نضیر جو یہاں کے قبیلے ہیں ان قبیلوں کی بیٹی ہے آپ نے فرمایا بلاؤ اس کو پھر آئی وہ عورت جب آپ نے نظر ڈالی اس پر دحیہ کو فرمایا تم دوسری لونڈی لے لو ان میں سے، راوی کہتا ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور اس سے نکاح کر لیا۔ ثابت نے پوچھا ان سے یعنی انس رضی سے اور کہنے لگے اے حمزہ کے باپ کیا مہر باندھا تھا اس کا انھوں نے جواب دیا اس کا آزاد کر دینا اس کا مہر تھا۔ ابھی حضرت راستے میں ہی تھے ام سلیم اس کو آراستہ اور پیراستہ کر کے رات کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئی اور صبح تک آپ اس کے پاس رہے اور فرمایا جس کے پاس جو کچھ ہو لے آئے اور بچھایا گیا چمڑا اور لوگوں نے لانا شروع کیا کوئی پنیر لایا اور کوئی کھجور اور کوئی گھی لایا پھر سب کو ملا دیا پس یہ تھا ولیمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا۔

۳۳۸۶- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حِينَ عَرَّسَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ٹھہرے نبی صلے اللہ علیہ وسلم راستے میں خیبر کے تین رات جب شادی کی صفیہ حیی کی بیٹی اور اخطب کی پوتی سے اور پھر شامل کی گئی پردہ نشینوں میں یعنی بیبیوں میں۔

۳۳۸۷- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يَبْنِي بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قیام کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ طیبہ کے درمیان تین روز اور رات کو رہے صفیہ حیی کی بیٹی کے پاس اور بلایا میں نے مسلمانوں کو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کی دعوت کیلئے حکم کیا آپ نے دسترخوان بچھانے کا اور

بِالْأَنْطَاعِ وَأَلْقَى عَلَيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ۔

روٹی اور گوشت اس وقت وہاں موجود نہ تھا پھر بچھائے گئیں اس چمڑے کے دسترخوان پر کھجوریں اور پنیر اور گھی بس ہو گیا ولیمہ آپ کا اسی سے یعنی کسی نے کھجوریں لا کر ڈالیں اور کسی نے پنیر اور کسی نے گھی اسکا مالیدہ بنا کر سب نے مل کر کھا لیا۔ پھر لوگوں نے یہ بات کہنی شروع کی صفیہ رضی اللہ عنہا بھی ایک بیوی ہو گئی جیسے اور بیویاں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سب لوگوں کی ماں ہو گئیں یا ابھی لونڈی رہیں پھر کہنے لگے اگر پردے میں رہے گی تو سمجھو امہات المومنین ہیں۔ یعنی بیبیوں میں شامل ہوئی اور نہیں تو باندی رہی جب کوچ ہوا تو بچھایا گیا بچھونا کجاوے پر پچھلی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پردہ تانا گیا درمیان میں ان کے اور لوگوں کے۔

بَابُ ۱۶۹۱ اللَّهْوِ وَالْغِنَاءِ عِنْدَ الْعُرْسِ

کھیلنا اور گانا کیسا ہے شادی میں!!

۳۳۸۸- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ فَقُلْتُ أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ اذْهَبْ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ۔

حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے گیا میں ایک شادی میں جہاں قرظہ بن کعب اور ابو مسعود انصاری بھی تھے۔ اتفاق سے وہاں لڑکیاں گا رہی تھیں میں نے کہا تم دونوں اصحاب ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بدری بھی ہو تمہارے روبرو یہ کام ہو رہا ہے وہ دونوں صاحب فرمانے لگے تمہارا جی چاہے سنو ہمارے ساتھ بیٹھ کر اور نہیں تو چلے جاؤ ہمارے لیے رخصت دی گئی ہے شادی میں کھیلنے کی کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اس میں مباح کھیل کود کی اجازت ہے گانا اگر دیگر حرام چیزوں سے خالی ہو تو منع نہیں۔

بَابُ ۱۶۹۲ جِهَازِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ

اپنی بیٹی کو جہیز دینے کا بیان!!

۳۳۸۹- أَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جہیز دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مشک اور تکیہ جس میں گھاس بھرا ہوا تھا جس کو اذخر

جَهَّزَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِي خَمِيلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا إِذْخِرٌ۔

کہتے ہیں اور خمیل یعنی چادر سیاہ رنگ کی۔

باب ۱۶۹۳ اَلْفُرُشُ

۳۳۹۰- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِأَهْلِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

فرش اور بچھونا رکھنے کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کے لیے ایک بچھونا اور اس کی جورو کیلئے دوسرا اور تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے۔

باب ۱۶۹۴ اَلْأَنْمَاطُ

۳۳۹۱- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنَّى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ۔

حاشیہ دار چادریں رکھنے کا بیان

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تو نے نکاح کیا ہے میں نے عرض کیا کہ ہاں آپ نے فرمایا نہالیں بھی بنائی ہے ہم نے عرض کیا ہمارے پاس نہالیں کہاں ہیں آپ نے فرمایا اب ہوں گی (یعنی قریب ہے وہ زمانہ جب مسلمان مالدار ہو جائیں گے اور سب آرام کی چیزیں انکو ملیں گی۔

باب ۱۶۹۵ اَلْهَدِيَّةُ لِمَنْ عَرَّسَ

۳۳۹۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ وَصَنَعَتْ أُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ لَكَ إِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ قَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ فُلَانًا وَمَنْ لَقِيتَ وَسَمَّى رِجَالًا فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُهُ قُلْتُ لِأَنَسٍ عِدَّةُ كَمْ كَانُوا قَالَ يَعْنِي

نوشہ کو ہدیہ اور تحفہ دینا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نکاح کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور گئے اپنے اہل کے پاس اور بنایا میری ماں ام سلیم نے حیس (ایک قسم کا کھانا جو کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے۔ میں اسے لے گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہا میں نے میری ماں نے آپ کو سلام کہا ہے اور کہا ہے یہ تھوڑی سی چیز آپ کے واسطے ہے آپ نے فرمایا رکھ دے اور جا فلانے فلانے آدمیوں کو بلا کر لا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کچھ لوگوں کا نام لیا پھر میں بلا کر لایا جن کا نام لیا تھا اور جو کوئی مجھ

رُجَالٌ ثَلَاثُمِائَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ لِيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ رَفَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ وَضَعْتُ۔

کو ملا انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے پوچھا کتنے آدمی ہو گئے تھے انھوں نے کہا تین سو آدمی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گھیرا باندھ کر بیٹھو دس دس آدمی اور ہر کوئی اپنے سامنے سے کھائے انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سب لوگ پیٹ بھر کر کھا گئے اور دوبارہ اور لوگ آئے وہ بھی کھا گئے اسی طرح ایک گروہ آتا تھا اور ایک جاتا تھا جب سب کھا چکے تو آپ نے مجھ کو فرمایا اے انس اٹھا یعنی وہ کھانا جو لاکر رکھا تھا اٹھا لے انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ کو معلوم نہ ہوا کہ اٹھاتے وقت بہت تھا یا رکھتے وقت ف۔

۳۳۹۳ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فَآخَى بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ إِنَّ لِي مَالًا فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَانِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَيُّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ فَأَنَا أُطَلِّقُهَا فَإِذَا حَلَّتْ فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي أَيْ عَلَى السُّوقِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى رَجَعَ بِسَمْنٍ وَأَقِطٍ قَدْ أَفْضَلَهُ قَالَ وَرَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کر دیا قریش اور انصار میں یعنی قریش کے لوگ جو مکہ معظمہ سے گھر بار چھوڑ کر ہجرت کر کے آئے تھے ان میں سے ایک ایک شخص کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا تو سعد بن ربیع کا بھائی عبدالرحمن بن عوف کو بنایا سعد نے ان سے کہا میرے پاس مال ہے اس کے دو حصے کرتا ہوں ایک حصہ تو لے اور ایک حصہ میں رکھوں گا اور میرے پاس دو عورتیں ہیں تو دیکھ دونوں میں تجھ کو پسند ہو اس کو میں طلاق دیتا ہوں جب عدت گزر جائے تو تو اس سے نکاح کر لے۔ عبدالرحمن نے کہا اللہ برکت دے تمہاری جورو میں اور مال میں مجھے بازار دکھاؤ پھر وہ بازار گئے اور نہ لوٹے یہاں تک کہ گھی اور پنیر نفع کما کر لائے عبدالرحمن نے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر زردی کا نشان دیکھا تو فرمایا یہ زردی کا نشان کیسا ہے میں نے کہا میں نے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا تو ولیمہ کر ایک بکری کا ہی۔

تمام ہوئی کتاب نکاح کی۔

ف: یعنی کم ہونے کا تو ذکر کیا ہے بلکہ یہ خیال ہوا کہ شاید پہلے سے زیادہ ہو گیا یا اتنا ہی ہے اور یہاں معجزہ بیان کرنے کے لیے اس حدیث کو نہیں لائے بلکہ دولھا کو تحفہ اور ہدیہ بھیجنے کا بیان ہے اگرچہ ایک معجزے کا بیان بھی اس حدیث میں ہے۔

كِتَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ

عورتوں کے ساتھ گذارا کرنے کا بیان

(یعنی کیونکر ان کے ساتھ برتاؤ کرے)

۱۹۶۔ باب حُبِّ النِّسَاءِ

عورتوں سے محبت کرنے کا بیان

۳۳۹۴۔ حَدَّثَنِي الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْقُومَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ أَبُو الْمُنْذِرِ عَنْ ثَابِتٍ؛

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے دنیا کی سب چیزوں میں عورتیں اور خوشبو پسند ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۳۹۵۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ،

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے

۳۳۹۶۔ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ؛

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ۔

حضرت انس بن مالک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عورتوں کے بعد کوئی چیز زیادہ پسند نہ تھی گھوڑوں سے (یعنی عورتیں زیادہ مرغوب تھیں پھر ان کے بعد گھوڑے)۔

۱۹۷۔ مَيْلُ الرَّجُلِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ

ایک عورت سے زیادہ محبت کرنا

۳۳۹۷۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ؛

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ يَمِيلُ لِإِحْدَاهُمَا عَلَى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کی دو عورتیں ہوں پھر وہ ایک عورت کی طرف جھک جائے

الأُخْرَى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدُ شِقَّيْهِ مَائِلٌ۔

اور دوسری کے حق میں ناانصافی کرے، تو قیامت کے روز آئیگا اور ایک طرف کا بدن جھکا ہوگا۔

۳۳۹۸- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ ثُمَّ يَقُولُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ هَذَا فِعْلِي فِيمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِي فِيمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ أَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باری باری سب سے ہر ایک عورت کے پاس پھر فرماتے یا اللہ یہ میرا کام ہے جس میں میں اختیار رکھتا ہوں مت پکڑ مجھ کو اس کام میں جس کا تو مالک ہے اور میرے اختیار میں نہیں (یعنی دل کی محبت میں میرا بس نہیں چلتا مگر ظاہری انصاف کرتا ہوں جس قدر میرے اختیار میں ہے

حُبُّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهِ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

ایک عورت کو دوسروں سے زیادہ چاہنا

۳۳۹۹- أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ

أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِتَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ بُنَيَّةُ أَلَسْتِ تُحِبِّينَ مَنْ أُحِبُّ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَأَحِبِّي هَذِهِ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَالَّذِي قَالَ لَهَا فَقُلْنَ لَهَا مَا نَرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولِي لَهُ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ لَا وَاللَّهِ لَا أُكَلِّمُهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو صاحبزادی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپ کے پاس بھیجا انہوں نے اجازت مانگی اندر آنے کی اور آپ میرے ساتھ ایک چادر میں لیٹے ہوئے تھے تو آپ نے اجازت دی حضرت فاطمہ آئیں اور بولیں یا رسول اللہ آپ کی بیویوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ چاہتی ہیں کہ آپ انصاف کیجئے ان میں اور ابوقحافہ کی بیٹی میں (وہ تھا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے یعنی عائشہ اور اور بیویوں میں) حضرت عائشہ نے کہا میں خاموش تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹی کیا تو نہیں چاہتی اس کو جس کو میں چاہتا ہوں انہوں نے کہا کیوں نہیں آپ نے فرمایا تو پھر محبت رکھ اس سے (یعنی عائشہ سے) حضرت فاطمہ یہ سن کر کھڑی ہوئیں اور لوٹ گئیں آپ کی بیویوں کے پاس اور بیان کیا جو انہوں نے کہا اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے وہ بولیں تم سے تو کچھ کام نہ نکلا اب پھر جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہو آپ کی بیویاں انصاف چاہتی ہیں ابوقحافہ کی بیٹی میں

فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَرَ امْرَأَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبَ وَأَتْقَى لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَعْظَمَ صَدَقَةً وَأَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي كَانَتْ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا فَأَذِنَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ وَوَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ أَذِنَ لِي فِيهَا فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشَبْهَا بِشَيْءٍ حَتَّى أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ۔

حضرت فاطمہؓ نے کہا نہیں قسم خدا کی اب میں کبھی آپ سے کچھ نہ کہوں گی اس باب میں حضرت عائشہؓ نے کہا پھر آپ کی بیبیوں نے زینب بنت جحش کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور زینب وہ عورت تھیں جو میرے برابر کی تھیں آپ کی بیویوں میں آپ کے نزدیک (یعنی درجے اور مرتبے میں حسن و جمال میں) اور میں نے کبھی نہیں دیکھی کوئی عورت زینب سے بڑھ کر دینداری اور خدا ترسی اور سچائی اور ناطے والوں کے ساتھ ملاپ اور صدقہ اور خیرات میں اور وہ بہت ذلیل کرتی تھیں اپنے نفس کو کام کرنے کے لئے یعنی اس کام میں جو صدقہ اور خیرات کے لئے ان کو ضرورت پڑتا وہ کام یہ تھا کہ چمڑوں کو صاف کرتیں پھر اس کی چیزیں بنا کر بیچتیں اور خدا کی راہ میں صرف کرتیں / فقط ان میں ایک یہی بات تھی کہ مزاج کی تیز تھیں اور غصہ جلد آ جاتا تھا مگر جلد جاتا رہتا تھا خیر انہوں نے اجازت چاہی اندر آنے کی اور آپ اسی طرح چادر میں بیٹھے تھے حضرت عائشہؓ کے ساتھ جیسے فاطمہؓ کے آنے کے وقت تھے آپ نے ان کو اجازت دی وہ آئیں اور کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ کی بیویوں نے مجھے بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں کہ آپ انصاف کیجئے ابو قحافہ کی بیٹی میں اور مجھ کو برا بھلا کہنے لگیں اور خوب زبان درازی کی میں رسول اللہ کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں جواب دینے کی یا نہیں زینب اپنے حال پر تھیں یہاں تک کہ میں نے پہچان لیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا نہیں سمجھیں گے اگر میں بدلہ لوں تب تو میں نے بھی ان کو کہنا شروع کیا اور ان کو بات نہ کرنے دی یہاں تک کہ میں ان پر غالب آ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخر یہ ابوبکر کی بیٹی ہے (یعنی ایسے بڑے شخص کی بیٹی ہے کیونکر عاقل اور لائق نہ ہوگی اور گفتگو میں کس طرح دب جائے گی۔

٣٣٠٠- أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَذَكَرَتْ نَحْوَهُ وَقَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَأَذِنَ لَهَا فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ نَحْوَهُ خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

۳۳۰۱- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ الثِّقَةُ الْمَأْمُونُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اجْتَمَعْنَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّ نِسَاءَكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ نِسَاءَكَ أَرْسَلْنَنِي وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبِّينِي قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَحِبِّيهَا قَالَتْ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ مَا قَالَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِي شَيْئًا فَارْجِعِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَتِ ابْنَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَزْوَاجُكَ أَرْسَلْنَنِي وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ تَشْتُمُنِي فَجَعَلْتُ أُرَاقِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ طَرْفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي مِنْ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا قَالَتْ فَشَتَمَتْنِي حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا فَاسْتَقْبَلْتُهَا فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَفْحَمْتُهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمْ أَرَ امْرَأَةً خَيْرًا وَلَا أَكْثَرَ صَدَقَةً وَلَا أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ زَيْنَبَ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُوشِكُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ الَّذِي قَبْلَهُ۔

ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اکٹھی ہوئیں اور انہوں نے حضرت فاطمہ زہراؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور کہلایا کہ آپ کی بیویاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی میں حضرت فاطمہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئیں اور آپ حضرت عائشہ کے ساتھ تھے ایک چادر میں حضرت فاطمہؓ نے کہا آپ کی بیویوں نے مجھے بھیجا ہے اور وہ انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کیا تو مجھ سے محبت رکھتی ہے انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو پھر محبت رکھ عائشہ سے یہ سن کر فاطمہؓ لوٹیں اور آپ کی بیویوں سے بیان کیا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا وہ بولنے لگیں تم نے تو کچھ نہ کیا اب پھر جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت فاطمہؓ نے کہا قسم خدا کی اب میں نہ جاؤں گی اور آخر حضرت فاطمہؓ رسول اللہ کی بیٹی تھیں (وہ کیونکر آپ کے فرمانے کے خلاف کرتیں) تب سب بیویوں نے زینب بنت جحش کو بھیجا حضرت عائشہ نے کہا زینب وہ بیوی تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں میرے برابر کی تھیں (عزت اور خاندان اور خوبصورتی میں) تب زینب نے کہا کہ آپ کی بیویوں نے مجھے بھیجا ہے اور وہ انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی میں پھر میری طرف منہ کیا اور مجھ کو برا کہنے لگیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور آپ کی نگاہ کی طرف دیکھتی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں ان کے جواب دینے کی آخر وہ مجھے برا کہتی رہیں یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا برا معلوم نہ ہوگا اس وقت میں بھی سامنے ہوئی اور تھوڑی دیر میں ان کو بند کر دیا یعنی خاموش کر دیا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابوبکرؓ کی بیٹی ہے حضرت عائشہ نے کہا میں نے کوئی عورت نیکی اور خیرات اور صلہ رحمی اور اپنے نفس پر محنت اٹھانے میں ثواب کے واسطے زینب سے بڑھ کر نہیں دیکھی فقط ان میں ایک ذرا تیزی تھی حرارت سی مگر جلد جاتی رہتی تھی۔ امام نسائی نے کہا یہ روایت خطا ہے اور صحیح وہ روایت ہے جو اس سے پہلے گزری۔

۳۴۰۲- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عائشہ کی بزرگی سب عورتوں پر یعنی آپ کی بیبیوں پر ایسی ہے جیسی ثرید کی فضیلت ہے اور کھانوں پر۔ ثرید ایک کھانا ہے جو شوربا اور روٹی اور گوشت سے بنایا جاتا ہے اور عرب کے ملک میں یہ کھانا سب کھانوں سے بہتر گنا جاتا ہے۔

۳۴۰۳- اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسٰى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے۔

۳۴۰۴- اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ الصَّغَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَاذَانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا اَتَانِيَ الْوَحْيُ فِيْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ اِلَّا هِيَ۔

ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ مت ستا مجھ کو عائشہ کے باب میں قسم خدا کی مجھ پر کبھی وحی نہیں آئی جب میں لحاف میں کسی عورت کے ساتھ ہوا مگر عائشہ کے لحاف میں آپ حضرت عائشہ کے ساتھ ایک چادر میں ہوتے [illegible]

۳۴۰۵- اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ رُمَيْثَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمْنَهَا اَنْ تُكَلِّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَتَقُوْلُ لَهُ اِنَّا نُحِبُّ الْخَيْرَ كَمَا تُحِبُّ عَائِشَةُ فَكَلَّمَتْهُ فَلَمْ يُجِبْهَا فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ اَيْضًا فَلَمْ يُجِبْهَا وَقُلْنَ مَا رَدَّ عَلَيْكِ قَالَتْ لَمْ يُجِبْنِيْ قُلْنَ لَا تَدَعِيْهِ حَتّٰى يَرُدَّ عَلَيْكِ اَوْ تَنْظُرِيْنَ مَا يَقُوْلُ فَلَمَّا دَارَ عَلَيْهَا كَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَا تُؤْذِيْنِيْ فِيْ عَائِشَةَ فَاِنَّهُ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَاَنَا فِيْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِّنْكُنَّ اِلَّا فِيْ لِحَافِ عَائِشَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَانِ الْحَدِيْثَانِ صَحِيْحَانِ عَنْ عَبْدَةَ۔

ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں نے ان سے کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرو حضرت عائشہ کے باب میں لوگوں کا یہ حال تھا کہ آپ کو تحفے بھیجتے جس روز حضرت عائشہ کی باری ہوتی اور کہتے کہ ہم بھی چاہتے ہیں جیسے آپ عائشہ کو چاہتے ہیں ام سلمہ نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اس کے مقدمے میں آپ نے جواب نہ دیا جب ان کی باری کا دن آیا تو پھر کہا آپ نے پھر جواب نہ دیا اور بیویوں نے ام سلمہؓ سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا انہوں نے کہا آپ نے جواب نہ دیا بیویوں نے کہا تم چھوڑو مت کہے جاؤ یہاں تک کہ آپ جواب دیں دیکھو کیا فرماتے ہیں جب ام سلمہؓ نے پھر کہا تو آپ نے فرمایا اے ام سلمہ مت ستا مجھ کو عائشہ کے باب میں میرے اوپر وحی نہیں اتری تم میں سے کسی کے لحاف میں مگر عائشہ کے لحاف میں۔ امام نسائی نے کہا یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں عبدہ کی روایت سے

۳۴۰۶- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُوْنَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ

ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے لوگ حضرت عائشہ کی باری دیکھ کر آپ کو تحفے بھیجا کرتے اور غرض ان کی یہ تھی کہ آپ خوش ہوں کیونکہ آپ حضرت عائشہ سے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

۳۴۰۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ هُدَيْرٍ،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوْحَى اللّٰهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ فَقُمْتُ فَأَجَفْتُ الْبَابَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ قَالَ لِيْ يَا عَائِشَةُ إِنَّ جِبْرِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ ـ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلعم پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی میں نے یہ حال دیکھ کر اپنے اور آپ کے بیچ میں دروازے کی آڑ کر لی جب وحی ہو چکی تو آپ نے فرمایا اے عائشہ جبرئیل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں۔

۳۴۰۸- أَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيْلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى ـ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا جبرائیل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہیں انھوں نے کہا ان پر بھی سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں آپ ان کو دیکھتے ہیں جن کو ہم نہیں دیکھتے

۳۴۰۹- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ مِثْلَهُ سَوَاءً قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ وَالَّذِيْ قَبْلَهُ خَطَأٌ ـ

حضرت عائشہؓ نے کہا حضور صلعم نے ان سے فرمایا اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں دیسے ہی جیسے اوپر گزرا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی خطا ہے

۱۹۹- بَابُ الْغَيْرَةِ

رشک اور جلن کا بیان

۳۴۱۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا،

أَنَسٌ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقَصْعَةٍ فِيْهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُوْلِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيْهَا الطَّعَامَ وَيَقُوْلُ غَارَتْ أُمُّكُمْ كُلُوْا فَأَكَلُوْا فَأَمْسَكَ حَتَّى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِيْ فِيْ بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيْحَةَ إِلَى الرَّسُوْلِ وَتَرَكَ الْمَكْسُوْرَةَ فِيْ بَيْتِ الَّتِيْ كَسَرَتْهَا ـ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک بی بی کے پاس تھے تو دوسری بی بی نے ایک پیالہ بھیجا کھانے کا اس بی بی نے جل کر جو پیالہ لایا تھا اسکے ہاتھ پر مارا وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں ٹکڑے لے کر ملائے اور کھانا اس میں اکٹھا کرنے لگے اور فرمایا تمھاری ماں جل گئی (سوکن کے کھانا بھیجنے سے) تم کھاؤ پھر سب نے کھایا اور آپ ٹھیرے رہے یہاں تک کہ وہ بی بی اپنے گھر سے ثابت پیالہ لے کر آئیں آپ نے وہ پیالہ کھانا لانے والے کو دیا اور ٹوٹا پیالہ اس بی بی کے گھر میں رہنے دیا جس نے توڑا تھا۔

۳۴۱۱- أَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ،

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا يَعْنِيْ اَتَتْ بِطَعَامٍ فِيْ صَحْفَةٍ لَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَجَاءَتْ عَائِشَةُ مُتَّزِرَةً بِكِسَاءٍ وَمَعَهَا فِهْرٌ فَفَلَقَتْ بِهِ الصَّحْفَةَ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ فِلْقَتَيِ الصَّحْفَةِ وَيَقُوْلُ كُلُوْا غَارَتْ اُمُّكُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْفَةَ عَائِشَةَ فَبَعَثَ بِهَا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَاَعْطٰى صَحْفَةَ اُمِّ سَلَمَةَ عَائِشَةَ۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ وہ کھانا لے کر آئیں ایک پیالے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو حضرت عائشہؓ آئیں چادر اوڑھے ہوئے ایک پتھر لیے ہوئے اور توڑ ڈالا پیالے کو اس پتھر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں ٹکڑے لیکر ملائے اور فرمانے لگے کھاؤ جل گئی تمہاری ماں دوبار یہ فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ کا ثابت پیالہ لے کر ام سلمہ کو بھجوا دیا اور ام سلمہ کا ٹوٹا پیالہ حضرت عائشہؓ کو دیدیا۔

۳۴۱۲۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فُلَيْتٍ عَنْ جَسْرَةَ بِنْتِ دَجَاجَةَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ صَانِعَةَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِيَّةَ اَهْدَتْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَاءً فِيْهِ طَعَامٌ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِيْ اَنْ كَسَرْتُهُ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَفَّارَتِهٖ فَقَالَ اِنَاءٌ كَاِنَاءٍ وَطَعَامٌ كَطَعَامٍ۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے کوئی عورت کھانا تیار کرنے والی صفیہ کے مثل نہیں دیکھی ایک بار انہوں نے حضور صلعم کو برتن بھیجا کھانا بھر کر میرا دل رہ نہ سکا میں نے توڑ ڈالا اس کو دعل کر پھیر حضور صلعم سے میں نے پوچھا اس کا بدلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا برتن کا بدلہ ویسا ہی برتن ہے اور کھانے کا بدلہ ویسا ہی کھانا ہے۔

۳۴۱۳۔ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ فَنَزَلَتْ يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحشؓ کے پاس رہتے اور شہد پیتے ایک بار میں نے اور حفصہ نے صلاح کی کہ ہم میں سے جس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئیں وہ کہے یا رسول اللہ آپ میں سے مغافیر (ایک پھل ہے بدبودار) کی بو آتی ہے شاید آپ نے مغافیر کھائے ہیں پھر آپ تشریف لے گئے دونوں میں سے کسی کے پاس اس نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہیں میں نے شہد پیا ہے زینب بنت جحشؓ کے پاس اور اب کبھی نہ پیوں گا (کیونکہ آپ کو بڑی نفرت تھی بو سے اور دوں کو ناگوار ہو) اس وقت یہ آیت اتری يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ سے اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے ان چیزوں کو جن کو اللہ نے حلال کیا تیرے لیے یعنی شہد کو۔ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ اگر توبہ کرلو تم دونوں یعنی عائشہؓ و حفصہؓ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ جب چھپا کر کہی نبی نے ایک بات سے ایک بات: یعنی یہ بات کہ میں نے شہد پیا ہے اس پر حضرت عائشہ اور حفصہ نے زینب سے جل کر یہ بہری اور سی مد کے بیان کرنے کے بیے ہی حدیث کو بیان نے

۳۴۱۴۔ اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَرَمِيٌّ هُوَ لَقَبُهٗ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک

أَنْ قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا
ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا وَخَرَجَ وَأَجَافَهُ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ
دِرْعِي فِي رَأْسِي فَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي فَانْطَلَقْتُ
فِي إِثْرِهِ حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ
وَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ
فَأَسْرَعْتُ فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ
وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ
فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ رَابِيَةً قَالَ سُلَيْمَانُ حَسِبْتُهُ
قَالَ حَشْيَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ
قَالَ أَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُ أَمَامِي قُلْتُ نَعَمْ
قَالَتْ فَلَهَدَنِي لَهْدَةً فِي صَدْرِي أَوْجَعَتْنِي قَالَ
أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قُلْتُ
مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
قَالَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ
وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ
فَنَادَانِي فَأَخْفَى مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ وَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ
وَظَنَنْتُ أَنَّكِ قَدْ رَقَدْتِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَكِ
وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ أَهْلَ الْبَقِيعِ
فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ خَالَفَهُ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَنِ
ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
قَيْسٍ۔

سمجھا کہ میں سوگئی اس کے بعد چپکے سے جوتیاں پہنیں اور پھرتی سے چادر لی
اور دروازہ کھولا آہستہ سے اور باہر نکلے پھر آہستہ سے دروازہ بھیڑ دیا
میں نے بھی جھٹ اوڑھنی سر پر ڈالی اور ازار پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے
چلی یہاں تک کہ آپ بقیع میں آئے اور تین بار ہاتھ اٹھائے اور دیر تک
کھڑے رہے پھر لوٹے میں بھی لوٹی آپ تیز چلے میں بھی تیز چلی آپ لپکنے لگے
میں بھی لپکی آپ دوڑنے لگے میں بھی دوڑی میں آگے نکل کر گھر کے اندر گئی
اور لیٹی تھی کہ آپ آپہنچے آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھے کیا ہوا تیرا پیٹ
پھولا ہوا ہے یا سانس چڑھ رہا ہے آپ نے فرمایا بتا نہیں تو خدا بتا دے
گا جو لطیف ہے اور خبردار ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ پر میرے
ماں باپ صدقے ہوں پھر سب حال میں نے کہا آپ نے فرمایا تو ہی تھی
میں کہتا تھا یہ میرے سامنے کون شخص جاتا ہے میں نے کہا ہاں میں تھی
یہ سن کر آپ نے میرے سینے میں مکا مارا کہ مجھے درد ہو گیا اور فرمایا تو نے
خیال کیا کہ اللہ اور رسول تجھ پر ظلم کریں گے (کہ تیری باری میں اور بی بی
کے پاس جاؤں گا) میں نے کہا لوگ کہاں تک چھپائیں گے اللہ نے آپ
کو بتلا دیا آپ نے فرمایا ہاں جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور تیرے
پاس نہ آئے کیونکہ تو ننگی تھی پھر مجھے پکارا چپکے سے پھر میں گیا اور تجھ
سے چھپ کر گیا کیونکہ میں سمجھا تو سو گئی ہے اور مجھے ناگوار ہوا تیرا جگانا میں
ڈرا کہ تجھے وحشت نہ ہو اکیلے رہنے سے پھر جبرئیل علیہ السلام نے مجھے حکم
کیا کہ میں بقیع میں جاؤں اور وہاں جو لوگ دفن ہیں ان کے لیے دعا کروں
(ف) تو آپ تشریف لے گئے تھے بقیع کے مردوں کیلئے دعا کرنے کو حضرت
عائشہؓ کو خیال پیدا ہوا کہ کسی سوکن کے پاس جاتے ہیں اس لیے چپکے
سے وہ بھی ساتھ ہوئیں۔

۳۴۱۹۔ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْمِصِّيصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أَبِي مُلَيْكَةَ

عَنْ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يَقُولُ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ قَالَتْ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنِّي
وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا بَلَى قَالَتْ
لَمَّا كَانَتْ لَيْلَتِي الَّتِي هُوَ عِنْدِي تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْقَلَبَ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عِنْدَ رِجْلَيْهِ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

وَرَجَعَ رِدَاءَهُ وَبَسَطَ طَرَفَ إِزَارِهِ عَلَى فِرَاشِهِ
فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا رَيْثَمَا ظَنَّ أَنِّي قَدْ رَقَدْتُ ثُمَّ انْتَعَلَ رُوَيْدًا
وَأَخَذَ رِدَاءَهُ رُوَيْدًا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ رُوَيْدًا
وَخَرَجَ وَأَجَافَهُ رُوَيْدًا وَجَعَلْتُ دِرْعِي فِي رَأْسِي
وَاخْتَمَرْتُ وَتَقَنَّعْتُ إِزَارِي فَانْطَلَقْتُ فِي إِثْرِهِ
حَتَّى جَاءَ الْبَقِيعَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَأَطَالَ
الْقِيَامَ ثُمَّ انْحَرَفَ فَانْحَرَفْتُ فَأَسْرَعَ فَأَسْرَعْتُ
فَهَرْوَلَ فَهَرْوَلْتُ فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ وَسَبَقْتُهُ فَدَخَلْتُ
فَلَيْسَ إِلَّا أَنِ اضْطَجَعْتُ فَدَخَلَ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ
حَشْيَا رَابِيَةً قَالَتْ لَا قَالَ لَتُخْبِرِنِّي أَوْ لَيُخْبِرَنِّي اللَّطِيفُ
الْخَبِيرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَأَخْبَرْتُهُ
الْخَبَرَ قَالَ فَأَنْتِ السَّوَادُ الَّذِي رَأَيْتُهُ أَمَامِي قَالَتْ
فَلَهَزَنِي فِي صَدْرِي لَهْزَةً أَوْجَعَتْنِي ثُمَّ قَالَ
أَظَنَنْتِ أَنْ يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْكِ وَرَسُولُهُ قَالَتْ
مَهْمَا يَكْتُمِ النَّاسُ فَقَدْ عَلِمَهُ اللَّهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ
فَإِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي حِينَ رَأَيْتِ
وَلَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ وَضَعْتِ ثِيَابَكِ فَنَادَانِي
فَأَخْفَى مِنْكِ فَأَجَبْتُهُ فَأَخْفَيْتُهُ مِنْكِ فَظَنَنْتُ أَنْ
قَدْ رَقَدْتِ وَخَشِيتُ أَنْ تَسْتَوْحِشِي فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ
أَهْلَ الْبَقِيعِ فَأَسْتَغْفِرَ لَهُمْ رَوَاهُ عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَلَى غَيْرِ هَذَا اللَّفْظِ۔

اتنا فرق ہے کہ جب آپ نے فرمایا اے
عائشہ تجھے کیا ہوا تیری سانس چڑھی
ہوئی ہے پیٹ پھولا ہوا ہے تو میں نے
کہا کچھ نہیں! آپ نے فرمایا بتاتی ہے تو بتا
نہیں تو اللہ جو لطیف و خبیر ہے مجھے
بتاوے گا۔

۳۳۳۰۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
فَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

كِتَابُ الطَّلَاقِ

کتاب طلاق کے بیان میں

بَابُ وَقْتِ الطَّلَاقِ لِلْعِدَّةِ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ بِهَا النِّسَاءُ

باب بیان میں طلاق دینے کے موافق اس عدت کے جس عدت میں عورتوں کو طلاق دینے کا حکم کیا اللہ نے

٣٣٢١- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ السَّرْخَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ مُرْ عَبْدَ اللهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يَدَعْهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هَذِهِ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُفَارِقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَإِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طلاق دی انھوں نے اپنی بیوی کو وہ حائضہ تھی یعنی بے نماز تھی۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ تذکرہ کیا بطور استفتے کے یعنی یہ بات دریافت کرنے کو کہ عبداللہ کا یہ طلاق دینا درست ہے یا نہیں۔ آپ نے حضرت عمرؓ کو فرمایا عبداللہ سے کہو کہ وہ رجوع کرے یعنی اس طلاق کو توڑ ڈالے اور اس عورت کو اپنی جورو بنالے پھر چھوڑ دے اس کو پاک ہونے تک جب وہ پاک ہو جائے اپنے حیض سے اور پھر دوسری بار حائضہ ہو کر پاک ہو جائے تب اگر اس کا جی چاہے تو اس سے جدائی کرے جماع کرنے سے پہلے اور اگر چھوڑنے کو جی نہ چاہے تو رکھ لے اس واسطے کہ اللہ بزرگی اور عزت والے نے عورتوں کو اس عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے۔

٣٣٢٢- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دی انھوں نے اپنی جورو کو اور وہ حائضہ تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو پوچھا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو یعنی حیض میں عبداللہ نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے یہ طلاق دینا کیسا ہے آپ نے فرمایا عبداللہ کو کہو کہ رجوع کرے اپنی عورت کی طرف پھر ٹھہرا رکھے

وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

اس کو یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے اپنے حیض سے پھر جب دوسرا حیض آئے اس کو اور پاک ہو جائے اس دوسرے حیض سے تب اگر عبداللہ کا جی چاہے اس کو رکھے یا طلاق دے بغیر جماع کیے اس دوسرے حیض کے بعد بھی اس کے پاس نہ جائے پھر آپ نے فرمایا یہی عدت ہے اور اسی کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے اللہ عزت اور بزرگی والے نے ۔

۳۴۲۳- أَخْبَرَنِي كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً وَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذَاكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا۔

حضرت زبیدی سے روایت ہے پوچھا حضرت زہری سے کسی نے کیسے ہوتی ہے طلاق عدت پر یعنی اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ تو اس کے معنی کیا ہوئے ۔ اور عدت میں طلاق دینا کیسے ہوتا ہے؟ زہری نے جواب میں کہا سالم ابن عبداللہ سے میں نے سنا ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے تھے میں نے طلاق دی اپنی عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور وہ عورت حائضہ تھی پھر اس بات کا ذکر کیا میرے باپ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ آپ نے جب یہ بات سنی تو غصے ہوئے اور فرمانے لگے عبداللہ کو نامناسب ہے رجوع کر لے اور اس کو حیض سے پاک ہو لینے دے پھر اگر اس کو بھلا معلوم ہو گا طلاق دینا تو طلاق دیدے وہ اس کو پاکی کی حالت میں بغیر صحبت کرنے کے۔ پھر فرمایا آپ نے یہی معنی ہیں لِلْعِدَّةِ کے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں میں نے رجوع کیا اور حساب میں لگایا اس طلاق کو جو دے چکا تھا میں پہلے کیونکہ وہ طلاق اگرچہ سنت کے خلاف تھی اور حرام تھی پر طلاق پڑ گئی تھی ؏

۳۴۲۴- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَيْمَنَ يَسْأَلُ

حضرت عبدالرحمن ابن ایمن نے پوچھا حضرت ابن عمرؓ سے کیا کہتے ہیں آپ کی ایسے آدمی کے لیے جس نے طلاق دی ہو اپنی عورت کو حیض کے وقت میں؟ عبداللہ بن عمرؓ کہنے لگے طلاق دی میں نے حیض کی حالت میں عہد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

؏ عبداللہ نے اس طلاق کو اپنی فکر سے شمار کیا نہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ابن عمر وأبو الزبير يسمع كيف ترى في رجل طلق امرأته حائضا فقال له طلق عبد الله بن عمر امرأته وهي حائض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأل عمر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إن عبد الله بن عمر طلق امرأته وهي حائض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليراجعها فردها علي قال إذا طهرت فليطلق أو ليمسك قال ابن عمر فقرأ النبي صلى الله عليه وسلم يا أيها النبي إذا طلقتم النساء فطلقوهن في قبل عدتهن.

درہم سے یہ مسئلہ دریافت کیا اور بیان کیا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو طلاق دی حیض کی حالت میں۔ فرمایا آپ نے عبداللہ کو مناسب ہے رجوع کر لینا اور لوٹا دیا اس کو میری طرف اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پاک ہو جائے گی تب اس کو طلاق دینا یا نہ دینا تیرا اختیار ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر پڑھی یہ آیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن فی قبل عدتھن یعنی اے نبی جب تم طلاق دو اپنی عورتوں کو تو ان کو طلاق دو ان کی عدت سے۔

۳۴۲۵- أخبرنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبة عن الحكم قال سمعت مجاهدا يحدث عن ابن عباس في قوله عز وجل يا أيها النبي إذا طلقتم النساء فطلقوهن لعدتهن قال ابن عباس رضي الله عنه قبل عدتهن.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بیچ معنے قول اللہ عزت اور بزرگی والے کے یا ایھا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن ابن عباس نے کہا قبل عدتھن ف۔

باب طلاق السنة

باب بیان میں طلاق سنت کے

۳۴۲۶- أخبرنا محمد بن يحيى بن أيوب قال حدثنا حفص بن غياث قال حدثنا الأعمش عن أبي إسحق عن أبي الأحوص عن عبد الله أنه قال طلاق السنة تطليقة وهي طاهر في غير جماع فإذا حاضت وطهرت طلقها أخرى فإذا حاضت وطهرت طلقها أخرى ثم تعتد بعد ذلك بحيضة قال الأعمش سألت إبراهيم فقال مثل ذلك.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق سنت اس طرح ہے طلاق دے آدمی عورت کو پاکی کے وقت میں بغیر جماع کرنے کے پھر جب اس کو حیض آئے اور پاک ہو جائے اس وقت اس کو ایک اور طلاق دے۔ پھر جب اس کو حیض آئے اور پاک ہو جائے تب اس کو اور طلاق دے پھر اس کے بعد عدت گزارے عورت ایک حیض۔ اعمش فرماتے ہیں میں نے پوچھا ابراہیم سے انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا

۳۴۲۷- أخبرنا عمرو بن علي قال حدثنا يحيى

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ طلاق سنت یہ

ف: یہ قراءت ہے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن عمر کی اور قرآن شریف میں لعدتھن ہے اور مراد قبل عدت ہے وہ بیان ہے جو اوپر گزر چکی ہے یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جائے اور اس سے اس طہر میں صحبت بھی نہ کی جائے تب طلاق دینا چاہیے۔

ف: یعنی ہر طہر میں ایک طلاق دینا سنت کے موافق ہے اور تینوں طلاق ایک بار دینا منع ہے۔

عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا فِي غَيْرِ جِمَاعٍ۔

ہے کہ عورت کو طہارت کی حالت میں بغیر جماع کے طلاق دی جائے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ إِذَا طَلَّقَ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ

اگر کسی آدمی نے حیض کے وقت ایک طلاق دی تو اسکا کیا حکم ہے؟

۳۴۲۸- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَحِيضَ فَإِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْأُخْرٰى فَلَا يَمَسَّهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا فَإِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دی انھوں نے یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو حالت حیض میں تو گئے حضرت عمرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی آپ کو اس ماجرے کی۔ آپ نے فرمایا کہ عبداللہ سے کہو کہ رجوع کرے اس کی طرف۔ پھر جب وہ عورت حیض سے پاک ہوجائے اور نہالیوے اس کو ٹھہرے رہنے دیوے یہاں تک کہ وہ دوسرے حیض سے فارغ ہو کر نہالیوے اور صحبت کرے اس سے پھر طلاق دیوے اس کو پھر اگر چاہے کہ اس سے صحبت کرے تو رکھ لے اس کو اور طلاق نہ دے کیونکہ اللہ تعالے نے جس عدت کے موافق طلاق دینے کا حکم کیا ہے عورتوں کو یہ وہی عدت ہے یعنی اسی طور سے طلاق دینے کا نام عدت پر طلاق دینا فرمایا ہے

۳۴۲۹- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى طَلْحَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے طلاق دی ابن عمرؓ نے اپنی عورت کو حیض کی حالت میں ذکر ہوا اس بات کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔ آپ نے فرمایا اس کو کہو کہ رجوع کرلے پھر جب وہ پاک ہوجائے گی یا حاملہ ہوجائے گی تب اس کو طلاق دینا۔

بَابُ الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ

غیر عدت میں طلاق دینے کا کیا حکم ہے

۳۴۳۰- أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے طلاق دی عبداللہؓ نے جورو کو حیض کی حالت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا اس عورت کو عبداللہ ابن عمرؓ کی طرف یہاں تک کہ طلاق

فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَّقَهَا وَهِيَ طَاهِرٌ

دی اس کو جب وہ پاک ہو گئی اپنے حیض سے۔

۱۴۰۲۔ اَلطَّلَاقُ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ وَمَا يُحْتَسَبُ مِنْهُ عَلَى الْمُطَلِّقِ۔

اگر کوئی شخص طلاق دے خلاف عدت کے یعنی طہر میں طلاق نہ دے بلکہ حیض میں دے تو اس کا کیا حکم ہے اور آیا یہ طلاق شمار کی جائے گی یا نہیں

۳۳۳۱۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا فَقُلْتُ لَهُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ مَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے پوچھا ابن عمر سے اس آدمی کا مسئلہ جس نے طلاق دی اپنی جورو کو حیض میں کہنے لگے عبداللہ بن عمر کو تو پہچانتا ہے عبداللہ کے بیٹے کو اس نے طلاق دی تھی اپنی عورت کو حیض میں پھر پوچھا یہ مسئلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر نے آپ نے فرمایا حکم کرو اس کو کہ رجوع کرے اپنی عورت سے پھر انتظار کرے اس کی عدت کا میں نے کہا کیا جو طلاق دے چکا ہے وہ شمار میں آئے گی؟ انھوں نے کہا کیوں نہیں اگر رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق محسوب نہ ہوتی۔

۳۳۳۲۔ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ فَقَالَ مَهْ وَإِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

ترجمہ اوپر گزرا۔

۱۴۰۳۔ اَلثَّلَاثُ الْمَجْمُوعَةُ وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ

تین طلاق اکٹھا دینے پر سختی اور غصہ کرنے کا بیان

۳۳۳۳۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے خبر دی گئی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی شخص کی کہ اس

مَحْمُودُ بْنُ لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتَّى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَقْتُلُهُ!

نے طلاق دی اپنی عورت کو تین طلاق ایک وقت یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور غصے میں فرمانے لگے کیا اللہ کی کتاب سے کھیل ہوتا ہے حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں یہ بات سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اس کو قتل کر ڈالوں۔ ف۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

یکبارگی تین طلاق دینے کی رخصت

۳۴۲۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَيَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ

حضرت سہیل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے بیان کیا عویمر عجلانی نے گیا میں عاصم بن عدی کے پاس اور کہا ان سے اگر کوئی آدمی اپنی جورو کے ساتھ غیر مرد کو پائے اور مار ڈالے اس مرد کو تو اس کو مار نے کے بدلے میں کیا اس کو بھی مار ڈالیں گے شرع والے اگر ایسا نہ کرے تو کیا کرے وہ جورو والا یہ مسئلہ تم پوچھ آئے عاصم میری طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر پوچھا عاصم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور برا معلوم ہوا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ پوچھنا اور عیب رکھا سائل پر ایسی بات پوچھنے کے سبب سے تو برا معلوم ہوا عاصم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اس طرح پر فرمانا یعنی عیب دینے کے طور پر جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصم کو فرمایا تو ان کو رنج اور پشیمانی معلوم ہوئی اس سے اور پچھتائے کہ ناحق یہ مسئلہ پوچھا جب عاصم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے لوٹ کر آئے اپنے گھر تب عویمر آکر کہنے لگا کیوں جی کیا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو اس بات کے جواب میں عاصم کہنے لگے تم نے مجھے خراب بات سنائی اس مسئلہ کے سوال کرنے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے برا مانا عویمر یہ بات سن کر کہنے لگے خدا کی قسم میں اس مسئلہ کو پوچھے بغیر نہ چھوڑوں گا یہ کہہ کر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف چلا اور سب لوگوں

ف: اللہ کی کتاب سے کھیل کرنا یہ ہے کہ جو اس میں فرمایا اس کے موافق عمل نہ کرنا۔

رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ عُوَيْمِرٌ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے بیچ میں جا گھسا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! فرمائیے مجھ کو کسی آدمی نے اپنی جورو کے ساتھ کسی کو دیکھا اگر ملتا ہے یہ آدمی اس کو تو مار ڈالیں گے اس کو بھی اس کے بدلے میں یا کیا حال ہوگا اس مار ڈالنے والے کا اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترا ہے حکم تیرے واسطے جا تو اور لیکر آ اس عورت کو حضرت سہلؓ فرماتے ہیں لعان کیا ان دونوں نے یعنی عویمر اور اس کی جورو نے اور ہم لوگ بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اس وقت موجود تھے جب عویمر لعان سے فارغ ہو گئے تو کہنے لگے اگر اب میں اس عورت کو گھر میں رکھوں یا رسول اللہ تو میں جھوٹا اور بہتانی ٹھہرا۔ اسی وقت تین طلاق دیدیں اس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم کا بھی انتظار نہ کیا۔ ف۔

۳۴۳۵۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَحْمَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا بِنْتُ آلِ خَالِدٍ وَإِنَّ زَوْجِي فُلَانًا أَرْسَلَ إِلَيَّ بِطَلَاقِي وَإِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَهُ النَّفَقَةَ وَالسُّكْنَى فَأَبَوْا عَلَيَّ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ قَدْ أَرْسَلَ إِلَيْهَا بِثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنَى لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور میں نے بیان کیا کہ میں آل خالد کی بیٹی ہوں اور فلاں کی بیوی تھی اور اس نے مجھ کو طلاق کہلا بھیجی ہے اور میں اس کے لوگوں سے نفقہ اور رہنے کے لیے گھر مانگتی ہوں وہ انکار کرتے ہیں مرد کی طرف کے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اس کے خاوند نے اس کو تین طلاقیں دے کر کہلا بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا نفقہ یعنی خرچ اور رہنے کے لیے جگہ اس عورت کو ملتی ہے جس عورت سے مرد رجوع کر سکے۔ (اور تین طلاق کے بعد رجوع نہیں کر سکتا تو نفقہ بھی نہیں ملیگا۔

۳۴۳۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةٌ

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کو تین طلاق دی گئی ہوں اس کو مرد کی طرف سے نہ گھر دیا جائے نہ نفقہ۔

ف: عورت مرد میں لعان اس طور سے ہوتا ہے کہ مرد پہلے چار بار گواہی دے اللہ کا نام لیکر اپنی صداقت پہ پانچویں بار خود اپنے اوپر لعنت کرے بشرطیکہ کذب ہونے اس گواہی کے اور اسی طور سے عورت بھی اللہ کا نام لیکر چار بار" حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پہ دیکھیں۔"

۳۳۲۷- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ أَبِي عَمْرٍو وَهُوَ الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنَى ۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ابو عمرو مخزومی نے حضرت فاطمہ کو تین طلاق دیں خالد بن ولید بنی مخزوم کے لوگوں میں مل کر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے اور کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ابو عمرو بن حفص نے فاطمہ کو تین طلاقیں دیں۔ پھر کیا فاطمہ کے لیے نفقہ دلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا نہ اس کے لیے نفقہ ہے اور نہ رہنے کو گھر۔

بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُتَفَرِّقَةِ قَبْلَ الدُّخُولِ بِالزَّوْجَةِ

تین طلاق متفرق اور جدا کر دینے کا بیان

۳۳۲۸- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تُرَدُّ إِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابو صہباء رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف آئے اور کہا اے ابن عباس کیا تم نہیں جانتے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانے میں اور ابو بکرؓ کے زمانے میں اور عمرؓ کی شروع خلافت میں رد کی جاتی تھیں تین طلاقیں ایک طلاق کی طرف۔ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ہاں رد کی جاتی تھیں۔ وا۔

۱۴۰۸ - اَلطَّلَاقُ لِلَّتِي تَنْكِحُ زَوْجًا ثُمَّ لَا يَدْخُلُ بِهَا

کوئی شخص عورت کو جماع کرنے سے پہلے طلاق دے

۳۳۲۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پوچھا کسی نے یہ مسئلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی آدمی نے تین طلاقیں دیں اپنی جورو کو پھر اس کی جورو نے کیا دوسرا شوہر اور عورت مرد دونوں ایک مکان میں بھی جمع رہے لیکن مرد نے اس سے جماع نہیں کیا اور اس عورت کو طلاق دیدی کیا ایسی عورت

گواہی دے مرد کے کذب پر یعنی اس کو جھوٹا کہے اور پانچویں بار اپنے اوپر لعنت کرے بشرط صداقت مرد کے۔ اس حدیث سے تین طلاق ایک بار کہنے کی رخصت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ عویمر کا فعل بے جانے بوجھے آپ نے اس کو اس بات کی اجازت نہیں دی محققین علماء کا یہ قول ہے کہ اگر کوئی تین طلاق ایک ہی بار دیوے تو ایک ہی طلاق پڑے گی مگر اکثر لوگوں کا مذہب یہ ہے کہ اگرچہ یہ فعل برا ہے اور خلاف سنت مگر تینوں طلاقیں پڑ جائیں گی۔ " حاشیہ صفحہ سابقہ"

وا : رد کیا جاتا ایک طلاق کی طرف یعنی تین طلاق ایک بار کہہ دینے سے ایک طلاق گنی جاتی تھی۔

قَبْلَ أَنْ يُوَاقِعَهَا أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ.

پہلے خاوند کو حلال ہو جاتی ہے یا نہیں آپ نے فرمایا نہیں حلال ہوتی جب تک نہ چکھے یہ دوسرا مرد اس کے شہد کا مزا اور عورت مرد کے شہد کا مزا۔ ف۱

۳۴۳۰۔ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَكَحْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَاللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ.

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی جورو رفاعہ کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں نے نکاح کیا حضرت عبدالرحمن بن زبیرؓ کے ساتھ اور ان کا یہ حال ہے کہ ان کے پاس کپڑے کی جھالر کے سوا کچھ نہیں آپ نے فرمایا شاید تو رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہوگی۔ یہ بات نہیں ہونے کی جب تک عبدالرحمن تیرا مزہ اور تو عبدالرحمن کا مزہ نہ چکھے۔ ف۲

۱۰۹۔ طَلَاقُ الْبَتَّةِ

طلاق قطعی کا بیان

۳۴۳۱۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ تَحْتَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ الزَّبِيرِ وَإِنَّمَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هَذِهِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ بِالْبَابِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رفاعہ قرظی کی بیوی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ کہنے لگی یا رسول اللہ میں رفاعہ قرظی کی بیوی تھی وہ مجھ کو طلاق دے چکا ہے ایسی طلاق جو عورت کو مرد سے بالکل بے واسطہ کر دیتی ہے یعنی تین طلاق اس کو چھوڑ کر میں نے عبدالرحمن بن زبیر کو کر لیا تھا قسم خدا کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبدالرحمن کے پاس اس چادر کے پلے یعنی جھالر کے سوا کچھ نہیں اور اپنی چادر کا پلہ پکڑ کر یہ بات کہی حضرت عائشہ فرماتی ہیں اس وقت خالد بن سعید دروازے پر تھے آپ نے ان کو اندر آنے کا حکم نہ دیا اور کہا یا ابوبکر سنتے ہو

ف۱: یعنی خلوت کا کچھ اعتبار نہیں اول خاوند کے لیے جائز ہونے کو جماع کرنا اس دوسرے مرد کا شرط ہے۔

ف۲: یعنی عبدالرحمن جب تجھ سے صحبت کرے اور پھر طلاق دے تب تو اپنے پہلے خاوند رفاعہ سے نکاح کر سکتی ہے۔ بغیر جماع ہوئے کے پہلے خاوند سے نکاح جائز نہیں۔ ھدبہ کہتے ہیں کپڑے کی جھالر کو اور کھیس کے پلو کو یعنی کپڑے کے کناروں پر تاروں کو بل دے کر چھوڑ دیتے ہیں حفاظت کے لیے تاکہ تار نہ نکلیں اس کپڑے کی جھالر کی مثال دی عبدالرحمن کو بسبب ڈھیلے اور کم شہوت ہونے کے۔

أَلَا تَسْمَعُ هٰذِهِ تَجْهَرُ بِمَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَ يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ.

یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی وہی کہتی ہے جو کہتی پھرتی ہے پھر آپ نے اس عورت سے پوچھا کیا تو رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے ایسا نہیں ہو سکتا جب تک عبدالرحمٰن تجھ سے ہم بستر نہ ہو۔

۱۷۱۰- أَمْرُكِ بِيَدِكِ

امرک بیدک کی تحقیق اور اختلاف کا بیان

۳۴۳۳- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوْبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِيْ أَمْرُكِ بِيَدِكِ أَنَّهَا ثَلَاثٌ غَيْرَ الْحَسَنِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ كَثِيْرٍ مَوْلٰى ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ فَلَقِيْتُ كَثِيْرًا فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلٰى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ.

حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا میں نے ایوب سے کہا جانتے ہو تم کسی کو جو کہتا ہو امرک بیدک کہنے سے تین طلاق ہو جاتی ہیں سوا حسن کے وہ کہتے ہیں تین طلاق ہو جاتی ہیں اس بات کے کہنے سے ایوب نے جواب دیا میں نے کسی کو ایسے کہتے نہیں سنا پھر کہا اللھم اغفر یعنی اے اللہ بخش دے اگر ان سے غلطی ہوئی ہو مگر وہ حدیث جو بیان کی مجھ سے قتادہ نے کثیر کی روایت سے اور کثیر نے ابوسلمہ سے ابوسلمہ نے ابوہریرہ سے اور ابوہریرہ نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے اس طرح یہ بیان کیا کہ وہ تین طلاقیں ہوتی ہیں۔ راوی کہتا ہے میں نے کثیر سے پوچھا اس روایت کا حال اس کو اس حدیث کا کچھ حال معلوم نہ تھا۔ راوی کہتا ہے پھر میں گیا قتادہ کے پاس اور ان سے یہ حال بیان کیا۔ قتادہ نے کہا وہ بھول گیا۔ ابوعبدالرحمٰن جو مصنف ہیں اس کتاب کے وہ فرماتے ہیں یہ حدیث منکر ہے ف۱

ف۱: اور ترمذی فرماتے ہیں میں نے پوچھا محمد بن اسماعیل بخاری سے اس حدیث کو انھوں نے فرمایا کہ یہ حدیث موقوف ہے ابوہریرہ پر یعنی ابوہریرہ کا قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک اس کی سند نہیں پہنچی اور امرک بیدک کہنے کے یہ معنی ہیں کہ عورت کو طلاق دینے کے ارادے سے جب مرد یوں کہے کہ تیرا کام تیرے ہاتھ میں ہے تو اس میں علما و اختلاف ہے حسن کہتے ہیں کہ امرک بیدک جب کہے تو اس بات کے کہنے سے ہی تین طلاقیں ہو جاتی ہیں اور ایوب نے اس کا انکار کیا لیکن انکار کر کے یہ بات بات بھی کہی کہ قتادہ سے میں نے یوں سنا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تین طلاقیں ہو جاتی ہیں اس بات کے کہنے سے مگر قتادہ نے اس حدیث کو کثیر سے نقل کیا تھا۔ جب ایوب خود کثیر سے ملے تو انھوں نے کہا مجھے معلوم نہیں، پھر یہ روایت بے اعتبار ہو گئی اور صحیح یہ ہے کہ امرک بیدک کہنے سے عورت کو اختیار ہو جاتا ہے پھر وہ جو چاہے ایک طلاق خواہ بائن دے لیوے یا تین طلاق دے لیوے۔

بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَالنِّكَاحِ الَّذِي يُحِلُّهَا بِهِ

باب بیان میں حلال ہونے مطلقہ کے جس کو تین طلاق دی گئی ہوں اور اس نکاح کے ذکر میں جو حلال اور جائز کر دیتا ہے اسکو

۳۴۴۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي فَأَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ ـ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی جورو رفاعہ کی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی میرے شوہر نے مجھ کو تین طلاقیں دی تھیں اس کے بعد میں نے نکاح کر لیا عبدالرحمٰن بن زبیر کے پاس کچھ نہیں سوائے کپڑے کی جھالر کے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات سن کر ہنسے اور فرمانے لگے شاید تیرا ارادہ یہ ہے کہ رفاعہ سے پھر نکاح کرے یہ بات نہیں ہونے کی جب تک تجھ سے صحبت نہ کرے عبدالرحمٰن اور تم دونوں ایک دوسرے کا مزانہ چکھو۔

۳۴۴۴۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَسُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذُوقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ ـ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے طلاق دی کسی آدمی نے اپنی جورو کو تین طلاق اس عورت نے دوسرا خاوند کر لیا اس دوسرے خاوند نے ابھی اس کو چھوا بھی نہیں تھا کہ طلاق دے دی۔ پھر پوچھا گیا یہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا جائز ہو جاتی ہے ایسی عورت پہلے خاوند کے لیے آپ نے فرمایا نہیں جائز ہوتی جب تک نہ چکھ لے مزا اس عورت کا دوسرا خاوند اوّل خاوند کے مانند۔ ف

۳۴۴۵۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئی غمیصاء یا رمیصاء اس میں شک ہے راوی کو یعنی غمیصاء نام لیا یا رمیصاء نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور

ف: یعنی نکاح کر کے چھوڑ دینے سے پہلے خاوند کے لیے درست نہیں نکاح کر لینا اس عورت سے کیونکہ تین طلاق ایسی چیز ہے جس سے عورت بالکل مرد کے قبضے سے باہر ہو جاتی ہے اور بالکل قبضے سے باہر ہونا تب معلوم ہوگا جب دوسرے کے قبضے اور تصرف میں پورے طور سے آجائے اور پہلے خاوند کی طرح اس سے معاملہ کرے یعنی ایک مکان میں اکیلے ہونے یا نکاح کر لینے یا ذرا سا مساس وغیرہ کر لینے سے پورا تصرف نہیں ہوتا اس واسطے فرمایا کہ جب تک دونوں ایک دوسرے سے مزے نہ اڑا لیں تب تک پہلے خاوند کو جائز نہیں ہے اس عورت سے نکاح کرنا۔ اور اس میں اور بھی اسرار ہیں جو غور کرنے سے ظاہر ہوں گے۔

أَنَّ الْغُمَيْصَاءَ أَوِ الرُّمَيْصَاءَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْتَكِي زَوْجَهَا أَنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَيْهَا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هِيَ كَاذِبَةٌ وَهُوَ يَصِلُ إِلَيْهَا وَلٰكِنَّهَا تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذٰلِكِ حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ.

۳۴۳۶۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلْمَ بْنَ زَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَتَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ.

۳۴۳۷۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ رَزِينِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْمَرِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُغْلِقُ الْبَابَ وَيُرْخِي السِّتْرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتَّى يُجَامِعَهَا الْآخَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ.

شکایت کی اپنے خاوند کی اس بات کی کہ وہ اس کے پاس نہیں آتا پھر تھوڑی ہی دیر کے بعد اس کا خاوند بھی آگیا اور کہنے لگا جھوٹ بولتی ہے یہ عورت یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں اس کے پاس جاتا ہوں لیکن اس کا یہ ارادہ ہے کہ مجھ سے چھوٹ کر پھر پہلے خاوند کے پاس چلی جاؤں، آپ نے فرمایا یہ بات اس کو مناسب نہیں مگر اس وقت جب چکھ لیوے تو اس کا شہد۔ ف

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انحضرت نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے احوال میں ایک آدمی کے کہ اس کی ایک جورو تھی اس نے اس کو طلاق دیدی یعنی تین طلاق پھر اس عورت سے دوسرے شخص نے نکاح کر لیا پھر دوسرے نے بھی بغیر جماع کرنے کے طلاق دیدی اس عورت کو پھر دوبارہ لوٹ کر جانا چاہا اس عورت نے پہلے خصم کی طرف آپ نے فرمایا ایسا نہیں ہوسکتا جب تک نہ کھالے وہ شہد کو اس دوسرے خاوند کے یعنی اس سے جماع نہ کرلے تب تک وہ پہلے خاوند کے حق میں جائز نہیں ہو سکتی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے مسئلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اس طرح پر کہ کسی آدمی نے طلاق دی اپنی جورو کو تین طلاق پھر اس سے نکاح کر لیا دوسرے آدمی نے اور نکاح ہونے کے بعد گئے دونوں کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا دروازہ اور پردے بھی چھوڑ دیے یعنی خلوت صحیح ہو گئی لیکن اس دوسرے مرد نے جماع نہیں کیا پھر طلاق دیدی اس عورت کو دوسرے نے بھی کیا جائز ہے یہ عورت پہلے خاوند کے لیے، آپ نے فرمایا نہیں جب تک جماع نہ کرے اس سے دوسرا۔ ابوعبدالرحمن یعنی اس کتاب کے مصنف فرماتے ہیں یہ حدیث صواب سے بہت قریب ہے۔

ف: یعنی عورت اور مرد میں صحبت ہو جائے اور ایک دوسرے سے پورا پورا مزہ اٹھالیں۔

بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ

تین طلاق دی ہوئی عورت سے حلالہ کرنے کا اور جو کچھ اس کام کے کرنیوالے پر سخت بات کہی گئی ہے اسکا ذکر اس باب میں کیا گیا ہے

۳۳۲۸۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُوتَشِمَةَ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُولَةَ وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بینا گودنے والی پر اور گدانے والی پر اور بالوں میں بال ملانے والی اور ملوانے والی پر اور بیاج کھانے والے پر اور بیاج کھلانے والے پر اور حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے حلالہ کیا جاتا ہے اس پر ؎

بَابُ مُوَاجَهَةِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ بِالطَّلَاقِ

باب بیان میں اس بات کے کہ مرد عورت کا منہ دیکھتے ہی طلاق دے۔

۳۳۲۹۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ عَنِ الَّتِي اسْتَعَاذَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب داخل ہوئی کلابی (ایک عورت) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہنے لگی اعوذ باللہ منک یعنی میں پناہ میں ہوتی ہوں اللہ کی تیرے سے آپ نے فرمایا تو نے بہت بڑے کی پناہ لی تو جا اپنے گھر والوں کے پاس ؎۔

ف : اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بالوں میں اور بال ملا کے لمبے کرنا اور نیلا گودنا حرام ہے اور خدا کی لعنت پڑتی ہے جس کے بال جوڑے جاویں اس عورت پر بھی اور جو عورت اپنے ہاتھ سے جوڑے اس پر بھی اور آپ نیلا گودوالے اس پر بھی اور جو اپنے ہاتھ سے گودے اس پر بھی اور حلالہ کرنے والے پر یعنی جس نے نکاح کیا اس نیت سے کہ طلاق دیکر چھوڑ دوں گا تاکہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے اور جس کے لیے حلالہ کیا گیا یعنی پہلے خاوند پر۔

ف ۲ : یہ بات حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جون کی بیٹی سے کہی اس کا نام اسماء تھا نعمان بن ابی الجون بن حارث کی بیٹی اصل قصہ یوں ہوا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اسماء بنت نعمان سے نکاح کیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض بیبیوں کو رشک ہوا اور یوں کہا کہ تجھ کو غیرت اور شرم نہیں آتی کہ تو نے ایسے شخص سے نکاح کیا جس نے تیرے باپ اور بھائیوں کو مارا اور بعض روایات میں ہے کہ کسی بی بی نے اس کو یوں سکھلا دیا کہ جب حضرت تیرے پاس آویں تو یوں کہنا کہ میں خدا کی پناہ چاہتی ہوں تم سے تو حضرت تجھ کو بہت پیار کرنے لگیں گے پھر جب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تو اس نے اسی طرح خدا کی پناہ مانگی۔ "حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں۔"

بَابُ إِرْسَالِ الرَّجُلِ إِلَى زَوْجَتِهِ بِالطَّلَاقِ

اپنی جورو کو کسی آدمی کی زبانی طلاق کہلا بھیجنے کا بیان

۳۳۵۰ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ تَقُولُ أَرْسَلَ إِلَيَّ زَوْجِي بِطَلَاقِي فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ فَقُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَاعْتَدِّي فِي بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ ضَرِيرُ الْبَصَرِ تُلْقِينَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَآذِنِينِي مُخْتَصَرٌ۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ طلاق کہلا بھیجی مجھ کو میرے خاوند نے پھر اوڑھ لیے میں نے اپنے کپڑے اور آئی میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس، پوچھا آپ نے کتنی طلاقیں دیں تجھ کو؟ میں نے عرض کیا تین آپ نے فرمایا تجھ کو نفقہ یعنی عدت بیٹھنے کے لیے خرچہ تیرے خاوند کی طرف سے نہ ملے گا اور فرمایا آپ نے عدت کے دن پورے کر اپنے چچا کے بیٹے کے گھر میں یعنی ام مکتوم کے پاس کیونکہ وہ اندھا آدمی ہے اتار سکتی ہے تو اپنے کپڑے نزدیک اس کے اور فرمایا جب گزر چکے تیری عدت اس وقت مجھ کو خبر کیجیو یہاں حدیث مختصر بیان کی ہے۔

۳۳۵۱ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ تَمِيمٍ مَوْلَى فَاطِمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت تمیم جو مولا ہیں فاطمہ کے انھوں نے بھی فاطمہ سے اسی طرح روایت کی ہے یعنی جیسے فاطمہ کی روایت اوپر گزری ہے اسی طرح کی مولانے بھی روایت کی ہے۔ ف

۱۴۱۵ تَأْوِيلُ قَوْلِهِ تَعَالَى يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ

اس بات کا بیان کہ اس آیت کے کیا معنی اور اس کے فرمانے سے کیا غرض ہے

۳۳۵۲ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي جَعَلْتُ امْرَأَتِي عَلَيَّ حَرَامًا قَالَ كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ بِحَرَامٍ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ عَلَيْكَ أَغْلَظُ الْكَفَّارَةِ عِتْقُ رَقَبَةٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی ان کے پاس اور کہا میں نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیا حضرت ابن عباس نے فرمایا تو جھوٹا ہے وہ عورت تیرے حق میں حرام نہیں پھر یہ آیت پڑھی۔ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکَ اور کہا تجھ پر ضروری ہے ایک سخت کفارہ یعنی آزاد کرنا ایک بردے کا وٹ۔

تب حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی اور فرمایا کہ تو اپنے گھر جا یہ اشارہ کیا طلاق کا۔ "حاشیہ صفحہ سابقہ"

ف: غرض یہ ہے کہ اگر کسی کی زبانی کوئی شخص اپنی جورو کو طلاق کہلا بھیجے تو طلاق ہو جاتی ہے اور عورت اپنی عدت گزار کر دوسرا خصم کر سکتی ہے اس سے معلوم ہوا کہ طلاق عورت کے روبرو دینا کچھ شرط نہیں مرد کو اختیار ہے روبرو دے یا غیبت میں دے ہاں عورت کو اطلاع کر دینی چاہیے تاکہ وہ اپنا کچھ بندوبست کر لے۔

ف۲: یعنی حرام کر لینے سے حلال چیز حرام نہیں ہو جاتی لیکن کفارہ دینا آتا ہے اور کفارہ بھی سب کفاروں (حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں)

۱۷۱۶ تَاوِیْلُ هٰذِهِ الْاٰیَةِ عَلٰی وَجْهٍ اٰخَرَ

اسی آیت کی تاویل دوسرے طور پر

۳۴۵۲- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَیْدَ بْنَ عُمَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَمْكُثُ عِنْدَ زَیْنَبَ وَیَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَیْتُ وَحَفْصَةُ اَیَّتُنَا مَا دَخَلَ عَلَیْهَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّیْ اَجِدُ مِنْكَ رِیْحَ مَغَافِیْرَ فَدَخَلَ عَلٰی اِحْدٰهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَیْنَبَ وَقَالَ لَنْ اَعُوْدَ لَهٗ فَنَزَلَ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَی اللّٰهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا كُلُّهٗ فِیْ حَدِیْثِ عَطَاءٍ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم ٹھیرتے تھے حضرت زینبؓ کے نزدیک دیر تک اور شہد پیتے وہاں تو صلاح کی میں نے اور حفصہؓ نے اس طرح کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں آئیں گے تو یوں کہیں گی آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے اور تمہارے یہاں آئیں تو تم بھی یہی کہنا۔ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسی کے یہاں گئے تو اس نے وہی بات کہی۔ آپ نے فرمایا میں نے اور کچھ نہیں کھایا لیکن شہد کھایا ہے زینب کے یہاں اور فرمایا آپ نے پھر دوبارہ نہ پیوں گا تب یہ آیت اتری: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ یعنی اے نبی تو کیوں حرام کرتا ہے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر اور اِنْ تَتُوْبَاۤ فرمایا عائشہ اور حفصہ کے لیے۔ یعنی اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو جھک پڑے ہیں دل تمہارے [ف۱]۔ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا یعنی اور جب چھپا کر کہی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کسی عورت سے ایک بات وہ بات وہی جو اوپر گزری یعنی بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَیْنَبَ اور عطا کی حدیث میں یہ قصہ [ف۲]

ہیں سے تحت لیبی پر دعا ذکر کرنا چاہیے، ایک تاویل تو اس آیت کی یہ ہوئی اور دوسری تاویل آگے آتی ہے۔ دیکھو حاشیہ صفحہ سابقہ*

ف۱ جھک پڑے ہیں دل تمہارے یعنی توبہ ضرور ہے غرض اِنْ تَتُوْبَاۤ سے لے کر قُلُوْبُكُمَا تک حضرت عائشہؓ اور حفصہؓ کو ارشاد فرمایا ہے کہ اس بات سے توبہ کریں اور آئندہ کو ایسی بات نہ کہیں جس سے نبی علیہ السلام کے دل کو رنج اور ملال ہو۔

ف۲ یعنی عطاء کی حدیث میں یوں آیا ہے جب عورتوں نے یہ بات کہنی شروع کی کہ آپ کے منہ سے مغافیر کی بو آتی ہے اور مغافیر اس کو کہتے ہیں جو درخت میں سے شہد کی طرح کا ایک شیرہ نکلتا ہے اور اس میں بدبو اور جھاگ ہوتی ہے جیسے نیم کے درخت میں سے اس کا شیرہ ٹپکتا ہے اور بدبو کی چیز سے آپ کو نفرت بہت تھی آپ نے فرمایا نہیں میں نے مغافیر تو نہیں کھایا لیکن زینب بنت جحش کے پاس شہد کھایا ہے پھر بھی اس کے شہد کو نہ کھاویں گے ہم اور ہم نے عہد کیا اور قسم کھائی اس کے کھانے سے اور بیوی کو فرمایا تو کسی کو اس بات کی خبر نہ دینا اور یہ بات آپ نے عورت کے رضامند کرنے کے لیے فرمائی تھی اور شاہ عبدالقادر رحمۃ اللہ علیہ نے اس مضمون کو مختصر طور پر یوں بیان فرمایا: حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف کر دی یا ایک بیوی کے ہاں سے شہد پینا موقوف کر دیا اور بیبیوں کی خاطر سے اس پر اللہ نے یہ فرمایا اور قسم کا کھولنا کفارہ دینا ہے۔ اب جو کوئی اپنے مال کو کہے یہ مجھ پر حرام ہے تو قسم ہو گی۔ حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں

بَابُ اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ

۳۴۵۳ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَكِّيِّ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَقَالَ فِيْهِ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۴۵۴ ح وَاَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ قِصَّتَهُ وَقَالَ اِذَا رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْنِيْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَاَتِيْ اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ فَكُوْنِيْ عِنْدَهُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ۔

باب بیان میں یوں کہنے کے اپنی جورو کو جا تو اپنے گھر والوں کے ساتھ مل کر رہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سُنا میں نے کعب بن مالک سے وہ ذکر کرتے تھے اپنا حال اس وقت کا جس وقت وہ پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جنگ تبوک کر جانے کے وقت الٰا کہا اسی بیان میں کعب بن مالک نے اتفاقاً آیا قاصد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا یعنی جس طرح آگے کی حدیث میں اس کا بیان آتا ہے۔ ف

حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سنا میں نے کعب بن مالک سے وہ بیان کرتے تھے اپنا حال اس وقت کا جس وقت وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر رہ گئے تھے جنگ تبوک کو (انام سے ایک جگہ کا) جاتے وقت راوی کہتا ہے بیان کیا وہ قصہ سب کعب بن مالک نے اور کہنے لگے میں جب اس حالت میں تھا اس وقت آیا قاصد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اور کہنے لگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرے لیے یہ حکم دیا ہے تو اپنی بیوی سے کنارا کر لے کعب نے پوچھا اس سے کنارہ کرنے سے طلاق دینا مراد ہے یا کیا غرض ہے؟ قاصد نے کہا طلاق دینا مراد نہیں، بلکہ جدا رہنے کے لیے حکم ہوا ہے اور اس کے قریب جانے سے منع کیا ہے۔ کعب بن مالک فرماتے ہیں میں نے اپنی بیوی کو کہا جا تو اپنے گھر والوں کے پاس جا کر رہ اور وہاں سے میرے نزدیک مت آ جب تک اللہ عزت اور بزرگی والا اس امر میں کچھ حکم نہ کرے ف

کفارہ دے تو اس کو کام میں لا سکتا ہو یا کپڑا یا رو ٹی۔ "موضح القرآن" حاشیہ صفحہ سابقہ۔

ف: چونکہ اسناد میں فرق تھا اس کو جدا بیان کیا گیا۔ اہل حدیث کی اصطلاح میں اس کو تحویل کہتے ہیں۔

ف: کعب بن مالک ان تینوں شخصوں میں سے ہیں جو حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں گئے تھے "حاشیہ صفحہ ۲۵۰ آٹھواں صفحہ پر دیکھیں"

۳۴۵۶- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالاَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلاَثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى صَاحِبِيَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أُطَلِّقُ امْرَأَتِي أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لاَ بَلْ تَعْتَزِلُهَا فَلاَ تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي فِيهِمْ فَلَحِقَتْ بِهِمْ۔

حضرت عبدالرحمان بن عبداللہ بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں سنا میں نے اپنے باپ کعب سے اور راوی کہتا ہے کعب ان تین آدمیوں میں سے ایک شخص ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی، وہ کعب اپنا حال بیان کرتے ہیں اور کہتے ہیں بھیجا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو میرے اور میرے ساتھی کے پاس اور بیان کیا اس نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو حکم کیا ہے کہ تم اپنی عورتوں سے کنارہ کرو اور ان کے نزدیک نہ جاؤ کعب فرماتے ہیں میں نے پوچھا قاصد کو طلاق دے دوں میں اپنی عورت کو یا کیا کروں؛ اس نے کہا طلاق نہ دے اس کو بلکہ کنارہ کر اس سے اور نزدیک نہ جا اس کے۔ کعب فرماتے ہیں میں نے اپنی عورت سے کہا جا اپنے لوگوں میں مل اور وہیں رہا کر، پھر جا ملی ان کی عورت اپنے لوگوں میں۔

۳۴۵۷- أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبًا يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَقَالَ فِيهِ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلاَ تَقْرَبْهَا وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبِيَّ بِمِثْلِ ذٰلِكَ

حضرت کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے جب حال اپنا جب پیچھے رہ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ تبوک کو جاتے وقت اور راوی بیان کرتا ہے اسی بیان میں کعب نے یہ بھی فرمایا اتنے میں آیا فرستادہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس اور کہنے لگا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے حکم دیا ہے تم کنارہ پکڑو اپنی عورتوں سے یعنی مجھ کو اور میرے ساتھی کو یہ حکم دیا میں نے پوچھا قاصد سے میں طلاق دے دوں اپنی عورت کو یا کس طرح کروں میں، قاصد نے کہا علٰحدہ رہنے کے لیے حکم ہے اور طلاق دینے کا حکم نہیں۔ کعب کہتے ہیں میں نے اپنی عورت

جنگ تبوک میں اور ان پر عتاب ہوا تھا پچاس دن تک۔ ان پچاس دنوں میں ان پر وہ حالت گزری کہ موت سے بدتر تھی اور وہ تینوں شخص سچ کہنے سے بچ گئے نہیں تو منافقوں میں ملتے ان تینوں آدمیوں کا ذکر قرآن شریف میں ہے سورہ توبہ کے اخیر میں۔ یہاں حدیث میں اس بات کا ذکر ہے کہ کعب بن مالک نے اپنی بیوی کو الْحَقِي کہا یعنی جا تو اپنے گھر والوں میں جا کر مل اس بات کے کہنے سے طلاق نہیں ہوتی جب تک نیت نہ کی جائے طلاق کی۔" حاشیہ صفحہ سابقہ"

فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ وَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هَذَا الْأَمْرِ خَالَفَهُمْ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ

سے کہا تو جا اپنے گھر والوں میں اور تو وہیں رہ کر جب تک اللہ اس کا کچھ فیصلہ اتارے

معقل بن عبید اللہ نے خلاف کیا ہے لوگوں کا یعنی زہری ابن شہاب کے شاگردوں میں معقل بن عبید اللہ بھی ہیں ان کی روایت عبید اللہ بن کعب سے ہے جیسا کہ آگے حدیث میں آتا ہے۔

۳۳۰۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبًا يُحَدِّثُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى صَاحِبَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أُطَلِّقُ امْرَأَتِي أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا وَلَا تَقْرَبُهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي فِيهِمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَحِقَتْ بِهِمْ خَالَفَهُ مَعْمَرٌ۔

حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سنا میں نے اپنے باپ کعب سے وہ بیان کرتے تھے بھیجا میرے پاس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی اور میرے ساتھی کے پاس بھی۔ اس نے بیان کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کو حکم دیا ہے تم کنارا کرو اور دور رہو اپنی عورتوں سے کعب کہتے ہیں میں نے پوچھا اس آدمی سے کیا میں طلاق دیدوں اپنی جورو کو کیا کروں میں۔ اس نے کہا طلاق نہ دے بلکہ جدا کر دے اس کو اپنے پاس سے اور اس کے نزدیک نہ جا کعب کہتے ہیں میں نے اپنی عورت کو کہا تو جا مل اپنے لوگوں میں اور رہ ان ہی جب تک اللہ عزت اور بزرگی والا حکم کرے اس امر میں۔ پھر ان کی بیوی چلی گئی اپنے لوگوں میں یعنی اپنے ماں باپ کے یہاں جا کر رہنے لگی۔

اور معمر نے معقل کا بھی خلاف کیا ہے چنانچہ آگے کی حدیث میں آتا ہے۔

۳۳۰۹۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِذَا رَسُولٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ اعْتَزِلِ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا قَالَ لَا وَلَكِنْ لَا تَقْرَبْهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْحَقِي بِأَهْلِكِ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور بیان کیا اپنی حدیث میں آنکلا آیا قاصد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس اور کہا اس قاصد نے کنارے کر دے تو اپنی عورت کو۔ پھر پوچھا میں نے قاصد سے کیا طلاق دیدوں میں اپنی عورت کو اس نے کہا طلاق نہ دے لیکن اس کے نزدیک نہ جا اور اس حدیث میں اِلْحَقِي بِأَهْلِكِ نہیں ذکر کیا۔ ف۱

ف ۱: یعنی یہ نہیں بیان کیا کہ کعب نے اپنی عورت سے کہا تو جا اپنے گھر والوں کے ساتھ جیسے اگلی روایتوں میں بیان کیا ہے

باب ۱۶۱۸ طَلَاقِ الْعَبْدِ

۳۳۴۰۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ أَنَّ أَبَا حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَامْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقْتُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقْنَا جَمِيعًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنْ رَاجَعْتَهَا كَانَتْ عِنْدَكَ عَلَى وَاحِدَةٍ قَضَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُ مَعْمَرٌ

غلام کے طلاق دینے کا بیان

حضرت ابوحسن مولیٰ بنی نوفل سے روایت ہے تھا میں اور میری عورت دونوں غلامی میں پھر طلاق دی میں نے اس عورت کو دو طلاق اس کے بعد ہم دونوں ایک بار اکٹھے آزاد کیے گئے پوچھا میں نے ابن عباسؓ سے فرمایا ابن عباس نے اگر رجوع کرے گا تو اس کی طرف یعنی اگر پھر اس کو نکاح میں لائے گا تو رہے گی تیرے نزدیک وہ عورت ایک طلاق پر حکم کیا ہے یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور اس روایت میں خلاف کیا ہے معمر نے۔ ف۱۔

۳۳۴۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ عَنِ الْحَسَنِ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ عُتِقَا أَيَتَزَوَّجُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ عَمَّنْ قَالَ أَفْتَى بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لِمَعْمَرٍ الْحَسَنُ هَذَا مَنْ هُوَ لَقَدْ حَمَلَ صَخْرَةً عَظِيمَةً

حضرت حسن بنی نوفل سے روایت ہے پوچھا کسی نے حضرت ابن عباسؓ سے مسئلہ اس غلام کا جس نے طلاقیں دی ہوں اپنی عورت کو دو طلاقیں اور پھر وہ دونوں آزاد ہو گئے ہوں کیا وہ آزاد غلام اس آزاد لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔؟ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کر سکتا ہے کسی نے اس مسئلہ کی سند پوچھی ابن عباسؓ سے ابن عباسؓ نے اس کو جواب دیا فتویٰ دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ میں ایسا ہی ابن المبارک نے معمر سے کہا یہ حسن کون ہے؟ اس نے بڑا بھاری پتھر اپنے اوپر لاد لیا کیونکہ اگر یہ روایت غلط ہو تو سینکڑوں ناجائز نکاحوں کا وبال اس کی گردن پر پڑے گا۔

باب ۱۶۱۹ مَتَى يَقَعُ طَلَاقُ الصَّبِيِّ

لڑکے کا طلاق دینا کس عمر میں معتبر ہوتا ہے

۳۳۴۲۔ أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ

حضرت قریظہ کے دو لڑکوں سے روایت ہے

ف۱ وہ رہے گی تیرے نزدیک۔ یہ عورت ایک طلاق پر یعنی آزاد ہونے سے تجھے تین طلاق کا اختیار ہو گیا مثل اور آزادوں کے تو دو طلاق تو دے چکا تھا اب ایک طلاق کا اختیار اور رہ گیا۔

حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنَا قُرَيْظَةَ أَنَّهُمْ عُرِضُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَمَنْ كَانَ مُحْتَلِمًا أَوْ نَبَتَتْ عَانَتُهُ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مُحْتَلِمًا أَوْ لَمْ تَنْبُتْ عَانَتُهُ تُرِكَ ۔

ان کو سامنے لائے تھے لوگ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قریظہ کے جنگ کے روز حکم ہوا جس لڑکے کو احتلام یعنی نیند وغیرہ میں نہانے کی حاجت ہوتی ہو یا اس کے پیشاب کی جگہ یعنی ناف کے نیچے بال اگ آئے ہوں اس کو قتل کر دو اور اگر ان دو نشانوں میں سے کچھ نہ پاؤ تو چھوڑ دو۔

۳۴۶۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدٍ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ غُلَامًا فَشَكُّوا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْبَتُّ فَاسْتُبْقِيتُ فَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ۔

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تھا میں اس وقت لڑکا جس وقت حکم کیا سعد نے بنی قریظہ کے قتل کے لیے پھر دیکھا مجھ کو اور شک کیا میرے بارے میں جب نہیں پایا مجھ کو زیر ناف کے بالوں والا بچا دیا مجھ کو اب میں ہوں جو تمہارے روبرو موجود ہوں۔

۳۴۶۴- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روبرو لائے گئے ابن عمرؓ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن جب وہ چودہ برس کے تھے آپ نے ان کو قبول نہ کیا پھر دوبارہ پیش کیے گئے خندق کے روز جب وہ پندرہ برس کے تھے تب ان کو قبول کیا ف۱ ۔

بَابُ مَنْ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ مِنَ الْأَزْوَاجِ

بعض شخص ایسے ہیں کہ ان کا طلاق دینا معتبر نہیں

۳۴۶۵- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبَرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھا دی گئی قلم تینوں شخصوں سے سونے والے سے جاگنے تک اور بچے سے بڑے ہونے تک اور دیوانے سے سیانا ہونے تک یا اچھا ہونے تک ف۲ ۔

ف۱ : یعنی مجاہدین میں شریک کیا اور مثل مردوں کے ان کا حصہ مال غنیمت میں ٹھہرایا معلوم ہوا کہ پندرہ برس کا لڑکا جوان ہو جاتا ہے۔

ف۲ : یعنی ان تین شخصوں سے جو برا یا بھلا کام کرے اس کی کچھ سند نہیں اللہ جل شانہ کے ہاں اس کا کچھ حساب و کتاب نہیں اسی واسطے ان کا طلاق دینا بھی صحیح نہیں۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ

جو شخص اپنے جی میں طلاق دے لے اسکا کیا حکم ہے

۳۴۶۶- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي كُلَّ شَيْءٍ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بچا دے گا میری امت کو اللہ تعالے ان خیالات اور باتوں کی پکڑ سے جو کھٹکتے ہیں دلوں میں ان کے جب تک ان کو زبان پر نہ لاویں یا کریں نہیں۔ ف

۳۴۶۷- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ وَحَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهِ.

۳۴۶۸- أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ.

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

ف: دل کے خطرے اور خیال کی طور پر ہیں ایک تو وہ ہے جو آپ ہی آپ بے اختیار جی میں آ جائے۔ جو لب زبان میں اس کو ہاجس کہتے ہیں وہ معاف ہے تمام امتوں سے۔ دوسرا وہ ہے جو دل میں باقی رہے اور جی میں پھرتا ہے اس کو خواطر کہتے ہیں اس قسم کے خطرے اس امت محمدیہ سے معاف ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے اس امت پر۔ تیسرے حالت میں وہ ہے جو خیال کہ جی میں وقتاً پھرتا تھا جی میں اس کی محبت اور لذت پیدا ہوئی اور اس کے پورا کرنے اور حاصل کرنے کی طرف دل راغب ہوا اس کو ہم کہتے ہیں اس امت کو اس پر بھی پکڑ نہیں جب تک اس کو عمل میں نہ لاوے بلکہ اگر قصد کر لیا تھا پھر اپنے جی کو اس سے روک لیا اس کو اس کے بدلے نیکی دی جائے گی اور ایک ان تینوں کے سوا ہے چوتھی حالت بھی ہے وہ یہ ہے کہ دل گناہ پر پکا ہو جائے اور جی کو اس کے کرنے میں یہاں تک مضبوط کر لے کہ اس کی طرف سے اس کے کرنے میں کچھ قصور باقی نہ رہے کسی دوسرے سبب سے اس کام میں فتور آ جائے اس میں البتہ پکڑ ہے لیکن پکڑ پوری گناہ کی برابر نہیں۔ کیونکہ زنا کے سامان تیار کرنے یا اس کا ارادہ کرنے سے زنا نہیں ہو جاتا زنا یا چوری کرنے سے (حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیے)

بَابُ الطَّلَاقِ بِالْإِشَارَةِ الْمَفْهُومَةِ

۳۴۶۹- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارٌ فَارِسِيٌّ طَيِّبُ الْمَرَقَةِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ وَأَوْمَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ أَيْ وَهَذِهِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ الْآخَرُ هَكَذَا بِيَدِهِ أَنْ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

طلاق دینا اس اشارے سے جو سمجھ میں آسکتا ہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک فارسی ہمسایہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شوربہ بہت عمدہ پکاتا۔ ایک بار وہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ کے پاس حضرت عائشہؓ تھیں تو اس نے اشارہ کیا آپ سے اپنے ہاتھ سے کہ آیئے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف یعنی ان کو بھی لاؤں؟ اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا نہیں دو بار تین بار ۔

بَابُ الْكَلَامِ إِذَا قُصِدَ بِهِ فِيمَا يَحْتَمِلُ مَعْنَاهُ

۳۴۷۰- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ

اس کلام کا بیان جس کے کئی معنی ہوں اگر قصد کیا جائے کسی ایک معنی کا تو وہ قصد کرنا صحیح ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اعمال نیتوں ہی کے ساتھ معتبر ہیں' مراد وہی پائے گا جو نیت کرے سو جس کا نکلنا گھر سے اللہ اور رسول کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف گنی جائے گی یعنی اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کرنے کا ثواب پائے گا اور جس کی ہجرت دنیا کے واسطے ہے ملے گی اس کو دنیا یا عورت کے واسطے ہو گی تو ملے گی اس کو عورت، انسان کی ہجرت اور گھر چھوڑنا جس ارادے اور خیال سے ہوگا اس کو وہی چیز ملے گی۔ ف

کے بعد حق ثابت ہوتی ہے غرض زنا کا ارادہ اور زنا دونوں گناہ برابر نہیں۔ ارادہ اس سے نیچے درجے میں ہے اور یہاں اس حدیث کے لانے سے یہ غرض ہے کہ جی میں طلاق کہہ لینا طلاق نہیں ہوتا جب تک زبان سے نہ کہے اور اپنے ارادے کو ظاہر کرے۔ حاشیہ ہو چکا

ف : تو آپ نے اس کے اشارے پر عمل کیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو بول نہ سکے اس کا اشارہ جو سمجھ میں آ وے مثل بولنے کے ہیں۔ اگر اشارے سے طلاق دے اور معلوم ہو جائے کہ طلاق دینا ہے تو پڑ جائے گی۔

ف : مثل مشہور ہے جیسی نیت ویسی مراد۔ یعنی آدمی کو عمل کا ثواب نیت کے مطابق ملتا ہے حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں"

امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ ۔

بَابُ الْاِبَانَةِ وَالْاِفْصَاحِ بِالْكَلِمَةِ الْمَلْفُوْظَةِ بِهَا اِلٰى مَا لَا يَحْتَمِلُهُ مَعْنَاهَا لَمْ تُوْجِبْ شَيْئًا وَلَمْ تُثْبِتْ حُكْمًا

باب بیان میں اس بات کے کہ اگر کوئی ایک لفظ منہ سے بولے اور اس سے وہ مطلب مراد لے جو اس سے نہیں نکلتا تو وہ لغو ہو گا اور اس سے کوئی حکم ثابت نہ ہو گا یعنی وہ مطلب جو مراد ہے۔

۳۴۷۱۔ اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اُنْظُرُوْا كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ اِنَّهُمْ يَشْتِمُوْنَ مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا مُحَمَّدٌ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگ غور کرو اور دیکھو اس بات کو کیسے بچاتا ہے اللہ تعالیٰ مجھ کو قریش کی گالیوں اور لعنت سے وہ لوگ مذمم کہہ کر نام لیتے ہیں اور برا کہتے ہیں مجھ کو اور حال یہ ہے کہ میں محمد ہوں ف۔

بَابُ التَّوْقِيْتِ فِي الْخِيَارِ

خیار کی مدت معین کرنے کے بیان میں یہ باب ہے

۳۴۷۲۔ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَمُوْسَى بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جس دن حکم ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا کہ اختیار دے دیں اپنی بی بیوں کو تو اختیار دینا مجھ سے شروع کیا اور فرمانے لگے میں تجھ سے ایک بات کا ذکر کروں گا تو اس میں جلدی

ہے اور اس کے عمل کا اعتبار نیت سے ہوتا ہے اور یہاں اس حدیث کو اس واسطے لائے ہیں کہ ایک کلام جو کئی معنی کا احتمال رکھتا ہو اس کے معنی لینے میں ارادے اور نیت پر حکم ہے جیسا ارادہ ہو گا ویسا اس کا حکم کیا جائے گا چنانچہ ہجرت کا لفظ ہے ارادے اور نیت کے سبب اس میں آسمان کا فرق ہو گیا کسی شخص نے ہجرت کی اور اپنا گھر بار چھوڑ کر کافروں کے دیار سے نکل کر مسلمانوں کے ملک میں چلا گیا اور جی میں ٹھہرا لیا کہ اس ملک میں تجارت خوب ہوتی ہے یا وہاں عورتیں خوب صورت ملتی ہیں تو یہ ہجرت خدا کے واسطے کی اور وہاں دنیا میں ٹھکانا مل گیا وہ اللہ کا انعام ہے اس سے اس کی ہجرت میں کچھ خلل نہ آئے گا۔ مکہ سے مدینے کی طرف جب لوگوں نے ہجرت کی اس وقت ایک عورت ام قیس نامی نے بھی ہجرت کی اس کی محبت اور دوستی سے کسی ایک شخص نے مکے والوں سے اس کے واسطے ہجرت کی لوگ اس آدمی کو مہاجر ام قیس کا کہنے لگے اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی ۔" حاشیہ صفحہ سابقہ"

ف: یعنی وہ محمد کو بگاڑ کر مذمم کہتے اور محمد نہیں کہتے کیونکہ محمد کے معنی سراہا ہوا اور مذمم کے معنی برا تو ان کی گالیاں سب مذمم پر پڑتی ہیں نہ محمد پر گو وہ مراد محمد رکھیں۔

وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا أُمِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ أَنَّ أَبَوَايَ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا إِلَى قَوْلِهِ جَمِيلًا فَقُلْتُ أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ فَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ حِينَ قَالَ لَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَرْنَهُ طَلَاقًا مِنْ أَجْلِ أَنَّهُنَّ اخْتَرْنَهُ۔

نہ کرنا اور اپنے ماں باپ کے صلاح اور مشورے بغیر اس بات کا جواب نہ دینا بیبی عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ کا مشورہ لینا اس واسطے فرمایا کہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے ماں باپ مجھ کو حضرت سے جدا ہونے کی صلاح نہ دیں گے حضرت عائشہ فرماتی ہیں پھر پڑھی آپ نے یہ آیت: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۔
یعنی اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتی ہو دنیا کی زندگی اور یہاں کی رونق تو آؤ کچھ فائدہ دوں تم کو اور رخصت کروں بھلی طرح سے حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے یہ آیت سُن کر کہا کیا اسی بات کے واسطے مشورہ کروں اور صلاح لوں میں اپنے ماں باپ سے۔ میں نے اختیار کیا اللہ عزت اور بزرگی والے کو اور اللہ کے رسول اور آخرت کے گھر کو۔ بیبی عائشہؓ فرماتی ہیں پھر سب بیبیوں نے نبیؐ کی ایسا ہی کہا جیسا میں نے کہا تھا یعنی سب بیبیوں نے یہی کہا اللہ اس کے رسول کو اختیار کیا اور حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بیبیوں کو پوچھنا اور ان کو اختیار دینا طلاق نہ تھا کیونکہ بیبیوں نے نبی کو اختیار کیا اور ان کے غیر کو نہیں اختیار کیا۔ ف

۳۴۷۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لَكِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب اتری آیت إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ آئے میرے پاس نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہلے مجھ کو فرمایا اے عائشہ میں کہتا ہوں تجھ کو ایک بات تو جلدی نہ کر اور اپنے ماں باپ سے مشورہ کر اس بات میں۔ بیبی عائشہؓ فرماتی ہیں

ف : اس باب میں جو حدیث ہے اس کا فائدہ جس میں اس آیت کے اترنے کی وجہ بھی بیان کی گئی ہے کتاب النکاح کے شروع میں گزر چکا ہے لیکن یہاں باب کی مناسبت کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بی بی عائشہ کے اختیار کو ایک وقت تک قائم کیا یعنی ماں باپ سے مشورہ کرنے تک۔

أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ وَاللَّهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَانِي بِفِرَاقِهِ فَقَرَأَ عَلَيَّ ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا﴾ فَقُلْتُ أَفِي هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالْأَوَّلُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ.

آپ نے مشورہ لینے کو فرمایا اور آپ کو یہ معلوم تھا کہ میرے ماں باپ آپ سے جدائی کرنے کی صلاح مجھ کو نہ دیں گے۔ پھر پڑھی یہ آیت: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا یعنی اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اگر تم چاہتی ہو دنیا کا جینا اور یہاں کی رونق پورا ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔ بیوی عائشہؓ فرماتی ہیں کیا یہی بات ہے مشورہ اور صلاح لوں میں اپنے ماں باپ کی یعنی اس بات میں صلاح لینے کی کیا حاجت ہے بلکہ میں بے مشورہ لئے یہ بات کہتی ہوں کہ میں نے اختیار کیا اللہ اور اس کے رسول کو ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں یعنی اس کتاب کے مصنف اس روایت میں کچھ نقصان اور خطا نہیں بلکہ بہت ٹھیک ہے[ف۱]

بَابٌ ۱۴۲۶ فِي الْمُخَيَّرَةِ تَخْتَارُ زَوْجَهَا

باب بیان میں ان عورتوں کے جن کو اختیار دیا گیا اور انھوں نے اختیار کیا اپنے خاوند کو

۳۴۷۴۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَعِيلَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَهَلْ كَانَ طَلَاقًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا اپنی بیویوں کو اور اختیار دینے سے ان کو طلاق نہ ہوئی کیونکہ جب اختیار دیا ان کو انھوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا۔[ف۲]

۳۴۷۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ قَالَ الشَّعْبِيُّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا.

ترجمہ اوپر گزرا۔

۳۴۷۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَرْثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اختیار دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو کیا اختیار لینے سے ان پر طلاق ہو گئی۔[ف۳]

ف۱: یعنی یونس بن یزید اور موسیٰ بن علی کی روایت سے جو پہلے گزری ہے۔

ف۲: اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جب کسی عورت کو اس کا خاوند اختیار دے یعنی عورت کو کہے کہ تو مختار ہے اپنے نفس کی طلاق چاہتی ہے تو طلاق لے لے پھر وہ عورت کہے میں تجھ کو چھوڑ کر نہیں جاتی تو اس عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔

ف۳: یعنی طلاق نہیں ہوئی کیونکہ انھوں نے اس اختیار دینے کو منظور نہیں کیا تھا۔

مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

۳۳۷۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا۔

۳۳۷۸- أَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّعِيْفُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اختیار دیا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم نے اختیار کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تو نہیں ٹھہرایا گیا وہ اختیار دینا ہم پر کچھ چیز۔

بَابٌ ۴۲۷ خِيَارُ الْمَمْلُوْكَيْنِ يُعْتَقَانِ

جب خاوند اور جورو دونوں غلام لونڈی ہوں پھر آزاد ہو جاویں تو اختیار ہوگا

۳۳۷۹- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مَوْهَبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ لِعَائِشَةَ غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ قَالَتْ فَأَرَدْتُ أَنْ أُعْتِقَهُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْدَئِيْ بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ۔

حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تھے حضرت عائشہؓ کے پاس غلام اور لونڈی ارادہ ہوا حضرت عائشہؓ کا کہ آزاد کریں ان کو پھر ذکر کیا اس بات کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا لونڈی سے پہلے غلام کو آزاد کرنا تم اے عائشہؓ اب۔

بَابٌ ۴۲۸ خِيَارُ الْأَمَةِ

لونڈی کو اختیار دینے کا بیان

۳۳۸۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِيْ زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُوْرُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بریرہ میں تین سنتیں تھیں ایک سنت تو یہ ہے کہ وہ آزاد کی گئی پھر اختیار دیا گیا اُسے خاوند کے پاس رہنے میں یعنی اس کو کہا گیا تیری خوشی ہو تو اپنے خاوند کے پاس رہ یا اس کو چھوڑ کر دوسرے کو کر لے اور دوسری بات یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی بریرہ کے قصے میں میراث آزاد کرنے والے کے لیے ہے اور تیسری یہ بات ہے کہ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر میں اور اس وقت ہنڈیا میں گوشت ابل رہا تھا لے

إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

گئے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی اور ایک سالن جو موجود تھا گھر میں آپ نے فرمایا کیا میں نے ہنڈیا نہیں دیکھی ہے گوشت کی بیبی اس ہنڈیا میں گوشت پکتا ہے وہ کیوں نہیں لاتے گھر والوں نے عرض کیا ہاں پکتا تو ہے لیکن وہ گوشت صدقہ دیا ہے کسی نے بریرہ کو اور آپ صدقے کی چیز نہیں کھاتے آپ نے فرمایا اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے ف ۔

۳۴۸۱- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُعْتِقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهَا فَتُهْدِي لَنَا مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوهُ فَإِنَّهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ.

ترجمہ اوپر گزرا

۱۴۲۹ بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ

باب بیان میں اختیار دینے اس لونڈی کے جو آزاد کی گئی ہو اور خاوند اسکا حر یعنی آزاد ہو

۳۴۸۲- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے خریدا میں نے بریرہ کو اور اس کے والیوں نے یہ شرط لگائی کہ اس میراث کے حقدار ہم ہوں گے بی بی عائشہ رض فرماتی ہیں ذکر کیا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا آپ نے فرمایا تو اس کو آزاد کر دے کیونکہ ولاء لونڈی یا غلام کے

ف ؛ بریرہ نامی ایک عورت انصار کی لونڈی تھی انھوں نے کہا اے بریرہ تو اتنا مال ہم کو دے ہم تجھ کو آزاد کر دیں گے جب حضرت عائشہ رض کی مدد سے اس کے آزاد ہونے کی صورت بندھی تو وہ لوگ بریرہ سے کہنے لگے جب تو مر جائے گی تیرے مال کے وارث ہم ہوں گے اس وقت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور ارشاد فرمایا اَلْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ یعنی میراث آزاد کیے گئے کی آزاد کرنے والے کے لیے ہے یہاں اس حدیث کے بیان کرنے سے پہلا مسئلہ بیان کرنا غرض تھا یعنی لونڈی آزاد ہونے سے معلوم ہوا تھا اور یہ بھی بات بریرہ کے سبب سے معلوم ہوئی کہ صدقہ اپنی جگہ پہنچ جانے کے بعد صدقہ نہیں رہتا اس کا حکم بدل جاتا ہے اسی واسطے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھایا اور فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے لیے وہ ہدیہ یعنی تحفے کے طور پر ہے ۔

فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا قَالَتْ لَوْ أَعْطَانِيْ كَذَا وَكَذَا مَا أَقَمْتُ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا.

کے آزاد کرنے والے کا حق ہوتا ہے (یعنے وہ مال جو چھوڑ کر مر جائیں یہ دونوں اور بیچنے والے کا کچھ حصّہ نہیں اس کے مال میں بلکہ حصّہ میراث میں اس کا ہے جو نقد یعنی روپے خرچ کرتا ہے) یہ مسئلہ سن کر بی بی عائشہؓ نے اس کو آزاد کر دیا خصم کے چھوڑ دینے میں وہ کہنے لگی اگر مجھ کو وہ کتنا ہی کچھ دے تو بھی اس کے پاس نہیں ٹھہر نے کی اور اس کے بعد خود مختار ہو گئی اور اس بریرہ کا خاوند آزاد تھا کسی کا غلام نہ تھا۔ ف۔

۳۴۸۳- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُتِيَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ إِنَّ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے ارادہ کیا بریرہ کے مول لینے کا اس کے والیوں نے شرط لگائی ولاء کی یعنی میراث بریرہ کی ہم لیں گے بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ذکر کیا میں نے اس بات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے فرمایا خرید لے اس کو اور آزاد کر دے اس لیے کہ ولاء یعنی میراث غلام یا لونڈی کی جو آزاد ہو چکے حق ہے آزاد کرنے والے کا بیچنے والے کا حق نہیں ہوتا اگرچہ بیچنے والا شرط لگایا کرے بیچنے کے وقت کیونکہ وہ شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا کرنا ضرور نہیں۔ بی بی عائشہؓ فرماتی ہیں کہ لائے گھر کے لوگ گوشت آپ کے آگے اور یہ بھی کہہ دیا یہ گوشت کسی نے صدقہ دیا تھا بریرہ کو آپ نے فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ اور تحفہ ہے اور اختیار دیا بریرہ کو آپ نے اور اس کا خصم آزاد تھا، غلام نہ تھا۔ ف۲

ف: یہاں پچھلے جملے سے غرض ہے یعنی آزاد اور حر کی جورو اگر لونڈی ہو تو آزاد ہونے کے بعد اس کو اختیار رہے اس کے گھر میں رہے یا اس کو چھوڑ دے کیونکہ آزاد ہونا مختار ہونا ہے جب لونڈی آزاد ہو گئی تو مختار ہو جائے گی اور بعض علماء کے نزدیک لونڈی کو اسی صورت میں اختیار ہو گا جب اس کا خاوند غلام ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند غلام تھا جیسے آگے آتا ہے۔

ف۲: اس حدیث سے بھی وہی مسئلہ بیان کرنا مقصود ہے جس کے لیے باب باندھا ہے یعنی لونڈی آزاد ہونے کے بعد مختار ہو جاتی ہے اپنے خاوند کے چھوڑنے میں اگرچہ اس کا خاوند غلام نہ ہو کسی کا۔ کیوں کہ لونڈی کے مختار ہونے کے لیے اس کے خاوند کا غلام ہونا شرط نہیں۔

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا مَمْلُوكٌ

۳۴۸۳- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَاتَبَتْ بَرِيرَةُ عَلٰى نَفْسِهَا بِتِسْعِ أَوَاقٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ بِأُوقِيَّةٍ فَأَتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا فَقَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءُوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ فَكَلَّمَتْ فِي ذٰلِكَ أَهْلَهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ إِلٰى عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لَهَا مَا قَالَ أَهْلُهَا فَقَالَتْ لَا هَا اللّٰهِ إِذًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ بَرِيرَةَ أَتَتْنِي تَسْتَعِينُ بِي عَلٰى كِتَابَتِهَا فَقُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءُوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُونَ أَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِي كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ وَكُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ

باب ـــ بیان میں اس مسئلہ کے کہ اختیار ہے اس لونڈی کو جس کا خصم غلام ہے آزاد ہونے کے بعد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مکاتب کیا بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے تئیں نو اوقیہ پر ہر برس میں ایک اوقیہ ادا کرنا ٹھیرایا پھر آئی بریرہؓ میرے پاس یعنی حضرت عائشہؓ کے پاس آ کر کہا اور ان سے اپنی کتابت میں مدد چاہی بیبی عائشہ نے فرمایا میں اس طرح تو مدد نہیں کرتی لیکن اگر وہ لوگ چاہیں تو میں ایک ہی دفعہ سب رقم گن دوں اور ولا میرا حق ٹھیرے پھر گئی بریرہ اپنے لوگوں کے پاس اور گفتگو کی ان سے اس بات میں ان لوگوں نے نہ مانا اور کہا ولا ہم لیں گے تو پھر کر آئی۔ بریرہ بیبی عائشہ رضؓ کی خدمت میں اور آ گئے تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس وقت میں بریرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آ کر کہا جو ان لوگوں نے کہا تھا بیبی عائشہ نے فرمایا ایسا ہے تو خدا کی قسم میں نہیں مدد کرتی لیکن مگر ولا میرا حق ٹھیرے گا تو کروں گی تیری مدد حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کس بات کا ذکر ہے یہ۔ بیبی عائشہؓ نے ذکر عرض کیا یا رسول اللہ بریرہ آئی تھی میرے پاس اپنی کتابت میں مجھ سے مدد چاہتی ہے میں نے اس سے کہا یوں تو مدد نہیں کرتی مگر ہاں اگر وہ لوگ چاہیں تو ایک ہی دفعہ سب دے دیتی ہوں اور ولا میرے لیے ہوگی یہ بات بریرہ نے ان سے کہی انہوں نے انکار کیا اور کہا ولا ہم لیں گے دوسرے کو نہ دیں گے آپ نے فرمایا بیبی عائشہ کو تو خرید لے اس کو اور ان سے شرط کرنے ولاء کی اور شرط کر لینے سے ان کے ساتھ کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ ولا وہی آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے لہٰذا عائشہؓ کو آپ نے یہ فرمایا اور کھڑے ہوئے خطبہ سنانے کو لوگوں کے بیچ خدا تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کیا حال ہے لوگوں کو ایسی شرطیں باندھتے ہیں جو نہیں ہیں اللہ کی کتاب میں اور کہتے ہیں ولاء ہم لیں گے کتاب اللہ عزت اور بزرگی

فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَوْجِهَا وَكَانَ عَبْدًا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ عُرْوَةُ فَلَوْ كَانَ حُرًّا مَّا خَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

والے کی بہت ٹھیک اور حق ہے اور شرطیں جو اللہ نے لگائیں اور ٹھہرائیں وہی مضبوط اور واثق یعنی قابل وفا کے ہیں اور فرمایا جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں وہ شرط باطل ہے اور بے اصل ہے اس کا وفا کرنا کچھ ضرور نہیں اگرچہ وہ سو شرطیں کیے ہوں پھر اختیار دیا بریرہ کو آپ نے اس کے خصم کے چھوڑنے میں پھر وہ خود مختار ہو گئی یعنی اپنے خصم کو چھوڑ دیا عروہ فرماتے ہیں اگر اس کا خصم آزاد ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکو اختیار نہ دیتے۔ ف

۳۴۸۵۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا۔

حضرت عروہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا بی بی عائشہؓ نے بریرہ کا خصم غلام تھا۔

۳۴۸۶۔ اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيْرَةَ مِنْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ خریدا انھوں نے بریرہ کو انصاری لوگوں سے ان انصاریوں نے ٹھہرایا تھا ولاء کو اپنے لیے اس وقت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کا حقدار وہی شخص ہوتا ہے یعنی جس نے روپیہ خرچ کیا اور بہ دے کر مول لیکر آزاد کیا اور دیجئے

ف: ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم چھ دانگ کا ہوتا ہے اور ایک دانگ دو قیراط دو طسوج کا اور طسوج دو جو کا جو درمیانہ ہوں نہ بہت بڑے اور نہ بہت چھوٹے اور مکاتب اس کو کہتے ہیں کہ مالک آزاد کرنے پر غلام یا لونڈی کے روپے ٹھہرا دے اور اس سے اقرار یا نوشتہ لیوے کہ ہر مہینے میں اسقدر پہنچایا کرے جب تک اس کے ذمہ سے ایک درہم بھی باقی رہے گا وہ آزاد نہ ہوگا۔ بی بی عائشہؓ نے بریرہؓ سے کہا کہ تو اپنے مالک سے کہہ کر ایک مشت قیمت لے لیویں اور میں تجھ کو آزاد کر دوں گی اور ولاء تیری تیرے مرنے کے بعد تیرے مال کی بھی میں وارث ہوں گی۔ اس شرط کو بریرہ کے والیوں نے نہ مانا اور کہا ولاء ہم لیں گے جب انھوں نے حق بات کا انکار کیا تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیوی عائشہؓ کو فرمایا تو خرید کر لے۔ یعنی ان سے اس بات میں زیادہ اصرار نہ کر اور جو کام کرنے کا ہے اس کو کر اور آپ نے خطبے میں فرما دیا کہ یہ شرط بے اصل اور قابل وفا نہیں تو گویا سرے سے شرط ہی نہ ٹھہرے اس جگہ حدیث کو اس واسطے لائے ہیں کہ اس میں لفظ وکان عبدا کا ہے یعنی بریرہ کا خصم غلام تھا اور اکثر علما کا یہی قول ہے کہ جب لونڈی کا خصم غلام ہو تو تب اسکو اختیار ہو سکتا ہے اور اگر آزاد ہو تو نہیں اختیار دیا جائے گا اسکو چنانچہ عروہ نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ اگر وہ آزاد ہوتا نہ اختیار دیتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بریرہؓ کو۔ اور یہ روایت شہرت اور صحت میں پہلی روایت سے بڑھکر ہے یعنی حر ہونے کی روایت سے جو پیچھے گزر چکی اور مصنف نے دونوں روایتوں کے موافق مسئلہ بیان کیا جو دوسری روایت میں زیادہ تصریح کی ہے اول میں فقط روایت بیان کر کے چھوڑ دی۔

وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔

والا حقدار نہیں ہوتا۔ بیوی عائشہؓ فرماتی ہیں اختیار دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو اور تھا بریرہ کا خصم غلام اور ہدیہ دیا بریرہ نے بی بی عائشہ کو گوشت آپ نے کہا ہم کو اس گوشت میں سے حصہ دیتیں تو اچھا تھا بیوی نے فرمایا یہ گوشت بریرہ کو کسی نے صدقہ دیا ہے آپ نے فرمایا وہ گوشت بریرہ کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے صدقہ نہیں بلکہ ہدیہ ہے۔

۳۳۸۷۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ الْكِرْمَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ وَكَانَ وَصِيَّ أَبِيهِ قَالَ وَفَرِقْتُ أَنْ أَقُولَ سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِيكَ قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَرِيرَةَ وَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا وَاشْتَرَطَ الْوَلَاءُ لِأَهْلِهَا فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ وَخُيِّرَتْ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَدْرِي وَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقَالُوا هَذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پوچھا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بریرہ کے معاملے میں اور بیان کیا میں نے میرا ارادہ ہے بریرہ کے خریدنے کا اور اس کے لوگوں سے شرط کرتی ہوں ولاء کی آپ نے فرمایا اس کو خرید لے کیونکہ ولاء اسی کا حق ہے جو آزاد کیا کرتا ہے۔ راوی نے کہا اختیار دیا بریرہ کو آپ نے خاوند کے چھوڑنے میں اور تھا خاوند اس کا غلام پھر کہا راوی نے میں نہیں جانتا کہ خاوند اس کا غلام تھا یا آزاد اور دیا گیا گوشت حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور کہا گھر کے لوگوں نے یہ صدقہ دیا تھا کسی نے بریرہ کو آپ نے فرمایا صدقہ بریرہ کے حق میں تھا اور ہمارے لیے تو ہدیہ ہے۔

بَابُ الْإِيلَاءِ [۱۳۱]

باب ایلاء کے بیان میں

۳۳۸۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورٍ عَنْ أَبِي الضُّحَى قَالَ تَذَاكَرْنَا الشَّهْرَ عِنْدَهُ فَقَالَ بَعْضُنَا ثَلَاثِينَ وَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقَالَ أَبُو الضُّحَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ

حضرت ابو الضحیٰ سے ابو یعفور روایت کرتے ہیں ہم لوگ ذکر کرتے تھے ابو الضحیٰ کے نزدیک ایک کہتے تھے مہینہ کی مدت تیس دن ہے اور بعض کہتے تھے انتیس دن۔ اتنے میں کہا ابو الضحیٰ نے بیان کیا مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہ ایک روز ہم صبح کو گئے دیکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیاں رو رہی تھیں اور ہر ایک کے نزدیک ان کے گھر والے موجود تھے پھر آیا میں مسجد میں تو کیا دیکھتا ہوں کہ لوگوں سے مسجد بھری ہوئی ہے ابن عباس فرماتے ہیں پھر آئے حضرت عمرؓ اور اوپر گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ بالاخانے میں تھے اپنے گھر کے۔

أَحَدٌ تَرْجِعُهُ فَنَادَى بِلَالٌ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنْ آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا کسی نے سلام کا جواب نہ دیا پھر سلام کیا پھر کسی نے جواب نہ دیا تین بار سلام کیا کسی نے جواب نہ دیا پھر لوٹ آئے اور بلالؓ کو بلایا وہ اوپر گئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کیا آپ نے طلاق دی ہے بیویوں کو۔ آپ نے فرمایا نہیں لیکن ایلا کیا ہے میں نے ان سے ایک مہینے کا راوی بیان کرتے انتیس دن ٹھیرے آپ اس مکان میں پھر اتر آئے وہاں سے اور گئے گھر میں بیویوں کے پاس۔ ف۔

۳۴۸۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ آلَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قسم کھائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے کی اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی یعنی عہد کیا کہ ایک مہینے تک عورتوں کے نزدیک نہ جائیں گے اور رہے اپنے بالا خانے میں انتیس راتیں۔ پھر اتر آئے آپ۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے تو ایک مہینے کا ایلا کیا تھا آپ نے فرمایا انتیس دن کا مہینہ ہوا کرتا ہے۔ ف۔

بَابُ الظِّهَارِ

باب ظہار کے بیان میں۔

۳۴۹۰- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِي فَوَقَعْتُ قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ قَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آیا ایک آدمی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میں نے ظہار کیا تھا اپنی عورت کے ساتھ پھر جا پڑا میں اس کے اوپر پہلے کفارہ دینے سے۔ آپ نے پوچھا کس سبب سے کیا تو نے یہ کام اس نے بیان کیا میں نے دیکھی پازیب اس کی چاندنی میں۔ آپ نے اس کو فرمایا اب

ف: ایلاء کہتے ہیں اس بات کو کہ قسم کھائے مرد کہ اپنی عورت کے نزدیک نہ جائے گا اور اس سے کنارہ کر کے علیحدہ رہنے لگے لیکن علماء نے کہا ہے کنارہ کرنا غصے یا ناراضی کے سبب سے ہو اور اگر ناراضی کے سبب سے نہ ہوگا تو اس کو ایلا نہیں کہیں گے۔

ف: وہ مہینہ شاید انتیس دن کا ہوگا یہ بات ہوگی کہ آپ نے لفظ مہینے کا لفظ فرمایا تھا چنانچہ بعض روایتوں میں ہے کہ أَدْخُلُ عَلَيْكُنَّ شَهْرًا یعنی نہ آؤں گا میں تمہارے پاس ایک مہینہ تو مہینہ کا اطلاق انتیس دن پر ہوتا ہے اور تیس دن پر بھی ہوتا ہے۔ آپ نے شہر کا لفظ فرمایا اور شہر فلاں نہ کہا تھا تاکہ آپ کو پابندی ہوتی اس مہینے خاص کی۔

يَرْحَمُكَ اللَّهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

اس کے پاس نہ جانا جب تک کر نہ تو وہ کام جس کا حکم کیا اللہ عزت اور بزرگی والے نے۔ ف۔

۳۴۹۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ تَظَاهَرَ رَجُلٌ مِنِ امْرَأَتِهِ فَأَصَابَهَا قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا أَوْ سَاقَيْهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ظہار کیا ایک آدمی نے اپنی عورت سے پھر صحبت کی اس سے کفارہ دینے کے پہلے پھر ذکر کیا یہ حال حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کونسی چیز تھی جس نے یہ کام کرادیا تجھ سے وہ بولا رحم کرے خدا تعالے آپ پر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، دیکھیں میں نے خلخال یعنی کڑی اس کے پاؤں کی، یا کہا دیکھیں میں نے پنڈلیاں اس کی چاندنی میں، یہ سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دور رہ اس سے جب تک کر لے تو وہ کام جو تجھ کو عزت والے اور بزرگی والے نے حکم کیا۔

۳۴۹۲۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الْحَكَمَ بْنَ أَبَانَ قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّهُ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ غَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَ مَا عَلَيْهِ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ سَاقَيْهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْ حَتَّى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ وَقَالَ إِسْحَاقُ

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا نبی اللہ اس آدمی نے ظہار کیا تھا اپنی جورو سے پھر اس نے صحبت کر لی کفارہ دینے سے پہلے۔ آپ نے فرمایا اس کو کاہے کو کیا تو نے یہ کام اور کس نے کہا تجھ کو ایسی بات کرنے کے لیے، وہ کہنے لگا اے خدا کے نبی مجھ کو نظر پڑیں اس کی گوری پنڈلیاں چاندنی میں۔ آپ نے فرمایا اس کو دور رہ اس سے جب تک ادا نہ کرے تو جو کچھ تیرے ذمہ ہے ادا کرنا اس کا ضرور ہے۔ اب تک سب کے

ف: ظہار جورو کو مشابہت دینا ماں کے جسم کی کسی ایک چیز کے ساتھ یعنی پیٹھ یا پیٹ وغیرہ کے ساتھ مشابہت دیکر کہنا کہ تو میرے حق میں ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ یعنی جیسی وہ مجھ پر حرام ہے ویسی تو بھی مجھ پر حرام ہے۔ اسلام سے پہلے مرد اگر اپنی عورت کو کہتا تو میری ماں ہے تو ساری عمر اس پر حرام گنتے۔ شریعت نے اس بات کو مقرر رکھا لیکن اتنا فرق ہے کہ کفارہ دینے کے بعد وہ جائز ہو جاتی ہے کفارہ جب تک نہ دے تب تک حرام رہتی ہے ہمیشہ کے حرام ہونے کا حکم موقوف کیا۔ اگر کسی شخص نے بغیر کفارہ دیے عورت سے جماع کیا تو اس نے اچھا کام نہ کیا اس کو توبہ کرنی چاہیے اور کفارہ دے کر اس کو ہاتھ لگائے اور کفارہ نہ دینے تک اس کو اپنے حق میں حرام جانے جیسا زبان سے کہا تھا، یہی اللہ تعالے کا احسان مانے اور شکر کرے کہ اس نے کفارہ دینے کے بعد حلال کر دیا ورنہ تو نے عمر بھر اپنا گھر اجاڑ لیا تھا۔

فِي حَدِيثِهِ فَاعْتَزِلْهَا حَتَّى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ وَ اللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُرْسَلُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اسحاق نے اپنی حدیث میں فَاعْتَزِلْهَا فرمایا ہے اور لفظ اس حدیث کے محمد کے ہیں اور مصنف فرماتے ہیں اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح اور اولیٰ ہے مسند ہونے سے اور اللہ سبحانہٗ تعالیٰ زیادہ دانا ہے۔ ف۱

۳۴۹۲- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ لَقَدْ جَاءَتْ خَوْلَةُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو زَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفٰى عَلَيَّ كَلَامُهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا الْآيَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہا بیوی عائشہ رض نے شکر ہے اللہ کا جو سنتا ہے تمام آوازوں کو۔ آئی خولہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور شکوہ کیا اپنے خاوند کا یعنی اس کے ظہار کرنے سے گھر اور بچے خراب اور تباہ ہوئے اور چھپاتی تھی وہ اپنی گفتگو مجھ سے تب اُتاری اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہ آیت کریمہ: قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ ۝ یعنی سن لی اللہ نے اس عورت کی بات جو جھگڑتی ہے تجھ سے اپنے خاوند پر اور چھینکتی ہے اللہ کے آگے اور اللہ سنتا ہے سوال و جواب تم دونوں کا بیشک اللہ سنتا دیکھتا ہے۔ اس کے بعد اللہ جل شانہٗ نے ظہار کا اور اس کے کفارے کا بیان فرمایا۔ ف۲

بَابُ ۳۳ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

باب خلع کے بیان میں

۳۴۹۳- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمَخْزُومِيُّ وَهُوَ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاوند کی کشیدہ رہنے والی اور خلع کرنے والی عورتیں منافق اور دغاباز ان کو ہی کہنا چاہیے۔ ف۳

ف۱: یعنی یہ حدیث مسنداً ابن عباس رض سے اور مرسلاً عکرمہ سے مروی ہے۔ اور مرسلاً روایت صحیح ہے بہ نسبت مسند کے۔

ف۲: یہ عورت بہت خوبصورت تھی ایک بار نماز پڑھتی تھی جب سلام پھیرا تو اس کے خاوند اوس بن صامت نے خواہش کی، اس نے نہ مانا خاوند نے غصہ ہو کر اس سے ظہار کر لیا۔

ف۳: خلع کہتے ہیں عورت اپنا حق مہر کو چھوڑ دے اور کہے کہ تو چھوڑ دے یعنی طلاق دیدے۔ حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں۔

الْمُنَافِقَاتُ قَالَ الْحَسَنُ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ غَيْرِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ شَيْئًا.

۳۴۹۵۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَذْكُرَ فَقَالَتْ حَبِيبَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتٍ خُذْ مِنْهَا فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِي أَهْلِهَا.

حضرت حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے تھی وہ بیوی ثابت بن قیس کی حبیبہ بنت سہل بیان کرتی ہیں نکلے ایک روز حضور صلے اللہ علیہ وسلم شروع صبح صادق میں طرف نماز کے ملی حبیبہ آپ کو دروازے کے قریب آپ نے فرمایا کون ہے تو، حبیبہ نے کہا میں حبیبہ بنت سہل ہوں۔ آپ نے کہا کیوں کیا ہوا کاہے کو آئی حبیبہ نے کہا میری اور میرے خاوند ثابت بن قیس کی نہیں بنتی، جب آئے ثابت بن قیس آپ نے فرمایا یہ حبیبہ بنت سہل کہہ رہی ہے جو کچھ اللہ نے چاہا اس کی زبان سے نکلا حبیبہ جھٹ بولی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو کچھ اس نے مجھ کو دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے آپ نے فرمایا ثابت بن قیس کو لے لے اس کو یعنی تو اپنی چیز اس سے واپس کر لے ثابت بن قیس لے آپ کے فرمانے کے بموجب لے لیا اس سے اپنا دیا ہوا مال اور بیٹھ رہی حبیبہ اپنے گھر والوں میں یعنی ثابت بن قیس کے گھر سے چلی گئی۔

۳۴۹۶۔ أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَمَا إِنِّي مَا أَعِيبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ آئی بیوی ثابت بن قیس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی مجھے غصہ اور ناراضی نہیں ثابت بن قیس کی خصلت اور دین کی طرف سے لیکن اسلام میں کفر اور ناشکری کرنا برا جانتی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو اس کا باغ واپس کر دے گی وہ کہنے لگی ہاں واپس کر دوں گی، آپ نے ثابت بن قیس کو فرمایا تو لے لے اپنا باغ اور طلاق دیدے اس کو ایک طلاق ف۱۔

مجھ کو اور وہ حق چاہے مہر ہو یا کچھ اور چیز ہو اور حسنؓ جو شاگرد ہیں ابو ہریرہؓ کے وہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ کے سوا میں نے کسی سے یہ حدیث نہیں سنی اور کتاب کے مصنف فرماتے ہیں حسنؒ نے ابو ہریرہؓ سے کچھ نہیں سنا غرض اس حدیث میں محدثین کو کلام ہے۔ "حاشیہ صفحہ سابقہ"

ف۱ ؛ وہ باغ ثابت بن قیسؓ نے اس کو مہر میں دیا تھا اسلام میں کفر کرنا یہ کہ عورت ناشکری اور قصور "حاشیہ صفحہ ہذا آئندہ صفحہ پر دیکھیں"

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً.

۳۳۹۷- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ اَبِي حَفْصَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ غَرِّبْهَا اِنْ شِئْتَ قَالَ اِنِّي اَخَافُ اَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِي قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا.

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا میری عورت ایسی ہے جو ہاتھ لگائے اس کے ہاتھ کو روکتی نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اس کو دور کر دے یعنی اس کو طلاق دیدے مرد نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ میری جان اس کے پیچھے نہ جائے یعنی اس کی طرف میرا دل لگا رہے گا بسبب بے صبری کے کہیں گناہ میں مبتلا پڑوں گا آپ نے فرمایا ایسا نہیں ہو سکتا تو تو اس کو اپنے برتاوے میں رکھ لے۔ ف۔

۳۳۹۸- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا هَارُونُ بْنُ رِئَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ تَحْتِي امْرَاَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ اِنِّي لَا اَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ فَاَمْسِكْهَا قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے نکاح میں ایک عورت ہے نہیں جھٹکتی کسی کے ہاتھوں کو جب کوئی اس کو ہاتھ لگاتا ہے آپ نے فرمایا اس کو طلاق دیدے اس نے کہا میں اس کے سوا صبر نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا، روک اس کو۔ ف

بَابُ ۴۳۳ بَدْءِ اللِّعَانِ

لعان کے شروع ہونیکا بیان

۳۳۹۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ وَاِبْرَاهِيمُ

حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عویمر بنی عجلان میں سے (نام ہے قبیلے کا) کہنے لگا اسے

کسی مرد کی فرمانبرداری میں۔ ثابت بن قیس بدصورت تھے اس کا بھی ان سے نفرت کرتا تھا ایمان دار بیوی مٹی مجھی کہ اس نفرت میں مرد کی نافرمانی ہو جائے گی اور مرد کی نافرمانی کرنا خدا کو ناخوش کرنا ہے اور خدا کی ناخوشی لینے والے کا کہاں ٹھکانا" حاشیہ صفحہ سابقہ

ف: ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو منع نہیں کرتی۔ اس بات کے کہنے سے مرد کی غرض یہ ہے کہ عورت بے احتیاط اور سیدھی ہے نہ زنا کی طرف اشارہ نہیں اگر زنا کا ہوتی تو آپ لعان کا حکم کرتے ہر وقت انکار کرتے کے۔ اور بعضوں کے نزدیک فاسقہ عورت کو طلاق دے دینا واجب نہیں ہے ایسے آدمی کو جو صبر نہ کر سکے اس عورت کے بغیر، اور یہ آدمی جس نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی بڑا بے صبر تھا اس واسطے آپ نے فرمایا تو اپنے کام میں لا اس کو۔

ف: روک اس کو یعنی حفاظت اور نگہبانی کر اس کی اور منع کر اور کہہ ہر کوئی اس طرح سے کہ ایسا نہ کیا کرے۔ اور ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے متصل ہونا اس کا خطا ہے اور غلط۔

ابْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ جَاءَنِي عُوَيْمِرٌ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ فَقَالَ أَيْ عَاصِمُ أَرَأَيْتُمْ رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا عَاصِمُ سَلْ لِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَابَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَكَرِهَهَا فَجَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ يَا عَاصِمُ فَقَالَ صَنَعْتُ أَنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِهَا فَتَلَاعَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ لَئِنْ أَمْسَكْتُهَا لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَصَارَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ ۔

عاصم کیا کہتے ہو تم اس معاملہ میں دیکھا ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ غیر آدمی کو، اگر مار ڈالے اس عورت کا خاوند اس کے یار کو کیا تم بھی مار ڈالوگے اس کے خاوند کو یا کیا کروگے بارے عاصم تم پوچھو میرے لیے یہ مسئلہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔ عاصم نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو عیب رکھا اور بُرا مانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے پوچھنے پر۔ پھر عویمر آئے اور کہنے لگے اے عاصم تو نے کیا کیا وہ بولے میں کیا کروں تیری بات ہی خراب ہے بُرا مانا اس کے پوچھنے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور عیب رکھا مجھ پر۔ عویمر کہنے لگے خدا کی قسم میں پوچھوں گا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ اور گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ سے آپ نے فرمایا اللہ نے اتارا ہے حکم تیرا اور تیری بیوی کا بُلا کر لا اس کو سہل کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ جب عویمر اس عورت کو لائے اور لعان کیا دونوں نے آپس میں اور کہنے لگے عویمر قسم کھا کر یارسول اللہ اگر اب رکھوں گا میں اس کو تو میں تہمت لگانے والا ٹھیروں گا، یہ کہہ کر طلاق دیدی اور جدا کر دیا اس کو اپنے قبضہ سے۔ ابھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی نہیں دیا تھا۔ ان کو عورت کے جدا کر دینے کا۔ راوی کہتا ہے پھر یہی عادت اور طریقہ ٹھیر گیا لعان والوں کے واسطے یعنی بعد لعان کے بیوی اور شوہر جدا ہو جائیں۔ ف ۱

ف ۱ : عورت مرد میں لعان اس طور پر ہوتا ہے کہ مرد عورت پر زنا کی تہمت لگائے اور شاہد نہ ہوں، اور عورت سے ڈر کر قائل بھی اپنے قصور کا کوئی نہ ہوتا آخر کو قاضی کے حکم سے چار بار پہلے مرد گواہی دے اللہ کا نام لے کر اپنی صداقت پر، پانچویں بار اپنے اوپر لعنت کرے بشرطیکہ کذب یعنی جھوٹ ہونے کی صورت میں۔ اور اسی طور پر عورت بھی اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے مرد کے کذب پر اور پانچویں بار کہے غضب پڑے خدا کا اس عورت پر بشرطیکہ صداقت مرد کے یعنی اگر مرد اس بات میں سچا ہو تو عورت پر غضب پڑے۔

بَابُ ۱۲۵ اَللِّعَانِ بِالْحَبَلِ

۳۵۰۰ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَاَتِهِ وَكَانَتْ حُبْلٰى۔

لعان کرنا حمل کے وقت میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعان کرایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان عجلانی اور اس کی جورو کے اور تھی عویمر عجلانی کی بیوی حاملہ۔

بَابُ ۱۲۶ اللِّعَانِ فِيْ قَذْفِ الرَّجُلِ زَوْجَتَهُ بِرَجُلٍ بِعَيْنِهِ

۳۵۰۱ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ سُئِلَ هِشَامٌ عَنِ الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَاَتَهُ فَحَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنْ ذٰلِكَ وَاَنَا اَرٰى اَنَّ عِنْدَهُ مِنْ ذٰلِكَ عِلْمًا فَقَالَ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ بِشَرِيْكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ وَكَانَ اَخُو الْبَرَاءِ ابْنِ مَالِكٍ لِاُمِّهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَاعَنَ فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ اَبْصِرُوْهُ فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيْءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ اُمَيَّةَ وَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَكْحَلَ جَعْدًا اَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ قَالَ فَاُنْبِئْتُ

باب بیان میں لعان کے جس میں نام لے کر چھنالہ ثابت کرے مرد اپنی عورت کے لیے یعنی نام لے اس مرد کا جس کے ساتھ عورت نے بدکاری کی ہے

حضرت عبدالاعلیٰ سے روایت ہے پوچھا کسی نے ہشام سے مسئلہ ایسے آدمی کے لیے جس نے بدکاری اور زنا کی تہمت لگائی اپنی بیوی کو تو بیان کیا ہشام نے اس طرح پر کہ پوچھا محمد نے انس بن مالک سے کیونکہ سب لوگ سمجھتے تھے اس مسئلہ کا علم ان کو ہے پھر بیان کیا انس رضی اللہ عنہ نے ہلال بن امیہ نے قذف کیا یعنی زانیہ ٹھہرایا اپنی بیوی کو اور جس سے زنا کرتی تھی اس کا نام شریک بن سحماء بتایا اور یہ شریک بن سحماء بھائی تھا براء بن مالک کا ماں کی طرف سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پہلے لعان کیا اس نے یعنی اس سے پہلے کسی نے لعان نہیں کیا تھا تو لعان کا طریقہ اور مسئلہ اس کے لعان کرنے سے معلوم ہوا پھر لعان کا حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے درمیان ان دونوں کے اور فرمایا دیکھتے رہو اس کو اگر اس نے بچہ سفید رنگ کھلے ہوئے بال قضی العینین یعنی بگڑی آنکھوں والا جنا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر پتلی پنڈلیاں سرمگیں آنکھیں اور گھونگر والے بال ہوں گے تو شریک بن سحماء کا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھ کو خبر پہنچی اس نے جنا بچہ

أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ۔

سرمئی آنکھوں والا اور گھونگھر والے بال اور پتلی پنڈلیوں والا۔ ولے۔

بَابُ كَيْفَ اللِّعَانُ

لعان کس طرح کرتے ہیں

۳۵۰۲- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُخَلَّدُ بْنُ حُسَيْنٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ أَوَّلَ لِعَانٍ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ ابْنَ السَّحْمَاءِ بِامْرَأَتِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ يُرَدِّدُ ذَلِكَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَقَالَ لَهُ هِلَالٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَعْلَمُ أَنِّي صَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْجَلْدِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَا هِلَالًا فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْأَةُ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا أَنْ كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَوِ الْخَامِسَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے پہلے لعان کی رسم اسلام میں ہلال بن اُمیہ کی طرف سے جاری ہوئی کیونکہ انھوں نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر کی آپ نے اس سے فرمایا چار گواہ لا، ورنہ تجھ پر حد آئے گی اور تیری پیٹھ پر پڑے گی آپ نے کئی بار اس سے یہ فرمایا۔ ہلال نے قسم کھا کر کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ جانتا ہے میں سچا ہوں اور اللہ عزت و بزرگی والا تم پر حکم اُتارے گا جس کے سبب سے میری پیٹھ کوڑوں سے بچائی جاوے گی۔ پھر یہ بات اسی طرح رہی، یکایک یہ لعان کی آیت اتری: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ أَحَدِهِمْ أَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ وَيَدْرَأُ عَنْهَا الْعَذَابَ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ۔۔۔۔۔۔: یعنی جو لوگ عیب لگائیں اپنی بیبیوں کو اور ان کے پاس گواہ نہ ہوں سوائے اپنی جان کے تو ایسے شخص کو یوں گواہی دینا چاہیے چار گواہیاں اللہ کا نام لے کر اور کہے مقرر یہ شخص سچا ہے اور پانچویں بار کہے اللہ کی پھٹکار ہو اس شخص پر

ف: اس حدیث اور اوپر والی حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ حاملہ عورت سے حمل کے زمانے میں لعان کرنا منع نہیں بچہ پیدا ہونے تک انتظار کرنا کچھ ضروری نہیں اس حدیث اور اوپر کی حدیث کو مصنف نے اسی واسطے بیان کیا ہے کہ اس مسئلے میں علماء کا اختلاف ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِفُوْهَا فَإِنَّهَا مُوْجِبَةٌ. فَتَلَكَّأَتْ حَتَّى مَا شَكَكْنَا أَنَّهَا سَتَعْتَرِفُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ آدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ فَجَاءَتْ بِهِ آدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ فِيْهَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ الشَّيْخُ وَالْقَضِيءُ طَوِيْلُ شَعْرِ الْعَيْنَيْنِ لَيْسَ بِمَفْتُوْحِ الْعَيْنِ وَلَا جَاحِظِهِمَا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ۔

اگر وہ جھوٹا ہو اور عورت سے تعلق بے مادیوں کر گواہی دے چار گواہی اللہ کے نام کی مقرر وہ شخص جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ کہے کہ اللہ کا غضب ہو اس عورت پر اگر وہ سچا ہے راوی فرماتے ہیں پھر بلایا ہلال کو اس نے گواہیاں دیں چار گواہیاں اللہ کے نام کے ساتھ وہ شخص یعنی ہلال سچا ہے اس بات میں اور پانچویں بار کہا اللہ کی پھٹکار ہو اس شخص پر اگر وہ جھوٹا ہے پھر بلائی گئی عورت اس نے بھی چار گواہیاں دیں اللہ کے نام کے ساتھ۔ راوی فرماتے ہیں جب ہوئی گواہی چوتھی یا پانچویں بار تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھیراؤ اس عورت کو کیونکہ یہ گواہی خرابی کا سبب ہوگی اس کے حق میں یعنی اللہ کا غضب خالی نہ جائیگا حدیث کے راوی بیان کرتے ہیں توقف کیا اس عورت نے ہم کو شک ہوا کہ کچھ بھی آپ کے فرمانے کو اور اب وہ اقرار کرے گی۔ آخر یہ کہا نہیں فضیحت کرتی میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے یہ کہہ کر قسم پوری کر لی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتے رہو اس عورت کو اگر پیدا ہوا اسکو بچہ سفید رنگ چھٹے ہوئے بال قضئ العینین یعنی بجرگی ہوئی آنکھوں والا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہے۔ اور اگر اس نے بچہ جنا گندم گون یعنی کھلے رنگ کا پیچیدہ بالوں والا میانہ قد کا اور پتلی پنڈلیوں والا تو وہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے جنا اس نے بچہ گندم رنگ گھونگر یالے بال والا میانہ قد پتلی پنڈلیوں والا اس کے جننے کے بعد آپ نے فرمایا اگر نہ ہوتا وہ حکم جو اللہ کی کتاب میں ہے تو دیکھتے تم مجھ کو کیا حال کرتا میں اس عورت کا۔

ف امام نسائی نے کہا قضئ العین یہ کہ آنکھوں کے بال لمبے ہوں اور آنکھیں کھلی اور بڑی نہ ہوں جب لڑکا شریک کی صورت کا ہوا تو عورت پر گمان غالب ہوا زنا کا پر حکم شرع ظاہر ہے اس لیے سزا نہیں ہو سکتی۔

۱۷۴۸۔ بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ

امام کے اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ کہنے کا بیان

۳۵۰۳۔ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا قَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا بِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ الشَّرَّ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ذکر ہوا لعان کا نزدیک نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاصم بن عدی نے ایک بات کہی اس ذکر میں یعنی کچھ حال بیان اور پھر گئے پھر ان کے پاس ان کی قوم کا ایک آدمی اس بات کی شکایت کرتا ہوا آیا کہ پایا اس آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو۔ عاصم یہ بات سن کر کہنے لگے اس بلا میں پڑا میں اپنی بات کے سبب سے پھر لے گئے اس کو عاصم بن عدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ ماجرا جو گزرا تھا اس کی عورت کے ساتھ اور جورو والے مرد کا حلیہ اس طرح کا تھا زرد رنگ، چھریرا بدن، سیدھے بال اور جس پر دعویٰ کیا تھا اس کا حلیہ ایسا تھا موٹی موٹی پنڈلیاں اور بدن گوشت بھرا ہوا خوب تیار۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ یعنی اے اللہ تو ظاہر کر دے اس بات کو راوی۔ بیان کرتا ہے جب اس عورت سے بچہ پیدا ہوا تو اُسی آدمی کی شکل پر پیدا ہوا جس کا نام لیا تھا اس عورت کے شوہر نے پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو لعان کرنے کا۔

ف اور جس مجلس میں ابن عباس نے یہ حدیث بیان کی اس مجلس میں کسی آدمی نے کہا کیا یہ وہی عورت تھی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں رجم کرتا کسی کو بغیر گواہی کے تو رجم کرتا میں اس عورت کو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا نہیں یہ عورت تو وہ تھی جو اسلام میں بدنام تھی (یعنی بدکاری سے مگر گواہی یا اقرار سے اس پر ثبوت نہ تھا)

۳۵۰۴- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ الشَّرَّ فِي الْإِسْلَامِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک لعان کرنے کا تو عاصم بن عدی اس ذکر میں بکھ بولے اور لوٹ گئے پھر ملا ان کو ان کی قوم کا ایک آدمی اور ذکر کیا اس نے کہ اس آدمی نے اپنی عورت کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا ہے یہ بات سن کر عاصم بن عدی اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے اور بیان کیا وہ حال جو گزرا تھا اس کی عورت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی بیان کرتا ہے تھا وہ مرد یعنی خاوند والا زرد رنگ کا اور دُبلا اور سیدھے بالوں والا اور جس پر اس نے دعویٰ کیا تھا گیہواں رنگ کا اور پنڈلیاں گوشت بھری اور فربہ آدمی تھا اور تھے بال اس کے چھوٹے چھوٹے گھنگرو والے چھلے دار۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ یعنی اے اللہ تو بیان کر اس حال کو راوی بیان کرتا ہے جنا اس عورت نے بچہ اس مرد کی شکل کا جس کا ذکر کیا تھا اس عورت کے خاوند نے پھر لعان کرایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ان دونوں کے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جس مجلس میں یہ بات بیان کی اس مجلس میں سے ایک آدمی نے پوچھا کیا یہ وہی عورت تھی جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر رجم کرتا میں کسی کو بغیر گواہوں کے تو رجم کرتا میں اس عورت کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا نہیں وہ عورت اور تھی جو شر پھیلاتی تھی ف

٭ ٭ ٭

۴۳۹- بَابُ الْأَمْرِ بِوَضْعِ الْيَدِ عَلَى فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ الْخَامِسَةِ

باب حکم کرنے کا اس بات کے لیے کہ رکھا جائے ہاتھ منہ پر لعان کرنے والے کے پانچویں بار

۳۵۰۵- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

ف یعنی لوگ مسلمان ہو کر برے کام کرتے تھے۔ اور مسلمان کو بدنام کرتے تھے پر اس پر ثبوت نہ تھا گواہوں سے

عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا حِينَ أَمَرَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ يَتَلَاعَنَا أَنْ يَضَعَ يَدَهُ عِنْدَ الْخَامِسَةِ عَلَى فِيهِ وَقَالَ إِنَّهَا مُوجِبَةٌ -

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حکم کیا دو آدمیوں کو لعان کرنے کا اس وقت ایک شخص کو فرمایا لعان کرنے والا جس وقت پانچویں گواہی کو کہنے لگے اس وقت اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دینا کیونکہ پانچویں بار کی گواہی ثابت کر دیتی ہے خدا کے عذاب کو۔ ف

بَابُ ۱۴۳ عِظَةِ الْإِمَامِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ عِنْدَ اللِّعَانِ

باب اس بات کے بیان میں کہ مرد اور عورت کو امام لعان کرنے کے وقت نصیحت کرے

۳۵۰۶- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُولُ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَقَامِي إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ وَلَمْ يَقُلْ عَمْرٌو أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَرَى عَلَى امْرَأَتِهِ فَاحِشَةً إِنْ تَكَلَّمَ فَأَمْرٌ عَظِيمٌ وَقَالَ عَمْرٌو أَتَى أَمْرًا عَظِيمًا وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا مجھ سے کسی نے مسئلہ لعان کرنیوالوں کا کیا ان دونوں میں جدائی اور تفریق کی جاتی ہے بعد لعان کے یا نہیں سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں میری سمجھ میں کچھ نہ آیا جو جب جواب دیتا آخر میں اٹھا اپنی جگہ سے اور گیا ابن عمرؓ کے گھر اور کہا میں نے اے عبدالرحمٰن کے باپ کیا تفریق کی جاتی ہے لعان کرنے والوں کے درمیان یعنی لعان کرنے کے بعد عورت کو مرد سے جدا کر دینا چاہیے یا نہیں ابن عمرؓ نے جواب دیا ہاں تفریق کرائی جاتی ہے ان دونوں میں اور جواب دے کر کہا سبحان اللہ یہ مسئلہ سب سے اوّل فلانے شخص کے بیٹے نے پوچھا تھا ابن عمرؓ نے اس کا نام نہ لیا اور وہ شخص عویمر عجلانی تھے ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ فرمائیے اگر دیکھے ہم میں سے کوئی آدمی کسی شخص کو اپنی جورو

ف اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کو سعی اور کوشش کرنا چاہیے اس امر میں کہ حلف یعنی قسم کھانے سے ان کو منع کرے خصوصاً پانچویں قسم میں کیونکہ اس کے سبب دنیا اور آخرت کی خرابی ہے۔ دنیا کی تو ظاہر ہے کہ گھر برباد ہوتا ہے اور آبرو نہیں رہتی اور عورت کے منہ پر ہاتھ رکھنا اس حدیث میں صاف نہیں معلوم ہوتا ہے اگرچہ ضمناً نکلتا ہے اور حلف کیسے کرانا چاہیے وہ بعض روایتوں میں اس طرح پر ثابت ہوتا ہے۔ میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی جس کے سوائے کوئی سچا معبود نہیں بیشک میں سچا ہوں۔ اور اسی طرح عورت بھی کہے لیکن پانچویں بار مرد اپنے اوپر لعنت کرے اور عورت جھوٹ کہنے کی صورت میں اپنے اوپر خدا کا غضب لے۔

الْأَمْرَ الَّذِي سَأَلْتُكَ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ
عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ وَالَّذِينَ
يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ حَتَّى بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ
اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ـــــ
ـــــ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ
وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ
الْآخِرَةِ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ
ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا فَقَالَتْ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ
أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَ
الْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ
ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ
إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ
عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

کے ساتھ بدکام کرتے ہوئے اگر جو زدو کچھ بولے تو بڑی
آفت کی بات ہے اور اگر چپکا رہے تو ایسی ہی بات پر چپکا رہا
آپ نے اس کو جواب نہ دیا شاید آپ نے جواب کس واسطے
نہ دیا ہو کہ پہلے سے مسئلہ پوچھتا ہے بلا ضرورت پھر دوبارہ
آیا وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا جو بات
میں نے آپ سے دریافت کی تھی اس بلا میں خود ہی مبتلا ہوا ہوں
پھر اتاریں اللہ عزت اور بزرگی والے نے یہ آیتیں سورت نور کی
یعنی وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ سے لے کر أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ
عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ
تک راوی کا بیان کرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے نصیحت
فرمانے لگے اس مرد کو فرمایا کہ عذاب اور تکلیف دنیا کی بہت آسان اور
کم ہے بہ نسبت آخرت کے وہ آدمی آپ کی نصیحت کو سن کر کہنے لگا قسم
ہے اس کی جس نے تم کو حق بات دے کر بھیجا میں یہ بات جھوٹ نہیں
کہتا پھر عورت کو فرمایا اور نصیحت کی اور یاد دلائیں اس کو جس طرح
کی وہ عورت بھی یوں کہنے لگی قسم ہے اس کی جس نے آپ کو
دین دے کر بھیجا یہ مرد جھوٹا ہے اس نصیحت کے بعد مرد نے
گواہی دینی شروع کی اور دیں اس نے چار گواہیں اللہ کے نام
کے ساتھ اور پانچویں بار میں کہا أَنَّ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ
كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ یعنی اللہ کی پھٹکار اس مرد پر اگر اس نے
جھوٹ کہی ہو یہ بات پھر عورت نے بھی چار گواہیں دیں اللہ کے
نام کے ساتھ اور پانچویں بار یہ کہی۔ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا
إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ یعنی خدا کا غضب اترے
اس عورت پر اگر مرد سچا ہو پھر جدائی کرا دی درمیان ان دونوں
کے ۔

ف ۔ اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ امام کو جائز ہے کہ لعان کرنے والوں کو نصیحت کرے اور
ڈراوے ان کو عذاب الٰہی سے ۔

بَابُ ۱۴۲۱ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

لعان کرنیوالوں کے درمیان تفریق اور جدائی کرنے کا بیان

۳۵۰۷- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ.

حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے مصعب نے لعان والوں کے درمیان جدائی نہ کرائی یعنی لعان کرنے کے بعد مرد اور عورت دونوں ایک ساتھ رہتے رہے ان میں جدائی نہ کرائی تو سعید بن جبیر نے ابن عمرؓ کے روبرو یہ ذکر کیا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بھائی بہن میں تفریق کرائی تھی یعنی تفریق کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا ہے

بَابُ ۱۴۲۲ اسْتِتَابَةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ بَعْدَ اللِّعَانِ

توبہ لینا لعان کرنے والوں سے بعد لعان کرنے کے

۳۵۰۸- أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللَّهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ قَالَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ إِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُ بِهِ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهِيَ أَبْعَدُ مِنْكَ.

حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے کہا ابن عمرؓ سے کسی آدمی نے زنا کار کہا اپنی جورو کو ابن عمرؓ نے اس کے جواب میں کہا جدائی کرائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان بھائی اور بہن بنی عجلان کے اور کہا خدا تعالیٰ جانتا ہے کوئی ایک تم میں سے جھوٹا ہے اگر تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے تو اچھا ہے تین بار فرمایا مگر دونوں نے انکار کیا تو جدائی کر دی ان دونوں میں اور کہا پوچھا اس لعان کرنے والے مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میرا مال ہے اس عورت کے نزدیک وہ بھی مجھ کو ملے گا یا نہیں آپ نے فرمایا اگر تو سچا ہے تو تو نے کام میں لا چکا ہے اس عورت کو وہ مال اس کے بدلے میں گیا اور اگر تو جھوٹا ہے پھر وہ مال لینا اور واپس کرنا بعید ہے تجھ سے یعنی اپنے کام میں لایا اس کو تہمت لگائی پھر مال کی طمع کرتا ہے - ف

ف اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ لعان کے بعد اور تفریق سے پہلے توبہ کرانا جائز ہے۔

بَابُ ۱۴۲۳ اِجْتِمَاعُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

۳۵۰۹- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ وَلَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ لَكَ۔

لعان کرنے والوں کا ملاپ!

حضرت سعید بن جبیر سے روایت پوچھا میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والوں کا مسئلہ ابن عمرؓ نے جواب دیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد لعان کرنے والوں کو حساب تمہارا خدا کے اوپر ہے یعنی وہ تم کو سمجھے گا کوئی ایک تو تم میں سے جھوٹا ہے دونوں تو سچے نہیں ہو سکتے اور فرمایا مرد کو نہیں راہ تجھ کو اس کی طرف کسی بات میں یعنی تیرا اس پر کچھ نہیں چلتا اس مرد نے عرض کیا یا رسول اللہ میرا مال ہے اس پر آپ نے کہا تیرا کچھ نہیں اس کے نزدیک یعنی تو اس سے کسی چیز کے لینے کا مستحق نہیں کیونکہ اگر تو سچا ہے تو شرم کی چیز حلال ہوئی تیرے لیے وہ مال اس کے بدلے میں گیا اور اگر جھوٹا ہے تو مال طلب کرنا تجھ کو لائق نہیں اور بعید ہے تیری شان سے فل

بَابُ ۱۴۲۴ نَفْيُ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ وَاِلْحَاقُهُ بِاُمِّهِ

۳۵۱۰- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَاَتِهٖ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ۔

نفی اور انکار کرنا لڑکے کا بسبب لعان کے اور سپرد کر دینا لڑکے کو اس کی ماں کے پاس

حضرت ابن عمر سے روایت ہے لعان کا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد میں اور جدائی ڈالدی درمیان ان دونوں کے یعنی توڑ ڈالا نکاح ان کا اور سپرد کیا بچے کو اس کی ماں کے ساتھ۔ ف

بَابُ ۱۴۲۵ اِذَا عَرَّضَ بِامْرَاَتِهٖ

اگر اشارہ کرے مرد اپنی عورت کی بدکاری

ف باب کی مناسبت لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا کے فرمانے سے ثابت ہوتی ہے ایک معنی تو یوں ہوئے کہ تیرا اس پر اب زور نہیں چل سکتا کیونکہ یہ تو قسم کھا کر بری ہو گئی اس معنی کے اعتبار سے لعان کے کرنے سے تفریق ہو جانا یا تفریق کا واجب ہونا نہیں نکلتا ہاں اگر یوں کہیں تیری اس پر راہ نہیں رہی تیرے قبضے سے باہر ہو گئی اور تیرے اوپر حرام ہو گئی ہمیشہ کو تو البتہ باب کی مناسبت نہیں پائی جاتی لیکن لفظ عام ہونے کے سبب سے یہ بات نکلتی تھی اس واسطے باب میں اس بات کا ذکر کیا گیا۔

وَسَكَتَ فِي وَلَدِهِ وَأَرَادَ الْإِنْتِفَاءَ مِنْهُ

کالے لڑکے کے پیرایہ میں لیکن ظاہر میں لڑکے کا انکار نہ کرے اور دل میں مراد ہو انکار کرنا ایسے شخص کا کیا حکم ہے۔

۳۵۱۱- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تُرٰى اَتٰى ذٰلِكَ قَالَ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی بنی فزارہ کے قبیلے کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا میری عورت نے جنا ایک کالے رنگ کا آپ نے پوچھا اس سے تیرے پاس اونٹ بھی ہیں اس نے کہا ہاں ہیں آپ نے فرمایا کس رنگ کے ہیں کہا لال رنگ ہیں آپ نے فرمایا ان میں خاکی بھی کوئی ہے اس نے کہا ہاں البتہ خاکی رنگ کے بھی ہیں پھر آپ نے فرمایا وہ خاکی رنگ کا تیرے نزدیک اور تیری سمجھ میں کہاں سے آیا اس نے کہا کسی رگ نے کھینچا ہوگا اس کو بھی پھر آپ نے فرمایا ایسا کسی رگ نے کھینچا ہوگا اس کو۔ ف

۳۵۱۲- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ فِيْهَا ذَوْدٌ وُرْقٌ قَالَ فَمَا ذَاكَ تُرٰى قَالَ لَعَلَّهُ اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهَا عِرْقٌ قَالَ فَلَعَلَّ هٰذَا اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی بنی فزارہ کے قبیلے میں کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا میری عورت نے ایک لڑکا جنا ہے اور وہ لڑکا کالے رنگ کا ہے آپ نے پوچھا اس فزاری سے تیرے یہاں اونٹ ہیں اس نے کہا ہیں آپ نے کہا کیا رنگ ہیں ان کے اس نے عرض کیا سرخ رنگ ہیں آپ نے فرمایا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہوگا دیکھو اور غور کر کہاں سے آیا وہ رنگ اس میں اس نے عرض کیا کسی رگ نے کھینچا ہوگا اس کو آپ نے فرمایا شاید اس کو بھی جنی ہے لڑکے کو کسی رگ نے کھینچا ہو اپنی طرف راوی بیان کرتا ہے آپ نے لڑکے سے انکار کرنے کی رخصت نہ دی اس کو۔ ف

ف مرد کا ارادہ یہ تھا میں تو گورا ہوں یہ کالا لڑکا پیدا ہوا اگر میرا ہوتا تو گورا ہوتا تو گویا اشارت کی کہ عورت نے بدکاری کی ہو گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جانور کی مثال دے کر سمجھا دیا اور آپ نے اس طرح بیان کرنے کو قذف نہ ٹھہرایا معلوم ہوا کہ قذف بے صاف صاف بیان کرنے کے ثابت نہیں ہوتی اور اس آدمی نے یہ بات جو کہی کہ کسی رگ نے کھینچا ہوگا یعنی کوئی اونٹ ان کی نسل میں کا جو اوپر کی طرف ہے خاکی رنگ کا ہوگا۔

۳۵۱۳ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيْوَةَ حِمْصِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَّى كَانَ ذَلِكَ قَالَ مَا أَدْرِي قَالَ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا جَمَلٌ أَوْرَقُ قَالَ فِيهَا إِبِلٌ وُرْقٌ قَالَ فَأَنَّى كَانَ ذَلِكَ قَالَ مَا أَدْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ فَمِنْ أَجْلِهِ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَا يَجُوزُ لِرَجُلٍ أَنْ يَنْتَفِيَ مِنْ وَلَدٍ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ إِلَّا أَنْ يَزْعُمَ أَنَّهُ رَأَى فَاحِشَةً۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو کھڑا ہوا ایک آدمی اور کہنے لگا یا رسول اللہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے حبشی غلام کی صورت کا ہے یعنی کالا رنگ ہے اس کا آپ نے فرمایا کہاں سے آیا یہ کالا رنگ اس کا اس نے کہا نہیں معلوم کہاں سے آیا آپ نے پوچھا تیرے پاس اونٹ بھی ہیں اس نے کہا ہیں کہا آپ نے کیا ہیں رنگ ان کے اس نے عرض کیا لال رنگ کے ہیں آپ نے فرمایا کوئی خاکی رنگ کا بھی ان میں ہے کہا اس نے خاکی رنگ کے بھی اونٹ ہیں اس میں آپ نے فرمایا وہ خاکی رنگ کہاں سے آیا ان میں کہا اس نے معلوم نہیں کہاں سے آیا لیکن کسی رگ نے کھینچا ہو گا اس کو راوی بیان کرتا ہے اسی واسطے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہیں جائز ہے مرد کو انکار کرنا لڑکے سے جو پیدا ہوا اس کی جورو سے مگر اس وقت کہ کہے میں نے دیکھا ہے اس کو اور میں جانتا ہوں کہ وہ فاحشہ ہے ف۲

بَابُ ۱۴۲۶ التَّغْلِيظُ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ

اولاد سے انکار کرنے والے پر تغلیظ اور سختی کرنے کا باب:

۳۵۱۴ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ قَالَ شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ عَلَى قَوْمٍ رَجُلًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ وَلَا يُدْخِلُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اتری آیت لعان کی جو عورت ملا دے ایک قوم والی کو دوسرے قوم کے لوگوں میں اس عورت کے لیے اللہ کے نزدیک نہیں کچھ چیز اور نہ داخل کرے گا خدا تعالیٰ اس کو جنت میں اور جس مرد نے انکار کیا اپنی اولاد کا دیکھ بھال کر دوا

ف۱ یعنی جس ارادے اور خیال سے اس نے یہ بات کہی تھی آپ نے اس کو رد کر دیا اور اس کے فہم کے مطابق اس کی تسلی بھی کر دی۔

ف۲ یعنی تعریض کرنے اور اشارت سے قذف کا حکم ثابت نہیں ہوتا۔

اللّٰهُ جَنَّتَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ وَفَضَحَهٗ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

کرے گا اس کو اللہ سب لوگوں کے سامنے جب موجود ہوں گے پہلے زمانے پچھلے زمانے کے آدمی ف

بَابُ ۴۲ اِلْحَاقِ الْوَلَدِ بِالْفِرَاشِ اِذَا لَمْ يَنْفِهِ صَاحِبُ الْفِرَاشِ

جب کہ کسی عورت کا خاوند بچے کا انکار نہ کرے تو بچہ اسی کو دے دینا چاہیے

۳۵۱۵۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا فراش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر ہے ٢

۳۵۱۶۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا فراش والے کا ہے اور زنا کرنے والے کو پتھر

۳۵۱۷۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِيْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ عُتْبَةَ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ اِلٰى شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ وَلِيْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شَبَهِهٖ قَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ اَخِيْ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ وَلِيْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهَهٗ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جھگڑا کیا سعد بن ابی وقاص نے اور عبد بن زمعہ نے آپس میں ایک بچے کے لیے سعد نے کہا یا رسول اللہ یہ بچا بیٹا ہے میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا میرے بھائی نے وصیت کی تھی مجھ کو اور کہا تھا زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفے سے ہے دیکھیے آپ شباہت اس کی ایک نسخے میں اتنا زیادہ ہے۔

ف ایک قوم میں دوسرے کو ملانا یعنی زنا کرنا اور اپنے خصم کے نسب میں دوسرے کا نسب ملا دینا کیونکہ لڑکا یا لڑکی جس قدر کے پیدا ہوگا اسی کا کہلائے گا یہ تنبیہ عورت کو فرمائی اور اسی طرح اگر مرد جان کر کسی غرض سے اپنی اولاد سے انکار کرے اس کے حق میں بھی سختی کی اور بڑی رسوائی کا وعدہ دیا۔

ف٢ یعنی لڑکے کا مالک وہی ہے جس کے بچھونے اس لڑکے کی ماں ہے خواہ نکاح سے خواہ ملکیت سے اور اگر حرام کاری کا دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو اس کی قسمت میں پتھر ہے یعنی وہ مالک نہیں اور اگر حرام کار بیاہا ہوا ہو تو اس کو سنگسار کرنا چاہیے۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ۔

یعنی عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا پھر دیکھا آپ نے اس کی شباہت کو تو صاف معلوم ہوئی عتبہ کی صورت اس سے ملتی تھی آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا لڑکا ہے کیونکہ لڑکا فرش والے کا ہے اور زناکار کو پتھر ہے اور فرمایا آپ نے بیوی سودہ کو پردہ کر اس سے لے سودہ زمعہ کی بیٹی پھر نہیں دیکھا اس نے سودہ کو کبھی۔

۳۵۱۸۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ مَوْلًى لَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَؤُهَا هُوَ وَكَانَ يَظُنُّ بِآخَرَ يَقَعُ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ شِبْهِ الَّذِي كَانَ يَظُنُّ بِهِ فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَلَيْسَ لَكِ بِأَخٍ۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زمعہ کی ایک لونڈی جس کے ساتھ ہم بستر ہوا کرتا تھا اور زمعہ کو یہ بھی ظن تھا کہ اس لونڈی کے ساتھ کسی دوسرے شخص نے زنا کیا ہے آخر اس کو لڑکا پیدا ہوا اسی شخص کی صورت پر جس کا اس کو ظن تھا اور زمعہ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے مر گئی تھی یہ قصہ ذکر کیا بیوی سودہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آپ نے فرمایا بچہ فرش والے کا ہے اور تو پردہ کر اس سے اے سودہ کیونکہ وہ تیرا بھائی نہیں ف۔

۳۵۱۹۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَا أَحْسَبُ هٰذَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ فرش والے کے تابع ہے اور حرام کار کو پتھر ہے اور عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میرے گمان میں یہ عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں۔

بَابُ ۱۷۴۸ فِرَاشِ الْأَمَةِ

لونڈی کے فراش ہونے کے بیان میں

۳۵۲۰۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جھگڑے سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن زمعہ آپس میں سعد کہتے تھے میرے بھائی عتبہ نے وصیت کی تھی مجھ کو جب

ف زمعہ کے بیٹے نے اس لڑکے کو اپنا بھائی کہا اور اس واسطے وہ لڑکا زانی کے والی کو نہ دیا اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ مالک اگر انکار نہ کرے اور یہ نہ کہے کہ بچہ میرا نہیں تو اس بچے کو اس کی ماں کے تابع کرتے ہیں یعنی جس کے ملک میں اس کی ماں ہے اس کی ملک میں بچہ بھی رہے گا۔ اگرچہ اسباب خارجیہ سے معلوم بھی ہوتا ہو کہ اس کا نطفہ نہیں۔

فِي ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَعْدٌ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ إِذَا قَدِمْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَهُوَ ابْنِي فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هُوَ ابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهَهَا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ۔

آیا میں مکے میں تو دیکھنا جو کو دیکھ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو وہ میرا بیٹا ہے اور عبد بن زمعہ نے بیان کیا وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جنا اس نے اس کو میرے باپ کی ملکیت اور فرش میں پھر دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عتبہ کی شباہت صاف تھی اس میں پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ اس کا ہے جس کے لیے فراش ہے اور فرمایا اے سودہ اس سے پردہ کر تو فلا

بَابُ ۱۴۲۹ الْقُرْعَةِ فِي الْوَلَدِ إِذَا تَنَازَعُوا فِيهِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ فِيهِ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

بیان قرعہ یعنی پانسہ ڈالنے کا جب تنازع اور جھگڑا کریں لوگ کسی بچے میں اور ذکر اختلاف کا جو بیان کیا ہے شعبی کے شاگردوں نے زید بن ارقم کی روایت میں۔

۳۵۲۱۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا ثُمَّ سَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالَّذِي صَارَتْ عَلَيْهِ الْقُرْعَةُ وَجَعَلَ عَلَيْهِ ثُلُثَيِ الدِّيَةِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے حضرت علی کے پاس تین آدمی آئے یمن میں جنہوں نے ایک عورت سے جماع کیا تھا ایک ہی طہر میں آپ نے دو کو الگ کر کے پوچھا کہ تم تیسرے کے لیے اس لڑکے کا اقرار کرو انہوں نے نہ مانا پھر دوسرے دو سے پوچھا انہوں نے بھی نہ مانا پھر قرعہ ڈالا ان تینوں کے نام پر اور جس کے نام پر قرعہ نکلا اسی کو لڑکا دے دیا اور ایک ایک تہائی دیت اس سے اور دونوں کو دلوائی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر ہوا تو آپ ہنسے یہاں تک کہ داڑھیں آپ کی کھل گئیں کیونکہ قرعے کا فیصلہ ایک بے اختیاری کا فیصلہ ہے۔

۳۵۲۲۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے

ف: اگرچہ ظاہر شرع کے بموجب آپ نے اس کو سودہ کا بھائی قرار دیا پر احتیاطاً سودہ کو حکم دیا پردے کا کیونکہ شبہ تھا زنا کا۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي الْخَلِيْلِ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْيَمَنِ فَجَعَلَ يُخْبِرُهُ وَيُحَدِّثُهُ وَعَلِيٌّ بِهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَى عَلِيًّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَخْتَصِمُوْنَ فِي وَلَدٍ وَقَعُوْا عَلَى امْرَاَةٍ فِي طُهْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

تھے اتنے میں آیا ایک آدمی آپ کی خدمت میں یمن سے وہاں کی خبریں بیان کرنے لگا اور باتیں کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن میں تھے اور کہنے لگا یا رسول اللہ تین شخص جھگڑتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکے کے لیے جماع کیا تھا انہوں نے ایک عورت سے ایک طہر میں پھر بیان کیا پوری حدیث کو یعنی جو حدیث اوپر گذر چکی ہے۔

۳۵۲۳۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْاَجْلَحِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ بِالْيَمَنِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا اُتِيَ فِي ثَلَاثَةِ نَفَرٍ ادَّعَوْا وَلَدَ امْرَاَةٍ فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَحَدِهِمْ تَدَعُهُ لِهٰذَا فَاَبَى وَقَالَ لِهٰذَا تَدَعُهُ لِهٰذَا فَاَبَى وَقَالَ لِهٰذَا تَدَعُهُ لِهٰذَا فَاَبَى قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنْتُمْ شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُوْنَ وَسَاُقْرِعُ بَيْنَكُمْ فَاَيُّكُمْ اَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تھا میں نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت علیؓ ان دنوں یمن میں تھے آیا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور کہنے لگا میں حاضر تھا ایک روز حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے تین آدمی وہ تینوں دعویٰ کرتے تھے ایک عورت کے لڑکے کا اس وقت فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کو ان میں سے کیا چھوڑ دیتا ہے تو اس لڑکے کو اس کے لیے اس نے انکار کیا پھر دوسرے کو فرمایا تو چھوڑ دیتا ہے اس بچے کو اپنے ساتھی کے لیے اس نے بھی انکار کیا پھر تیسرے سے دریافت کیا اس نے بھی انکار کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم آپس میں مخالف ہو اور جھگڑتے ہو اور اب میں قرعہ یعنی پانسا ڈالوں گا تم میں جس کے حصے میں قرعہ آئے گا اس کو وہ لڑکا ملے گا اور اس پر دو تہائی دیت کی پڑے گی جس وقت یہ سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہنسے آپ یہاں تک نظر آئے دانت مبارک آپ کے۔

۳۵۲۴۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ شَاهِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِنْ حَضْرَمَوْتَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَاُتِيَ بِغُلَامٍ تَنَازَعَ فِيْهِ ثَلَاثَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ خَالَفَهُمْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف آیا ان کے پاس ایک لڑکے کا مقدمہ جس میں تین آدمی جھگڑتے تھے اور بیان کی سب حدیث جو اوپر جو گزر چکی ہے۔ مخالف ہوا ابن کہیل

٣٥٢٥. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَوِ ابْنِ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اشْتَرَكُوا فِي طُهْرٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا صَوَابٌ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ

حضرت سلمہ بن کہیل سے روایت ہے سنا میں نے شعبی کو حدیث بیان کرتے ہوئے ابی الخلیل کی روایت سے یا ابن ابی الخلیل سے کہ وہ حدیث یہ ہے تین آدمی شریک ہوئے ایک طہر میں پھر ذکر کیا حدیث کو اسی طور پر اور نہیں ذکر کیا زید بن ارقم کا اور نہ مرفوع کیا اس حدیث کو ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں یہی صحیح ہے اور اللہ سبحان وتعالیٰ زیادہ دانا ہے۔ف

بَابُ الْقَافَةِ

قیافہ جاننے والوں کا بیان

٣٥٢٦. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ فَقَالَ إِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوشی کے سبب چمک رہے تھے خط پیشانی کے اور فرمانے لگے تجھے معلوم ہے مجزز نے نام ہے ایک قیافہ داں کا دیکھا زید بن حارثہ کو اور اسامہ کو پھر کہا ان دونوں آدمیوں کے پاؤں کی وضع ایک دوسرے کے پاؤں کی وضع میں ملتی ہے یعنی پاؤں کے اجزا ایک دوسرے کے ملتے جلتے ہیں شاید انگلیاں یا ایڑیں دونوں کی مشابہ ہونگی۔

٣٥٢٧. أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ وَعِنْدِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَرَأَى أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ وَقَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ هٰذِهِ أَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز اور خوشی میں تھے فرمانے لگے اے عائشہ کیا تجھ کو معلوم نہیں مجزز مدلجی (جو قیافہ شناس تھا) آیا میرے پاس اور اس وقت اسامہ بن زید میرے پاس موجود تھے اس قیافہ شناس نے دیکھا اسامہ بن زید کو اور زید کو اور دونوں کا منہ چادر سے ڈھکا ہوا تھا اور پاؤں کھلے ہوئے تھے اس قیافہ شناس نے کہا یہ پاؤں ایک دوسرے میں سے پیدا ہوئے ہیں ف

ف یعنی اس حدیث کا مرسلاً روایت کرنا ٹھیک ہے اور مسنداً ٹھیک نہیں ہے جیسے سوا سلمہ کے اور راویوں نے نقل کیا ہے۔

بَابُ ۱۵۱ إِسْلَامِ أَحَدِ الزَّوْجَيْنِ وَتَخْيِيرِ الْوَلَدِ

خصم اور جورو دونوں میں سے کوئی مسلمان ہو جائے اس باب میں اس کا بیان ہے اور لڑکے کو اختیار دینا اس کا بھی بیان ہے

۳۵۲۸- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ الْبَتِّيِّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتِ امْرَأَتُهُ أَنْ تُسْلِمَ فَجَاءَ ابْنٌ لَهُمَا صَغِيرٌ لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ فَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبَ هَا هُنَا وَالْأُمَّ هَا هُنَا ثُمَّ خَيَّرَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَذَهَبَ إِلَى أَبِيهِ۔

حضرت عبدالحمید انصاری اپنے باپ سے اور ان کا باپ ان کے دادا سے روایت کرتا ہے وہ مسلمان ہوئے یعنی عبدالحمید کے دادا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے ان کی جورو نے جو یعنی عبدالحمید کی دادی نے ان دونوں کا ایک بیٹا تھا جو ابھی بالغ نہیں ہوا تھا بٹھایا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کے ماں اور باپ وہاں موجود تھے پھر اختیار دیا اس لڑکے کو آپ نے اور دعا کی یا اللہ اس کو ہدایت کر وہ لڑکا اپنے باپ کے پاس چلا گیا۔

۳۵۲۹- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ فَجَاءَ زَوْجُهَا وَقَالَ مَنْ يُخَاصِمُنِي فِي ابْنِي فَقَالَ يَا غُلَامُ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ

حضرت ہلال بن اسامہ ابو میمونہ سے روایت کرتے ہیں کہا ابو میمونہ نے ایک دن ہم ابو ہریرہؓ کے پاس تھے تو بیان کیا ابو ہریرہؓ نے آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میرے ماں باپ آپ کے اوپر سے تصدق کئے جائیں میری غرض یہ ہے میرا خاوند میرے بچے کو مجھ سے لینے کا ارادہ کرتا ہے اور اس بچے سے مجھ کو نفع ہے اور وہ مجھ کو ابی عنبہ کے کوئیں کا پانی پلاتا ہے اتنے میں آیا خاوند اس عورت کا اور کہنے لگا کون جھگڑا کرتا ہے میرے ساتھ میرے بیٹے کے معاملہ میں آپ نے کہا اے لڑکے یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے ان دونوں میں جس کا تیرا جی چاہے اس کا ہاتھ

ف لیعنی ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں زید باپ تھے اور اسامہ ان کے بیٹے تو بیٹے کے پاؤں باپ سے ملتے تھے قیافہ شناس نے پہچان لیا۔

ف جب کسی چھوٹے لڑکے یا لڑکی کے لیے اختلاف پڑے اس کے ماں باپ میں تو بعضی جگہ سے قرعہ ڈالنا ثابت ہوتا ہے اور بعضی جگہ بچے کو اختیار دیا گیا ہے اور اختیار دینا اولیٰ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اکثر حدیثوں سے یہی ثابت ہوا ہے چنانچہ اس حدیث میں بھی خیّرہٗ کا کلمہ وارد ہوا ہے یعنی اختیار دیا اس لڑکے کو آپ نے۔

فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ۔

پکڑے لڑکے نے اپنی ماں کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ لے گئی اس کو اپنے ساتھ۔ ف۱

بَابٌ ۱۵۲ عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ

خلع کرنیوالی عورت کی عدت کا بیان۔

۳۵۳۰ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي شَاذَانُ بْنُ عُثْمَانَ أَخُو عَبْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ضَرَبَ امْرَأَتَهُ فَكَسَرَ يَدَهَا وَهِيَ جَمِيلَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُبَيٍّ فَأَتَى أَخُوهَا يَشْتَكِيهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ خُذِ الَّذِي لَهَا عَلَيْكَ وَخَلِّ سَبِيلَهَا قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَرَبَّصَ حَيْضَةً وَاحِدَةً فَتَلْحَقَ بِأَهْلِهَا۔

حضرت عبدالرحمن معوذ بن عفرا کی بیٹی ربیع سے سن کر بیان کرتے ہیں ثابت بن شماس نے مارا اپنی جورو جمیلہ عبداللہ بن ابی کی بیٹی کو اور توڑ ڈالا ہاتھ اس کا اس کے بھائی نے شکوہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی بہن کی طرف سے آپ نے بلا بھیجا ثابت کے پاس جب ثابت حاضر ہوئے آپ نے فرمایا اس کو دے اس عورت سے اپنی چیز اور چھوڑ دے اس کا راستہ ثابت نے کہا بہت اچھا پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو ایک حیض کی عدت گزارنے کے لیے پھر اس کو اپنے ماں باپ کے یہاں چلے جانے کے واسطے حکم کیا۔ ف۲

۳۵۳۱ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ إِسْحَقَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رُبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَ قُلْتُ لَهَا حَدِّثِينِي حَدِيثَكِ قَالَتِ اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِي ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ فَسَأَلْتُهُ مَاذَا عَلَيَّ مِنَ الْعِدَّةِ فَقَالَ لَا عِدَّةَ عَلَيْكِ إِلَّا أَنْ تَكُونِي حَدِيثَةَ عَهْدٍ بِهِ فَتَمْكُثِي حَتَّى تَحِيضِي قَالَ وَأَنَا مُتَّبِعٌ فِي ذَلِكَ قَضَاءَ رَسُولِ

حضرت ربیع معوذ کی بیٹی سے روایت ہے خلع کیا میں نے اپنے خاوند سے پھر آئی میں عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور پوچھا میں نے کیا حکم ہے میری عدت کے لیے یعنی کتنی عدت گزاروں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تیرے اوپر نہیں عدت مگر جب تو ابھی دنوں میں اپنے خاوند کے پاس رہی ہو تو ٹھہر جا یہاں تک کہ آ جاوے تجھ کو ایک حیض اور بیان کیا میں تابع ہوں اس مسئلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ف۱ حقانیت اور سچائی اسی کو کہتے ہیں عورت کا ظلم دکھایا اور پہلی حدیث میں جس مرد کا قصہ گزر چکا ہے اس کے اسلام کی طرف داری نہ کی بلکہ جو حق امر تھا اسی پر فیصلہ کیا یعنی لڑکے کو اختیار دیا اس نے اپنے اختیار سے جس کو چاہا اس کو اختیار کر لیا۔

ف۲ جیسا کہ طلاق کی عدت تین حیض ہیں خلع کی عدت ایک حیض ہے اسی واسطے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ خلع فسخ ہے نکاح کا طلاق نہیں اگر طلاق ہوتا تو تین حیض عدت مقرر ہوتی۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْيَمَ الْمَغَالِيَّةِ كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ۔

کے فیصلے کو جو مریم مغالیہ کا فیصلہ کیا تھا کہ وہ مریم مغالیہ جورو ثابت بن قیس بن شماس کی خلع کیا تھا اس عورت نے اس سے۔ ف

باب ۱۷۵۲۔ مَا اسْتُثْنِيَ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ

مطلقہ عورتوں کی عدت کی جو آیت ہے اس میں سے کون کون سی عورتیں مستثنیٰ ہیں۔

۳۵۳۲۔ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَانَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ اَنْبَانَا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا وَقَالَ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ الْآيَةَ وَقَالَ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْآنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَنُسِخَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ تَعَالَى وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا بیان میں آیت مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا کے یعنی جو موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو بھیجتے ہیں اس سے بہتر یا اس کے برابر اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَّكَانَ آيَةٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ یعنی جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری اور اللہ بہتر جانتا ہے جو اتارتا ہے تو کہتے ہیں تو تو بنا لاتا ہے یوں نہیں بلکہ ان بہتوں کو خبر نہیں ف۔ اور کہا یہ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ یعنی مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور ثابت رکھتا ہے جو چاہے اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب پھر فرمایا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے پہلے پہل قرآن میں سے جو منسوخ ہوا وہ قبلہ ہے اور اس کے بعد کہا ابن عباس نے وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۔

ف ثابت بن قیس کی جورو کے نام میں اختلاف ہے اس حدیث میں اس کا نام مریم ہے اور اوپر کی حدیث میں ان کی جورو کا نام جمیلہ بنت عبداللہ ابن ابی اور اس کے سوا اور نام بھی مروی ہیں اور اختلاف بڑا واقعے ہونے کے سبب سے شاید ثابت بن قیس سے دو عورتوں نے خلع کیا ہو۔

ف یہ اعتراض یہود کرتے تھے ان کے سیکھے سکھائے مشرک بھی طعن کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری ٹھہراتے تھے اور کہتے تھے اگر اللہ کی طرف سے یہ کتاب ہوتی تو منسوخ نہ ہوا کرتی کیونکہ پہلی بات میں کیا عیب تھا جو موقوف کر دی گئی ایسی ویسی باتیں طعن کی کرنے سے اللہ تعالیٰ نے اس کا جواب دیا کہ عیب نہ پہلی میں تھا نہ پچھلی میں لیکن حاکم کو اختیار ہے جو چاہے وہ حکم کرے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان تینوں آیتوں کو نسخ کے ثبوت کے لیے بیان کیا ہے چنانچہ تیسری آیت اس آیت کے بعد بیان کی ہے۔

عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا.

بَابُ ۱۷۵۴ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

۲۵۳۳ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

یعنی اور طلاق والی عورتیں انتظار کریں تین حیض تک اور کہا ابن عباس رضی اللہ عنہما وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ یعنی اور جو عورتیں ناامید ہوئیں حیض سے تمہاری عورتوں میں اگر تم کو شبہ رہ گیا تو ان کی عدت ہے تین مہینے یہ دونوں آیتیں پڑھنے کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر منسوخ ہو گیا اس میں سے کچھ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے ۔ وَإِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ یعنی اگر طلاق دو ان کو ہاتھ لگانے سے پہلے فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا سو ان پر حق نہیں تمہارا عدت میں بٹھانا کہ گنتی پوری کراؤ ان سے ف۱

جس عورت کا خصم مر گیا ہو یہ باب اس کی عدت کے بیان میں ہے

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے نہیں حلال ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ

ف۱ نسخ حکم کے رد کرنے کو کہتے ہیں وہ کئی طور پر ہوتا ہے ایک تو یہ ہے آیت لکھی جائے لیکن حکم اس کا منسوخ ہو جیسے اپنے ملنے والوں کو وصیت کرنے کی آیت اور ایک برس عدت گزارنے کا حکم اور دوسرا طور یہ ہے آیت لکھی نہ جائے لیکن حکم اس کا باقی ہے فقط تلاوت جاتی رہے جیسے رجم کی یعنی سنگسار کرنے کی اور تیسری صورت یہ ہے کہ نہ تلاوت میں باقی رہے اور نہ اس کا حکم باقی رہے اور چوتھی صورت اور ہے ایک حکم موقوف کیا دوسرا حکم اسی قسم کا اس کی جگہ پر مقرر کیا جائے جیسے حکم قبلے کا یعنی بیت المقدس کی طرف سے موقوف ہوا اور کعبہ کی طرف حکم دیا گیا اور اس کے سوا اور بھی ہے اس مقام میں یہ غرض ہے کہ پہلے ایک حکم عام تھا سب طلاق والیوں کو یعنی ۔ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ اور دوسرا وَاللَّائِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ ان دونوں آیتوں کی رو سے طلاق والیوں کے لیے تین حیض یا تین مہینے تک عدت کا حکم ہوا اس کے بعد یوں فرمایا ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا یعنی اگر طلاق دو عورتوں کو ہاتھ لگنے سے پہلے سو ان پر حق نہیں تمہارا عدت میں بٹھانے کا تا کہ گنتی پوری کراؤ ان سے ہر چند یہ عورت بھی طلاق والیوں میں داخل ہے لیکن اس کے لیے عدت نہیں اس حکم سے یہ عورت مستثنیٰ ہے اور علیحدہ کی گئی ہے ۔

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَحِلُّ لِامْرَاَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا۔

پر اور آخرت پر یہ کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ وہ کسی میت پر مگر اپنے خاوند کے لیے کیونکہ اس کیلئے سوگ کرنا چار ماہ اور دس دن تک چاہئے۔

٣٥٣٤۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ قُلْتُ عَنْ اُمِّہَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ امْرَاَۃٍ تُوُفِّیَ عَنْہَا زَوْجُہَا فَخَافُوْا عَلٰی عَیْنِہَا اَتَکْتَحِلُ فَقَالَ قَدْ کَانَتْ اِحْدٰکُنَّ تَمْکُثُ فِیْ بَیْتِہَا فِیْ شَرِّ اَحْلَاسِہَا حَوْلًا ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَا اَرْبَعَۃَ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا۔

حضرت حمید بن نافع زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں شاگرد نے اپنے استاد سے یعنی شعبہؓ نے حمید بن نافع سے پوچھا کہ زینب اپنی ماں ام سلمہؓ سے روایت کرتی ہے استاد نے کہا ہاں اور وہ روایت یہ ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا مسئلہ اس عورت کے لیے جس کا خاوند مرگیا تھا کیا سرمہ لگا دیں ہم اس عورت کی آنکھوں میں یا رسول اللہ صلعم کیونکہ خوف ہے اس کی آنکھیں بسبب بیماری کے خراب نہ ہوجاویں آپ نے فرمایا پہلے ہر ایک عورت گھر میں بیٹھی تھی وہ بدترین اوڑھ کر جو پالان کے نیچے ڈالتے ہیں اور پورا کرتی تھی اسی آفت میں ایک برس اب چار ماہ دس دن کیا بھاری ہیں تم پر۔

٣٥٣٥۔ اَخْبَرَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاہِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ بْنِ قَیْسِ بْنِ قَہْدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَجَدُّہٗ قَدْ اَدْرَکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتَا جَاءَتِ امْرَاَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْہَا زَوْجُہَا وَاِنِّیْ اَخَافُ عَلٰی عَیْنِہَا اَفَاَکْحُلُہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ کَانَتْ اِحْدٰکُنَّ تَجْلِسُ حَوْلًا وَاِنَّمَا ہِیَ اَرْبَعَۃُ اَشْہُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا کَانَ الْحَوْلُ خَرَجَتْ وَرَمَتْ وَرَاءَہَا بِبَعْرَۃٍ۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا میری بیٹی کا خاوند مرگیا اور میں ڈرتی ہوں اس کی آنکھوں کی بیماری سے اگر آپ کا حکم ہو تو سرمہ لگایا کروں اس کی آنکھوں میں آپ نے فرمایا پہلے ہر ایک عورت برس دن تک بیٹھی رہتی تھی یہ تو کچھ بہت سا زمانہ نہیں مگر چار ماہ دس دن ہیں اور جب ہوجاتا ایک برس پھر نکلتی وہ عدت بیٹھنے والی باہر اور پھینکتی اپنی پیٹھ کے پیچھے مینگنی ؎

ف کہتے ہیں جاہلیت میں نہایت خراب حال سے سال بھر میں عورت عدت تمام کرتی تھی سال تمام ہوتے ہی گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ لاتی وہ اس کو دبوچتی اکثر وہ مرجاتا پھر ایک مینگنی اپنے پیچھے پھینک کر عدت سے باہر آتی اور آزاد ہوتی۔

٣٥٣٦- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے نہیں حلال ہے کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور آخرت پر یہ کہ سوگ کرے تین دن سے زیادہ کسی میت پر مگر اپنے خاوند کے لیے کیونکہ اس کیلیے سوگ کرنا چار ماہ اور دس دن تک چاہیے۔

٣٥٣٧- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تَحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر بیان ہو چکا لیکن اس میں لفظ اکثر آیا ہے اور اس میں فوق کا معنی دونوں کے قریب قریب ہیں۔

٣٥٣٨- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا السَّهْمِيُّ يَعْنِي عَبْدَ اللهِ بْنَ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ أُمُّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی اور بھی روایت کی۔

بَابُ ١٧٥ عِدَّةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

اس باب میں ہے اس حاملہ عورت کی عدت کا جس کا خاوند مر گیا ہو۔

٣٥٣٩- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَا أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے سبیعہ اسلمی نے جب بچہ جنا اس کے خاوند کو مر کر کئی راتیں گذریں تھیں پھر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نکاح کرنے کے لیے اجازت مانگنے کو آپ نے اذن دیا اس کو پھر اس نے نکاح کر لیا کسی سے۔

٣٥٤٠۔ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ سُبَيْعَةَ أَنْ تَنْكِحَ إِذَا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا۔

مسور بن مخرمہ سے روایت ہے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیعہ کو نکاح کرنے کا بعد فراغت پانے کے نفاس سے۔

٣٥٤١۔ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلْأَزْوَاجِ فَعِيبَ ذَلِكَ عَلَيْهَا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يَمْنَعُهَا قَدِ انْقَضَى أَجَلُهَا۔

بچہ جنا سبیعہ نے اس وقت جب اس کے خاوند کو مر کر تئیس یا پچیس راتیں گذری تھیں پھر جب پورے ہو چکے اس کی زچگی کے دن اس نے سامان خاوند کرنے کا کیا لوگوں نے اس پر عیب لگایا اس بات کا اور ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امر کا آپ نے فرمایا اب کیا چیز مانع ہے اس کو کیونکہ اس کے دن پورے ہو چکے۔

٣٥٤٢۔ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُولُ اخْتَلَفَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ تَزَوَّجُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْعَدَ الْأَجَلَيْنِ فَبَعَثُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ فَوَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِخَمْسَةَ عَشَرَ نِصْفِ شَهْرٍ قَالَتْ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ فَحَطَّتْ بِنَفْسِهَا إِلَى أَحَدِهِمَا فَلَمَّا خَشُوا أَنْ تَفْتَاتَ بِنَفْسِهَا قَالُوا إِنَّكِ لَا تَحِلِّينَ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِي مَنْ شِئْتِ۔

حضرت عبدربہ بن سعید سے روایت ہے اور انہوں نے روایت کیا ابوسلمہؓ سے اختلاف کیا آپس میں ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ نے اس عورت کے مسئلہ میں جس کا خاوند مر گیا ہو اور پیدا ہوئے اس کو بچہ اس کے مرنے کے تھوڑے دن بعد اور ابوہریرہؓ نے کہا نکاح کرے وہ عورت بچہ پیدا ہونے کے بعد اور ابن عباسؓ نے کہا ابعد الاجلین یعنی دونوں مدتوں میں جو زیادہ ہو اس کو اختیار کرے آخر آدمی بھیجا بیوی ام سلمہؓ کی طرف انہوں نے فرمایا گیا تھا خاوند سبیعہ کا اس کو بچہ پیدا ہوا اس کے مرنے سے پندرہ دن یعنی آدھے ماہ کے بعد پھر پیغام بھیجا اس کے پاس دو آدمیوں نے سبیعہ نے میلان کیا ایک کی طرف یعنی اس سے نکاح کرنا چاہا اس کے لوگ ڈرے کہ کہیں اس سے نکاح نہ کرلے اور انہوں نے کہا ابھی تیری عدت ہی نہیں گذری ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر گئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے فرمایا اس کو حلال ہو گئی تو نکاح کرلے جس کو تیرا جی چاہے۔

ف ابعد الاجلین کے یہ معنی ہیں جو نسی مدت بڑھ کر ہو اس کو اختیار کرے یعنی اگر چار ماہ دس دن بڑھ کر ہیں تو اس کے موافق عدت گذارے اور سوگ کرے اور وضع حمل کی مدت بڑھ کر ہے تو اس کے موافق مدت گذارے غرض چار ماہ دس دن سے کم ابن عباسؓ کے نزدیک مدت پوری نہیں ہوتی اور ابوہریرہؓ کہتے تھے کہ ہو جاتی ہے پھر جب ام سلمہؓ نے سبیعہ کا قصہ بیان کیا تب معلوم ہوا کہ ابوہریرہؓ کا قول درست ہے۔

٣٥٤٣- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا وَهِيَ حَامِلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَدَخَلَ أَبُو سَلَمَةَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْآخَرُ كَهْلٌ فَحَطَّتْ إِلَى الشَّابِّ فَقَالَ الْكَهْلُ لَمْ تَحْلِلْ وَكَانَ أَهْلُهَا غُيَّبًا فَرَجَا إِذَا جَاءَ أَهْلُهَا أَنْ يُؤْثِرُوهُ بِهَا فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِي مَنْ شِئْتِ.

ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے پوچھا کسی نے ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے مسئلہ اس عورت کا جس کا خاوند مر جائے اور وہ حاملہ ہو ابن عباسؓ نے فرمایا دونوں عدتوں میں جو دور ہو کرے اور ابوہریرہؓ نے فرمایا جس وقت بچہ ہو اس کی عدت اسی وقت پوری ہو گئی پھر گئے ابو سلمہؓ یہ جھگڑا اس کر بیوی ام سلمہؓ نے فرمایا کہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے اس وقت کہ اس کے خاوند کو مر کر آدھا ماہ گزرا تھا پھر دو شخصوں کا پیغام نکاح کا آیا ان میں ایک جوان تھا اور دوسرا ادھیڑ عمر وہ جوان کی طرف جھکی اور پسند کیا اس جوان کو، ادھیڑ نے کہا ابھی تو حلال نہیں ہوا تجھ کو نکاح کرنا۔ بیوی ام سلمہؓ فرماتی ہیں سبیعہ کے گھر والے لوگ موجود نہ تھے ادھیڑ نے یہ خیال کیا کہ جب اس کے لوگ آئیں گے تو شاید وہ سمجھا کر سبیعہ کو مجھے دلوا دیں پھر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے ان کو فرمایا تو حلال ہو گئی جس کو چاہے اس سے نکاح کرے۔

٣٥٤٤- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي امْرَأَةٍ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِينَ لَيْلَةً أَيَصْلُحُ لَهَا أَنْ تَزَوَّجَ قَالَ لَا إِلَّا آخِرَ الْأَجَلَيْنِ قَالَ قُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ غُلَامَهُ كُرَيْبًا فَقَالَ ائْتِ أُمَّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا هَلْ كَانَ هٰذَا سُنَّةً مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَقَالَ قَالَتْ نَعَمْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا

حضرت ابو سلمہؓ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا کسی نے مسئلہ ابن عباسؓ سے کوئی عورت اگر جنے بچہ خاوند کے مرنے کے بیس راتیں گذرنے کے بعد تو کیا جائز ہے اس کو نکاح کر لینا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نہیں جب تک پورا نہ کرے دونوں عدتوں میں سے جو عدت کہ دور ہو ابو سلمہؓ فرماتے ہیں میں نے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے - وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یعنی اور جن کے پیٹ میں بچہ ہے ان کی عدت یہ ہے کہ جن دیں پیٹ کا بچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ابو سلمہ کو جواب دیا یہ حکم طلاق والی کا ہے یعنی جس عورت کو مرد نے طلاق دی اور طلاق دینے کے بعد عورت کو بچہ پیدا ہوا اس عورت کی وہی عدت ہے اور عدت اس کے دیر نہیں پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہوں یعنی ابو سلمہؓ جو کہتے ہیں وہی بات میرے

بِعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ فَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيْمَنْ يَخْطُبُهَا۔

نزدیک بہتر اور صحیح ہے اس گفتگو کے بعد اپنے غلام کو جس کا نام کریب تھا ام سلمہؓ کے پاس بھیجا اور ان سے کہا پوچھ بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس مسئلہ میں کوئی سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ نہیں کریب بیوی ام سلمہؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ کا کہا ہوا بیان کیا بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اس مسئلہ میں ہے پھر بیان کیا بیوی ام سلمہ نے سبیعہ اپنے خاوند کے مرنے کے بیس راتیں گذرنے کے بعد جنی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کر لینے کا حکم دیا تھا اور ابوسنابل بن بعکک پیغام کرنے والوں میں سے تھے۔

۳۵۲۵- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ۔

حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابوسلمہؓ نے آپس میں بحث اور مذاکرہ کی مدت میں اس عورت کی جس کا خاوند مر جائے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا دونوں مدتوں میں جو بڑھ کر ہو وہ عورت اتنی مدت گذارے اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا وضع حمل تک مدت گذارے اور ابوہریرہؓ نے کہا میں ابوسلمہؓ کے نزدیک ہوں ام سلمہؓ نے فرمایا بچہ جنا سبیعہ اسلمیہ نے خاوند کے مرنے سے تھوڑے دنوں کے بعد تو فتویٰ پوچھا اس باب میں سبیعہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے حکم دیا اس کو خاوند کر لینے کا۔

۳۵۲۶- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا سبیعہ نے بچہ جنا اپنے خاوند کے مرنے کے کئی روز بعد تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا نکاح کر لینے کا۔

۳۵۲۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ

حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے عبداللہ بن عباسؓ اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؓ نے اختلاف

أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ إِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَاءَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمْ فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ۔

کیا مدت میں اس عورت کے جس نے جنا بچہ خاوند کے مرنے سے چند راتوں کے بعد عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا دونوں عدتوں میں جس عدت کی مدت زیادہ ہو اس کو اختیار کرے اور ابوسلمہؓ کہتے تھے جب بچہ پیدا ہوا اسی وقت عدت پوری ہو گئی پھر آئے ابوہریرہؓ انہوں نے کہا میں اپنے بھتیجے کے ساتھ ہوں یعنی ابوسلمہؓ کی رائے کے موافق ہی میری بھی رائے ہے آخر انہوں نے کریب کو بھیجا بیوی ام سلمہؓ کے نزدیک یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے کریب غلام تھے ابن عباسؓ کے پھر آئے کریب مسئلہ پوچھ کر اور بیان کیا ان کے نزدیک بیوی ام سلمہؓ فرماتی ہیں سبیعہ نے جنا تھا بچہ خاوند کے کئی راتیں مرنے کے بعد پھر ذکر کیا اس نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ کے روبرو آپ نے فرمایا تو تو حلال ہو چکی یعنی تیری عدت پوری ہو گئی۔

٣٥٤٨- أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو هُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا وَضَعَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَإِنَّ عِدَّتَهَا آخِرُ الْأَجَلَيْنِ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ يَسْأَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَاءَنَا مِنْ عِنْدِهَا أَنَّ سُبَيْعَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

حضرت سلیمان بن یسارؓ سے روایت ہے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن کہتے تھے تھا میں اور ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ۔ ابن عباسؓ نے کہا جب بچہ جنے عورت خاوند کے مرنے کے بعد تو البتہ عدت اس عورت کی دو عدت ہے جو دونوں عدتوں میں دور یعنی زیادہ ہو، تو ابوسلمہؓ فرماتے ہیں ہم نے بھیجا کریب کو بی بی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں یہی مسئلہ پوچھنے کے لیے کریب بی بی ام سلمہؓ کے پاس سے یہ خبر لائے کہ سبیعہ کا خاوند مر گیا تھا اس کو بچہ پیدا ہوا تھا اس کے مرنے سے کئی دن بعد تو حکم دیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لینے کا۔

٣٥٤٩- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا تُوُفِّيَ

ابوسلمہؓ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے زینب بنت ابی سلمہؓ نے بیان کیا اپنی ماں سے سن کر اور زینب کی ماں بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ام سلمہ بیان کرتی ہیں ایک عورت تھی اسلمی لوگ اس کو سبیعہ کہہ کر پکارتے تھے اس کا ایک خاوند تھا وہ مر گیا اس وقت سبیعہ پیٹ سے تھی ابوسنابل بن بعکک نامی ایک شخص تھا اس نے سبیعہ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا سبیعہ نے انکار کیا

مِنْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ مَا يَصْلُحُ لَكِ أَنْ تَنْكِحِي حَتَّى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نُفِسَتْ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي۔

وہ کہنے لگا تجھ کو نکاح کرنا جائز نہیں جب تک تو پوری نہ کرے دو عدتوں میں سے اس عدت کو جس کے دن گنتی میں زیادہ ہوں ام سلمہ فرماتی ہیں سبیعہ کے خاوند مرنے کو قریب بیس راتوں کے گذری تھیں جب اس کو بچہ پیدا ہوا پھر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے حکم دیا اس کو نکاح کر لینے کا۔

۳۵۵۰۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِأَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ مِنْ يَوْمِ مَاتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِأَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَزَوَّجَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ۔

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے ایک روز میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس تھے اتنے میں آئی ایک عورت اور بیان کرنے لگی اپنا حال اس کا خاوند مر گیا اور پیٹ سے تھی وہ اس وقت اور کہنے لگی چار ماہ دس دن نہیں گزرے تھے اس سے پہلے ہی بچہ پیدا ہوگیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو دن زیادہ ہوں وہ دن تیری عدت کے ہیں ابوسلمہ نے کہا مجھے خبر دی ایک صحابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس طرح کہ سبیعہ اسلمیہ آئی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اپنا حال بیان کرنے لگی مر گیا خاوند میرا اس وقت تھی میں حاملہ پھر پیدا ہوا میرے پیٹ سے بچہ اور بچے کے باپ کو مرکر چار ماہ نہیں ہوئے تھے تو اس کو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لینے کا اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں اس بات پر۔

۳۵۵۱۔ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا حَدِيثَهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ

حضرت عبیداللہ نے بیان کیا زہری سے جس کے باپ عبداللہ بن عتبہ نے لکھا عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو تم جاؤ سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے پوچھو قصہ اور حال اس کا کیا فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جب اس نے پوچھا تھا مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر بن عبداللہ نے جواب میں عبداللہ بن عتبہ کو لکھا سبیعہ اسلمیہ سے جب دریافت

عمر بن عبد الله إلى عبد الله بن عتبة يخبره أن سبيعة أخبرته أنها كانت تحت سعد بن خولة وهو من بني عامر بن لؤي وكان ممن شهد بدرا فتوفي عنها زوجها في حجة الوداع وهي حامل فلم تنشب أن وضعت حملها بعد وفاته فلما تعلت من نفاسها تجملت للخطاب فدخل عليها أبو السنابل بن بعكك رجل من بني عبد الدار فقال لها ما لي أراك متجملة لعلك تريدين النكاح إنك والله ما أنت بناكح حتى تمر عليك أربعة أشهر وعشرا قالت سبيعة فلما قال لي ذلك جمعت علي ثيابي حين أمسيت فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألته عن ذلك فأفتاني بأني قد حللت حين وضعت حملي وأمرني بالتزويج إن بدا لي۔

کیا گیا تو سبیعہ نے بیان کیا تھی میں نکاح میں سعد بن خولہ کے اور وہ سعد بن عامر بن لوئی کے قبیلے میں کا تھا اور بدری بھی تھا اس کی وفات ہوئی حجۃ الوداع میں میں سبیعہ بیان کرتی ہے اس وقت میں حاملہ تھی پھر مرنے کے تھوڑے دن کے بعد بچہ پیدا ہوا جب پاک ہوگئی سبیعہ نفاس سے تو بناؤ کیا اس نے پیغام والوں کے لیے یعنی ارادہ کیا نکاح کا۔ ایسے وقت میں آن پہنچے ابو سنابل بن بعکک ابو سنابل ایک آدمی تھا عبد الدار کے قبیلے میں سے اس نے سبیعہ سے کہا کیا وجہ ہے تمہارے سنگار اور بناؤ کرنے کی شاید تمہارا ارادہ نکاح کرنے کا ہوگا مجھ کو اللہ کی قسم ہے نہیں جائز ہے نکاح کرنا تجھ کو جب تک نہ گذر جاویں چار ماہ اور دس دن سبیعہ کہتی ہے جب اس نے یہ بات کہی میں نے شام کے وقت کپڑے پہنے اور گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھا میں نے یہ مسئلہ آپ سے آپ نے فتویٰ دیا مجھ کو اور فرمایا تیری عدت جبھی پوری ہوگئی جب تو نے بچہ جنا اور فرمایا مجھ کو نکاح کر لے اگر تیرا جی چاہے۔

۳۵۵۲- أخبرنا محمد بن وهب قال حدثنا محمد بن سلمة قال حدثني أبو عبد الرحيم قال حدثني زيد بن أبي أنيسة عن يزيد بن أبي حبيب عن محمد بن مسلم الزهري قال كتب إليه يذكر أن عبيد الله بن عبد الله حدثه أن زفر بن أوس بن الحدثان النصري حدثه أن أبا السنابل بن بعكك بن السباق قال لسبيعة الأسلمية لا تحلين حتى يمر عليك أربعة أشهر وعشرا أقصى الأجلين فأتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألته عن ذلك فزعمت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أفتاها أن تنكح إذا

حضرت زفر بن اوس بن حدثان نصری سے روایت ہے ابو سنابل بن بعکک بن سباق نے سبیعہ اسلمیہ سے کہا نہیں جائز ہے تیرے لیے نکاح کرنا جب تک گزر جاویں تجھ کو چار ماہ دس دن جو مدت کہ زیادہ ہے دونوں مدتوں میں یہ سن کر وہ آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اس نے یہ مسئلہ سبیعہ کے بیان سے معلوم ہوا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ دیا تھا اور فرمایا تھا جب بچہ پیدا ہو تو نکاح کر لینا اور خاوند کے مرنے کے وقت اس کو نو ماہ کا حمل تھا اور اس کے خاوند کا نام سعد بن خولہ تھا حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا وہیں اس کی وفات

وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَكَانَتْ حُبْلَى فِي تِسْعَةِ أَشْهُرٍ حِينَ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ فَتُوُفِّيَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَحَتْ فَتًى مِنْ قَوْمِهَا حِينَ وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا۔

بچہ ہوئی راوی بیان کرتا ہے پھر سبیعہ نے نکاح کر لیا کسی لڑکے جوان سے جو اس کی قوم میں سے تھا یعنی وضع حمل کے بعد۔

٢٥٥٣۔ أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُتْبَةَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ أَنْ ادْخُلْ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَاسْأَلْهَا عَمَّا أَفْتَاهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَمْلِهَا قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَوَلَدَتْ قَبْلَ أَنْ تَمْضِيَ لَهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا دَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَرَآهَا مُتَجَمِّلَةً فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ النِّكَاحَ قَبْلَ أَنْ تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ أَبِي السَّنَابِلِ جِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَلَلْتِ حِينَ وَضَعْتِ حَمْلَكِ۔

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت ہے لکھا عتبہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو سبیعہ کے پاس جانے کے لیے اور لکھا اس کو پوچھ تو سبیعہ بنت حارث سے کیا فتویٰ دیا تھا اس کو اس مسئلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حمل میں سبیعہ کو راوی بیان کرتا ہے گئے اس کے پاس عمر بن عبداللہ اور پوچھا اس سے اس نے کہا تھی میں جورو سعد بن خولہ کی اور تھا وہ سعد بن خولہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابوں میں سے جو بدری تھے وفات پائی اس نے حجۃ الوداع میں پھر جنا میں نے بچہ اور ابھی تک چار ماہ دس دن اس کی وفات کو نہیں ہوئے تھے راوی بیان کرتا ہے جب پاک ہو گئی سبیعہ نفاس سے آیا اس کے پاس ابوالسنابل جو عبدالدار کے قبیلے میں سے ایک آدمی تھا ابوالسنابل سبیعہ کو تجمل اور زینت میں دیکھ کر کہنے لگا شاید تیرا ارادہ نکاح کا ہے چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے ہی سبیعہ کہتی ہے جب یہ بات میں نے ابوالسنابل سے سنی تو گئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا میں نے اپنا حال آپ کے روبرو آپ نے سن کر فرمایا تو پوری کر چکی اپنی مدت جب بچہ جنا تو نے۔

٢٥٥٤۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي نَاسٍ بِالْكُوفَةِ فِي مَجْلِسٍ لِلْأَنْصَارِ عَظِيمٍ فِيهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى فَذَكَرُوا شَأْنَ سُبَيْعَةَ فَذَكَرْتُ

حضرت محمد سے روایت ہے میں بیٹھا تھا لوگوں میں کوفے کی ایک بڑی مجلس میں جس میں انصاری لوگ تھے (یعنی انصار کی مجلس میں) ان لوگوں میں عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ بھی تھے ان لوگوں میں سبیعہ کا ذکر آیا میں نے ذکر کیا عبداللہ بن عتبہ بن مسعود کی روایت کو جو ابن عون کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ فِيْ مَعْنٰى قَوْلِ ابْنِ عَوْنٍ حَتّٰى تَضَعَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى لٰكِنَّ عَمَّهُ لَا يَقُوْلُ ذٰلِكَ فَرَفَعْتُ صَوْتِيْ وَقُلْتُ اِنِّيْ لَجَرِيْءٌ اَنْ اَكْذِبَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ فِيْ نَاحِيَةِ الْكُوْفَةِ قَالَ فَلَقِيْتُ مَالِكًا قُلْتُ كَيْفَ كَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ فِيْ شَاْنِ سُبَيْعَةَ قَالَ قَالَ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَيْهَا التَّغْلِيْظَ وَلَا تَجْعَلُوْنَ لَهَا الرُّخْصَةَ لَاُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى بَعْدَ الطُّوْلٰى ـ

قول کے موافق تھی یعنی عدت اس کی بچہ پیدا ہونے تک تھی ابن ابی لیلیٰ نے کہا عبداللہ کے چچا اس کے بات کے قائل نہ تھے (کہ حاملہ عورت کی عدت وضع حمل ہے بلکہ ابعد الاجلین کے قائل تھے) تب میں نے اپنی آواز بلند کی اور کہا کیا میں جرأت کر سکتا ہوں کہ جھوٹ بولوں عبداللہ بن عتبہ پر اور وہ کوفے میں رہتے ہیں پھر میں مالک (ابن عامر ابن عوف) سے ملا اور پوچھا کہ عبداللہ بن مسعود سبیعہ کے باب میں کیا کہتے تھے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود کہتے تھے تم لوگ اس پر سختی کرتے ہو (کہ ابعد الاجلین تک عدت ضروری جانتے ہو) اور اس کی رخصت نہیں دیتے حالانکہ چھوٹی سورت عورتوں کی (جس میں حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل بیان ہوئی ہے) بڑی سورت (بقرہ) کے بعد اتری ہے (جس میں چار ماہ دس دن تک عدت کا ذکر ہے۔

٣٥٥٥ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِيْنِ بْنِ نُمَيْلَةَ يَمَامِيٌّ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَاَخْبَرَنِيْ مَيْمُوْنُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شُبْرُمَةَ الْكُوْفِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ مَا اُنْزِلَتْ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ اِلَّا بَعْدَ اٰيَةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا وَضَعَتِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَدْ حَلَّتْ وَاللَّفْظُ لِمَيْمُوْنٍ ـ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جس کا جی چاہے میں اس سے مباہلہ کرتا ہوں (یعنی اپنے قول کے حق ہونے پر خدا کو گواہ کر کے مخالف پر لعنت کرتا ہوں یہ آیت اولات حمل والیاں ان کی عدت یہ ہے کہ بچہ جنیں اس آیت کے بعد اتری ہے جس میں خاوند کی موت کی عدت کا بیان ہے تو حاملہ عورت جب بچہ جنے وہ نکاح کر سکتی ہے اور چار ماہ دس دن کا حکم حاملہ عورتوں کے حق میں منسوخ ہے۔

٣٥٥٦ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ وَعَبِيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ سُوْرَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى نَزَلَتْ بَعْدَ الْبَقَرَةِ ـ

حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے چھوٹی سورہ نسا نازل ہوئی بعد سورہ بقر کے۔

بَابُ ۱۴۵۶ عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا

اگر کسی عورت کا خاوند اس کے ساتھ ہم بستر ہونے سے پہلے مر جائے تو اس کی عدت کیا ہے؟

۳۵۵۷۔ اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ قَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِّنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی نے یہ مسئلہ پوچھا کہ ایک آدمی نے نکاح کیا کسی عورت سے اور نکاح کرنے کے وقت اس کا مہر مقرر نہ کیا اس مرد کو اس عورت سے جماع کرنا بھی نصیب نہ ہوا اور مر گیا ابن مسعودؓ نے فرمایا اس عورت کو مہر مثل دینا چاہیے یعنی اس عورت کے کنبے میں جو اور عورتیں ہیں ان کا جو مہر ہے اس کے موافق اس کو بھی دلا دینا چاہیے نہ کم کرنا چاہیے اور نہ زیادہ دینا چاہیے اور اس عورت کو عدت میں بیٹھنا چاہیے اور مرد کے مال سے اس کو حصہ بھی دینا چاہیے معقل بن سنان اشجعی نے یہ سن کر کہا فیصلہ کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم میں عورت کا جس کا نام بروع تھا اور اس کے باپ کا نام واشق تھا وہ فیصلہ بھی ایسا ہی تھا جیسا تم نے کیا عبداللہ بن

بَابُ ۱۴۵۷ الْاِحْدَادِ

باب سوگ کرنے کے بیان میں۔

۳۵۵۸۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے عورت کو

ف یعنی سورہ طلاق بعد میں نازل ہوئی ہے اور سورہ بقرہ پہلے اتری ہے۔ یہ آیت سورہ بقرہ کی ہے یعنی جو لوگ مر جاویں تم میں سے اور چھوڑ جاویں عورتیں وہ عورتیں انتظار کروائیں اپنے تئیں چار ماہ دس دن اور اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یہ آیت سورہ طلاق کی ہے یعنی اور جن کے پیٹ میں بچہ ہے ان کی عدت یہ ہے کہ جن دیں پیٹ کا بچہ سبیعہ کے قصے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ چار ماہ دس دن انتظار کرنا کچھ ضروری نہیں اور یہی بات اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ سے ظاہر ہے لیکن سورہ بقرہ کی آیت سے یہ حکم مخالف ہے کیونکہ اس میں تو یوں فرمایا ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا حاصل یہ کہ جس کا خاوند مر جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہیں ان دونوں آیتوں میں ایک کو پہلے اور دوسری کو پیچھے کہنے سے یہ غرض ہے کہ سورہ بقرہ کی آیت منسوخ ہے سورہ طلاق کی آیت سے۔

ف۲ یہاں عدت سے مراد چار ماہ دس دن کی ہے کیونکہ آیت میں یہی حکم ہے جن عورتوں کے خاوند مر جائیں ان کی عدت چار ماہ دس دن میں مرد کا وطی کرنا کچھ شرط نہیں فقط نکاح میں آنا چاہیے۔

عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا

سوگ کرنا کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر۔

۲۵۵۹۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حلال ہے عورت کو سوگ کرنا کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر۔

بَابُ ۱۶۵۸ سُقُوْطِ الْاِحْدَادِ عَنِ الْكِتَابِيَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

جس کتابیہ کا خاوند مرجاوے اس پر سے سوگ کا حکم ساقط ہے۔

۲۵۶۰۔ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَيُّوْبُ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منبر پر نہیں حلال کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور اس کے رسول پر سوگ کرنا زیادہ تین راتوں سے مگر اپنے خاوند کے لیے چار ماہ اور دس دن سوگ کرے۔

بَابُ ۱۶۵۹ مَقَامِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِيْ بَيْتِهَا حَتّٰى تَحِلَّ

جس عورت کا خاوند مرجائے اس عورت کو عدت گذرنے تک اپنے گھر میں رہنا چاہیئے

۲۵۶۱۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ شُعْبَةَ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنِ الْفَارِعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ اَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْلَاجٍ فَقَتَلُوْهُ قَالَ شُعْبَةُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَكَانَتْ فِيْ دَارٍ قَاصِيَةٍ فَجَاءَتْ وَمَعَهَا اَخُوْهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت فارعہؓ بنت مالک سے روایت ہے خاوند اس کا اپنے غلام کو ڈھونڈنے کے لیے گیا وہ غلام عجمی تھے وہاں مارا گیا ان غلاموں نے مار ڈالا یا کسی اور نے شعبہ اور ابن جریج بیان کرتے ہیں اس عورت کا گھر دور تھا آبادی سے پھر آئی وہ عورت اپنے بھائی کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا اپنا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس

۱؎ تین راتیں مع دن کے مراد ہیں فقط راتیں مراد نہیں۔

فَذَكَرُوا لَهُ فَرَخَّصَ لَهَا حَتّٰى إِذَا رَجَعَتْ دَعَاهَا فَقَالَ اجْلِسِي فِي بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ

آپ نے رخصت دی اس کو دوسرے گھر میں چلے آنے کی جب وہ عورت کراپنے گھر جانے لگی آپ نے بلایا اس کو اور فرمایا بیٹھو تو اپنے گھر میں جب تک کہ لکھا پورا ہو جائے ؎

۳۵۶۲ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحٰقَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ عَنِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا تَكَارٰى عُلُوجًا لِيَعْمَلُوا لَهُ فَقَتَلُوهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنِّي لَسْتُ فِي مَسْكَنٍ لَهُ وَلَا يَجْرِي عَلَيَّ مِنْهُ رِزْقٌ أَفَأَنْتَقِلُ إِلٰى أَهْلِي وَيَتَامَايَ وَأَقُومُ عَلَيْهِمْ قَالَ افْعَلِي ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَأَعَادَتْ عَلَيْهِ قَوْلَهَا قَالَ اعْتَدِّي حَيْثُ بَلَغَكِ الْخَبَرُ.

فریعہ بنت مالک سے روایت ہے میرے خاوند نے عجمی غلاموں کو نوکر رکھا کام کرنے کے لیے انہوں نے اس کو مار ڈالا پھر ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاوند کے مرنے کا اور کہا فریعہ نے میرے خاوند کی ملک میں نہ تو کوئی مکان ہے اور نہ کوئی روزی کا ٹھکانا ہے میرے لیے میرے خاوند کی طرف سے میں چاہتی ہوں کہ اپنے لوگوں میں اٹھ جاؤں اور اپنے یتیموں میں جا کر رہوں اور ان کی خبر گیری کروں آپ نے فرمایا اس کو چلی جا پھر تھوڑی دیر کے بعد فرمایا کیسے بیان کیا تو نے فریعہ نے پھر سے بیان کی وہ بات جو کہہ چکی تھی آپ نے فرمایا وہیں عدت پوری کر جہاں تجھ کو خبر موت کی پہنچی ہے ؎

۳۵۶۳ - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سَعْدِ ابْنِ إِسْحٰقَ عَنْ زَيْنَبَ عَنْ فُرَيْعَةَ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ لَهُ فَقُتِلَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ النُّقْلَةَ إِلٰى أَهْلِي وَذَكَرْتُ لَهُ حَالًا مِنْ حَالِهَا قَالَتْ فَرَخَّصَ لِي فَلَمَّا أَقْبَلْتُ نَادَانِي فَقَالَ امْكُثِي فِي أَهْلِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

فریعہ بنت مالک سے روایت ہے ان کا خاوند اپنے غلاموں کی تلاش میں گیا اور مارا گیا قدوم کی راہ میں (قدوم نام ہے ایک جگہ کا مدینہ طیبہ کے رستے میں) یہ فریعہ کہتی ہے میں گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے میں چاہتی ہوں اپنے خاوند کے گھر سے چلی جاؤں اور اپنے کنبے کے لوگوں میں جا رہوں اور بیان کر دیا میں نے اپنا حال آپ کے روبرو آپ نے رخصت دی مجھ کو جب میں جانے لگی آپ نے فرمایا عدت پوری ہونے تک اپنے خاوند کے گھر میں رہ

ف اس عورت نے اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت چاہی تھی اور کہا خاوند تو مر گیا ہے اس کا کوئی گھر نہیں اور نہ کھانے کو کچھ چھوڑ گیا ہے میں نے اپنے گھر والوں میں چلی جاؤں ، پہلے آپ نے اس کو رخصت دی اس کے تھوڑی دیر کے بعد منع کیا اور کہا وہیں عدت گذار جہاں تیرا خاوند رہتا تھا تاکہ لکھا ہوا پورا ہو جائے۔ یعنی تیری عدت جتنی خدائے تعالیٰ نے مقرر کی ہے وہ تجھ کو پوری کر لے اور پھر وہاں سے اپنے گھر کو جا یہ بی بی ابو سعید خدری کی بہن تھی اور اس کا گھر بنی خدرہ میں تھا۔

ف ۔ ایک جماعت سے یہ بات بھی مروی ہے کہ اگر عورت کو کچھ عذر ہو تو دن کے وقت نکل سکتی ہے اور اس جماعت میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور امام ابو حنیفہ ہیں

بَابُ ١٤٦٠ الرُّخْصَةِ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ

٣٥٦٤ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ قَالَ عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ إِخْرَاجٍ۔

باب عدت گذارنے کی رخصت کے بیان میں اس عورت کیلئے جس کا خاوند مر گیا ہو جہاں چاہے وہاں اپنی عدت گذارے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ آیت متاعًا الی الحول غیر اخراج جس میں یہ مطلب تھا کہ عورت عدت پوری کرے اپنے خاوند کے گھر میں منسوخ ہو گئی اب اس کو اختیار ہے جہاں چاہے عدت کرے پہلے عورتوں کو میراث نہ تھی لیکن ایک برس تک روٹی کپڑا اور گھر رہنے کو ملتا تھا پھر جب میراث کا حکم ہوا تو پہلا حکم منسوخ ہو گیا اور عدت چار ماہ دس دن قرار پائی۔

بَابُ ١٤٦١ عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ

٣٥٦٥ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ كَعْبٍ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي فُرَيْعَةُ بِنْتُ مَالِكٍ أُخْتُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجِي بِالْقَدُومِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ دَارَنَا شَاسِعَةٌ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ۔

جس عورت کا خاوند مر جائے اس کی عدت اسی دن سے ہے جس دن سے اس کو خبر آوے۔

فریعہ بنت مالک سے روایت ہے یہ فریعہ بہن ہے ابو سعید خدری کی فریعہ بیان کرتی ہے مرگیا خاوند میرا قدوم میں پھر آئی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے ہمارا گھر بستی سے بہت دور ہے آپ نے اذن دیا مجھ کو پھر پکارا مجھ کو اور فرمایا ٹھہر رہ میں اپنے گھر میں یعنی خاوند کے گھر چار ماہ دس یہاں تک کہ پہنچ جاوے لکھا اپنی مدت کو یعنی عدت پوری ہو جائے۔

بَابُ ١٤٦٢ تَرْكُ الزِّينَةِ لِلْحَادَّةِ الْمُسْلِمَةِ دُونَ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ

٣٥٦٦ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ

ترک کرنا زینت کا واسطے سوگ کے مسلمان عورت کے لیئے نہ یہودیہ اور نصرانیہ کے لیے

زینب بنت ابی سلمہؓ نے بیان کیا ان تینوں حدیثوں کو حمید بن نافع سے کہا زینب نے گئی میں ام حبیبہ کے پاس جو بیوی

لَهُ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِطِيبٍ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا وَقَدْ دَعَتْ بِطِيبٍ وَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَالَتْ زَيْنَبُ سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ تَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنَهَا أَفَأَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عِنْدَ رَأْسِ الْحَوْلِ قَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا

تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وقت میں جب کہ ان کا باپ ابوسفیان بن حرب مر گیا تھا تو خوشبو منگائی بی بی ام حبیبہ نے اول لونڈی کے لگائی پھر ملی وہ خوشبو اپنے چہرے پر اور یوں فرمایا اللہ کی قسم مجھ کو خوشبو کی حاجت نہ تھی مگر اتنی بات کے لیے لگائی میں نے فرماتے ہوئے سنا رسول اللہ علیہ وسلم کو جو عورت یقین رکھتی ہو اللہ اور آخرت کے دن پر اس کے لیے حلال نہیں کسی کے لیے سوگ کرنا زیادہ تین راتوں سے پر خاوند کے لیے چار ماہ دس دن تک سوگ کرے حدیث دوسری یہ ہے زینبؓ بیان کرتی ہے گئی میں زینب بنت جحشؓ کے وہاں جن دنوں ان کے بھائی مر گئے تھے انہوں نے خوشبو منگا کر لگائی اور کہا قسم ہے اللہ کی مجھے خوشبو کی حاجت نہ تھی لیکن میں سنا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر فرماتے تھے جو عورت یقین لائی اللہ پر اور پچھلے دن پر اس کے لیے درست نہیں کہ سوگ کرے کسی کے لیے تین راتوں سے زیادہ سوائے خاوند کے کیونکہ خاوند کا سوگ چار ماہ اور دس دن تک ہے تیسری حدیث کے بیان کے بیان میں زینب فرماتی ہیں میں نے ام سلمہؓ کو فرماتے ہوئے سنا آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلعم میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھنے لگیں۔ اگر فرمائیں تو سرمہ لگایا کروں اس کی آنکھوں میں آپ نے فرمایا مت لگاؤ اور فرمایا یہ تو چار ماہ دس دن ہیں جاہلیت کے زمانے میں ہر ایک عورت مینگنی پھینکتی تھی سال تمام ہوتے پر حمید بن نافع کہتے ہیں میں نے زینب سے پوچھا مینگنی پھینکنے سے کیا مطلب ہے زینب نے بیان کیا جاہلیت کے زمانے میں جس عورت کا خاوند مر جاتا تھا وہ عورت ایک چھوٹی سی کوٹھڑی اور نہایت تنگ تاریک میں جا گھستی تھی اور برے سے برے کپڑے پہن لیتی تھی اور ایک سال کے گذرنے تک خوشبو وغیرہ کچھ نہ چھوتی تھی بعد ایک سال کے کوئی جانور لاتے گدھا یا بکری یا کوئی پرند

حَتّٰی تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰی بِدَابَّةٍ حِمَارٍ اَوْ شَاةٍ اَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَیْءٍ اِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰی بَعْرَةً فَتَرْمِیْ بِهَا وَتُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيْبٍ اَوْ غَيْرِهٖ قَالَ مَالِكٌ تَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهٖ فِیْ حَدِيْثِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَالِكٌ الْحِفْشُ الْخُصُّ

پھر رگڑتی اپنی جلد اور بدن کو اس سے جس جانور کو وہ ملتی اور رگڑتی تھی وہ جانور مرجایا کرتا تھا بعد اس کے باہر نکلتی اس ڈبہ سے اس وقت اس کو ایک اونٹ کی مینگنی دیتے اس کو پھینک دینے کے بعد جس طرح اس کا جی چاہتا میلان کرتی تھی یعنی چاہے تو خوشبو لگا لے یا اور کوئی کام کرے اس کا اختیار ہو جاتا تھا امام مالک نے کہا اس حدیث میں جو تفتض کا لفظ ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ملے اپنے بدن کو اس پر اور محمد کی روایت میں مالک نے کہا کہ حفش خص کو کہتے ہیں یعنی نرکل کا جھونپڑا۔ ف

بَابُ ۱۶۳ ـ مَا تَجْتَنِبُ الْحَادَّةُ مِنَ الثِّيَابِ الْمُصْبَغَةِ

سوگ کرنے والی عورت کو رنگین کپڑے سے پرہیز کرنے کا بیان۔

۳۵۶۷۔ اَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحِدُّ امْرَاَةٌ عَلٰی مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا وَلَا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْتَشِطُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا عِنْدَ طُهْرِهَا حِيْنَ تَطْهُرُ نَبْذًا مِنْ قُسْطٍ وَاَظْفَارٍ

ام عطیہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوگ کرے کوئی عورت کسی کے لیے تین دن رات سے زیادہ مگر خاوند کے لیے کیونکہ اس کے واسطے سوگ کرنا چار ماہ دس دن تک ہے اور نہ پہنے سوگ والی کپڑا رنگین اور نہ پہنے کپڑا عصب یعنی جس کا سوت رنگ کرنے کے بعد بنا گیا ہو جیسے سوسی یا چھینٹ یا اور ریشمی کپڑے اور نہ سرمہ لگائے اور نہ کنگھی کرے اور نہ خوشبو لگائے لیکن جب حیض سے پاک ہو جایا کرے تب تھوڑا سا قسط اور اظفار لگا لیا کرے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ف

۳۵۶۸۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اَبِیْ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُدَيْلٌ عَنِ

بیوی ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا خاوند مرجائے وہ عورت نہ پہنے کسم کے رنگ کا کپڑا اور سرخ پھولوں سے

ف اور باب کی مناسبت اس حدیث میں یہ ہے تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فرمایا ہے اور بعض روایتوں میں تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ بھی آیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہودیہ اور نصرانیہ پر اس قسم کا سوگ کرنا واجب نہیں۔

ف کنگھی کرنے سے بناؤ سنگار کرنا خوشبو لگا کر بالوں میں مراد ہے اور قسط ایک چیز ہوتی ہے اس ملک میں اور عرب میں بھی ہوتی ہے اور اظفار بھی ایک خوشبو کی چیز ناخون کی صورت پر ہوتی ہے۔

الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ

رنگا ہوا اور خضاب نہ کرے اور نہ سرمہ لگائے۔ ف۱

بَابُ ۱۷۴ الْخِضَابِ لِلْحَادَّةِ

باب سوگ والی کے خضاب کرنے کے بیان میں

۳۵۶۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تَحُدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا۔

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جائز ہے کسی عورت کو اگر ایمان رکھتی ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ بات کہ سوگ کرے کسی پر تین دن سے زیادہ مگر اپنے خاوند پر اور نہیں درست سوگ والی کو سرمہ لگانا اور نہ خضاب کرنا اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہننا۔

بَابُ ۱۷۵ الرُّخْصَةِ لِلْحَادَّةِ أَنْ تَمْتَشِطَ بِالسِّدْرِ

اس باب میں بیان ہے اس بات کا کہ سوگ والی کے لیے رخصت ہے سر دھونے کی بیری کے پتوں سے۔

۳۵۷۰۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ الضَّحَّاكِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي أُمُّ حَكِيمٍ بِنْتُ أَسِيدٍ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَهَا فَتَكْتَحِلُ الْجِلَاءَ فَأَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبِرًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ

ام حکیم بنت اسید اپنی ماں سے روایت کرتی ہے کہ خاوند ان کا مرگیا تھا اور ان دنوں اس کی آنکھیں دکھتی تھیں تو وہ جلا کا سرمہ (یعنی اثمد جو آنکھوں کو جلا دیتا ہے) لگایا کرتی آخر اس نے اپنی آزاد کی ہوئی لونڈی کو ام المومنین ام سلمہ کے پاس بھیجا کہ پوچھے ان سے روشنی اور بصارت کے سرمے کے لیے بیوی ام سلمہؓ نے فرمایا مت لگاؤ کوئی سا سرمہ مگر جس وقت کوئی ایسی ہی ضرورت پیش آوے تو مضائقہ نہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے ان دنوں جب ابو سلمہ مرگئے تھے میرے پاس اور میں نے اپنی آنکھ پر ایلوا لگایا تھا آپ نے پوچھا کیا چیز ہے یہ اے

ف۱ یعنی سرخ رنگ کرنا بالوں کو مہندی سے یا ہاتھوں کو لگانا مہندی ان سب باتوں سے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

قُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ۔

ام سلمہ نے کہا ایلوا ہے یا رسول اللہ اور اس میں خوشبو نہیں آپ نے فرمایا اس سے منہ کو چمک ہوتی ہے اے ام سلمہ پھر نہ لگا تو اس کو لگانا منظور ہو تو رات کو لگا لینا اور سر نہ دھویا کرو خوشبودار چیز سے اور نہ مہندی سے اس لیے کہ مہندی خضاب کرنے کی چیز ہے بیوی ام سلمہ نے پوچھا پھر کس چیز سے سر دھویا کروں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا بیری کے پتے لگایا کرو اپنے سر کو یعنی بیری کے پتے سے سر دھو کر کنگھی کیا کرو۔

باب ۱۲۶۶ النَّهْيِ عَنِ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

سوگ کرنے والی کو سرمہ لگانے کی ممانعت کا بیان۔

۳۵۷۱- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَهُوَ ابْنُ مُوسَى قَالَ حُمَيْدٌ وَحَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَتِي رَمِدَتْ أَفَأَكْحُلُهَا وَكَانَتْ مُتَوَفًّى عَنْهَا فَقَالَ أَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ قَالَتْ إِنِّي أَخَافُ عَلَى بَصَرِهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَحِدُّ عَلَى زَوْجِهَا سَنَةً ثُمَّ تَرْمِي عَلَى رَأْسِ السَّنَةِ بِالْبَعْرَةِ۔

ام سلمہؓ سے روایت ہے آئی ایک عورت قریش میں کی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کی آنکھوں میں درد ہے فرمائیں تو سرمہ لگا دوں اور تھی اس عورت کی بیٹی خاوند مرنے کی عدت میں آپ نے فرمایا چار ماہ دس دن پورے ہونے کے بعد لگانا پھر اس عورت نے کہا مجھے اس کی بینائی کے جانے کا خوف ہے پھر آپ نے فرمایا چار ماہ دس دن ہوئے بغیر نہیں جائز آپ نے فرمایا تم میں کی ہر ایک عورت جاہلیت کے زمانے میں سوگ کرتی تھی خاوند کا برس روز تک پھر برس تمام ہوتے ہی مینگنی پھینکتی تھی۔

۳۵۷۲- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنِ ابْنَتِهَا مَاتَ زَوْجُهَا وَهِيَ تَشْتَكِي قَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَحِدُّ السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِي الْبَعْرَةَ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

حضرت حمید بن نافع نے بیان کیا اس حدیث کو زینب بنت ابی سلمہؓ سے زینب نے اپنی ماں سے ان کی ماں ام سلمہؓ نے فرمایا آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اس نے اپنی بیٹی کے لیے جس کا خاوند مر گیا تھا اور اس کی آنکھیں دکھتی تھی آپ نے فرمایا ہر ایک عورت تم میں سے سوگ کیا کرتی تھی برس دن تک پھر برس ہوتے ہی مینگنی پھینکتی یہ تو چار ماہ دس ہی دن ہیں۔

۳۵۴۳- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيسَى ابْنِ مَعْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا وَقَدْ خِفْتُ عَلَى عَيْنِهَا وَهِيَ تُرِيدُ الْكُحْلَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ مَا رَأْسُ الْحَوْلِ قَالَتْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا هَلَكَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ إِلَى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيهِ حَتَّى إِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ فَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ

ام سلمہؓ سے روایت ہے آئی ایک عورت قریش میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی میری بیٹی کا خاوند مرگیا ہے اور میں ڈرتی ہوں اس کی آنکھوں پر کچھ صدمہ نہ آجائے یعنی ام سلمہ فرماتی ہیں اس کا ارادہ یہ تھا کہ اس کی آنکھوں میں سرمہ لگانے کی اجازت دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا پہلے تم میں سے ہر ایک عورت مینگنی پھینکا کرتی تھی سال تمام ہونے پر یہ تو چار ماہ اور دس ہی دن ہیں حمید بن نافع نے زینب بنت ام سلمہؓ سے پوچھا راس الحول کا کیا قصہ ہے زینب بنت ابوسلمہؓ نے بیان کیا کہ جاہلیت کے زمانے میں جب کسی عورت کا خاوند مرجاتا تھا وہ عورت اپنے گھروں میں سے سب سے برے گھر میں جا رہتی تھی جب سال تمام ہوجاتا تب باہر نکلتی تھی اپنی پیٹھ پیچھے مینگنی پھینک کر۔

۳۵۴۴- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ أَتَكْتَحِلُ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَتْ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا أَقَامَتْ سَنَةً ثُمَّ قَذَفَتْ خَلْفَهَا بِبَعْرَةٍ ثُمَّ خَرَجَتْ وَإِنَّمَا هِيَ الْآنَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتَّى يَنْقَضِيَ الْأَجَلُ۔

بیوی زینب بنت ابی سلمہؓ سے روایت ہے پوچھا کسی عورت نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ام حبیبہؓ سے خاوند کے مرنے کی عدت گزارنے والی کو سرمہ لگانا درست ہے کہ نہیں انہوں نے بیان کی وہ حدیث جو اوپر گزر چکی ہے

بَابُ الْقُسْطِ وَالْأَظْفَارِ لِلْحَادَّةِ

قسط یعنی کٹ اور اظفار کے استعمال کرنے کا بیان سوگ والی کے لیے!

۳۵۴۵- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فِي الْقُسْطِ وَالْأَظْفَارِ۔

ام عطیہ سے روایت ہے رخصت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو جس کا خاوند مرگیا ہو پاک ہونے کے وقت قسط اور اظفار کا استعمال کرنے کے لیے۔ ف

ف یعنی جب عورت سوگ میں ہو اپنے خاوند کے ان دنوں میں کسی خوشبو کا لگانا عورت کے لیے درست نہیں مگر خون کی بدبو دور کرنے کے لیے حیض سے پاک ہونے کے بعد قسط یا اظفار اپنے بدن کو مل لیا کرے تو درست ہے۔

بَابُ ۱۷۶۸ نَسْخُ مَتَاعِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الْمِيْرَاثِ

باب بیان میں اس بات کے کہ جس عورت کا خاوند مرجاتا تھا اس کو خرچ دلایا جاتا تھا سال بھر کا پھر وہ منسوخ ہوگیا بسبب مقرر ہونے میراث کے۔

۳۵۷۶۔ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى السِّجْزِيُّ خَيَّاطُ السُّنَّةِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِاَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ نَسَخَ ذٰلِكَ بِآيَةِ الْمِيْرَاثِ مِمَّا فُرِضَ لَهَا مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنَسَخَ اَجَلَ الْحَوْلِ اَنْ جُعِلَ اَجَلُهَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ کے بیان میں کہا ابن عباس نے منسوخ ہوگئی یہ آیت میراث کی آیت سے جس میں بیان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے عورت کے لیے چوتھائی حصہ اور آٹھواں حصہ اور منسوخ ہوگیا حکم ایک سال تک عدت میں رہنے کا چار ماہ اور دس دن کے حکم سے۔ ف

۳۵۷۷۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ کے بیان میں کہا عکرمہ نے منسوخ کردیا اس آیت کو وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا نے ف

بَابُ ۱۷۶۹ الرُّخْصَةُ فِي خُرُوْجِ الْمَبْتُوْتَةِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا لِسُكْنَاهَا

رخصت دی گئی ہے تین طلاق والی کو عدت کے دنوں میں اپنے گھر سے دوسری جگہ جانے کی

۳۵۷۸۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

حضرت عبدالرحمٰن بن عاصم سے روایت ہے فاطمہ بنت قیس نے بیان کیا اور وہ تھی ایک آدمی مخزومی کے

ف وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ ترجمہ اور جو لوگ تم میں مرجاویں اور چھوڑ جاویں عورتیں وصیت کردیں اپنی عورتوں کے واسطے خرچ دینا ایک برس کا نہ نکال دینا پھر اگر وہ نکل جاویں تو گناہ نہیں اس آیت کے فائدے میں شاہ عبدالقادر رحمت اللہ علیہ نے بیان کیا ہے یہ حکم جب تھا کہ مردے کے اختیار پر رکھا تھا وارثوں کو دلوانا اب سب کے حصے اللہ صاحب نے ٹھہرا دیے عورت کا بھی ٹھہرا دیا اب مردے کا دلوانا موقوف ہوا یہی غرض ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بھی ہے۔

ف اور ترجمہ دوسری آیت کا اور جو لوگ مرجاویں تم میں چھوڑ جاویں عورتیں وہ انتظار کروادیں اپنے تئیں چار ماہ اور دس دن یعنی برس روز تک عدت میں رہنا موقوف ہوا فقط چار ماہ اور دس دن کافی ہیں

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَاصِمٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ
وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا
ثَلَاثًا وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي وَأَمَرَ وَكِيلَهُ
أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَتَقَالَّتْهَا فَانْطَلَقَتْ
إِلَى بَعْضِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ
عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ
قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِبَعْضِ النَّفَقَةِ
فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهِ قَالَ صَدَقَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَقِلِي إِلَى
أُمِّ كُلْثُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ
امْرَأَةٌ يَكْثُرُ عُوَّادُهَا فَانْتَقِلِي إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ
أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى فَانْتَقَلَتْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ
فَاعْتَدَّتْ عِنْدَهُ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ
خَطَبَهَا أَبُو الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ
فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَسْتَأْمِرُهُ فِيهِمَا فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ أَخَافُ
عَلَيْكِ قَسْقَاسَتَهُ لِلْعَصَا وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ
أَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ فَتَزَوَّجَتْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ
بَعْدَ ذٰلِكَ۔

پاس اس آدمی نے طلاق دی فاطمہ کو تین طلاقیں اور آپ چلا گیا
کسی جہاد میں اور اپنے وکیل سے کہہ گیا کہ اس کو کچھ خرچ دے
دینا اس وکیل نے کچھ دیا اور فاطمہ نے اس کو تھوڑا اور کم جان
کر پھیر دیا اور گئی رسول اللہ صلعم کے گھر کسی بیوی کے پاس
اتنے میں آئے رسول اللہ صلعم اور فاطمہ گھر میں موجود تھی اس
وقت اور کہنے لگی یا رسول اللہ میں فاطمہ بنت قیس ہوں طلاق
دی مجھے فلاں آدمی نے اور بھیجا کسی کے ہاتھ میرے پاس
کچھ نفقہ میں نے پھیر دیا اس کو کم جان کر وہ آدمی کہتا ہے اتنا
دینا بھی تمہارا احسان ہے آپ نے فرمایا سچ کہتا ہے وہ
آدمی اب جا تو اپنی عدت پوری کر ام کلثوم کے یہاں پر کہہ
کر پھر فرمایا ام کلثوم کے گھر میں لوگوں کی آمدورفت بہت
ہے تو عبداللہ بن ام مکتوم کے یہاں چلی جا کیونکہ وہ اندھا آدمی
ہے فاطمہ کہتی ہیں چلی گئی میں عبداللہ کے پاس وہیں پوری
کی میں نے اپنی عدت پھر پورے ہو چکے عدت کے دن اس
وقت پیغام بھیجا میرے پاس ابوجہم نے اور معاویہ بن ابی
سفیان نے پھر گئی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
صلاح لی میں نے آپ سے ان دونوں کے باب میں آپ
نے فرمایا مجھے خوف ہے ابوجہم کے لٹھ کا اور معاویہ تو مفلس
آدمی ہے فاطمہ کہتی ہے میں نے نکاح کر لیا اسامہ بن زید
سے یہ بات سننے کے بعد۔

۳۵۷۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا
حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ
عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ
تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا
آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهَا جَاءَتْ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْهُ
فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ
الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ

فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے تھی فاطمہ بنت قیس جورو
ابی عمرو بن حفص کی پھر طلاق دیدی اس نے فاطمہ کو اخیر طلاق
جو باقی رہ گئی تھی تین طلاقوں میں سے فاطمہ بیان کرتی ہے۔
میں گئی رسول اللہ صلعم کے پاس اور اجازت چاہی میں نے
نے اپنے گھر سے نکلنے کی پھر حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے خاوند کے گھر سے چلے جانے کے
لیے ابن ام مکتوم نابینا کے گھر کو راوی کہتا ہے مروان بن حکم
نے انکار کیا اس مسئلہ کا اور فاطمہؓ کو اس بات کے بیان
میں سچی نہ سمجھا اور عروہ فرماتے ہیں حضرت عائشہؓ نے بھی

من بيتها قال عروة أنكرت عائشة ذلك على فاطمة ۔

۳۵۸۰ - أخبرنا محمد بن المثنى قال حدثنا حفص قال حدثنا هشام عن أبيه عن فاطمة قالت قلت يا رسول الله زوجي طلقني ثلاثا وأخاف أن يقتحم علي فأمرها فتحولت ۔

۳۵۸۱ - أخبرنا يعقوب بن ماهان بصري عن هشيم قال حدثنا سيار وحصين ومغيرة وداود بن أبي هند وإسمعيل بن أبي خالد وذكر آخرين عن الشعبي قال دخلت على فاطمة بنت قيس فسألتها عن قضاء رسول الله صلى الله عليه وسلم عليها فقالت طلقها زوجها البتة فخاصمته إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم في السكنى والنفقة قالت فلم يجعل لي سكنى ولا نفقة وأمرني أن أعتد في بيت ابن أم مكتوم ۔

۳۵۸۲ - أخبرني أبو بكر بن إسحق الصاغاني قال حدثنا أبو الجواب قال حدثنا عمار هو ابن رزيق عن أبي إسحق عن الشعبي عن فاطمة بنت قيس قالت طلقني زوجي فأردت النقلة فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال انتقلي إلى بيت ابن عمك عمرو بن أم مكتوم فاعتدي فيه فحصبه الأسود وقال ويلك لم تفتي بمثل هذا قال عمر إن جئت بشاهدين يشهدان أنهما سمعاه من رسول الله صلى الله عليه وسلم وإلا لم نترك كتاب الله لقول امرأة لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن إلا أن يأتين بفاحشة مبينة ۔

انکار کیا فاطمہؓ کی بات کا ۔[1]

فاطمہؓ سے روایت ہے کہا میں نے یا رسول اللہ میرا خاوند طلاق دے چکا مجھ کو تین طلاقیں میں ڈرتی ہوں نہ آجاوے میرے پاس کوئی چور وغیرہ آپ نے حکم دیا اس کو وہ وہاں سے چلی آئی ۔

حضرت شعبی سے روایت ہے آئی میرے پاس فاطمہ بنت قیس پوچھا میں نے اس سے وہ فیصلہ جو کیا تھا رسول اللہ صلعم نے اس کے مقدمہ میں پھر بیان کیا اس قصے کو فاطمہ نے جھگڑا کیا میں نے اس مقدمہ میں اپنے خاوند کے وکیل سے رسول اللہ صلعم کے پاس اور گفتگو کی میں نے مکان اور نفقے کے لیئے فاطمہؓ بیان کرتی ہیں نہ دلایا گیا مجھے مکان اور نہ نفقہ اور حکم کیا مجھ کو عدت گذارنے کے لیئے ابن ام مکتوم کے گھر میں ۔

حضرت شعبی سے روایت ہے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دی خاوند نے مجھے پس ارادہ کیا ان کے گھر سے چلے جانے کا اور گئی میں رسول اللہ صلعم کے پاس آپ نے حکم دیا عمرو بن ام مکتوم کے گھر میں عدت گذارنے کے لیے یہ سن کر اسود نے فاطمہ کو کنکروں سے مارا اور کہا خرابی ہو تیری کیوں ایسا مسئلہ بیان کرتی ہے اور کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اگر لائے گی تو دو گواہ ایسے کہ گواہی دیں وہ دونوں کہ ہم نے سنا ہے رسول اللہ صلعم سے تو قبول کریں گا ہم تیری بات کو نہیں تو ہم نہ چھوڑیں گے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ایک عورت کے کہنے پر اور وہ اللہ کی کتاب میں جو حکم ہے وہ یہ ہے لا تخرجوهن من بيوتهن ولا يخرجن إلا أن يأتين بفاحشة مبينة ترجمہ یعنی مت نکالو ان کو ان کے گھروں سے اور وہ بھی نہ نکلیں مگر جو کریں صریح بے حیائی[2]

ف۱ یعنی مروان بن حکم کے نزدیک اور عائشہ کے نزدیک تین طلاق والی عورت کو گھر سے نکل کر جانا درست نہیں اس کی وجہ سے انہوں نے فاطمہ کے قصے کو غلط کہا ہے اور فاطمہ

ف۲ یعنی نہ عورت کو گھر سے زبردستی کر کے مرد نکالے اور نہ خود باہر نکلے ہاں اگر کوئی کام بیحیائی کا کرے اس وقت نکال دینا مضائقہ نہیں حضرت عمر نے اس آیت کو دلیل پکڑ کر اس عورت سے کہا تو اپنے دعوے پر دو گواہ لائے گی تو ہم مانیں گے ورنہ آیت کے موافق جو ہم کو معلوم ہوتا ہے اس پر عمل کریں گے اور محدثین کے نزدیک فاطمہ بنت قیس کی حدیث صحیح ہے اس میں کچھ کلام نہیں حاصل یہ ہے مطلقہ مبتوتہ یعنی جس کو تین طلاق قطعی ہو گئی ہوں اس کے لیے نہ نفقہ ہے اور نہ سکنیٰ اور مطلقہ رجعیہ کے لیے نفقہ بھی ہے اور سکنیٰ بھی ۔

بَابُ ۱۷۰ خُرُوْجِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا بِالنَّهَارِ

دن کو باہر نکلنا اس عورت کا جس کا خاوند مرگیا ہو یہ باب اس بات کے بیان میں ہے!

۳۵۸۳- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتُهُ فَأَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ إِلٰى نَخْلٍ لَهَا فَلَقِيَتْ رَجُلًا فَنَهَاهَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْرُجِيْ فَجُدِّيْ نَخْلَكِ لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِيْ وَتَفْعَلِيْ مَعْرُوْفًا۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے طلاق ہوئی ان کی خالہ کو اور ان کی خالہ نے چاہا کہ جائے اپنے کھجوروں کے باغ کو، ملا ان کو کوئی آدمی منع کیا اس نے باغ کے جانے سے پھر آئی جابرؓ کی خالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے فرمایا اس کو جا کر توڑ لیو اپنی کھجوروں کو، البتہ تو صدقہ اور خیرات کرے گی اور دیگی اس میں سے لوگوں کو بطور احسان کے۔

بَابُ ۱۷۱ نَفَقَةِ الْبَائِنَةِ

اس باب میں بائن کے نفقے کا بیان ہے

۳۵۸۴- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُوْ سَلَمَةَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَوَضَعَ لِيْ عَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ خَمْسَةٌ شَعِيْرٌ وَخَمْسَةٌ تَمْرٌ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ فُلَانٍ وَكَانَ زَوْجُهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَائِنًا

حضرت ابوبکر بن حفص سے روایت ہے گیا میں اور ابوسلمہ فاطمہ بنت قیس کے پاس بیان کیا فاطمہ نے مجھ سے طلاق دی مجھے میرے خاوند نے اور نہ دیا مجھ کو رہنے کا گھر اور نہ کھانے کے لیے خرچ اور رکھ دیئے دس ناپ اپنے چچا کے بیٹے کے یہاں پانچ ناپ جو کے اور پانچ کھجور کے پھر آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا میں نے یہ حال آپ نے فرمایا وہ جو کہتا ہے وہی سچ ہے اور حکم کیا مجھ کو عدت کاٹنے کا فلانے کے گھر میں اور اس کے خاوند نے اس کو طلاق بائن دی تھی۔

بَابُ ۱۷۲ نَفَقَةِ الْحَامِلِ الْمَبْتُوْتَةِ

حاملہ مبتوتہ کے نفقہ کا بیان

۳۵۸۵- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ ابْنَةَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَأُمُّهَا حَمْنَةُ بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةَ فَأَمَرَتْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ بِالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلٰى مَسْكَنِهَا حَتّٰى

حضرت عبیداللہ بن عبداللہ عتبہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے طلاق دی سعید بن زید کی لڑکی کو اور اس لڑکی کی ماں کا نام حمنہ بنت قیس تھا اور طلاق بتہ دی تھی اس کو یعنی ایسی طلاق جس سے بالکل علاقہ ٹوٹ جائے اور مرد کو اس کے ساتھ بغیر دوسری شادی کے نکاح ناجائز ہو اس عورت کی خالہ فاطمہ بنت قیس تھی اس نے اس کو کہلا بھیجا کہ عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے گھر میں مت رہ وہاں سے چلی آ پھر سنی یہ بات مروان نے تو عبداللہ بن عمرو بن عثمان کی جورو کو کہلا بھیجا کہ پھر اپنے گھر میں آ کر رہے عدت پوری ہونے تک عبداللہ بن عمرو کی

ينقضي عدتها فأرسلت إليه مخبرة أن خالتها فاطمة أفتتها بذلك وأخبرتها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أفتاها بالانتقال حين طلقها أبو عمرو بن حفص المخزومي فأرسل مروان قبيصة بن ذؤيب إلى فاطمة فسألها عن ذلك فزعمت أنها كانت تحت أبي عمرو لما أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم علي بن أبي طالب على اليمن خرج معه فأرسل إليها بتطليقة وهي بقية طلاقها فأمر لها الحارث بن هشام وعياش بن أبي ربيعة بنفقتها فأرسلت إلى الحارث وعياش تسألهما النفقة التي أمر لها بها زوجها فقالا والله ما لها علينا نفقة إلا أن تكون حاملا وما لها أن تسكن في مسكننا إلا بإذننا فزعمت فاطمة أنها أتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فصدقهما قالت فقلت أين أنتقل يا رسول الله فقال انتقلي عند ابن أم مكتوم وهو الأعمى الذي عاتبه الله عز وجل في كتابه فانتقلت عنده فكنت أضع ثيابي عنده حتى أنكحها رسول الله صلى الله عليه وسلم زعمت أسامة بن زيد۔

جو مروان نے کسی آدمی کی زبانی خبر دی مروان کو کہ مجھے میری خالہ فاطمہ نے فتویٰ دیا تھا گھر سے چلے جانے کا اور بیان کیا تھا مجھ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ دیا تھا اس کو گھر سے چلے جانے کے لیے اس وقت جب طلاق دی تھی اس کو اس کے خاوند ابو عمرو بن حفص نے جب یہ قصہ سنا مروان نے اس وقت بھیجا قبیصہ بن ذویب کو (نام ہے آدمی کا) فاطمہ کے پاس پھر پوچھا قبیصہ نے اس وقت فاطمہ سے یہ قصہ اس نے بیان کیا کہ میرا خاوند تھا ابو عمرو وہ چلا گیا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کو جس وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو یمن کا خلیفہ کیا تھا وہاں جا کر میرے خاوند نے طلاق کہلا بھیجی وہ طلاق جو باقی رہ گئی تھی اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو کہہ دیا تھا کہ نفقہ دے دیں پھر میں نے اپنا آدمی بھیجا ان کے پاس وہ خرچ مانگنے کے لیے جو میرے واسطے خاوند نے دینے کے لیے کہا تھا ان دونوں نے کہا واللہ ہمارے پاس اس کے لیے نفقہ نہیں مگر ہاں اگر وہ حاملہ ہوتی تو البتہ اس کے لیے نفقہ تھا اور نہ وہ ہمارے گھر میں بھی رہ سکتی ہے جب تک ہم نہ کہیں فاطمہ کہتی ہے میں آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا آپ کے روبرو یہ ماجرا آپ نے بھی دونوں کو سچا ٹھہرایا میں نے پوچھا میں کہاں چلی جاؤں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے یہاں چلی جا اور ابن ام مکتوم وہی اندھا آدمی ہے جن کی خاطر عتاب کیا اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی کتاب میں پھر چلی گئی اس کے پاس میں رہتی تھی اس کے پاس اور اتار رکھتی تھی اپنے کپڑے یعنی بسبب گرمی وغیرہ کے بے تکلف کپڑے اتار کر بیٹھ رہتی تھی پھر نکاح کر دیا میرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

باب ۱۴۶۳ الأقراء

قرء کسے کہتے ہیں
(اور شارع نے کس معنے کے لیے بولا ہے)

۳۵۸۶۔ أخبرنا عمرو بن منصور قال حدثنا عبد الله بن يوسف قال حدثنا الليث قال حدثني يزيد بن أبي حبيب

فاطمہ بنت ابی حبیش سے روایت ہے آئی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور شکوہ کیا آپ سے پاس خون جاری ہونے کا آپ نے فرمایا اس کو یہ خون کسی رگ سے آتا ہے یعنی رحم سے نہیں آتا

عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ فَاطِمَةَ ابْنَةَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَلْتَطَهَّرِي قَالَ ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ

تو نظر رکھ جب آوے تجھ کو قروء یعنی حیض اس وقت نماز مت پڑھا کر جب گذر جاویں حیض کے دن اس وقت پاک ہو جایا کر سے آزادی بیان کرتا ہے آپ نے اس کو فرمایا ا بین دونوں حیضوں کے نماز پڑھا کر وف۱

بَابُ ۱۷۷ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

اس باب میں تین طلاق کے بعد رجوع کرنے کے منسوخ ہونے کا بیان ہے:

۳۵۸۴۔ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا وَقَالَ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ الْآيَةَ وَقَالَ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْآنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَذَلِكَ بِأَنَّ الرَّجُلَ كَانَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنَسَخَ ذَلِكَ وَقَالَ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تفسیر میں اس آیت کے مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا یعنی جو ہم موقوف کرتے ہیں ہم کوئی آیت یا بھلا دیتے ہیں تو بھیجتے ہیں اس سے بہتر یا اس کے برابر اور بیان کیا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد دوسری آیت کو یعنی وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ یعنی اور جب بدلتے ہیں ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت کو اللہ بہتر جانتا ہے جو اتارتا ہے تو کہتے ہیں تو تو بنا لاتا ہے یوں نہیں پر ان بہتوں کو معلوم نہیں يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ یعنی مٹاتا ہے اللہ جو چاہے اور رکھتا ہے اور اسی کے پاس ہے اصل کتاب اس کے بعد ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پہلے جو حکم قرآن میں سے منسوخ ہوا وہ قبلہ تھا اور کہا ابن عباس نے وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

ف۱۔ یعنی جب حیض کی مدت کے دن آئیں ان دنوں میں نماز چھوڑ دینا چاہیئے اور باقی دنوں میں نماز پڑھنا چاہیئے اور قروء کے معنے حیض کے بیان فرمائے ہیں اس حدیث میں۔

ف۲۔ شاید ابن عباس کی غرض یہ ہے کہ منسوخ ہونے کا بھید اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور دوسری یہ بات ہے کہ اس کو اپنے حکم میں تبدیل اور تغیر کا اختیار ہے جیسے دوسری آیت میں فرمایا ہے۔

وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا

یعنی اور طلاق والی عورتیں انتظار کروا دیں اپنے تئیں تین حیض تک اور ان کو حلال نہیں کہ چھپا رکھیں جو پیدا کیا اللہ نے ان کے پیٹ میں اگر ایمان رکھتی ہیں اللہ پر اور پچھلے دن پر اور ان کے خاوند کو پہنچتا ہے پھیر لینا ان کا اتنی دیر میں اگر چاہیں صلح کرنی اس آیت کو بیان کر کے فرماتے ہیں یہ معاملہ یوں تھا کہ جو آدمی اپنی جورو کو طلاق دیتا تھا وہ آدمی اس کو لوٹا لینے کا عدت میں نکاح کا زیادہ مستحق تھا اگرچہ تین طلاقیں بھی دے دیتا تھا پھر اللہ جل شانہ نے منسوخ کیا اس حکم کو اور فرمایا الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ یعنی طلاق ہے دو بار تک پھر رکھنا موافق دستور کے یا رخصت کرنا بھلی سے ف

بَابُ ١٤٤٥ الرَّجْعَةِ

٣٥٨٨ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرُ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ يَعْنِي فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَاحْتَسَبْتَ مِنْهَا فَقَالَ مَا يَمْنَعُهَا أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَ

باب رجوع کرنے کے بیان میں عورت کی طرف سے

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں طلاق دی میں نے اپنی جورو کو حیض کے ایام میں یہ بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ نے فرمایا اس سے کہہ کر رجوع کرے پھر جب وہ پاک ہو جائیگی تو اس کو اختیار ہے چاہے رکھے اس کو یا طلاق دیدے ابن عمر رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کیا اس اول طلاق کا بھی حساب کیا جائیگا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کونسی چیز مانع ہے حساب کرنے سے تو سمجھ اگر کوئی عاجز ہو جائے یا حماقت کرے جو طلاق دی گئی ہے وہ تو حساب میں آئیگی۔ ف

ف یعنی تین طلاق کے بعد رجوع کرنا جائز نہیں دو طلاق تک رجوع کر سکتا ہے یہاں اس حدیث کو اسی غرض کے واسطے لائے ہیں یعنی تین طلاق کے بعد رجوع پہلے تھا اب منسوخ ہوا الطلاق مرتان کے فرمانے سے ۔

٣٥٨٩ - أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالُوا إِنَّ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا فَإِنَّهُ الطَّلَاقُ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ قَالَ تَعَالَى فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ۔

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ طلاق دی ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی جورو کو حیض کے دنوں میں یہ بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہو اس سے رجوع کرے اس کو دوسرا حیض آنے تک پھر جب وہ پاک ہو جائے اس کا جی چاہے طلاق دے اس کو یا روک رکھے یہی وہ طریقہ ہے کہ یہ طلاق اللہ کے حکم کے موافق ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ یعنی طلاق دو ان کو عدت پر۔

٣٥٩٠ - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَيَقُولُ أَمَّا إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَأَمَّا إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ

حضرت نافع سے روایت ہے جب پوچھا جاتا مسئلہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی جورو کو حیض میں ابن عمرؓ فرماتے ہیں اگر اس آدمی نے ایک طلاق دی ہے یا دو تو ایسی صورت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا ہے رجوع کرے وہ آدمی اپنی جورو کی طرف یعنی اس کو اپنے سے جدا نہ کرے بلکہ روکے اس کو دوسرے حیض آنے تک پھر جب وہ پاک ہو جائے پھر طلاق دے اس کو پہلے جماع کرنے سے اور اگر اس آدمی نے تین طلاق دیدیں ایک بار حیض کے ایام میں اس نے بے شک نافرمانی کی اللہ کی اس امر میں جس کا اس کو حکم کیا تھا اللہ نے یعنی عورت کو طلاق دینے کا طریقہ اس کو بتایا تھا اس نے اس کے موافق کام نہ کیا لیکن عورت تین طلاق دینے سے مرد کے نکاح سے باہر ہو گی۔

٣٥٩١ - أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى مَرْوَزِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاجَعَهَا۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزر گیا۔

ف۱ یعنی اگر رجوع کرنے سے عاجز ہو گیا اور اس عورت کو اپنی نادانی اور حماقت سے طلاق دے بیٹھا تو طلاق رائیگاں نہ جائیگی بلکہ حساب میں آئیگی۔

ف۲ طلاق دو وقت پر یعنی حیض سے پہلے دو کہ سارا حیض گنتی میں آئے اور اس پاکی میں نزدیکی نہ کی ہو (موضح القرآن)

۲۵۹۲۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِيهِ ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلَى هَذَا۔

حضرت ابن طاؤس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ان کے باپ نے سنا عبداللہ بن عمرؓ سے اس وقت جب پوچھا گیا مسئلہ اس آدمی کا جس نے طلاق دی اپنی عورت کو حیض میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھنے والے کو کہا تو عبداللہ بن عمر کو پہچانتا ہے کہ نہیں اس نے کہا ہاں پہچانتا ہوں ابن عمرؓ نے بیان کیا اس پوچھنے والے سے اس طرح کہ عبداللہ بن عمرؓ یعنی میں نے طلاق دی تھی اپنی عورت کو حیض میں اس بات کی خبر دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ نے فرمایا کہ عبداللہ بن عمرؓ سے رجوع کرے پاک ہونے تک اس عورت کو راوی بیان کرتا ہے اس سے زیادہ نہیں بیان کیا اس نے مجھ سے ف۱

۲۵۹۳۔ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ عَمْرٌو إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق دی حفصہ رضی اللہ عنہا کو پھر رجوع کر لیا تھا۔ ف۲

ف۱ جیسے پہلی روایتوں میں اور باتیں زیادہ ہیں وہ اس روایت میں نہیں گو یہ مختصر ہے۔

ف۲ ابن قیمؒ نے بیان کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام میں رجعت کا لفظ تین معنی پر آیا ہے ایک تو نکاح کے معنی کے لیے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا یعنی وہ شخص اس کو یعنی عورت کو طلاق دے تب گناہ نہیں ان دونوں پر کہ پھر مل جائیں یعنی اگر وہ عورت کو دوسرے خاوند نے طلاق دی تو پہلا خاوند اس سے نکاح کرے تو گناہ نہیں اب یہاں رجعت کے معنی نکاح کرنے کے ہوئے اور دوسرے معنی یہ ہیں لوٹانا کسی چیز کو طرف اس حال کے جس حال پر پہلے تھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو نعمان بن بشیر کو فرمایا تھا رجوع کر یعنی پھیر لے تو غلام جو دیا ہے تو نے اپنے ایک بیٹے کو اور دوسرے بیٹوں کو اس میں تو نے حق نہیں رکھا ابن قیمؒ فرماتے ہیں یہ مذکور تھا ایسی چیز کا ہے جس میں ہبہ یعنی بخشش کرنی جائز نہیں اور تیسرے معنی رجعت کے وہ ہیں جو بعد طلاق کے ہوا کرتی ہے جیسا کہ اوپر کی حدیثوں میں بیان ہوا

باب ۱ - كِتَابُ الْخَيْلِ

کتاب گھوڑوں کے بیان میں

۳۵۹۴ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ صَبِيحٍ الْمُرِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُرَشِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُفَيْلٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ وَوَضَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ كَذَبُوا الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ وَيُزِيغُ اللَّهُ لَهُمْ قُلُوبَ أَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَحَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُوحَى إِلَيَّ أَنِّي مَقْبُوضٌ غَيْرَ مُلَبَّثٍ وَأَنْتُمْ تَتَّبِعُونِي أَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقْرُ دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ۔

حضرت سلمہ بن نفیل کندی سے روایت ہے ایک روز میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت کہا ایک آدمی نے یا رسول اللہ ذلیل کر دیا لوگوں نے گھوڑوں کو اور رکھ دئیے ہتھیار اور کہتے ہیں جہاد نہیں رہا اب اور موقوف ہو گئی لڑائی آپ نے یہ سن کر اس کی طرف منہ پھیرا اور فرمایا جھوٹے ہیں وہ ابھی ابھی آیا ہے حکم قتال کا اور ہمیشہ رہیں گے میری امت کے لوگ حق بات پر یعنی دین کے واسطے اور پھیر دے گا اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو ان کے واسطے اور روزی دے گا خدائے تعالیٰ ان کو ان میں سے قیامت تک اور اللہ کے وعدے کے آنے تک اور خیر کو باندھ دیا ہے گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک اور یہ بات مجھ کو وحی سے بتائی گئی ہے اور میری روح قبض کی جائیگی جلدی اور تم لوگ پیروی کرو گے میری متفرق جماعتیں ہو کر اور کٹے مرو گے آپس میں اور مقرر ہو گا گھر ایمان والوں کا شام میں۔ ف

۳۵۹۵ - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی ہے اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کی پیشانی میں خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین طور کے ہوتے ہیں ایک گھوڑے تو ایسے ہوتے ہیں جن کے باعث آدمی کو اجر اور ثواب حاصل ہوتا ہے اور ایک بچاؤ ہوتے ہیں مفلسی یا تکلیف سے اور ایک وبال ہوتے

ف گھوڑوں کی پیشانی میں خیر ایک تو اجر یعنی ثواب جو جہاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے دوسرے غنیمت جو جہاد کرنے سے ملتی ہے۔

لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَحْتَبِسُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَتَّخِذُهَا لَهُ وَلَا تُغَيِّبُ فِي بُطُونِهَا شَيْئًا إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ غَيَّبَتْ فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ وَلَوْ عَرَضَتْ لَهُ مَرْجٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ۔

۳۵۹۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ فِي الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٌ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذَلِكَ فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ تُسْقَى كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ فَهِيَ لَهُ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَمِيرِ فَقَالَ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۔

میں ثواب تو وہ ہیں جو خدا کی راہ میں روکے جاویں اور جہاد کے لیے تیار رکھے جائیں ان کے پیٹ میں جو چیز جائے وہ ایک ثواب ہے ان کے مالک کے لیے اور اگر وہ چراگاہ میں چھوڑے جائیں چرنے کے لیے پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کسی آدمی کے لیے باعث اجر ہیں اور کسی کے لیے ستر اور کسی کے لیے گناہ اور وبال گھوڑوں سے اجر اور ثواب ہوتا ہے ایسے آدمی کو جس نے باندھا گھوڑوں کو اللہ کی راہ میں اور دراز کی رسی ان کی چراگاہ یا باغ میں اور جس قدر اس رسی کے سبب سے دور تک چرے گا اس کے واسطے نیکیاں لکھی جائیں گی اگر وہ رسی توڑ کر ایک اونچان دو اونچان چڑھیں اس کے ہر قدم اور لید پر نیکیاں لکھی جائیں گی اگر وہ کسی نہر پر جا نکلے اور پانی پئے اور مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ تھا تب بھی مالک کے واسطے نیکیاں لکھی جائیں گی تو ایسے گھوڑے باندھنا اجر ہے اور درست ان کے واسطے ہیں جو تجارت کے لیے باندھے اور زکوٰۃ ان کی ادا کرے اور گناہ ان کے واسطے ہیں جو فخر اور ریا اور مسلمانوں کی دشمنی کے لیے باندھے اور پوچھا کسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے باب میں آپ نے فرمایا اس مقدمے میں مجھ پر کچھ نہیں اترا مگر یہ آیت جو کلی تمام نیکیوں کو شامل ہے فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۔

ف یعنی جو کوئی شخص ذرہ کے برابر نیکی کرے گا وہ اس کو پائیگا اور جو کوئی ذرہ برابر برائی کرے گا پالے گا اس کو اس آیت سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تھوڑی سی نیکی بھی مفت نہیں کی جائیگی تو خدا کی راہ میں گدھوں کیلئے رستا اور ان سے کام لینا بیکار نہیں ہو سکتا ۔

بَاب ۱۴۴۷ حُبِّ الْخَيْلِ

یہ باب ہے گھوڑوں کے شوق اور محبت کے بیان میں

۳۵۹۷ ـ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ ـ

حضرت انس سے روایت ہے عورت کے بعد گھوڑے سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

بَاب ۱۴۴۸ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ شِيَةِ الْخَيْلِ

کون سے رنگ کا گھوڑا بہتر ہے

۳۵۹۸ ـ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَزَّارُ هِشَامُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عَقِيلِ بْنِ شَبِيبٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ وَعَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ ـ

حضرت ابو وہب کو حاصل تھی ان کو صحبت رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکھو تم نبیوں کے ناموں پر اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن اور باندھو گھوڑے اور ہاتھ پھیرو ان کے اور پٹھے پر اور ڈالو گلے میں ان کے لئے اور پٹہ ڈالو گلے میں ان کے تانت اور التزام کرو کمیت گھوڑا پانے کو جس کی پیشانی اور اگلے پچھلے پاؤں سفید ہوں یا سرخ رنگ کا گھوڑا جس کی پیشانی سفید ہو اور اگلے پچھلے پاؤں بھی سفید ہوں ـ

بَاب ۱۴۴۹ الشِّكَالِ فِي الْخَيْلِ

گھوڑوں میں شکال گھوڑا رکھنا کیسا ہے

۳۵۹۹ ـ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَأَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ وَاللَّفْظُ لِإِسْمَاعِيلَ ـ

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے سے کراہیت کرتے تھے ـ ف ۱

ف ۱ شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں اور رنگ کا ہو ـ

٣٦٠٠- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشِّكَالُ مِنَ الْخَيْلِ أَنْ تَكُونَ ثَلاَثُ قَوَائِمَ مُحَجَّلَةً وَوَاحِدَةٌ مُطْلَقَةً أَوْ تَكُونَ الثَّلاَثَةُ مُطْلَقَةً وَرِجْلٌ مُحَجَّلَةً وَلَيْسَ يَكُونُ الشِّكَالُ إِلاَّ فِي رِجْلٍ وَلاَ يَكُونُ فِي الْيَدِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے ناپسند کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو اور ابوعبدالرحمن فرماتے ہیں شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں سی اور رنگ کا ہو یا تین پاؤں اور رنگ کے ہوں اور ایک پاؤں سفید ہو جیسے اربل بھی کہتے ہیں اثر طبیہ پیشانی پر سفیدی نہ ہو اس قسم کا گھوڑا منحوس ہوتا ہے یا اس میں کوئی عیب ہوتا ہے جس سے ضرر پہنچے گا اور شکال ہمیشہ پاؤں میں ہوتا ہے ہاتھ میں نہیں ہوتا۔

بَابُ ١٤٧٠ شُؤْمِ الْخَيْلِ

اس باب میں گھوڑوں کے شوم اور نحس ہونے کا بیان ہے

٣٦٠١- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالاَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلاَثَةٍ الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ۔

حضرت سالم اپنے باپ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شومی اور نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے عورت میں اور گھوڑے میں اور گھر میں۔ ف

٣٦٠٢- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

ترجمہ دونوں حدیثوں کا

٣٦٠٣- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ

حضرت جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر نحوست کچھ ہو تو مکان اور

ف گھوڑے کی شومی اور نحوست یہ کہ عیب دار ہو جیسے کاٹے یا لات مارے اور عورت کی شومی یہ ہے کہ زبان دراز یا بدخلق ہو اور گھر کی شومی یہ کہ اچھے پڑوس میں نہ ہو یا دھوپ اور جاڑے اور برسات وغیرہ کا آرام نہ ہو۔

جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ يَّكُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعَةِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ۔

عورت اور گھوڑے میں ہو گی اور جو نہ ہو تو کسی چیز میں نہیں ہے۔

بَابُ ۱۷۸ بَرَكَةُ الْخَيْلِ

اس باب میں گھوڑے کی برکت کا بیان ہے

۲۶۰۴ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔

بَابُ ۱۷۹ فَتْلُ نَاصِيَةِ الْفَرَسِ

گھوڑوں کی پیشانی کو گوندھنے کا بیان

۲۶۰۵ اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتِلُ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ وَيَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ۔

حضرت جریر سے روایت ہے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بل دیتے تھے گھوڑے کی پیشانی کے بالوں کو اپنی انگلیوں سے اور فرماتے تھے باندھی گئی ہے خیر گھوڑوں کے ماتھوں میں قیامت تک وہ خیر اجر اور غنیمت ہے۔

۲۶۰۶ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ اوپر گزرا ہے

۲۶۰۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے

۳۶۰۸۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

ترجمہ اوپر گذر چکا ہے

۳۶۰۹۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

۳۶۱۰۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ حُصَيْنٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ اَنَّهُمَا سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

ترجمہ ان دونوں کا بھی اوپر گذر چکا ہے

بَابُ ۱۷۸۳ تَاْدِيْبِ الرَّجُلِ فَرَسَهٗ

اس بات کا بیان ہے ادب دے آدمی اپنے گھوڑے کو

۳۶۱۱۔ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَّامٍ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيْدَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَمُرُّ بِيْ فَيَقُوْلُ يَا خَالِدُ اخْرُجْ بِنَا نَرْمِيْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ اَبْطَاْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِدُ تَعَالَ اُخْبِرْكَ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهٗ يَحْتَسِبُ فِيْ صُنْعِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهٖ وَمُنَبِّلَهٗ وَارْمُوْا

حضرت خالد بن یزید جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عقبہ بن عامرؓ گذرتے تھے میرے نزدیک سے اور کہتے اے خالد چل ہمارے ساتھ تیر اندازی کریں گے ایک روز دیر کی میں نے ان کے ساتھ جانے سے انہوں نے کہا اے خالد آ میں سناؤں تجھ کو وہ بات جو فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ داخل کرے گا ایک تیر کے سبب سے تین آدمیوں کو جنت میں بنانے والے کو اگر اس نے اس کے بنانے میں نیکی کی نیت کی ہوگی اور پھینکنے والے کو اس تیر کے اور بھالا لگانے والے کو اور فرمایا تیر اندازی کرو اور سواری کرو اور میرے نزدیک تیر اندازی محبوب ہے سواری کرنے سے اور نہیں کھیل ان کے سوائے کوئی کھیل نہ کھیلنا چاہیے

وَارْكَبُوا وَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا وَلَيْسَ اللَّهْوُ اِلَّا فِيْ ثَلَاثَةٍ تَاْدِيْبِ الرَّجُلِ فَرَسَهٗ وَمُلَاعَبَتِهٖ امْرَاَتَهٗ وَرَمْيِهٖ بِقَوْسِهٖ وَنَبْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهٗ رَغْبَةً عَنْهُ فَاِنَّهَا نِعْمَةٌ كَفَرَهَا اَوْ قَالَ كَفَرَبِهَا۔

اور یہ کہ ادب دے آدمی اپنے گھوڑے کو اور دوسرا کھیل اپنی جورو سے اور تیسرا کھیل تیر اور کمان کا اور جس نے چھوڑ دی تیر اندازی سیکھنے کے بعد نفرت سے اس نے ناشکری کی ایک نعمت کی یا یوں فرمایا اس نے ناشکری کی اس کی۔

بَابُ ۱۷۸۴ دَعْوَةِ الْخَيْلِ

گھوڑے کی دعا کا بیان (یعنی وہ کیا دعا کرتا ہے)

۳۶۱۲- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ اِلَّا يُؤْذَنُ لَهٗ عِنْدَ كُلِّ سَحَرٍ بِدَعْوَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ خَوَّلْتَنِيْ مَنْ خَوَّلْتَنِيْ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ وَجَعَلْتَنِيْ لَهٗ فَاجْعَلْنِيْ اَحَبَّ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ اِلَيْهِ اَوْ مِنْ اَحَبِّ مَالِهٖ وَاَهْلِهٖ اِلَيْهِ۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو گھوڑا عربی ہے (یا کسی اور ملک کا گھوڑا جو عمدہ ہو اور جہاد کی نیت سے رکھا جائے) اس کو ہر صبح دو دعائیں کرنے کی اجازت ہوتی ہے یا اللہ تو آدمیوں میں سے جسے مجھ کو سپرد کرے اور عطا فرما دے تو مجھے عزیز کر دے اس کے نزدیک اس کے گھر والوں اور اس کے مال میں سب سے زیادہ یا مجھ سے محبت کرے۔

بَابُ ۱۷۸۵ اَلتَّشْدِيْدُ فِيْ حَمْلِ الْحَمِيْرِ عَلَى الْخَيْلِ

گھوڑیوں کو گدھوں سے جفتی کرانا بری بات ہے (خچر پیدا کرنے کے لیے)

۳۶۱۳- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُهْدِيَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ فَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هٰذِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہدیہ بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی نے خچر پھر سوار ہو گئے آپ اس پر اور کہنے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ اگر چھوڑ دیں ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر تو ہو جائیں گے ہمارے پاس ایسے خچر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن کر ایسا کام وہ کرتے ہیں جو بے علم ہوتے ہیں۔ ف

ف گھوڑے کی ترقی نہیں جانتے گھوڑے سے وہ کام نکل سکتے ہیں جو ہرگز خچر سے نکل سکتے ہیں۔

٣٦١٤- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ قَالَ خَمْشًا هَذِهِ شَرٌّ مِنَ الْأُولَى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ أَمَرَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِأَمْرِهِ فَبَلَّغَهُ وَاللَّهِ مَا اخْتَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ -

روایت ہے عبداللہ بن عبیداللہ بن عباسؓ سے تھا میں نزدیک ابن عباسؓ کے اس وقت پوچھا کسی آدمی نے ان سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں پھر ابن عباسؓ نے اس کے جواب میں کہا نہیں پڑھتے تھے وہ شخص بولا شاید دل میں پڑھ لیتے ہوں گے انہوں نے کہا تیرا بدلا یا تیرا منہ چھلے (یہ بددعا ہے) تو نے پہلے سے بھی برا کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل جلالہ کے ایک بندے تھے جیسا خدا تعالیٰ نے ان کو حکم کیا انہوں نے لوگوں کو پہنچا دیا قسم اللہ کی آپ نے ہم اہلبیت سے کوئی خاص بات نہیں کی مگر تین باتوں کا ہم کو حکم دیا ایک تو یہ کہ وضو کو پورا کریں دوسرے یہ کہ صدقہ کا مال نہ کھاویں تیسرے یہ کہ گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چھوڑیں (اس باب سے یہی اخیر حکم مقصود ہے)۔

بَابُ (٢٨٦) عَلَفِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کو دانہ اور گھاس دینے کی خوبی اور اجر کا بیان

٣٦١٥- قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ سَعِيدًا الْمَقْبُرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِيمَانًا بِاللَّهِ وَتَصْدِيقًا لِوَعْدِ اللَّهِ كَانَ شِبَعُهُ وَرِيُّهُ وَبَوْلُهُ وَرَوْثُهُ حَسَنَاتٍ فِي مِيزَانِهِ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے باندھا گھوڑا اللہ کی راہ میں اللہ پر ایمان رکھ کر اور اس کے وعدوں کو سچا جان کر کھانا اور پانی پینا اور پیشاب کرنا اور لید کرنا اس گھوڑے کا نیکیاں ہو کر داخل ہوں گے ترازو میں اس کے۔ ف۱

بَابُ (٢٨٧) غَايَةِ السَّبْقِ لِلَّتِي لَمْ تُضْمَرْ

جس گھوڑے کو اضمار نہیں کیا گیا اس کے دوڑانے کی انتہا کا بیان

٣٦١٦- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

ف۱ یعنی قیامت کے دن جب لوگوں کے اعمال تولے جاویں گے اس وقت ان چیزوں کے وزن کے برابر نیکیاں اس آدمی کو دی جاویں گی اس جگہ نیکیوں ہی کا کام ہے جس کی نیکیاں زیادہ ہوں وہی بڑا آدمی ہے۔

خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ یُرْسِلُهَا مِنَ الْحَفْیَاءِ وَکَانَ اَمَدُهَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ وَکَانَ اَمَدُهَا مِنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ

سے گھوڑ دوڑ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ گھوڑوں کو حفیاء سے (نام ایک موضع کا ہے) اور تھی انتہا اور مقام ٹھہراؤ کا ان گھوڑوں کے واسطے ثنیۃ الوداع کہ نام ہے ایک محلے یا پہاڑ کا قریب مدینہ طیبہ کے اور گھوڑ دوڑ کرائی ان گھوڑوں کی جو اضمار نہیں کئے گئے تھے ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک۔)

بَابُ ۱۴۸۸ اِضْمَارِ الْخَیْلِ لِلسَّبَقِ

اضمار کرنے کی عادت ڈالنا گھوڑوں کو

۳۶۱۷۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْکِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْیَاءِ وَکَانَ اَمَدُهَا ثَنِیَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَیْنَ الْخَیْلِ الَّتِیْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِیَّةِ اِلٰی مَسْجِدِ بَنِیْ زُرَیْقٍ وَاَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ کَانَ مِمَّنْ سَابَقَ بِهَا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے گھوڑ دوڑ کرائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کی جن کو اضمار کر کے لاغر اور دبلا کر رکھا تھا اور تھی حد گھوڑ دوڑ کی حفیا سے لے کر ثنیۃ الوداع تک ایسے گھوڑوں کے لیے اور گھوڑ دوڑ ان گھوڑوں کی جن کو اضمار نہیں کیا تھا ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک کرائی تھی اور عبداللہ اس گھوڑ دوڑ میں شامل تھے

بَابُ ۱۴۸۹ السَّبَقِ

گھوڑ دوڑ کے بیان میں ہے یہ باب

۳۶۱۸۔ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ اَبِیْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ حَافِرٍ اَوْ خُفٍّ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط نہیں لیکن تیر یا اونٹ یا گھوڑے میں۔ ف

ف حفیاء سے ثنیہ تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے۔

ف ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد ایک میل ہے۔

ف اضمار کہتے ہیں گھوڑے کو خوب کھلا کر موٹا کرنا پھر اس کے دانہ گھاس کم دینا اور ایک مکان میں بند رکھنا اور گرم کپڑا اوڑھانا تاکہ عرق آوے کر دبلا ہو جاوے اور گوشت کم ہو کر مضبوط اور شرط کے قابل ہو۔۱۲

ف نصل بھالا کو کہتے ہیں یہاں تیر اندازی کے ...

۳۶۱۹۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ أَبِي نَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۳۶۲۰۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى الْجُنْدَعِيِّينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَحِلُّ سَبَقٌ إِلَّا عَلَى خُفٍّ

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نہیں حلال شرط کرنا مگر اونٹ میں اور گھوڑے میں۔

۳۶۲۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وُجُوهِهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ قَالَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْتَفِعَ مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ إِلَّا وَضَعَهُ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تھی ایک اونٹنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نام اس کا عضباء تھا وہ شرط میں ہارتی نہ تھی اتفاقاً ایک اعرابی یعنی باہر کا آدمی آیا اور اس کی سواری میں ایک جوان غریب اونٹ تھا وہ بڑھ گیا اس اونٹنی سے یہ بات شاق ہوئی مسلمانوں پر جب لوگوں کے چہروں کو آپ نے دیکھا کہ وہ رنجیدہ ہیں تو پوچھا انہوں نے یا رسول اللہ عضباء پیچھے رہ گئی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ضرور جب کسی شے کو بہت بڑھاتا ہے تو اس کو گھٹاتا بھی ہے۔

۳۶۲۲۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْحَكَمِ مَوْلَى لِبَنِي لَيْثٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزر گیا

بَابُ ۱۷۹ الْجَلَبِ — جلب کا بیان

۳۶۲۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيعٍ

حضرت عمران بن حصین سے روایت

(بقیہ حاشیہ) گھوڑے کے سم کو کہتے ہیں یہاں گھوڑا مراد ہے غرض یہ ہے اس حدیث سے یہ بات معلوم ہوئی گھوڑا دوڑ کرانا اس میں شرط لگانا بطور جواز کے جائز ہے اور شرط بطور جواز حقیقت میں شرط نہیں بلکہ انعام ہوتا ہے جیسے خلیفہ حکم دے دو شخصوں کو تم میں جو کوئی بڑھ جاوے گا اس کو اتنے روپے انعام ملیں گے یا اور کوئی شخص کہے یا دو دونوں شخصوں میں ایک آدمی اپنے ذمے پر کچھ مقرر کر لے اور ہار جائے تو دوسرے کو اتنے روپے دے (جائز ہے)

قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا

ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلب اور جنب اور شغار نہیں اسلام میں اور جس آدمی نے لوٹ کی وہ آدمی نہیں ہمارے میں کا۔ ف

بَابُ ۱۷۹۱ الْجَنَبِ

جنب کا بیان

۳۶۲۴- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي قَزَعَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ

ترجمہ اوپر بیان ہو چکا ہے

۳۶۲۵- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَابَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَسَبَقَهُ فَكَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ ذَلِكَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْءٌ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ اللَّهُ۔

ترجمہ اس حدیث کا بھی بیان اوپر گذر چکا ہے مگر اس میں اونٹنی کا ذکر نہیں اتنا ہے کہ آپ نے شرط کی ہے ایک گنوار سے وہ جیت گیا صحابہ رنجیدہ ہوئے تو آپ نے فرمایا جو کوئی بڑھ جاوے تو خدا اس کو ضرور گھٹاتا ہے۔

بَابُ ۱۷۹۲ سُهْمَانِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کا دوہرا حصہ ہے اسباب میں اس کا بیان ہے

۳۶۲۶- قَالَ الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ

حضرت عباد بن عبد اللہ ابن الزبیر اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں ان کا دادا بیان کرتے ہیں تقسیم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے سال میں تو چار حصے

ف جلب یہ کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے گھوڑ دوڑ میں کسی آدمی کو شاید اس کو ڈانٹتا ہے اور جلدی دوڑتا ہے اور جنب یہ کہ اپنے پہلو میں دوسرا گھوڑا [illegible]

يَقُوْلُ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبٰى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُمِّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ۔

دیئے زبیر بن عوام کو ایک حصہ ان کا اور ایک حصہ ناطے والوں کا واسطے صفیہ بنت عبدالمطلب کے وہ صفیہ جو ماں تھیں زبیر بن عوام کی اور دو حصے گھوڑے کے۔

١٦٩٣ كِتَابُ الْأَحْبَاسِ

کتاب بیان وقف کرنے کا اپنے مال کو اللہ کی راہ میں

٣٦٢٧۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرٰى صَدَقَةً۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی مگر ایک سفید خچر جس پر سوار ہوا کرتے تھے اور ہتھیار اور زمین لگا دی تھی اللہ کے راہ میں مصنف فرماتے ہیں دوسری بار میرے استاد قتیبہ نے بیان کیا کہ ان چیزوں کو صدقہ کر دیا تھا۔

٣٦٢٨۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحٰرِثِ يَقُوْلُ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نہیں چھوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے خچر سفید کے اور ہتھیار اور زمین کے جس کو صدقہ کر گئے تھے۔

٣٦٢٩۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ يَقُوْلُ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مال نہیں چھوڑا تھا آپ نے کچھ سوائے ایک خچر شہباء[1] کے اور ہتھیاروں کا اور زمین کو چھوڑ گئے تھے صدقہ کر کے۔

١٦٩٤ بَابُ الْأَحْبَاسِ كَيْفَ يُكْتَبُ الْحُبُسُ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى ابْنِ عَوْنٍ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِيْهِ

اس باب میں اس کا بیان ہے کہ وقف کس طرح پر کرنا چاہیے اور ذکر ہے راویوں کے اختلاف کا ابن عمر کی حدیث

---

[1] شہباء اس رنگ کے اونٹ یا گھوڑے وغیرہ کو کہتے جس کے رنگ میں سفیدی غالب ہو سیاہی سے۔

۳۶۳۰۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ فِي الْفُقَرَاءِ وَذِي الْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا وَيُطْعِمَ۔

حضرت ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہا حضرت عمرؓ نے ہاتھ لگی مجھ کو ایک زمین خیبر میں آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ ملی ہے مجھ کو ایک زمین بہت نفیس نہیں ملا تھا مجھ کو کوئی مال اس سے بہتر اور محبوب پس وہ میرے نزدیک آپ نے فرمایا اگر تیرا جی چاہے اس کو صدقہ کر دے سے تو صدقہ کر اس کو اس طور پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ ہبہ اور نہ بخشش کی جاوے وہ زمین اور صرف ہو وہ صدقہ فقیروں اور ناطے والوں کو اور گردن کے چھوڑانے میں اور مہمان اور مسافروں اور مضائقہ نہیں اگر کھاوے اس میں سے وہ شخص جو متولی ہووے اس پر لیکن بطور دستور کے اور انصاف کے کھاوے نہ بطور مال اکٹھا کرنے کے اور کھلاوے دوسروں کو ف

۳۶۳۱۔ أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح پر روایت کرتے ہیں

۳۶۳۲۔ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي فَكَيْفَ تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ وَلَا تُورَثَ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ

حضرت ابن عمر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں بیان کیا عبد اللہ بن عمرؓ نے ملی ایک زمین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں تو آئے حضرت عمرؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی ہے ایک زمین مجھ کو نہیں ملا تھا دنیا کا مال کبھی اور بہت نفیس چیز ہے میرے نزدیک آپ کیا فرماتے ہیں اس زمین کے واسطے آپ نے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتے ہو تو اس زمین کو تو روک رکھ اصل کو اور جو کچھ اس میں سے حاصل ہو اس کو خیرات کر دے تو صدقہ کر دیا حضرت عمرؓ نے اس زمین کی آمدنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موجب اور فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کر اس کو اس طور پر کہ نہ بیچی جاوے نہ بخشش میں دی جاوے اور نہ ورثہ میں دی جاوے اور خیرات دی جاوے فقیروں کو اور ناطے والوں کو

ف یعنی کھانے کی مقدار سے زیادہ نہ لیوے اور نہ جمع کرے [illegible]

وَ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ ۔

اور آزاد کرنے میں بردوں کے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مہمان کی تواضع میں اور مسافروں کے خرچ میں اور مضائقہ نہیں اگر کھاوے اس میں سے متولی اس زمین کا دستور اور انصاف کے طور پر اور کھلاوے اپنے دوست کو لیکن مالدار نہ ہوتے اس آمدنی سے۔

۳۶۳۳- أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ عَوْنٍ قَالَ وَأَنْبَأَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فِيهَا فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا كَثِيرًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُ فِيهَا قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى أَنَّهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ فَتَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ يَعْنِي عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ اللَّفْظُ لِإِسْمَعِيلَ.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے ملی تھی ایک زمین حضرت عمر رضی اللہ کو خیبر میں آئے حضرت عمرؓ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشورہ اور صلاح لینے کو اس زمین کے معاملے میں کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے ہاتھ لگی ایک زمین بہت جیسی میں نے نہیں پایا تھا اتنا عمدہ مال کبھی آپ کیا فرماتے ہیں اس زمین کے باب میں آپ نے فرمایا اگر وقف کرنا چاہتا ہے تو روک رکھ اصل کو زمین کے اور تصدق کر آمدنی کو اس کی ابن عمر فرماتے ہیں صدقہ کر دیا اس زمین کو حضرت عمرؓ نے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یعنی حکم کیا تھا ان کو وقف کرا اس زمین کو اس شرط پر کہ نہ بیچی جاوے اور نہ بخشش کی جائے اور خیرات کرتا اس آمدنی کو فقیروں میں اور ناطے والوں میں اور بردوں کے آزاد کرنے میں اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مسافر اور مہمان کے خرچ میں اور گناہ نہیں متولی کو اس سے کھانا یا کھلانا دوست کو لیکن متمول نہ ہوتے اس مال سے۔

۳۶۳۴- أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَحَبَسَ أَصْلَهَا أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ وَلَا تُورَثَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ.

ترجمہ اس حدیث کا بھی وہی ہے جو اوپر گزر چکا لیکن اس میں ایک لفظ مسکین کا زیادہ ہے اور مسکین کے معنے غریب اور عاجز۔

۳۶۳۵- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّ رَبَّنَا لَيَسْأَلُنَا عَنْ أَمْوَالِنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِيْ لِلّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِيْ قَرَابَتِكَ فِيْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب اتری یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۔

یعنی ہرگز نیکی کی حد کو نہ پہنچو گے تم جب تک نہ خرچ کرو گے وہ شے جس سے محبت رکھتے ہو تو کہا ابوطلحہ نے یعنی آیت اترنے کے بعد ہمارا رب چاہتا ہے کہ ہم دیویں ہمارے مال میں سے آپ گواہ رہیے یا رسول اللہ میں نے کر دی اپنی زمین اللہ کی راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوطلحہ کر دے اس زمین کو اپنے قرابت کے صرف میں یعنی حسان بن ثابت اور ابی بن کعب کے صرف میں مقرر کر دے اس کو۔ ف۱

بَابُ حَبْسِ الْمُشَاعِ [۱۹۵]

جو جائیداد مشترک اور تقسیم نہ ہوئی ہو اس کے وقف کا باب

۳۶۳۶- أَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِيْ لِيْ بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَعْجَبَ إِلَيَّ مِنْهَا قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا.

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے سو حصے ہیں خیبر میں اور نہیں ملا ہے ویسا مال مجھ کو کبھی اور وہ مال مجھ کو بہت پسند ہے کہ صدقہ کر دوں اس کو آپ نے فرمایا روک رکھ اصل اس کی اور بخشش کر پھل اس کے۔

۳۶۳۷- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَنْجِيُّ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے آئے عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ مجھ کو ایسا مال ہاتھ لگا ہے نہ ہاتھ لگا تھا مجھ کو دیسا

ف۱ یعنی جس چیز سے دل بہت لگا ہوا س کا خرچ کرنا بڑا درجہ ہے اور ثواب ہر چیز میں ہے شاہ صاحب کے ترجمے میں یہ آیت اس واسطے نازل کی کہ اپنی ریاست بہت عزیز تھی جس کے تھامنے کو نبی کے تابع نہ ہوتے تھے جب تک وہ ہی چھوڑیں اللہ کی راہ میں مدعی زبان کا نزیادہ ہی موضح القرآن۔

ف۲ وقف کرنے کا رواج جاہلیت کے زمانے میں نہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے فائدے اور بھلائی کے واسطے یہ طریقہ جاری کیا امام شافعی فرماتے ہیں اسی آدمیوں سے بھی زیادہ تھے وہ انصار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ کے جنہوں نے وقف کے صدقات ابوطلحہ نے بھی بیرحا کو وقف کیا تھا۔

جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ كَانَ لِي مِائَةُ رَأْسٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ مِنْ أَهْلِهَا وَإِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهَا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاحْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ۔

مال میرے پاس نہ تھا سو راس تھیں اونٹ یا بکریاں تو میں نے وہ دیکر سو حصے خرید کر لئے خیبر کی زمین میں وہاں کے لوگوں سے جو مالک تھے اس ملک کے اور میں چاہتا ہوں اللہ عزت اور بزرگی والے کا تقرب یعنی نزدیکی نصیب اس مال کے آپ نے فرمایا روک رکھو اصل کو اس مال کے اور خیرات کرو اس کے فائدے کو۔ ف

۳٦۳۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى بْنِ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَالِمٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْضٍ لِي بِثَمْغٍ قَالَ احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا
صرف اس میں ہے کہ وہ مال ثمغ میں ہے

بَابُ وَقْفِ الْمَسَاجِدِ [۱۹٦]

باب مسجد کے واسطے وقف کرنے کے بیان میں

۳٦۳۹۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَذَاكَ أَنِّي قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ اعْتِزَالَ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ مَا كَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَحْنَفَ يَقُولُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَى آتٍ فَقَالَ قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعْتُ فَإِذَا يَعْنِي النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ وَإِذَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ نَفَرٌ قُعُودٌ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ

حضرت معتمر بن سلیمان رضہ اپنے باپ سے سن کر روایت کرتے ہیں اور ان کے باپ نے حصین بن عبدالرحمٰن سے اور حصین بن عبدالرحمٰن نے عمرو بن جاوان تمیمی سے راوی کہتا ہے وہ یا تو یوں ہوئی تھی کہا میں نے اس کو یعنی حصین بن عبدالرحمٰن کو بیان کرتا حضرت احنف بن قیس کا کس طرح ہوا کہا عمرو بن جاوان نے سنا میں نے احنف سے یوں کہتے تھے آیا میں مدینہ طیبہ کو حج کو جاتے وقت ہم تھے ڈیروں میں رکھتے تھے اسباب اتار کر رہے تھے میں کوئی آدمی کہنے لگا لوگ جمع ہو رہے ہیں مسجد میں وہاں جا کر میں نے دیکھا لوگوں کا مجمع ہے کچھ لوگ ان میں بیٹھے ہیں دیکھا تو ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص رحمت کرے اللہ ان پر وہاں حاضر تھے میرے

ف اللہ کا تقرب ہونا یہ کہ مقبول ہو جاوے بندہ خدا کے نزدیک تا کہ اللہ تعالیٰ عنایت کرے اصل کا روک رکھنا یعنی اس زمین وغیرہ کو کسی کے ملک میں نہ کرے بلکہ جو اس میں سے حاصل اور آمدنی ہو اس کو خیرات کر دیا کرے۔

وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ
فَلَمَّا قُمْتُ عَلَيْهِمْ قِيْلَ هٰذَا عُثْمَانُ بْنُ
عَفَّانَ قَدْ جَاءَ قَالَ فَجَاءَ وَ عَلَيْهِ
مُلَيَّةٌ صَفْرَاءُ فَقُلْتُ لِصَاحِبِيْ كَمَا أَنْتَ
حَتّٰى أَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ
أَهٰهُنَا عَلِيٌّ أَهٰهُنَا الزُّبَيْرُ أَهٰهُنَا طَلْحَةُ
أَهٰهُنَا سَعْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَانْشُدُكُمْ
بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُوْنَ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِيْ فُلَانٍ غَفَرَ
اللّٰهُ لَهٗ فَابْتَعْتُهٗ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّيْ ابْتَعْتُ
مِرْبَدَ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ فَاجْعَلْهُ فِيْ
مَسْجِدِنَا وَ أَجْرُهٗ لَكَ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ
فَانْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ
هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّبْتَاعُ بِئْرَ رُوْمَةَ
غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُ
بِئْرَ رُوْمَةَ قَالَ فَاجْعَلْهَا سِقَايَةً
لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَ أَجْرُهَا لَكَ قَالُوْا نَعَمْ
قَالَ فَانْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا
هُوَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّجَهِّزُ جَيْشَ
الْعُسْرَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتّٰى
مَا يَفْقِدُوْنَ عِقَالًا وَّلَا خِطَامًا قَالُوْا
نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ
اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ۔

کھڑے ہونے کے بعد یہ آواز آئی کہ یہ عثمان بن عفان بھی آ گئے
جب آئے ان کے اوپر ایک چادر زرد تھی میں نے اپنے ساتھ
والے کو کہا بیٹھا رہ تب اسی طرح رہو میں اپنے حال پر میں دیکھوں
عثمان کیا کہتے ہیں پھر کہا حضرت عثمانؓ نے کیا یہاں علی ہیں اور
زبیر بھی ہیں اور طلحہ بھی ہیں اور سعد بن ابی وقاص بھی ہیں سب
نے کہا ہاں ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا میں پوچھتا ہوں
تم سے اس اللہ کو درمیان دے کر جس کے سوا کوئی معبود حق
نہیں کیا تم کو معلوم نہیں یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تھا جو کوئی خرید لے مربد فلانے لوگوں کا اللہ مغفرت کرے
اس کی میں نے مول لیا اس کو پھر آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس اور کہا کہ میں نے خرید لیا ہے مربد فلانے لوگوں کا آپ نے
فرمایا کہ دے تو اس کو وقف ہماری مسجد کے واسطے تجھ کو اس
کا اجر اور ثواب ملے گا سب نے کہا بے شک پھر عثمان رضی اللہ
عنہ نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی سچا
معبود نہیں تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص خرید کرے بیر رومہ (ایک کنواں ہے مدینہ میں جس کا
پانی شیریں تھا) خدا اس کو بخشے پھر آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اور کہا کہ میں نے خرید لیا ہے بیر رومہ کو آپ نے فرمایا
وقف کر دے اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے تجھ کو اس
کا اجر ملے گا سب لوگوں نے گواہی دی اور کہا کہ ہاں پھر کہا حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے میں سوال کرتا ہوں تم سے بحق اس اللہ
کے جس کے سوائے کوئی سچا معبود نہیں کیا تم نہیں جانتے یہ بات جو
فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تیاری کرا دے جیش
عسرت کی یعنی جنگ تبوک کے لشکر کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے
اس کی پھر میں نے تیاری کرا دی اس کی یہاں تک کہ نہ باقی رکھی
اس لشکر کے لوگوں کو حاجت [illegible] باندھنے
یا مہار کے اونٹ [illegible] کرانی جاتی تھی
نے کہا ہاں [illegible] حضرت عثمان ان لوگوں کی گواہی
[illegible] اے اللہ تو گواہ رہنا اے اللہ تو گواہ رہ

٣٦٤٠- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوا فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ وَإِذَا عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَإِنَّا لَكَذَلِكَ إِذْ جَاءَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ عَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ[١] قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ أَهَاهُنَا عَلِيٌّ أَهَاهُنَا طَلْحَةُ أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ أَهَاهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهَا فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ

حضرت احنف بن قیس سے روایت ہے نکلے ہم گھر سے حج کرنے کے ارادے سے اور پہنچے ہم مدینہ طیبہ کو ہم لوگ اپنے ٹھکانوں میں اپنا اسباب اتار رہے تھے اتفاقاً ایک آدمی آکر کہنے لگا لوگ مسجد میں جمع ہوئے ہیں اور گھبرا گئے ہیں پھر گئے ہم تو کیا دیکھتے ہیں چند لوگ بیچ میں ہیں اور ان کے پاس آدمی جمع ہیں علیؓ اور زبیر اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص بھی ان ہی میں سے تھے ہم کو کچھ دیر نہیں ہوئی تھی اتنے میں حضرت عثمان بن عفان آئے ان کے اوپر ایک زرد چادر تھی اس سے ڈھانکے ہوئے تھے سر اپنا آکر کہنے لگے کیا یہاں علیؓ ہیں کیا یہاں طلحہ ہیں اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص کو بھی ایسے ہی پوچھا انہوں نے کہا ہاں ہم موجود ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں قسم دیتا ہوں تم کو اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں تم نہیں جانتے کیا اس بات کو جو فرمائی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون خریدتا ہے مربد فلانے لوگوں کا اللہ مغفرت کرے اس کی تو خرید لیا میں نے اس جگہ کو بیس ہزار میں پھر آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دی آپ کو اس کے خریدنے کی آپ نے فرمایا وقف کر دے تو اس کو ہماری مسجد کے واسطے تجھ کو اس کا اجر ہوگا ان صاحبوں نے کہا اللہ کا نام لے کر ہاں پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے میں قسم دیتا ہوں تم کو اس اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود نہیں کیا تم کو معلوم نہیں یہ بات کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کون خریدتا ہے بیر رومہ کو اللہ مغفرت کرے اس کی پھر خریدا میں نے اس کو اتنے مال سے پھر آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس اور کہا میں نے آپ کے

(حاشیہ صفحہ گزشتہ)

ف۱ بنی فلاں سے مراد ایک انصار کی جماعت ہے کہ قریب مسجد نبوی کے رہتے تھے ان کی ایک زمین تھی مسجد کے قریب مسجد کو بڑھانے کے واسطے اس زمین کا لینا ضروری تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو خریدا تھا اور بیر رومہ نام ایک کنوئیں کا ہے کہ لاکھ درہم کو حضرت عثمان رض نے اس زمین کو خریدا تھا جیش العسرت تبوک کی لڑائی پر جو لشکر گیا تھا اس لشکر کو تنگی کا لشکر کہتے تھے اس واسطے کہ ان دنوں مسلمانوں پر بہت عسرت اور تنگی تھی یہاں غرض یہ ہے کہ مسجد کے واسطے وقف کرنا کسی چیز کا جائز ہے۔

بِئْرَ رُومَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ يَعْنِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ ۔

رومہ کو میں نے خرید لیا اس کو اتنے داموں سے آپ نے فرمایا وقف کر دے اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے اس کا اجر تجھ کو ہوگا ان سب حاجیوں نے کہا ہاں پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں قسم دیتا ہوں تم کو اللہ کی جس کے سوائے کوئی معبود برحق نہیں کیا تم کو معلوم نہیں وہ وقت لوگوں کا منہ دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کون تیاری کرا دیتا ہے ان لوگوں کی یعنی لشکر عسرت کی پھر تیاری کرا دی میں نے ان کی اور رہ باقی نہ رکھی ان کے لیے حاجت ایک رسی کی جس سے پاؤں باندھتے ہیں جانور کا اور مہار بناتے ہیں اونٹوں کی انہوں نے کہا ہاں بے شک تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ ۔ یعنی اے اللہ تو گواہ رہ اس پر اے اللہ تو گواہ رہ اس پر۔

٣٦٤١- أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَبِالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُ فِيهَا دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَجَعَلْتُ دَلْوِي فِيهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي مِنَ الشُّرْبِ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ

حضرت ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حاضر تھا گھر میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس وقت پر جب اوپر سے جھانکا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو اور کہا میں پوچھتا ہوں تم کو قسم دے کر اللہ کی اور اسلام کی کیا تم نہیں جانتے یہ بات جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ کو وہاں میٹھا پانی نہ تھا کسی کنوئیں میں سوائے بیر رومہ کے آپ نے فرمایا تھا کون خریدتا ہے بیر رومہ کو اس طرح پر کہ ڈالے ڈول اپنا مسلمانوں کے ڈول کے ساتھ یعنی جو کوئی ایسا کرے گا ملے گا اس کو جنت میں اس سے بہتر اس وقت خریدا میں نے اس کو اپنے ذاتی مال سے پھر کر دیا میں نے اپنا ڈول سب مسلمانوں کے ڈول کے برابر یعنی اپنا وقف ہے اس پہ کچھ نہ رکھا آج تم منع کرتے ہو اس میں کا پانی پینے سے مجھے اور میرا یہ حال ہے میں پیتا ہوں پانی سمندر کا۔ کہا سب لوگوں نے کہا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ

ف: یعنی ڈول پوسے اور مسلمانوں کے لیے وقف کر دے۔

تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِیْ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَاَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَ الْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِیْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِی الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِی الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ فَزِدْتُّهَا فِی الْمَسْجِدِ وَ اَنْتُمْ تَمْنَعُوْنِیْ اَنْ اُصَلِّیَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَ الْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرٍ ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَ مَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ اَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ فَرَكَضَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِرِجْلِهٖ وَ قَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِیٌّ وَّ صِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا لِیْ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ يَعْنِیْ اَنِّیْ شَهِيْدٌ۔

یعنی ہاں جیسا تم کہتے ہو اسی طرح سب ہے پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں سوال کرتا ہوں تم سے خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر کیا تم کو معلوم نہیں کہ میں نے تیاری کرائی تھی تنگی کے زمانے میں لشکر کی اپنے مال سے سب نے کہا ہاں کرائی تھی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں دریافت کرتا ہوں تم سے اللہ اور اسلام کا واسطہ دے کر کیا تم کو معلوم نہیں جب مسجد میں لوگوں کی کثرت سے گنجائش نہیں رہی تھی اس وقت فرمایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی مول لیوے جگہ فلانے لوگوں کی اور ملا دیوے اس جگہ کو مسجد میں۔ اس کو اس کے بدلے جگہ ملے گی بہتر اس سے جنت میں پس میں نے مول لی وہ زمین اپنے ذاتی مال سے اور ملا دیا اس زمین کو مسجد میں اب تم منع کرتے ہو مجھ کو دو رکعت نماز پڑھنے سے اس میں سب نے کہا ہاں پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں پوچھتا ہوں تم سے اللہ اور اسلام کو درمیان دے کر اس روز کی بات جس روز کھڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے کے پہاڑ پر جس کا نام ثبیر ہے اور آپ کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور میں اس پہاڑ پر کھڑے تھے اس وقت وہ پہاڑ ہلنے لگا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیر کو اس کو لات ماری تھی کہ ٹھہر جا اے ثبیر تجھ پر ہیں نبی اور صدیق اور دو شہید سب نے کہا ہاں پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ اکبر کہا کہ ان لوگوں نے گواہی دی میرے لیے میں گواہی دوں کعبے کے رب کی قسم میں شہید ہوں

٣٦٤٢: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُثْمَانَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِيْنَ حَصَرُوْهُ فَقَالَ اَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمان سے روایت ہے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جھانکا مکان پر سے لوگوں کی طرف جس دن گھیر لیا تھا۔ لوگوں نے ان کا گھر اور کہا میں سوال کرتا ہوں اس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جبل کے روز کا کلام وہ کلام جو فرمایا تھا پہاڑ کے ہلنے کے وقت اور فرمایا تھا اس پر لات مار کر ٹھہر جا اے پہاڑ تجھ پر نہیں ہے کوئی سوائے نبی یا صدیق یا دو شہیدوں کے اور میں بھی اس وقت ساتھ تھا رسول اللہ

الْجَبَلِ حِينَ اهْتَزَّ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ
اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلاَّ نَبِيٌّ أَوْ
صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ وَأَنَا مَعَهُ فَانْتَشَدَ
لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللَّهِ رَجُلاً
شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُولُ هَذِهِ يَدُ اللَّهِ
وَهَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ
ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللَّهِ رَجُلاً سَمِعَ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ
الْعُسْرَةِ يَقُولُ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً
فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ
لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللَّهِ رَجُلاً سَمِعَ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ
يَزِيدُ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ
بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ
لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللَّهِ رَجُلاً شَهِدَ
رُومَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَبَحْتُهَا
لاِبْنِ السَّبِيلِ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ.

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لوگوں نے ان کی بات کی تصدیق کی پھر کہا
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میں دریافت کرتا ہوں اس
آدمی سے جو حاضر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
بیعت رضوان کے دن فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ
ہاتھ اللہ کا ہے اور یہ ہاتھ عثمان کا ہے سب لوگوں نے اس
بات کی تصدیق کی پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
میں پوچھتا ہوں اس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے جیش عسرت کے دن فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون
ہے ایسا جو خرچ کرے مال مقبول کو میں نے یہ بات سن کر تیاری
کرادی تھی آدھے لشکر کی اپنے مال سے سب لوگوں نے حضرت
عثمان کی بات کا اقرار کیا پھر کہا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے میں کہتا ہوں اس آدمی سے جس نے سنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے کہ کون آدمی ہے ایسا جو بڑھائے
اس مسجد کو جنت کے گھر کے بدلے میں پھر مول لے لیا میں نے
اس زمین کو اپنے مال سے پھر لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی پھر کہا
حضرت عثمانؓ نے میں دریافت کرتا ہوں اس آدمی سے جو حاضر
تھا بیر رومہ کے مول لینے کے وقت میں نے خریدا تھا اس کو
اپنے مال سے اور مباح کر دیا تھا مسافروں کے لیے لوگوں
نے اس بات کی بھی تصدیق کی۔

٣٦٤٣- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي
مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ
قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ
فِي دَارِهِ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهِ قَالَ
فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

حضرت ابو عبدالرحمن سلمی سے روایت ہے
جب بند کئے گئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے
گھر میں جمع ہو گئے لوگ گھر ان کے چاروں طرف اس
وقت جھانک کر دیکھا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
لوگوں کو اور بیان کیا ابو عبدالرحمان نے ساری حدیث کو جو
اوپر گزر چکی ہے ف۱

ف۱ حضرت عثمان پر جو بلوہ ہوا وہ مشہور ہے اس کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ہے یہاں اس حدیث کو وقفہ کے بیان
کرنے کے لیے لائے ہیں۔

كِتَابُ الْوَصَايَا

کتاب وصیتوں کے بیان میں

بَابُ الْكَرَاهِيَةِ فِي تَأْخِيرِ الْوَصِيَّةِ

اور اس بات کے بیان میں کہ دیر کرنا وصیت میں مکروہ ہے

۳۶۴۴۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھا کون سی خیرات اجر اور ثواب میں بڑھ کر ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا صدقہ کرے تو ایسے وقت پر کہ حال ہو تجھ کو صحت اور حرص ہو تجھ کو مال کی اور ڈر ہو محتاجی کا اور امید ہو زندگی اور بقا کی اور دیر کرے تو اس وقت تک جب جان حلق میں آجاوے تو کہنے لگے اتنا فلانے کو دینا وہ فلانے ہی کا تھا (یعنی مرتے وقت صدقہ دینا ثواب اتنا نہیں ہے)

۳۶۴۵۔ أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا أَخَّرْتَ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کون سا آدمی تم میں ایسا ہے جس کو وارث کا مال زیادہ دوست اور پیارا ہے اپنے مال سے لوگوں نے عرض کیا ہم میں سے تو ایسا کوئی نہیں یا رسول اللہ جس کو وارث کا مال دوست اور پیارا زیادہ ہو اپنے مال سے آپ نے فرمایا تم سمجھو اس بات کو بلاشبہ تم میں سے ہر ایک آدمی ایسا ہے کہ اس کو پیارا ہے وارث کا مال اس کے مال سے جاننے کی بات یہ ہے انسان کا مال وہ ہے جس کو آگے روانہ بھیج دیا اور وارث کا مال وہ ہے جس کو چھوڑ گیا اپنے پیچھے[1]

۳۶۴۶۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ

حضرت مطرف نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ آپ نے فرمایا أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۔

---

[1] اس سے معلوم ہوا جس کو دلوانا منظور ہو اپنے روبرو دلوا دیوے دوسرے کے بھروسہ پر نہ چھوڑے یا دے اسی واسطے وصیت میں تاخیر کرنا اچھا نہیں آدمی کو اس حدیث کے نکتہ کی طرف غور کرنا چاہیئے۔

عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَاِنَّمَا مَالُكَ مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ ۔

یعنی غفلت میں رکھا تم کو بہتایت کی حرص نے جب تک جا دیکھیں قبریں یہ فرما کر یوں فرمایا انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال تیرا مال تو اے انسان وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا خیرات میں دے دیا اور جو سینت کر رکھ چھوڑا وہ تیرا مال نہیں ہے۔

۳۶۴۷۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ اَوْصٰى رَجُلٌ بِدَنَانِيْرَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسُئِلَ اَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْتِقُ اَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهٖ مِثْلُ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَعْدَ مَا يَشْبَعُ ۔

حضرت ابوحبیبہ طائی سے روایت ہے کسی شخص نے وصیت کی کچھ اللہ کی راہ میں دینے کی ابو درداءؓ سے پوچھا اس مسئلہ کو انہوں نے بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی کوئی بردہ آزاد کرتا ہے یا صدقہ دیتا ہے موت کے وقت اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ہدیہ دیوے جب پیٹ بھر کر کھا لیوے۔ف۱

۳۶۴۸۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصِيْ فِيْهِ اَنْ يَبِيْتَ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مرد مسلمان کو نہیں پہنچتا یہ اگر دو راتیں گزرے اور وصیت نامہ لکھ کر نہ رکھے ان چیزوں کے لیے جن چیزوں میں اس کو وصیت کرنا ضرور تھا۔

۳۶۴۹۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُوْصٰى فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ ۔

ترجمہ دونوں حدیثوں کا ایک ہے

۳۶۵۰۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ

حضرت ابن عون نے نافع سے اور نافع نے ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کیا [illegible]

ف۱۔ یعنی جب پیٹ بھر گیا اس وقت کسی کو دیا تو کیا دیا [illegible] بات ہے کہ اپنی حاجت کے وقت دوسرے کو دے اس سے معلوم ہوا کہ مرنے سے پہلے [illegible] وصیت کرنا چاہیے اور جمہور کے نزدیک وصیت پہلے سے لکھ کر رکھنا مستحب ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جس آدمی پر حقوق اور ادائیگی وغیرہ زیادہ ہوں اس کو واجب ہے کہ وصیت لکھ کر رکھے کہ بعد اس کے جھگڑا نہ پڑے۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ۔

قول کہا

۳۶۵۱۔ اَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ اِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّتُهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں لائق ہے مسلمان آدمی کو کہ گزر جاویں اس کو تین راتیں اور وصیت اس کے پاس نہ ہو عبداللہ بن عمر رض فرماتے ہیں میں نے جس دن سے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اس دن سے میری وصیت میرے پاس موجود رہتی ہے۔

۳۶۵۲۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ فَيَبِيتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ۔

حضرت سالم بن عبداللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق کسی مسلمان کو جس کے پاس ایسی چیز ہو جس میں وصیت کرنے کی حاجت ہو وہ مسلمان تین راتیں گزار دے اور اس چیز کے لیے وصیت نامہ لکھا ہوا اس کے پاس نہ ہو ف۲

بَابٌ ۱۶۹ هَلْ اَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کی تھی یا نہیں

۳۶۵۳۔ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ اَبِي اَوْفٰى اَوْصٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كَتَبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةَ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پوچھا میں نے ابن ابی اوفیٰ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کچھ وصیت کی تھی یا نہیں انہوں نے جواب دیا نہیں طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے کہا ابن ابی اوفیٰ سے پھر وصیت کیسے فرض ہوئی مسلمانوں کے لیے اس وقت ابن ابی اوفیٰ نے کہا وصیت کی تھی آپ نے اللہ کی

ف۱ ایک قول تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کا آگے کی حدیث میں مذکور ہے اور دوسرا قول ابن منذر کی روایت میں آیا ہے وہ قول یہ ہے جب مرض الموت میں پوچھا گیا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آپ کچھ وصیت نہیں کرتے انہوں نے فرمایا اپنے مال میں جو کچھ میں نے کیا ہے وہ خدا کو خوب معلوم ہے۔ م

ف۲ بعض روایتوں میں دو راتیں اور بعض میں تین ہیں غرض اس سے یہ ہے کہ زمانہ قلیل گزر جاوے تو معاف ہے لیکن قلیل کی اعلیٰ حد ہے تین رات تک۔ م

قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ ۔

کتاب کی وصیت کی۔

۳۶۵۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ ۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دینار اور درہم اور بکری اور اونٹ کچھ نہیں چھوڑا اور نہ کسی چیز کی وصیت کر کے گئے ۔

۳۶۵۵ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا بَعِيرًا وَلَا شَاةً وَمَا أَوْصَى ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ۔

۳۶۵۶ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهُذَلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَا حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى قَالَ جَعْفَرٌ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا ۔

اس حدیث کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا مگر اس حدیث میں ایک استاد نے دینار اور درہم کا لفظ ذکر کیا اور دوسرے استاد نے نہیں ذکر کیا اللہ تعالیٰ جزا دے بہت بڑی جزا۔ ان محدثوں کو کیا محنت اور محبت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لفظ مبارک کو یاد رکھتے تھے ۔

۱؎ طبری مطرف کی غرض یہ تھی کہ قرآن شریف میں اللہ جل شانہ نے فرمایا کُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ ۔ الخ یعنی حکم ہوا تم پر جب حاضر ہو کسی کو تم میں سے موت اگر کچھ مال چھوڑے تو دیکھ مرے ماں باپ کو اور ناتے والوں کو دستور سے یہ ضرور ہے پرہیزگاروں کو ۔

۲؎ کفر کی رسم میں مردے کے وارث اولاد کے سوا کوئی نہ تھے اور اولاد میں بھی فقط بیٹا سو اللہ صاحب نے اولاد ہی وارث رکھی پر مردے کو ضرور ہوا کہ ماں باپ اور ناتے والوں کو موافق حاجت اپنے روبرو دلوا جائے یہ حکم ابتدا اسلام میں تھا پھر اللہ نے سب ناتے والوں اور ماں باپ کا حصہ مقرر کر دیا اور وصیت فرض نہ رہی ۔ (موضح القرآن) عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے یہ بات سن کر ان کو جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کی تھی کیونکہ آپ کے پاس کچھ مال نہ تھا جس کے لیے وصیت کرتے اس سے معلوم ہوا کہ وصیت کرنے کے لیے کچھ مال ضرور نہیں بلکہ جس امر میں خیر اور بھلائی دیکھے اس کی ہی وصیت کر جا دے ۔

٣٧٥٧- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَشْعُرُ فَإِلَى مَنْ أَوْصَى.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا وصی کیا علی رضی اللہ عنہ کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت اس وقت ایسی تھی کہ منگوایا گیا آپ کے پیشاب کرنے کے لیے طشت اس کے بعد آپ کی روح مبارک پرواز ہو گئی اور میں تو نہیں جانتی کہ آپ نے کس کو وصیت کی ہے

٣٧٥٨- أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِي قَالَتْ وَدَعَا بِالطَّسْتِ.

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نہیں تھا آپ کے پاس کوئی اور بیان کیا بی بی عائشہ نے منگوایا گیا تھا طشت اس وقت ۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب تہائی مال کی وصیت کرنے کے بیان میں

٣٧٥٩- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ.

حضرت عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ بیمار ہوا میں سخت بیمار قریب المرگ ہو گیا تھا تو آئے میری عیادت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس مال بہت ہے اور میری ایک لڑکی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں آپ فرما دیں تو دو تہائی مال اس میں سے خیرات کر دوں آپ نے فرمایا دو تہائی مت خیرات کر میں نے کہا آدھا مال آپ نے فرمایا آدھا بھی نہیں پھر میں نے کہا ایک تہائی خیرات کروں آپ نے فرمایا ہاں ایک تہائی اور ایک تہائی بھی بہت ہے اس لیے کہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جاوے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں یعنی بھیک مانگیں اور سوال کریں

٣٧٦٠- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لیے ان دنوں میں کہ میں مکے میں تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ فرمادیں

عامر بن سعد عن سعد قال جاءني النبي صلى الله عليه وسلم يعودني وانا بمكة قلت يا رسول الله اوصي بمالي كله قال لا قلت فالشطر قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث كثير انك ان تدع ورثتك اغنياء خير من ان تدعهم عالة يتكففون الناس يتكففون في ايديهم۔

تو میں سارا مال اپنا خیرات کر جاؤں آپ نے فرمایا سارا مال مت خیرات کریں میں نے کہا آدھا خیرات کر دوں آپ نے فرمایا آدھا بھی مت خیرات کریں میں نے کہا تہائی خیرات دیتا ہوں آپ نے فرمایا تہائی خیرات کر دے اور تہائی بہت ہے تو اپنے وارثوں کو غنی ویسے پیدا ء چھوڑ جاوے تو بہتر ہے اس سے کہ وہ جاویں تیرے بعد محتاج لوگوں کے ہاتھ دیکھتے ہیں

٣٦٦١- اخبرنا عمرو بن علي قال حدثنا عبد الرحمن قال حدثنا سفيان عن سعد بن ابراهيم عن عامر بن سعد عن ابيه قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يعوده وهو بمكة وهو يكره ان يموت بالارض التي هاجر منها قال النبي صلى الله عليه وسلم رحم الله سعد بن عفراء او يرحم الله سعد بن عفراء ولم يكن له الا ابنة واحدة قال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم اوصي بمالي كله قال لا قلت النصف قال لا قلت فالثلث قال الثلث والثلث كثير انك ان تدع ورثتك اغنياء خير من ان تدعهم عالة يتكففون الناس ما في ايديهم۔

حضرت عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی عیادت کو آئے جب وہ مکے میں تھے اور برا جانتے تھے اس بات کو جس جگہ سے ہجرت کر لی پھر وہیں مریں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی اس طرح رحم کرے اللہ سعد بن عفراء پر یا اللہ رحم کرے سعد بن عفراء پر اور نہیں تھی ان کی کچھ اولاد سوائے ایک بیٹی کے کہا انہوں نے یا رسول اللہ میں وصیت کر دیتا ہوں اپنے سارے مال کی آپ نے فرمایا سارے مال کی وصیت مت کر میں نے کہا آدھے کی کروں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا

آپ نے فرمایا آدھے کی بھی مت کرو کہتے ہیں پھر میں نے کہا تہائی میں کروں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تہائی میں کر کیونکہ تہائی بھی بہت ہے پھر آپ نے ان کو نصیحت فرمائی اور بیان کیا تو اپنے وارثوں کو غنی اور مالدار چھوڑ جائے تو اچھا ہے اس سے کہ ان کو محتاج اور دوسروں کا دست نگر چھوڑ جاوے۔

٣٦٦٢- اخبرنا احمد بن سليمان قال حدثنا ابو نعيم قال حدثنا مسعر عن سعد بن ابراهيم قال حدثني بعض ال سعد قال مرض سعد فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اوصي بمالي كله قال لا وساق الحديث۔

حضرت سعد بن ابراہیم کہتے ہیں بیان کی مجھ سے یہ حدیث سعد کی آل میں سے ایک شخص نے اس طرح کہ بیمار ہوئے سعد اور [illegible] آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ میں سارا مال خیرات کر جاتا ہوں آپ نے فرمایا مت کر سارے مال کو خیرات اور بیان کی راوی نے تمام حدیث۔

٣٦٦٣- اخبرنا العباس بن عبد العظيم العنبري

حضرت عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت

قال حدثنا عبد الكبير بن عبد المجيد قال حدثنا بكير بن مسمار قال سمعت عامر بن سعد عن أبيه أنه اشتكى بمكة فجاءه رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما رآه سعد بكى وقال يا رسول الله أموت بالأرض التي هاجرت منها قال لا إن شاء الله وقال يا رسول الله أوصي بمالي كله في سبيل الله قال لا قال يعني بثلثيه قال لا قال فنصفه قال لا قال فثلثه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الثلث والثلث كثير إنك أن تترك بنيك أغنياء خير من أن تتركهم عالة يتكففون الناس.

کہتے ہیں بیمار ہوئے وہ مکے میں پھر آئے ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دیکھا سعد نے آپ کو رو دیے اور کہا یا رسول اللہ میں مرتا ہوں اسی جگہ جہاں سے ہجرت کر چکا تھا آپ نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہو گا اور کہا سعد نے یا رسول اللہ میں وصیت کرتا ہوں میرا سارا مال اللہ کی راہ میں دیا جاوے آپ نے فرمایا سارے مال کی وصیت مت کر پھر عرض کیا دو تہائی میں مال کی پھر آپ نے فرمایا نہ دو تہائی میں بھی نہیں پھر پوچھا آدھا اس مال میں سے آپ نے فرمایا آدھا بھی نہیں پھر انہوں نے کہا تہائی مال آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کر گو کہ تہائی بھی بہت ہے پھر آپ نے ان کو فرمایا تیرے وارث تیرے پیچھے غنی اور آسودہ رہیں یہ بات اچھی ہے بہ نسبت محتاج اور لوگوں کے دست نگر رہیں یہ بات بھلی ہے

٣٦٦٤. أخبرنا إسحق بن إبراهيم قال أنبأنا جرير عن عطاء بن السائب عن أبي عبد الرحمن عن سعد بن أبي وقاص قال عادني رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضي فقال أوصيت قلت نعم قال بكم قلت بمالي كله في سبيل الله قال فما تركت لولدك قلت هم أغنياء قال أوص بالعشر فما زال يقول وأقول حتى قال أوص بالثلث والثلث كثير أو كبير.

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے مجھے پوچھنے کو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیماری میری میں سو آپ نے فرمایا کچھ وصیت کی ہے تو نے میں نے کہا ہاں کی ہے آپ نے پوچھا کس قدر میں نے کہا سارا مال میرا اللہ کی راہ میں صرف کیا جاوے آپ نے فرمایا تو نے اپنی اولاد کے واسطے کیا رکھا وہ مال میں نے کہا میری اولاد غنی ہے محتاج نہیں آپ نے فرمایا وصیت کر تہائی مال میں اور تہائی بہت ہے یا بڑا ہے راوی کو شک ہے یعنی کثیر فرمایا کبیر فرمایا

٣٦٦٥. أخبرنا إسحق بن إبراهيم قال حدثنا وكيع قال حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن سعد أن النبي صلى الله عليه وسلم عاده في مرضه فقال يا رسول الله أوصي بمالي كله قال لا قال فالشطر قال لا قال فالثلث قال الثلث والثلث كثير أو كبير.

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے

٣٦٦٦. أخبرنا محمد بن الوليد الفحام قال حدثنا محمد بن ربيعة قال حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى

ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر گزر چکا ہے

سعد أيعوده فقال له سعد يا رسول الله أوصي بثلثي مالي قال لا قال فأوصي بالنصف قال لا قال فأوصي بالثلث قال نعم الثلث والثلث كثير أو كبير إنك أن تدع ورثتك أغنياء خير من أن تدعهم فقراء يتكففون.

٣٦٦٧- أخبرنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا سفيان عن هشام بن عروة عن أبيه عن ابن عباس قال لو غض الناس إلى الربع لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الثلث كثير أو كبير.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اگر کم کریں لوگ وصیت میں چوتھائی تک تو مناسب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وصیت کر ثلث میں اور ثلث بہت ہے ف۱۔

٣٦٦٨- أخبرنا محمد بن المثنى قال حدثنا حجاج بن المنهال قال حدثنا همام عن قتادة عن يونس بن جبير عن محمد بن سعد عن أبيه سعد بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم جاءه وهو مريض فقال إنه ليس لي ولد إلا ابنة واحدة فأوصي بمالي كله قال النبي صلى الله عليه وسلم لا قال فأوصي بنصفه قال النبي صلى الله عليه وسلم لا قال فأوصي بثلثه قال الثلث والثلث كثير.

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس جب وہ بیمار تھے کہا سعد بن مالک نے میری اولاد نہیں مگر ایک لڑکی ہے میں چاہتا ہوں وصیت کروں اپنے سارے مال میں آپ نے فرمایا سارے مال میں وصیت مت کر انہوں نے کہا آدھے مال میں آپ نے فرمایا آدھے مال میں بھی نہیں انہوں نے کہا تہائی مال میں وصیت کروں آپ نے فرمایا تہائی مال میں کر اور تہائی بہت ہوتا ہے۔

٣٦٦٩- أخبرنا القاسم بن زكريا بن دينار قال حدثنا عبيد الله عن شيبان عن فراس عن الشعبي قال حدثني جابر بن عبد الله أن أباه استشهد يوم أحد وترك ست بنات وترك عليه دينا فلما حضر جداد النخل أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت قد علمت أن والدي استشهد يوم أحد وترك دينا كثيرا

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے شہید ہوئے ان کے باپ احد کے دن (نام ایک پہاڑ کا ہے جہاں جنگ ہوئی تھی) اور چھوڑیں چھ لڑکیاں اور چھوڑ گئے ان پر قرض اپنا جب کھجور کے کاٹنے کا وقت ہوا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے آپ کو معلوم ہے میرا باپ شہید ہوا احد کے دن اور رہ گیا اس پر قرض بہت میں چاہتا ہوں کہ دیکھیں آپ کو قرضخواہ ف۲

ف۱ آپ نے ثلث یعنی تہائی کو بہت فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ اگر چوتھائی مال میں وصیت کریں تب بھی جائز ہے بلکہ بہتر ہے۔

ف۲ یعنی قرضخواہ جس وقت آپ کو میرے گھر میں دیکھیں گے شاید مجھ پر رعایت کچھ کریں گے۔

وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّمَا أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَأَنَا رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللَّهُ أَمَانَةَ وَالِدِي لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةٌ وَاحِدَةٌ.

آپ نے فرمایا جابرؓ کو جاؤ اور ڈھیر لگا ہر قسم کی کھجوروں کا علیحدہ علیحدہ پھر میں نے آپ کے فرمانے کے موافق کیا اس کے بعد بُلا لایا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب دیکھا ان لوگوں نے آپ کو اس وقت وہ لوگ اور زیادہ تیز ہوئے میرے اوپر یعنی تشدد کرنے لگے مطالبے میں جب آپ نے ان کی یہ حالت دیکھی تو آپ سب سے بڑے ڈھیر کے گرد پھرے تین بار پھر بیٹھ گئے اس پر اور فرمایا جابرؓ کو بلا لا میرے پاس اپنے قرض خواہوں کو جب وہ لوگ آ گئے آپ ناپ ناپ کر ان لوگوں کو دیتے گئے یہاں تک دیا کر ادا کر دیا اللہ تعالیٰ نے امانت یعنی قرض کو جو میرے باپ پر تھا اور میں اپنے جی میں راضی تھا اس بات پر کہ کسی طرح میرے باپ کا قرض ادا ہو جاوے تو اچھا ہے اس میں ایسی برکت ہوئی۔ گویا کہ ایک کھجور بھی اُس میں سے نہ گھٹی ف

بَابُ قَضَاءِ الدَّيْنِ قَبْلَ الْمِيرَاثِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِيهِ

قرض ادا کرنا مقدم ہے میراث پر

اس باب میں اس کا بیان اور جابرؓ کی خبر نقل کرنے والوں نے جو اس خبر کے لفظوں میں اختلاف کیا ہے اس باب میں اس کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

۳۶۴۰۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ وَهُوَ الْأَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ دُونَ سِنِينَ فَانْطَلِقْ مَعِي يَا رَسُولَ اللَّهِ لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَّامُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ

حضرت جابرؓ سے روایت ہے وفات پائی ان کے باپ نے اور ان پر قرض تھا لوگوں کا جابر کہتے ہیں آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے میرا باپ مر گیا اور اُس پر لوگوں کا قرض ہے اور کھجوروں کے باغ کی آمدنی کے سوائے کچھ چھوڑ کر نہیں گیا اور آمدنی بھی اتنی نہیں کہ کئی برس کے وہ ادا کرے اس کے قرض کو آپ چلئے یا رسول اللہ میرے ساتھ تاکہ کچھ زبان درازی نہ کریں قرض خواہ میرے پھر یہ بات سُن کر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دورہ کرتے لگے ہر ہر ڈھیر پر

ف: اس حدیث کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ وصیت اور میراث قرض ادا کرنے کے بعد ہے۔

بَيْدَرًا بَيْدَرًا حَوْلَهُ وَدَعَا لَهُ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا الْغُرَمَاءَ فَأَوْفَاهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَخَذُوا۔

٣٦٤١۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ قَالَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَاسْتَشْفَعْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ شَيْئًا فَطَلَبَ إِلَيْهِمْ فَأَبَوْا فَقَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ وَأَصْنَافَهُ ثُمَّ اجْمَعْهُ إِلَيَّ قَالَ فَفَعَلْتُ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ فِي أَعْلَاهُ أَوْ فِي أَوْسَطِهِ ثُمَّ قَالَ كِلْ لِلْقَوْمِ قَالَ فَكِلْتُ لَهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمْ ثُمَّ بَقِيَ تَمْرِي كَأَنْ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ۔

٣٦٤٢۔ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ حَرَمِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ لِيَهُودِيٍّ عَلَى أَبِي تَمْرٌ فَقُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ حَدِيقَتَيْنِ وَتَمْرُ الْيَهُودِيِّ يَسْتَوْعِبُ مَا فِي الْحَدِيقَتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ الْعَامَ نِصْفَهُ وَتُؤَخِّرَ نِصْفَهُ فَأَبَى الْيَهُودِيُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ الْجِدَادَ فَآذِنِّي فَآذَنْتُهُ فَجَاءَ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ فَجَعَلَ يُجَدُّ وَيُكَالُ

اور سلام کیا ہر ایک کے گرد پھر بیٹھ گئے اس کے اوپر اور قرض والوں کو بلا کر دینا شروع کیا پس پورا کر دیا ان کا قرض اور باقی رہ گیا اتنا ہی جتنا وہ لے گئے ف

حضرت جابرؓ سے روایت ہے وفات پائی عبداللہ بن عمرو بن حرام نے اور باقی رہا ان پر قرض لوگوں کا میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس لیے کہ لوگوں کو کہہ کر کچھ قرض تخفیف کرا دیں جب آپ نے ان کو کہا کہ اس بات کی طرف آؤ یعنی کچھ کم کر دو ان لوگوں نے انکار کیا اس وقت آپ نے فرمایا جا تو اے جابر اور جدا کر ہر قسم کی کھجوروں کو یعنی عجوہ کو جدا رکھ قسم ہے کھجوروں کی اور عذق بن زید کو علیحدہ کر اسی طرح سب قسموں کو جدا رکھ اتنا کام کر کے میرے پاس آ۔ کہی بھیج جابرؓ کہتے ہیں میں نے آپ کے فرمانے کے موافق کیا پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بیٹھ گئے سب سے اعلیٰ ڈھیر پر یا بیچ کے ڈھیر پر راوی کا شک ہے یعنی اعلیٰ کہا یا اوسط اور بیٹھ جانے کے بعد آپ نے فرمایا ناپ کر دے لوگوں کو جابرؓ کہتے ہیں میں ناپ ناپ کر دینے لگا ان کو یہاں تک کہ پورا کر دیا ان کا قرض جو کچھ تھا اور باقی رہ گئیں گویا کہ کچھ ان میں گھٹا ہی نہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے میرے باپ پر ایک یہودی کا کھجوریں قرض کی تھیں اور قرض ادا نہیں ہوا تھا وہ احد کی لڑائی میں مارے گئے جب وہ مر گئے ان کے باغ باقی رہ گئے اور دونوں باغوں کی آمدنی جو کچھ آتی تھی وہ یہودی کی کھجوروں سے زیادہ نہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے فرمایا کیا آتی مہلت دے سکتا ہے تو کہ آدھا اس سال لے لے آدھا قرض دوسرے سال میں یہودی نے انکار کیا آپ نے فرمایا جابرؓ کو کاٹنے کے وقت مجھے خبر کر سکتا ہے میں نے آپ کو خبر دی پھر آپ اور ابوبکرؓ آئے اور ناپ کر دینا شروع کیا کھجوروں کے

ف یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کی برکت سے اس میں کچھ کمی نہ ہوئی بلکہ جتنا تھا اتنا ہی رہا آپ کے معجزے کے سبب سے۔

مِنْ أَسْفَلِ النَّخْلِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِالْبَرَكَةِ حَتَّى وَفَيْنَاهُ جَمِيعَهُ مِنْ أَصْغَرِ الْحَدِيقَتَيْنِ فِيمَا تَحْسِبُ عَمَّارٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ بِرُطَبٍ وَمَاءٍ فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا ثُمَّ قَالَ هَذَا مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ.

نیچے سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برکت ہونے کے لیے دعا کرتے تھے یہاں تک کہ پورا کر دیا گیا سارا حق اس کا ہماری طرف سے سب سے چھوٹے باغ میں سے (اور بڑا باغ سالم بچ رہا یہ برکت تھی) جابرؓ کہتے ہیں پھر دیا میں نے ان کے پاس کھجوریں تازی اور پانی پینے کے لیے جب سب کھا پی چکے آپ نے فرمایا یہ وہ نعمت ہے جس کا تم سے سوال ہو گا۔

۳۶۶۰- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا الثَّمَرَةَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا فِيهِ وَفَاءً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ فَآذِنِّي فَلَمَّا جَدَدْتُهُ وَوَضَعْتُهُ فِي الْمِرْبَدِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَأَوْفِهِمْ قَالَ فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَفَضَلَ لِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَضَحِكَ وَقَالَ ائْتِ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبِرْهُمَا ذَلِكَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُمَا فَقَالَا قَدْ عَلِمْنَا إِذَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا صَنَعَ أَنَّهُ سَيَكُونُ ذَلِكَ.

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وفات پائی میرے باپ نے اور اس پر قرض تھا لوگوں کا میں نے لینے والوں کو بلا کر کھجوریں دکھائیں اور ان سے کہا اس کے بدلے یہ کھجوریں لے لو انہوں نے انکار کیا اس لیے کہ ان کو وہ مقدار تھوڑی نظر آئی جابرؓ کہتے ہیں میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے یہ ماجرا آپ سے سو آپ نے فرمایا جب تو کھجوریں توڑے اور جمع کرے ان کو مربد میں یعنی کھریان میں اس وقت خبر کرنا مجھ کو جابرؓ کہتے ہیں جب میں نے کھجوریں جھاڑیں اور جمع کیا ان کو مربد یعنی کھریان میں تو آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ آپ کے ساتھ تھے آ کر بیٹھ گئے اس پر اور دعا کی برکت ہونے کے لیے پھر فرمایا بلا لا اپنے قرض خواہوں کو اور دے ان میں سے ان کو جابرؓ کہتے ہیں جس جس کا قرض میرے باپ پر تھا سب کا میں نے ادا کر دیا کسی کو باقی نہ رکھا اور بچ رہی میرے پاس تیرہ وسق (نام ہے ایک مقدار کا جس کے ساٹھ صاع ہوتے ہیں) اس بات کا ذکر کیا میں نے آپ سے سو یہ بات سن کر آپ ہنسے اور فرمایا جا ابوبکرؓ اور عمرؓ کو بھی اس بات کی خبر دے جابرؓ کہتے ہیں میں آیا ابوبکرؓ اور عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اور خبر دی ان کو اس کی ان دونوں نے فرمایا ہم کو معلوم ہو گیا تھا جو کچھ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور اس کا نتیجہ یہی ہونے والا تھا ۔ف

ف جابر کی خبروں میں جو کچھ اختلاف ہوا وہ لفظی اختلاف ہے۔

باب إبطال الوصية للوارث

وارث کے لیے وصیت کرنا باطل اور ناجائز ہے

۳۷۶۴- أخبرنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا أبو عوانة عن قتادة عن شهر بن حوشب عن عبد الرحمن بن غنم عن عمرو بن خارجة قال خطب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال إن الله قد أعطى كل ذي حق حقه ولا وصية لوارث۔

حضرت عمرو بن خارجہؓ سے روایت ہے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے دیا ہے حق ہر حق والے کا نہیں جائز وصیت واسطے وارث کے۔ ف

۳۷۶۵- أخبرنا إسمعيل بن مسعود قال حدثنا خالد قال حدثنا شعبة قال حدثنا قتادة عن شهر بن حوشب أن ابن غنم ذكر أن ابن خارجة ذكر له أنه شهد رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب الناس على راحلته وإنها لتقصع بجرتها وإن لعابها ليسيل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم في خطبته إن الله قد قسم لكل إنسان قسمه من الميراث فلا تجوز لوارث وصية۔

حضرت ابن خارجہ رضی سے روایت ہے حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے اپنی سواری کے اوپر اور وہ جگالی کر رہی تھی اور لعاب منہ سے بہہ رہا تھا پھر فرمایا آپ نے اپنے خطبہ میں اللہ تعالیٰ نے تقسیم کیا حق ہر ایک انسان کا جو کچھ حصہ تھا اس کا میراث میں پس اب جائز نہیں کو کوئی اپنے وارث کو وصیت کرے۔

۳۷۶۶- أخبرنا عتبة بن عبد الله المروزي قال أنبأنا عبد الله بن المبارك قال أنبأنا إسمعيل بن أبي خالد عن قتادة عن عمرو بن خارجة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز اسمه قد أعطى كل ذي حق حقه ولا وصية لوارث۔

ترجمہ وہی جو اوپر گذر چکا ہے

باب ۱۸۰۲

إذا أوصى لعشيرته الأقربين

جب وصیت کرے کوئی اپنے ناتے والوں کو جو قریب ہوں اس کے ناتے میں تو کس طرح کرے ان کو اس باب میں اس کا بیان ہے

ف یعنی وارث کا حصہ اس مال میں اللہ نے مقرر کر دیا پھر وصیت کر کے اور دلوانا اچھا نہیں کیونکہ دوسرے وارثوں کے حق میں فساد پڑتا ہے۔

۳۶۷۷۔ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ فَقَالَ يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ وَيَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَيَا بَنِي هَاشِمٍ وَيَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ وَيَا فَاطِمَةُ أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے جب اتری یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین یعنی ڈراؤ اے محمدؐ اپنے ناتے والوں کو اس وقت بلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو آپ کے بلانے سے سب لوگ جمع ہو گئے پہلے عام سب کو ڈرایا پھر اپنے خاص ناتے والوں کو ڈرایا اور فرمایا اے کعب بن لؤی کی اولاد کے لوگو اور اے مرہ بن کعب کی اولاد والو اور اے عبد شمس کے ناتے والو اور عبد مناف کے قبیلے والو اور اے ہاشمی لوگو اور اے عبدالمطلب کے بیٹو نکالو تم سب اپنی جان کو آگ میں سے پھر خاص اپنے صاحب زادی کو اے فاطمہ بچا اپنے تئیں آگ سے مالک نہیں تمہارے بچانے کا اللہ کے عذاب سے مگر البتہ تمہارا حق ہے برادری اور ناتے کے سبب سے میں ملاؤں گا اس کو تازہ کر کے ۔

۳۶۷۸۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَلَكِنْ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ رَحِمٌ أَنَا بَالُّهَا بِبَلَالِهَا۔

حضرت موسیٰ بن طلحہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبد مناف کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانوں کو اپنے رب سے میں مالک نہیں تمہارے چھڑانے کا اللہ سے کسی طرح اے عبدالمطلب کے بیٹو بچالو تم اپنی جانوں کو اپنے رب سے میں مالک اور قابض نہیں تمہارے بچانے پر اللہ کی پکڑ سے ایک رتی برابر لیکن مجھ میں اور تم میں ایک رحم یعنی ناتے داری کا واسطہ ہے البتہ میں ملاؤں گا اس کو تر و تازگی سے ۔

۳۶۷۹۔ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اتری آیت وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ یعنی ڈراؤ اے محمدؐ اپنے رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے آپ نے موافق حکم کے تعمیل کی اور فرمایا لوگوں کو اے قریش کی جماعت والو تم بچاؤ اپنی جانوں کو اللہ سے یعنی اللہ کے عذاب سے میں کام نہ آؤں گا تمہارے خدا کی پکڑ کے سامنے رتی برابر اے عبدالمطلب کی اولاد کے لوگو میں کام نہ آؤں گا تمہارے اللہ کے عذاب کے روبرو ذرہ بھر اے عباس عبدالمطلب کے بیٹے میں کام میں نہ آؤں گا تیرے اللہ کی گرفت کے وقت

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

اے صفیہ تو پھوپھی ہے رسول اللہ کی جب وقت پڑے تجھ پر اللہ کے روبرو میں کام نہ آؤں گا تیرے اس وقت میں کچھ۔ اے فاطمہ تو بیٹی ہے محمد کی مانگ جو تیرا جی چاہے لیکن کام نہ آؤں گا تیرے اللہ کے آگے۔

٣٦٨٠۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ سَلِينِي مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے۔

٣٦٨١۔ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَةُ ابْنَةَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے لیکن اس روایت میں من مالی کا لفظ زیادہ ہے اس کا مطلب یہ ہے یعنی میرے مال میں سے جو کچھ تم چاہو وہ مانگو میں دے سکتا ہوں اس پر مالی زیادہ ہے اس کا مطلب یہ ہے یعنی میرے مال میں سے جو کچھ تم چاہو وہ مانگو میں دے سکتا ہوں

ف۔ تمام ہو چکا بیان رشتہ والوں کے واسطے وصیت کرنے کا اس سے معلوم ہوا رشتہ والوں کے لیے وصیت یہ ہی ہے کہ ان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرا دے۔

بَابٌ ۸۰۲ إِذَا مَاتَ الْفُجَاءَةَ هَلْ يُسْتَحَبُّ لِأَهْلِهِ أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ

۳۶۴۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَإِنَّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَتَصَدَّقْ عَنْهَا.

۳۶۴۳۔ أَنْبَأَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ وَحَضَرَتْ أُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهَا أَوْصِي فَقَالَتْ فِيمَ أُوصِي الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ سَمَّاهُ.

اگر کوئی شخص مر جاوے اس کے وارثوں کو اس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے یا نہیں اس باب میں اس کا بیان ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں کا یکایک دم نکل گیا میں جانتا ہوں اگر وہ بات کر سکتی تو البتہ خیرات کرتی تو میں خیرات کر دوں اس کی طرف سے آپ نے فرمایا ہاں پھر صدقہ دیا اس نے اس کی طرف سے۔

حضرت سعید بن عمرو سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ عمرو سے انہوں نے اپنے دادا سعید بن سعد سے کہ سعد بن عبادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ان کی ماں مدینہ طیبہ میں تھی وہ مرنے لگیں کسی نے کہا کچھ وصیت کر دو انہوں نے کہا میں کس کے مال میں کیا وصیت کروں وہ وفات پا چکیں تھیں جب سعد آئے لوگوں نے سعد کے روبرو یہ ذکر کیا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اگر میں کچھ صدقہ کروں اپنی ماں کی طرف سے تو اس کو نفع پہنچے گا یا نہیں آپ نے فرمایا ہاں نفع پہنچے گا اس وقت سعد نے کہا فلانہ فلانہ باغ نام لے کر کہا ان باغوں کا کر خیرات کیا میں نے ان کو اپنی ماں کی طرف سے۔

بَابٌ ۸۰۳ فَضْلِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

۳۶۴۴۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٍ صَالِحٍ

بزرگی صدقہ کرنے کی میت کی طرف سے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب انسان مر جاتا ہے موقوف ہو جاتا ہے عمل اس کا یعنی کوئی کام نہیں کر سکتا جس کا فائدہ اس کو ملے مگر تین چیز کا فائدہ جاری رہتا ہے اول تو صدقہ جاریہ دوسرے وہ علم جس کے سبب سے فائدہ پہنچا لوگوں کو

يَدْعُو لَهُ .

۳۶۸۵ - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ .

۳۶۸۶ - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ تُعْتَقَ عَنْهَا رَقَبَةٌ وَإِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً نُوبِيَّةً أَفَيُجْزِئُ عَنِّي أَنْ أُعْتِقَهَا عَنْهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَبُّكِ قَالَتِ اللهُ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللهِ قَالَ فَأَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ .

۳۶۸۷ - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تُوصِ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ .

۳۶۸۸ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا .

تیسرے اولاد نیک جو دعا کرے اپنے باپ کے لیے ف۱

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا باپ مر گیا ہے اور مال بھی چھوڑ گیا ہے لیکن وصیت نہیں کر گیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو اس کے لیے صدقہ کفارہ اور موجب نجات کا ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں ہو سکتا ہے۔

حضرت شرید بن سوید ثقفی رض سے روایت ہے آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے میری ماں نے وصیت کی تھی ایک بردہ آزاد کرنے کی اور میرے پاس ایک لونڈی ہے حبش کے ملک کی کیا جائز ہے اگر میں آزاد کروں اس لونڈی کو اس کی طرف سے آپ نے فرمایا اس کو میرے پاس لے کر آ پھر لے گیا میں آپ کے پاس اس کو آپ نے اس سے کہا تیرا رب کون ہے اس نے کہا میرا رب اللہ ہے پھر پوچھا اس سے میں کون ہوں اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں آپ نے فرمایا آزاد کر دے اس کو کیونکہ یہ ایمان والی ہے ف۲

حضرت ابن عباس سے روایت ہے سعد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میری ماں مر گئی اور کچھ وصیت نہیں کر گئی میں اس کی طرف سے خیرات کروں آپ نے فرمایا ہاں کر۔

حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کسی آدمی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مر گئی ہے اگر اس کے واسطے کچھ صدقہ دیا جاوے تو فائدہ ہوگا اس کو اس خیرات کا آپ نے فرمایا ہاں ہوگا اس آدمی نے کہا میرا ایک باغ ہے وہ باغ میں نے صدقہ کیا اس کی طرف سے اور اس پر آپ گواہ رہیے یا رسول اللہ۔

ف۱ صدقہ جاریہ جیسا مسجد اور تالاب اور مسافر خانہ وغیرہ اس کا ثواب آدمی کو ہمیشہ پہنچتا رہتا ہے۔

ف۲ اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اللہ تعالیٰ کو اپنا رب اور پیدا کرنے والا جانے اور رسول کی رسالت پر گواہی دے وہ شخص مومن ہے بشرطیکہ ارکان اسلام کا انکار نہ کرے اور مومن کے ساتھ رعایت کرنا چاہیے جہاں تک بن آوے۔

٣٦٨٩- أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ أَفَيُجْزِي عَنْهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا قَالَ أَعْتِقْ عَنْ أُمِّكَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میری ماں مر گئی اس پر ایک نذر تھی کیا مجھ کو جائز ہے اس کی طرف سے آزاد کرنا آپ نے فرمایا آزاد کر اس کی طرف سے ۔ ف

٣٦٩٠- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو يُوسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ عَنْ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا جو تھی ان کی ماں کے ذمہ اور وہ مر گئی تھی ادا کرنے سے پہلے آپ نے فرمایا ادا کر تو اے سعد اپنی ماں کی طرف سے اس نذر کو ۔

٣٦٩١- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا.

ترجمہ دونوں حدیثوں کا ایک ہی ہے

٣٦٩٢- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا.

ترجمہ اس حدیث کا بھی اوپر کی حدیثوں سے ظاہر ہے ۔

ف یعنی ان کی ماں نے ایک بردہ آزاد کرنے کی نذر مانی تھی اس واسطے آپ نے فرمایا کہ آزاد کر اس کی طرف سے (بعد ہ م)۔

بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُفْيَانَ

ذکر اختلاف کا جو واقع ہوا ہے سفیان پر

۳۶۹۳- قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کے باب میں پوچھا وہ نذر سعد بن عبادہ کی والدہ پر تھی اور وہ مرگئیں تھیں اس نذر کے ادا کرنے سے پہلے جب سعد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو ادا کر دے نذر کو اپنی ماں کی طرف سے ف

۳۶۹۴- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَاتَتْ اُمِّيْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقْضِيَهٗ عَنْهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ کہتے تھے مرگئی تھی میری ماں اس پر نذر تھی میں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے حکم کیا مجھ کو کہ ادا کر دوں اس کی طرف سے وہ نذر۔

۳۶۹۵- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے

۳۶۹۶- اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ هُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ وَلَمْ تَقْضِهٖ قَالَ اقْضِهٖ عَنْهَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سعد بن عبادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میری ماں مرگئی ہے اور اس کے اوپر نذر رہ گئی ہے ادا کرنے نہیں پائی آپ نے فرمایا کہ تو ادا کر دے اس کی طرف سے۔

۳۶۹۷- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ماں مرگئی ہے کیا

ف اس حدیث کے لفظوں میں اور اوپر کی حدیثوں کے لفظوں میں ذرا سا فرق ہے چنانچہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔

قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ.

میں کچھ خیرات کروں اس کی طرف سے آپ نے فرمایا ہاں کر میں نے عرض کیا کون سے صدقہ کا ثواب بڑھ کر ہے آپ نے فرمایا پانی پلانے کا ثواب بڑھ کر ہے۔

۳۶۹۸۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ.

حضرت سعد بن عبادہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ کون سا صدقہ افضل ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا یعنی جہاں پانی کی احتیاج ہو وہاں تالاب بنوانا یا نہر لانا یا کنواں کھدوانا اور صدقوں سے ثواب میں بڑھ کر ہے کیونکہ پانی سے زندگی ہے سب کی۔

۳۶۹۹۔ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ.

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے یا رسول اللہ میری ماں مر گئی ہے میں کچھ خیرات کروں اس کی طرف سے آپ نے فرمایا ہاں کر سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون سا صدقہ ثواب میں بڑھ کر ہے آپ نے فرمایا پانی پلانا تو سعد کی سبیل ہے اب تک مدینہ میں۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْوِلَايَةِ عَلَى مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت کے بیان میں

۳۷۰۰۔ أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَلَى مَالِ يَتِيمٍ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے ابوذر میں دیکھتا ہوں تجھ کو ضعیف اور میں چاہتا ہوں تیرے لیے وہ چیز جو چاہتا ہوں اپنے نفس کے لیے سرداری نہ کرنا دو آدمیوں کی اور والی نہ ہونا مال پر یتیم کے ف

ف اس سے معلوم ہوا کہ سرداری اور ولایت سے مال یتیم کی پرہیز کرنا چاہیے خصوصاً جو شخص طاقت نہ رکھے اس کام کے نباہنے کی۔

بَابُ مَا لِلْوَصِيِّ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ إِذَا قَامَ عَلَيْهِ

۳۷۰۱ - أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ غَيْرَ مُسْرِفٍ وَلَا مُبَاذِرٍ وَلَا مُتَأَثِّلٍ.

۳۷۰۲ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْنَةَ عَنْ عَطَاءٍ وَهُوَ ابْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْيَتِيمِ وَطَعَامَهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ إِلَى قَوْلِهِ لَأَعْنَتَكُمْ.

کیا وصی کو بھی کچھ پہنچ سکتا ہے یتیم کے مال میں سے جب کہ وہ مقرر ہووے اس مال پر

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے آیا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا میں فقیر ہوں نہیں ہے میرے پاس کچھ چیز اور میرے پاس یتیم بھی ہے آپ نے فرمایا اس کو کھا لیا کر مال میں سے یتیم کے لیکن اسراف نہ کرنا اور بے جا نہ کھانا اور اپنے لیے مال نہ جوڑنا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس وقت یہ آیت اتری وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ وَإِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا ۔ اور پاس نہ جاؤ یتیم کے مال کے مگر جس طرح بہتر ہوف اور جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کے ناحق وہ نہیں کھاتے ہیں اپنے پیٹ میں مگر آگ ان آیتوں کو سن کر لوگ ڈر گئے اور کنارہ اور پرہیز کرنے لگے مال سے یتیم کے اور کھانے سے یتیم کے لیکن یہ پرہیز مشکل اور کٹھن ہو گیا مسلمانوں پر آخر شکایت بیان کی لوگوں نے اس تکلیف کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامٰى قُلْ إِصْلَاحٌ لَهُمْ خَيْرٌ لَأَعْنَتَكُمْ ۔ تک اور لوگ پوچھتے ہیں تجھ سے یتیموں کا حکم تو کہہ سنوارنا ان کا بہتر ہے اور اگر خرچ ملا رکھو ان کا تو تمہارے بھائی ہیں اور اللہ کو معلوم ہے خرابی کرنے والا اور سنوارنے والا اگر چاہتا اللہ تم پر مشکل ڈالتا اللہ زبردست

ف گو کہ جس طرح بہتر ہو یعنی اس کے مال کو سنوارے تو مضائقہ نہیں۔

۳۷۰۳- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا قَالَ كَانَ يَكُونُ فِي حَجْرِ الرَّجُلِ الْيَتِيمُ فَيَعْزِلُ لَهُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَآنِيَتَهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ فَأَحَلَّ لَهُمْ خُلْطَتَهُمْ.

ہے تدبیر والا ف

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے بیان میں اور شان نزول اس آیت کے إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا۔ یعنی جو لوگ کھاتے ہیں مال یتیموں کے ظلم سے ابن عباس فرماتے ہیں اس آیت شریف کے اترنے کے بعد جس آدمی کی پرورش میں یتیم تھا اس نے اس یتیم کا کھانا اور پینا اور برتن سب جدا کر دیئے آخر یہ بات مشکل ہوئی مسلمانوں پر اس وقت یہ آیت اتاری حضرت اور بزرگی والے وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ یعنی اگر خرچ ملا رکھو ان کا تو تمہارے بھائی ہیں دین کے ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ان کو کہ یتیموں کو شامل کر لیں اپنے کھانے پینے میں۔

بَابُ اجْتِنَابِ أَكْلِ مَالِ الْيَتِيمِ

یتیم کا مال کھانے سے پرہیز کرنا چاہیئے

۳۷۰۴- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هِيَ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالشُّحُّ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزیں آدمی کو ہلاک کرتی ہیں ان سے بچتے رہو کسی نے پوچھا وہ کون سی چیزیں ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کسی کو اللہ کا شریک بنانا اور دوسرے جادو کرنا اور تیسرے مار ڈالنا جان کا وہ جان جس کا مارنا اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے مگر کسی حق کے سبب مار ڈالی جاوے وہ جان تو مضائقہ نہیں ہے اور چوتھا سود کھانا اور پانچواں یتیم کا مال کھانا اور چھٹے پیٹھ دینی لڑائی کے وقت اور ساتویں زنا کی تہمت لگانا پاک دامن عورتوں کو جو بے خبر ہیں بری باتوں سے اور ایمان والیاں ہیں۔

ف یتیموں کے حق میں پہلے تقید اترا کہ جو کوئی ان کا مال کھاوے اس نے اپنے پیٹ میں آگ بھری پھر جو کوئی یتیموں کے رکھنے والے تھے ان کے مال اور خرچ کھانے پینے کا جدا رکھنے لگے کہ ہمارے خرچ میں کوئی چیز نہ آ جاوے پھر سخت مشکل پڑی کہ ایک چیز یتیم کے واسطے تیار کی اس کے کام میں نہ آئی تو ضائع ہوئی یہ حکم اترا کہ خرچ اپنا ان کا ملا رکھو تو مضائقہ نہیں ہے کہ ایک وقت ان کی چیز آپ خرچ کرے تو دوسرے وقت اپنی چیز ان کے کام لگائے لیکن نیت چاہیئے سنوارنے کی اللہ نیت دیکھتا ہے (موضح القرآن) اس خلاصہ سے حدیث کا مطلب بخوبی واضح ہو گیا ہے اور کچھ لکھنے کی حاجت نہیں۔

تمت بالخیر